

دیوبند

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

جنوری، فروری ۲۰۱۹ء

سلور جوہلی نمبر

ہزاروں روحانی کتابوں کا نچوڑ

معتبر، مستند، لا جواب

freeamiyaatbookspdf

عملیات



عاطف ہاشمی

RS.80/-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاکستان سے
زیر تعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور مالک سے
سالانہ زیر تعاون
2300 سو روپے انڈین

ماہنامہ طلسماتی دنیا

سلور جوہلی نمبر
دیوبند

دل میں تو ضعف عقیدت کو بھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

جلد نمبر ۲۶

شمارہ ۱-۲

جنوری فروری ۲۰۱۹

سالانہ زیر تعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے
اس شمارے کی قیمت - 80 روپے

آفس ہاشمی روحانی مرکز

فون نمبر: 01336-224455

E-mail: hmarkaz19@gmail.com

پوسٹنگ نمبر:
ابو صفیان عثمانی

موبائل: 09756726786

حسن حبشی پرنٹرز
موبائل: 09358002992

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی
دریافت ہے اس کے کسی بھی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے
پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس
رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ
طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل باجو کو چھاپنے سے پہلے
ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی
کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (نہجیر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI-DEQBAND 247554

کیڈرنگ:
(عمراہی، عدا شد قصیر)

ہاشمی کمپیوٹر

فون 08791792793

ایک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے عنا میں

مکمل اور مکمل طور پر
بحرین قانون، ملک اور اسامہ کے تحت کاروں
سے اعلان پیرائی کرتے ہیں

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق تنازعہ امور میں مقدمہ کی
سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو
ہوگا۔

(نہجیر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز

محله ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محله ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoab Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور

روحانی تحریک
کی ضرورت

۶

ہم کس زبان سے
رب کا شکر ادا کریں

۷

مختلف پھولوں کی خوشبو

۱۰

آپ حیات

۱۵

برائے مہربانی
ایک مسجد اور توڑ دو

۱۶

یہ رحمت خداوندی
ہم سے نکلیوں ہے

۱۹

آہ بے چاری
بابری مسجد

۲۳

بچ بچ رہے

۲۴

عدالت میں سیاست

۲۵

خدا کمرات
یا سودے بازی

۲۹

گجرات کا بچ

۳۴

آنکھیں
کھولنے کا وقت

۳۳

سکارو ہشت
گردی کو ختم کرنے
میں مخلص نہیں

۳۴

یوگا کی مخالفت
کتنی صحیح کتنی غلط

۳۵

شریدہ کر تراجے
نہی دل میں
میری بات

۳۶

برائے مہربانی
خود کو بدلنے

۳۷

علم الاعداد

۳۹

علم الاعداد کی
ضروری محاورات

۴۰

علم الاعداد

۴۱

علم الاعداد کی زبانی

۴۲

علم الاعداد

۴۹

علم الاعداد کے
تعلقات

۵۳

مرکب عدد رکھنے
والے کی خصوصیات

۵۷

علم الاعداد
اور خفیہ نمبر

۶۰

علم الاعداد کے ذریعہ
ہر شخص اپنا کرکٹر
معلوم کر سکتا ہے

۶۷

روحانی ڈاک

۷۲

اذان بیکدہ

۷۳

قیامت نامے

۱۲۱

مختلف
مضامین کا گلدستہ

۱۵۳

آیات قرآنیہ سے
شرطیہ علاج

۱۵۴

کہاں؟

علم جفر ۱۶۱	بندشوں سے نجات ۱۵۸	ایک عجیب نقش ۱۵۷	تسخیر موکلات کا ایک عجیب و غریب طریقہ ۱۵۶	علاج بذریعہ صدقات ۱۵۵
وحشی عاملوں کے چند خطرناک عمل ۱۷۶	شیطان کی تاریخ ۱۷۵	مسان ایک مہلک بیماری ۱۷۱	تمام مشکلات کا حال بذریعہ نقوش ۱۶۷	شادی کے پیغام بہ کثرت آئیں ۱۶۵
دولت مند بننے کا حیرتناک عمل ۱۸۳	دست غیب کا روحانی فارمولہ ۱۸۳	آپ کا پتھر ۱۷۹	برائے شکست دشمن ۱۷۸	سانپ کا زہر اتارنے کا طریقہ ۱۷۷
شوگر کا لا جواب روحانی علاج ۱۹۱	ایک رات میں ہزارہاں گزرتے گئے ۱۹۰	تسخیر سندوفنی ۱۸۹	اہم مجرب نقوش ۱۸۷	دست غیب کا ایک مبارک عمل ۱۸۶
خبرنامہ ۱۹۳	ضمیمہ ۱۹۳	تسخیر ہمزاد کا بے نظیر عمل ۱۹۲		

مسند شیر ستاری



روحانی تحریک کی ضرورت

نظر انداز کیا تھا وہی ہندوستان میں اسلام کے فروغ کا ذریعہ بننا تھا اور جب سے ہم نے اولیاء اللہ کے مشن اور صوفیوں کی روحانی جدوجہد کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھنے کا جرم کیا، ہم دین کی حلاوت اور اسلام کی عظمت سے خود ہی محروم ہو گئے اور آج سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم تلاش اور محرم القسمت نظر آتے ہیں اور ہماری حیثیت دنیا کی منڈی میں کھوٹنے سکے سے زیادہ نہیں ہے، خدا بھی وہی ہے، دین بھی وہی ہے، نظام نذرث بھی وہی ہے اور قرآن وحدیث بھی دینی ہے لیکن ہم خود بدل گئے ہیں اور جب سے ہم بدلے ہیں دنیا کی نگاہیں بھی بدل گئی ہیں اور زمانہ کی فضا میں بھی، اگر ہم پھر اسی دنیا میں واپس آجائیں، اسی دنیا میں یعنی حسن اخلاق کی دنیا میں محبت و خدمت کی دنیا میں عزت و احترام کی دنیا میں اور احسان و قدر بخشی کی دنیا میں، اسی اخلاص و ایثار کی دنیا میں تو ہمیں یقین ہے کہ خدا کی رحمت پھر ہماری بلائیں لے گی اور ہندوستان میں ایک بار پھر مسلمانوں کی عزت کا پرچم بلند ہوگا، پھر درود پوار سے منہ دے ماترم کے بجائے اللہ اکبر کی صدا میں بلند ہوں گی اور دنیا مسلمانوں کے کردار و عمل سے متاثر ہو کر خدا کی خدائی تسلیم کر لے گی اور یہ بات ہمیں اپنے پلٹنے سے باندھ لینی چاہئے کہ جب تک ہم خود کو بدلنے کی فکر نہیں کریں گے اس وقت تک خدا بھی ہماری حالت میں اور ہمارے حالات میں سدھار پیدا نہیں کرے گا۔ ہمیں سنجیدگی کے ساتھ اس بات پر بھی غور و فکر کرنا چاہئے کہ شیطان لعین نے دین و مذہب کے نام پر کہاں کہاں ہمارا بے وقوف بنایا ہے اور کہاں کہاں ہمارے نفس نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ اگر ہم نے سنجیدگی سے اپنے احوال کا جائزہ لیا تو ہمیں یہ بھی اندازہ ہو جائے گا کہ ہمیں لوگوں کی نگاہوں کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن ہمیں اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دکھائی نہیں دیتا، ہم سب اہل مذہب کی حالت یہ ہے:

ہمارے جہاں کا جائزہ ☆ اپنے جہاں سے بے خبر

(طلسمانی دنیا، نومبر ۱۹۹۸ء)

ہندوستان کا مسلمان اس وقت بہت نازک صورت حال سے دوچار ہے، اسے بہت سے خطرات درپیش ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان میں پسپہ والی فرقہ پرستی اور فرقہ واریت بھی مسلمانوں کے لئے سونہاں روح بنی ہوئی ہے، لیکن مسلمانوں کو اصل نقصان خارجی قتلہ پروری سے نہیں ہے بلکہ اصل خطرہ داخلی خرابیوں کی وجہ سے ہے اور یہ خرابیاں خوف خدا سے محرومی اور احتساب آخرت سے لاپرواہی کی بنا پر پیدا ہوئی ہیں۔

ہندوستان بھر میں دینی مدارس کا چال بھال ہوا ہے اور اصلاحی اور تبلیغی کام بھی پورے شد و مد کے ساتھ جاری ہے آئے دن اصلاحی جلسے اور فقہی سیمینار بھی ہوتے ہیں، اسکے باوجود مسلمانوں کی خرابیاں اور بے کرداریاں دن بدن روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں اور اس کی بنیادی وجہ اخلاص سے محرومی ہے، عمل میں آج بھی کوئی کمی نہیں، لیکن نیت صاف نہیں ہے، کہیں عمل کسی غرض کی بنا پر ہو رہا ہے یا کسی دوسرے ہم کی خاطر اور کہیں ازراہ ریاضت و عقیقہ یہ ہے کہ نیک کاموں کی کثرت سے مسلم سماج میں جو بہاریں آئی چاہیں انھیں وہ نہیں آپا رہی ہیں اور ملت کا باغ ہزار طرح کے گلہائے عمل کے باوجود خزاں اور پتہ بھڑکی بدقسمتی کا شکار نظر آتا ہے، جدھر دیکھو وہاں ہے اور جس طرف جاؤ وہاں باتیں بنی باتیں نظر آتی ہیں اور جہاں عمل دکھائی دیتا ہے وہاں اخلاص نظر نہیں آتا، جہاں کردار و عمل کی چھل پہل ہے وہاں نیک نیتی کا کوسوں پتہ نہیں، چنانچہ اچھے اداروں کے آس پاس بھی خداترسی کے گلے بوٹے مر جھانے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ خانقاہی نظام جو ہندوستان سے تقریباً رخصت ہو گیا ہے اسے دوبارہ لانے کی تحریک چلائی جائے اس یقین اور قوت اعتماد کے ساتھ کہ روحانی نظام اور خانقاہی جدوجہد ہی مسلم سماج میں کھسار پیدا کر سکتی ہے اور مسلمانوں کو ان کا کھویا ہوا قاردار پس دل اسکا ہے، وہ دھرتی ہے، وہ دانستہ ہو گیا ہے۔

جس خانقاہی نظام اور روحانی تحریک کو ہم نے بے حیثیت سمجھ کر

ہم کس زبان سے رب کا شکر ادا کریں

بقلم خاص

۱۹۹۲ء میں جب طلسماتی دنیا کا آغاز ہوا تھا اور جس وقت طلسماتی دنیا کا پہلا شمارہ پریس کے حوالے کیا گیا تھا اس وقت ہم یہ امید نہیں کر سکتے تھے کہ طلسماتی دنیا کو اس قدر مقبولیت ملے گی اور اس درجہ اس کی پذیرائی ہوگی کہ ملک اور غیر ملک کے گوشہ گوشہ سے تفریقی خطوط موصولاً صارفین کی طرح برسنے لگیں گے اور رسالہ ہر ماہ ایک نئی آن بان کے ساتھ چھپتا رہے گا اور خلقِ خدا اس رسالے سے مستفیض ہوتی رہے گی۔ ہمیں یاد ہے کہ طلسماتی دنیا کا پہلا شمارہ دیکھ کر ہمارے ایک کمر فرما حضرت مولانا مفتی و اصحف حسین صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ”یہ رسالہ تو خوب ہے اور یہ موضوع نے فی زمانہ اپنے اندر دلچسپی بھی رکھتا ہے لیکن تم اس موضوع پر کتنا لکھ سکو گے؟“ اس موضوع پر سال دو سال سے زیادہ لکھنا ممکن نہیں ہے۔ آج مفتی صاحب اس دنیا میں نہیں ہیں اگر وہ بقید حیات ہوتے تو دیکھتے کہ مسلسل ۲۵ رسالوں تک ہم اس موضوع کا حق ادا کرتے رہے ہیں اور اگر زندگی باقی رہی اور طلسماتی دنیا جاری رہا تو آئندہ ساہا سال تک ہم اس موضوع پر لکھنے کا حق ادا کرتے رہیں گے۔

اس بات کا بھی پوری طرح ہمیں اندازہ بند نہیں ہوا کہ روحانیت کا علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ نہایت ذمہ داری کے ساتھ ہم یہ لکھنے پر مجبور ہیں کہ بیچیں سالوں تک لکنا نہ کھٹے گے باوجود ہمیں یہ لگ رہا ہے کہ ابھی اس موضوع پر بہت کچھ کہنا اور لکھنا باقی ہے۔ اگر زندگی رہی تو ہم اپنے قارئین کو روحانیت کے ایسے ایسے خزانوں سے روشناس کرائیں گے کہ قارئین کو سرت بھی ہوگی اور حیرت بھی۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا نے بیچیں سالوں میں بیچیں خاص نمبر کتب خانوں کو دیئے۔ ان نمبروں کی جو پذیرائی ہوئی اس کا شکر ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ ان نمبرات پر ذرا ایک نظر ڈالیں اور ہماری جدوجہد محسوس کریں۔

جنت نمبر، جادو نمبر، شیطان نمبر، امراض نمبر، موکات نمبر، حضرات نمبر، روحانی ڈاک نمبر، روحانی مسائل نمبر، استعارہ نمبر، امراض جسمانی نمبر، اعمال شریعہ نمبر، عیسیت نمبر، تجربہ نمبر، خاص نمبر، درود و سلام نمبر، علم جہنم نمبر، دستِ غیب نمبر، روحانی امراض نمبر، رد اعتراضات نمبر، خوفِ نہایت نمبر، عملیات اکابرین نمبر، بہشت نمبر، خاص الخاص نمبر۔

ان تمام نمبروں کو زبردست پذیرائی ملی اور عوام و خواص نے ان نمبروں کو جو اعزاز و بخشش قابلِ شکر ہے۔ ان نمبروں میں اکثر و بیشتر نمبرات کئی کئی بار چھپ چکے ہیں۔ جنت نمبر کے پانچ ایڈیشن اور جادو نمبر کے دس ایڈیشن چھپ چکے ہیں جو مسائل کی دنیا میں ایک حیرت انگیز بات ہے اور اس سے طلسماتی دنیا کی مقبولیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا نے جو روحانی تحریک شروع کی تھی وہ نفع سے زیادہ مقبول ہوئی اور عوام و خواص نے ہمارا ہر قدم پر بھرپور انداز میں ساتھ دیا اور داسے درے قدمے سختے ہر طرح کے تعاون کے لئے لوگ کمر بستہ رہے۔ ہماری اس تحریک کی ترجمانی اس شعر سے ہوتی ہے:

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر ☆ راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

آج اس روحانی تحریک میں ایک جم غفیر ہمارے ساتھ ہے اور روحانی عملیات کی فصل بہاروں بدن اپنی ہمک سارے عالم میں پھیلا رہی ہے اور اہل دنیا اس چراغ کی روشنی سے مستفیض ہو رہے ہیں جو گمراہی کے اندھیروں اور جہالت کی تاریکیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے وجود میں آیا ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے اس گندگی اور غلامت کو نئی الامکان بنانے کی کوشش کی ہے جو روحانی عملیات کے مقدس چہرے پر پڑی ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے یہ منور چہرہ اپنی شناخت کھو بیٹھا تھا۔

روحانی تحریک کے دوران ہمیں دو طرح کے لوگوں سے مقابلہ آرائی کرنی پڑی، ایک وہ لوگ جو روحانی عملیات کی لائن میں اپنی جہالتوں اور خباثتوں کی وجہ سے اس لائن کو غلط بنا رہے تھے اور اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کا مشن چلا رہے تھے ان سے بھی ہمارا مقابلہ ہوا اور اس جنگ میں ہم

مرخوہ پر اور دوسرے نمبر پر ہمارا مقابلہ ان حضرات سے بھی رہا جو ہم اللہ کی گنبد میں تخت نشین تھے جنہیں اپنے توحید پرست ہونے کا زعم تھا، جو کچھ نہ کچھ علم بھی رکھتے تھے جنہیں اپنے بزرگ ہونے پر ناز تھا لیکن جو عقل سلیم سے محروم تھے یا پھر ادانستی کی خاص وجہ سے عقل باختہ بنے رہے یہ وہ لوگ تھے جو تعویذ کو تمیز نہ کر سکتے تھے اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں رطب اللسان رہتے تھے اور اللہ کے بندوں کو ایک جائز ضرورت سے ہٹانے اور بھٹکانے کا کام کر رہے تھے۔ ہم نے ان لوگوں کے بھی دانستہ کرنے کا مشن جاری رکھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مشن میں حسب توقع کامیابی عطا کی۔

آج عوام و خواص کی آنکھیں کھل رہی ہیں اور خوش فہمیوں اور غلط فہمیوں کے پرہول صحراؤں سے لوگ باہر نکل رہے ہیں اور انہیں یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ تعویذ گنڈے ہی سب کچھ نہیں اور تعویذ گنڈے بالکل بے اثر بھی نہیں۔

آج دنیا پر بحسن و خوبی یہ مترشح ہو چکا ہے کہ ”روحانی علاج“ بھی امراض سے نجات پانے کا ایک ذریعہ ہے اور یہ ذریعہ دوسرے علا جوں کی طرح جائز ہے اور موجودہ دور میں اس کی شدید ضرورت ہے۔

روحانی تحریک کے دوران ہم نے طلمسانی دنیا کی خصوصی اشاعتوں کے ساتھ ساتھ روحانیت کو فروغ دینے والی یہ کتابیں بھی ہدیہ ناظرین کیں۔ بسم اللہ کی عظمت و افادیت، سورۃ فاتحہ کی عظمت و افادیت، سورۃ المؤمنین کی عظمت و افادیت، سورۃ الرحمن کی عظمت و افادیت، سورۃ مزمل کی عظمت و افادیت، اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج، تحفۃ العالین، مشکوٰۃ عملیات، جانوروں کے طبی اور روحانی فائدے، علم الاعداد، دنیا، اعداد کی اعداد ابولسنے ہیں، اعداد کا جادو، تعلقات اعداد، کرمہ اعداد، علم الحروف، پتھروں کی خصوصیات، مجموعہ آیات قرآنی، اعمال ناسوتی، اعمال حزب البحر، بچوں کے کام رکھنے کا فن، علم الاسرار، مشکوٰۃ عملیات وغیرہ ان کے علاوہ بیسیوں کتابیں زیر ترتیب ہیں اور وہ کتاب بھی زیر ترتیب ہے جو شاء اللہ روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب بن کر منظر عام پر آئے گی، جس کا نام ”مستم خاد عملیات“ ہے۔

مکتبہ روحانی دنیا کی مطبوعہ منثورہ کتابوں سے روحانیت کو زبردست فروغ ہو اور روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے والے حضرات کو زبردست فہم کی آسانی میسر آئی۔ آج دنیا کے لاکھوں عالین ان کتابوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں اور یہ ثابت کرنے میں مصروف ہیں کہ دنیا کے دیگر علوم کی طرح یہ علم بھی علاج پرانی گرفت رکھتا ہے اور اس علم کے ذریعہ بھی انسانوں کو شفا حاصل ہوتی ہے بلکہ رفتہ رفتہ یہ علم دوسرے علوم سے کچھ بھاری ہی ثابت ہو رہا ہے اور لوگ اس علم سے متاثر اور مستفیض ہو رہے ہیں اور قرآن کریم کی اہمیت اور برتری کے قائل ہوئے جا رہے ہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے لیکن یہ حقیقت ہے کہ روحانی عملیات کے ذریعہ بہت موثر انداز میں دین اسلام کی تبلیغ کی جاسکتی ہے اور روحانی عملیات کے ذریعہ ہم اس دنیا کی مختلف مسائل اور ضروریات کی وجہ سے بھٹک رہے ہیں اس کو عام قرآن اور اس دین اسلام سے روشناس کرا سکتے ہیں جو انسانیت کا سب سے بڑا ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔ سچائی یہ ہے کہ ہم لوگوں کی ضروریات کو اپنے ہاتھوں میں لے کر لوگوں کو اپنے قریب کر سکتے ہیں اور دھکی انسانیت کے آنسو پونچھ کر ہی ہم اپنے سر پر سہرا باندھ سکتے ہیں۔ خدمت اور محبت ہی وہ موثر ذریعہ ہے جس سے دلوں کو فتح کیا جاسکتا ہے۔

لئیوچر کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ہم نے ”ہاشمی روحانی مرکز“ کی بنیاد ڈال کر ایک ایسا فریضہ انجام دیا ہے کہ جو وقت کی شدید ضرورت ہے اور جس کے ذریعہ ہم اس دنیا کو بھی فتح کر سکتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہائے کہہ کرنے میں مصروف ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز صرف روحانی علاج کا ادارہ نہیں ہوگا بلکہ ہاشمی روحانی مرکز کے ذریعہ ان طلباء کی بھی تربیت کی جائے گی جو اس راستے پر چلنے کے شائق ہیں اور جو اللہ کے بندوں کی روحانی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ گویا کہ یہ صرف روحانی ہاسٹل ہی نہیں ہوگا بلکہ یہ روحانی کالج بھی ہوگا جہاں درس و تدریس اور طلباء کی روحانی عملیات کی تربیت کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔

تمام قارئین سے التجا ہے کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں ہاشمی روحانی مرکز کے قیام کی اور اس کے استحکام کی دعا کریں اور یہ دعا بھی کریں کہ ہم جہالت و گمراہی کے اندھیروں کو ختم کرنے کے لئے علم و معرفت کے چراغ بدستور جلاتے رہیں اور چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں۔

مختلف پھولوں کی خوشبو

یہ عنوان ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مستقل عنوان ہے، اس عنوان کا حق ہر ماہ نازیہ مریم صدیقی ادا کرتی ہیں۔ وہ نہایت عرق ریزی اور سلیقہ کے ساتھ مختلف قسم کے رنگ برنگے اور خوشبودار پھولوں کا ایک گلدستہ میں پرو کر ناظرین کی خدمت میں پیش کرتی ہیں

نبیوں اور ولیوں کی باتیں، اکابرین کے فرمودات، فلاسفوں کا اظہار اور بزرگوں کی نصیحتیں اس عنوان کے مل جلے تاثرات ہوتے ہیں۔ نازیہ مریم قدیم و جدید شاعروں کے کچھ ایسے اشعار بھی ہدیہ ناظرین کرتی ہیں جو متاثر کن بھی ہوتے ہیں اور سبق آموز بھی۔

ہفتہ کے سات دنوں میں اپنی گونا گوں ذمہ داریوں کو ادا کرتے وقت انسان تھک کر چور چور ہو جاتا ہے اس کے اعضاء جسمانی کے ساتھ ساتھ اس کا ذہن بھی تھکن محسوس کرتا ہے، ایسے اوقات میں اگر نازیہ مریم کا ترتیب دیا ہوا یہ کالم پڑھا جائے تو ذہن کی تھکن دور ہو جاتی ہے، روح و سکون ملتے ہے اور اعضاء جسمانی فرحت محسوس کرتے ہیں۔

اس گلدستہ کے ایک ایک پھول میں عجیب طرح کی مہک ہوتی ہے جو قلب و ذہن کو فرحت و انبساط عطا کرتی ہے اور پڑھنے والا اس رنگ و بو سے متاثر ہو کر ہشاش بشاش ہو جاتا ہے اور اس کے اعضاء جسمانی چھٹی حد جہد کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

یہ کالم اُن علماء اور طلباء اور مجلسوں کو رونق بخشنے والے اُن تمام حضرات کے لئے بھی ایک نعمت ہے جو خوش رنگ، خوش نما اور متاثر کن باتوں سے لوگوں کے قلوب پر اپنا اثر چھوڑنے کی خواہش رکھتے ہیں اور اپنی باتوں اور اپنی تقریروں کے گہرے نقوش چھوڑنے کی آرزو ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ اس کالم کی بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر انہیں سدا بہار کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ اس کالم کا ایک نمونہ پیش ہے۔ پڑھئے اور نازیہ مریم کو خراج تحسین پیش کیجئے۔

مختلف بھولوں

☆ ذہن ایک پیراشوت کی طرح ہوتا ہے اس کو کھولیں گے تب

تسلی پہ آکرے گا، بلاشبہ خواب دیکھنا انسان کا بنیادی حق ہے، خوابوں پر
انسانی برائی کوئی قانونی پابندی ہے لیکن اکثر ان کی تعمیر کے لئے
انسانی ذہنیت پتھر پران کرنا پڑتا ہے۔

بہت غصے سے قتل مندوں اور بے وقوفوں دونوں سے ہوتی ہیں،
فرق صرف اتنے ہے کہ کون کون سے بوجہ ہے اور دوسرے کو آخر تک
نہیں۔

نا اعلیٰ

زمانہ اعتراف کرتا ہے
ہم اہل دانش مندوں کو فلسفیوں میں شمار کرتے ہیں
رہائی کے کی بھی پیچیدہ ہے مسئلہ
ہم انگلیوں پر چل کر رہتے ہیں

مردوں کی جھلک، شیلڈ ز اور ایوارڈ پا کر بھی
ہم اپنی نااہلی کا اعتراف کرتے ہیں
جو تجھ کو زندگی کی کتاب میں
صرف ایک لفظ ”محبت“ تک نہ سکھا سکے۔

شیخ فردوزاں

☆ خاموشی دل اور روح کا سکون ہے۔ (آنزک آئن سٹائن)
☆ منزل کی دوری سے گھبرانے سے بہتر ہے کہ کچھ کے کی طرح
ریگلتے رہو۔ (چینی کہاوت)
☆ گناہ اگر چہ ہر نہیں لیکن زہر سے زیادہ مہلک ہے۔
اور رنگ زیب عالم گیر

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور بھائی کو تو اپنے بھائی پر ظلم کرتا
ہے اور نہ اس کو ظلم اور تکلیف میں مبتلا دیکھ سکتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی
کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا قائل ہو جاتا ہے
اور جو شخص کسی ایک مسلمان کی تکلیف دہ فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی
پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (بخاری)

صاف دل ہونا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کی تاکید فرمائی کہ ”میرے صحابہ میں سے مجھ کے کوئی شخص
کسی کی کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیوں کہ یہ اہل جاہل تھے کہ جب میں
تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تم سب کی طرف سے صاف ہو۔“

غور و فکر

☆ اپنا کام دوسروں کی نکتہ چینی سے تنگ آکر بند نہ دیوار میں
لگا ہوا پتھر خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اپنی قسمت رکھتا ہے۔
☆ مخاطب کرنے والے کے انداز سے لوگ اس کی تہذیب کا
اندازہ لگا لیتے ہیں۔
☆ سب سے خندہ پیشانی سے پیش نہ آؤ نہ جانے کس بیس میں
خدا مل جائے۔
☆ بات ایسی کرو کہ تم پہچانے جاؤ کیوں کہ آدمی کی شخصیت زبان
کے نیچے پوشیدہ ہے۔

کی خوشبو

گل جییں
نازیہ مریم ہاشمی

بڑی باتیں

☆ جس بات کے نہ جاننے میں شرمندگی ہو وہ بات ضرور جانی جا رہی ہے۔
☆ حیا ایمان کی ایک شان ہے۔
☆ اپنی زبان کے خنجر سے لوگوں کے دلوں کو زخمی نہ کرو۔
☆ برے آدمی کی صحبت اختیار کر کے سب سے تباہی پائی ہے۔
☆ علم حاصل کرو کیوں کہ علم کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔
☆ جہالت سے بڑھ کر کوئی گنہگار نہیں ہے۔
☆ تدبیر چسپی کوئی دانائی نہیں ہے۔
☆ جاہل سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں ہے۔
☆ بے وقوف آدمی کی دوستی اور دشمنی سے بچو کیوں کہ کونسا اگر گرم ہو تو ہاتھ جلادیتا ہے اور اگر خنجر دار ہو تو ہاتھ کاٹنے کو کہتا ہے۔
☆ جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔
☆ جو لوگ صنایع میں کسی کو شریک نہیں کرتے ان کے نقصان میں بھی کوئی حصہ دار نہیں بنتا۔
☆ اچھے لوگوں کی خوشبو ہوا کی مخالفت سمت میں بھی پہنچ جاتی ہے۔

☆ مسکراہٹ وہ لباس ہے جو ہمیشہ فیشن میں رہتا ہے۔
☆ مطلب نکال کر کسی کو ٹھکراؤ نہیں، ٹھکراؤ سکہ کسی بھی وقت کام آسکتا ہے۔
☆ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر سخت سے سخت حالات سے گزر جاؤ گی۔
☆ بہاری کا شیوہ ہے۔
☆ پانی کی ایک بوند میں نمک ملا دیا جائے تو وہ آنسو نہیں بنتے ان کے لئے آنکھوں کا ہونا ضروری ہے۔
☆ دنیا فلسفی کو شہم پاگل سمجھتی ہے جب کہ فلسفی دنیا کو پورا پاگل سمجھتا ہے۔

ٹھوکریں

☆ ٹھوکریں انسان کو انسان کی پہچان کراتی ہیں۔
☆ ٹھوکریں انسان کو سیدھا راستہ دکھاتی ہیں۔
☆ اگر دنیا میں ٹھوکریں نہ ہوتیں تو کوئی انسان گناہوں کی دلدل سے کبھی نہ نکل پایا۔
☆ ٹھوکریں انسان کو زندگی کی تلخ حقیقتوں سے روشناس کراتی ہیں۔
☆ ٹھوکریں کھاکر بکے برا انسان بھی راہ راست پر آ جاتا ہے۔
☆ ٹھوکریں کھاکر انسان چٹان کی مانند تقدیر کے بے رحم تجزیروں کا مقابلہ کرنے کی طاقت پاتا ہے۔
☆ ٹھوکریں انسان کو جینے کا حوصلہ عطا کرتی ہیں۔

☆ اجنبی لوگوں کے بیچ اجنبی ہونا، اس سے کہیں آسان اور قابل برداشت بات ہے کہ اپنوں میں انسان اجنبی بن جائے۔

☆ ذات کے تمام عناصر میں مایوسی سے زیادہ کوئی عنصر نہیں، زندگی میں اس سے زیادہ دشوار کوئی بات نہیں ہے کہ اپنی ذات سے کہا جائے ”تم شکست کھا چکے ہو“

☆ اگر کھوں کا دریا عبور کرنا چاہتے ہیں تو آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ اپناؤ۔

☆ مرجھائے ہوئے پھول بہار میں تازہ ہو سکتے ہیں لیکن گزربے ہوئے دن کبھی لوٹ کر نہیں آتے۔

کرن کرن سورج

☆ اگر زندگی بچانے کی قیمت پوری زندگی بھی مانگی جائے تو انکار نہ کرنا۔

☆ انسان کا دل تو رے والا فicus اللہ کی تلاش نہیں کر سکتا، جب تک آنکھ میں آنسو ہیں انسان خدا کا تصور رک نہیں کر سکتا۔

☆ دعا کریں کہ جیسے آپ کا ظاہر خوبصورت ہے ویسے ہی آپ کا باطن خوبصورت ہو جائے۔

☆ زندگی ایک سایہ دار چمچ دار درخت ہے جس کو سانس کی آری مسلسل کاٹ رہی ہے، نہ جانے کب کیا ہو جائے۔

☆ اتنا چھلک کر سننا مشکل نہ ہو، اتنا حاصل کرو کہ چھوڑتے وقت تکلیف نہ ہو۔

سزا

☆ فحری نماز چھوڑنے سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔

☆ ظہر کی نماز چھوڑنے سے رزق میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ عصر کی نماز چھوڑنے سے تندرستی ختم ہو جاتی ہے۔

☆ مغرب کی نماز چھوڑنے سے اولاد نافرمان ہو جاتی ہے۔

☆ اعتشاء کی نماز چھوڑنے سے نیند کی راحت ختم ہو جاتی ہے۔

سہتی کلیاں

☆ امید زندگی کا لنگر ہے، اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی

☆ اگر غلام سورہا ہوا تو اسے مت اٹھاؤ کیوں کہ ہو سکتا ہے وہ اپنی آزادی کے خواب دیکھ رہا ہو۔

سوچ کا سفر

☆ ہمیشہ اچھی بات سوچنا، کہنا اور سننا کیوں کہ اچھی بات عمدہ سوچ کی عکاسی کرتی ہے، عمدہ سوچ اچھے ذہن کی پیداوار ہے اور اچھا ذہن صرف اچھے انسان کی ملکیت ہی ہو سکتا ہے۔

☆ انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے، الفاظ کے پیچھے بھاگنے کے بجائے خیالات تلاش کرو۔

☆ آنکھوں کو جھکانے اور دل کے سوچنے کی عادت ڈالو۔

☆ خوبصورتی چہرے پر نہیں، ذہن میں ہوتی ہے جو انسان کو حسین بنا دیتی ہے۔

☆ ہر وہ انسان خوبصورت ہے جس میں محبت کی نرمی، اخلاق کی لطافت اور پرکھنے کی ذہانت موجود ہے۔

☆ انسان کے کمال کی نشانی یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو وہ چلنے لگے۔

☆ سچی محبت زندگی میں صرف ایک بار ہوتی ہے اور سچی خوشی بخش ہے، پھر یہ زمانے اور حالات کی وجہ سے دل و دماغ کی جنگ میں کم ضرور ہو جاتی ہے مگر کبھی مرنے نہیں۔

☆ اولاد کی صحیح تربیت نوافل میں مشغول ہونے سے بہتر ہے۔

☆ انتہا پسندی ہمیشہ امد سے شے جیسی ہوتی ہے جس سے اپنا نو کیا حقیقت کا بھی چہرہ پورا نظر نہیں آتا۔

☆ ادھر سے خیال اور ادھر سے پیار سے تو زندگی ادھوری رہ جاتی ہے، نہ دکھ مزہ دیتا ہے نہ کھ، زندگی ویرانے جیسی ہوتی ہے، پھول کھلیں یا جھاڑ جھکاؤ فرق کا یہ ہی نہیں چلتا۔

☆ اعتبار عجیب جنس ہوتا ہے، نایاب اس قدر کہ ڈھونڈتے رہیں اور عمر گزر جائے، ارزاں اتنا کہ ایک محبت بھری نگاہ یقین سے بھردے۔

☆ یہ عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جو ہمارے بہت قریب ہوتے ہیں، وہ لوگ دراصل زندگیوں کو الگ بھادے ہیں اور منتشر کر دینے کا سب سے

زیادہ امکان رکھتے ہیں۔

قرار دیتا ہے۔

☆ اسلام : وہ دین ہے جو انسان کو کساری کائنات کا سردار بناتا ہے۔

سب سے عظیم

- ☆ دنیا کے بنانے والے کا عظیم نام ”اللہ“ ہے۔
- ☆ دنیا کی سب سے عظیم شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
- ☆ دنیا کی سب سے عظیم کتاب ”قرآن مجید“ ہے۔
- ☆ دنیا کی سب سے عظیم قوم ”مسلمان“ ہے۔
- ☆ دنیا کی سب سے عظیم دعوت ”نماز“ ہے۔
- ☆ دنیا کی سب سے عظیم زبان ”عربی“ ہے۔
- ☆ دنیا کا سب سے عظیم اجتماع ”حج“ ہے۔
- ☆ دنیا کا سب سے عظیم ہر ”کلمہ“ ہے۔

تین چیزیں

- ☆ تین چیزوں کو شعلہ راہ بناؤ، خدا کی یاد، ذوق عمل، یقین محکم۔
- ☆ تین چیزوں پر گمان نہ کرو، حسن، دولت، خوشی۔
- ☆ تین چیزیں شیر قالی ہیں، محبت، علم، بقرآن۔
- ☆ تین چیزوں کو یاد رکھو، خالق، رسول، موت۔
- ☆ تین چیزوں سے نہ گھراؤ، مصیبت، محبت، موت۔
- ☆ تین چیزوں سے بچو، جبری، بری محبت، لڑائی۔
- ☆ تین چیزوں کو پسند کرو، شفقت، خلق، خوش دلی۔
- ☆ تین چیزوں کے لئے لڑو، عزت، وطن، مذہب۔
- ☆ تین چیزوں کو بڑھاؤ، اچھی عادت، اچھے کام، اچھے دوست۔
- ☆ تین چیزوں سے پرہیز کرو، نشہ، چغل خوری، جوا۔
- ☆ تین چیزوں کو اختیار میں رکھو، غصہ، زبان، دل۔
- ☆ تین چیزوں کو نہ بھولو، اللہ، رسول، بقرآن۔
- ☆ تین چیزوں سے ڈرو، قہر الہی، آہ ظلم، دوزخ۔
- ☆ تین چیزیں انسان کو ایک بار ملتی ہیں، والدین، حسن، جوانی۔
- ☆ تین چیزیں ایک دوسرے کا دشمن بناتی ہیں، بزن، بزر، زمین۔
- ☆ تین چیزیں پردہ چاہتی ہیں، کھانا، دولت، عورت۔

سمرے پانی میں ڈوب جاتی ہے۔

☆ سب کچھ کھوینے کے بعد اگر آپ میں حوصلہ ہے تو سمجھیں کہ آپ نے کچھ نہیں کھویا۔

☆ سکھ اور مسرت ایسے عطر ہیں جنہیں جتنا زیادہ آپ دوسروں پر چھڑکیں گے اتنی ہی زیادہ خوشبو آپ کے اندر آئے گی۔

عورت

- ☆ عورت بے نیاز ہستی، پھولوں کی روح، محبت کا خزانہ اور تمنا کا سمندر ہے۔
- ☆ عورت عفت، وفاداری، رفعت اور تمکنت سے عبارت ہے۔
- ☆ عورت ایک بہترین کتاب ہے جس کی تعلیم خلوص، سچائی، اور محبت میں ڈوبی ہوئی ہے۔
- ☆ عورت وہ سانی ہے جو کسی عارف کیلئے آب حیات مہیا کرتی ہے۔
- ☆ عورت اہل زمین کے لئے بہترین آسانی تھو ہے۔
- ☆ عورت وہ معصوم ہستی ہے جس کی معاف رشتوں سے زیادہ جلدی قبول ہوتی ہے۔
- ☆ عورت علم، ادب، تہذیب و شہادت کی تین چیزیں ہیں۔
- ☆ عورت ایک مہربان ہستی ہے جس نے زمین پر انسانی برکتیں اسی کے دم سے پھینکی ہیں۔
- ☆ عورت ایک طرف جہاں موسم سے بھی زیادہ نرم ہوتی ہے وہاں کسی انتقامی سرطلے پر فواد سے بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔

اسلام کیا ہے؟

- ☆ اسلام : وہ دین ہے جو انسان کو تہذیب نشہ کھاتا ہے اور تدبیر عمل کا ماہر بھی بناتا ہے۔
- ☆ اسلام : وہ دین ہے جس میں تعصب نہیں، سب برابر ہیں۔
- ☆ اسلام : وہ دین ہے جس نے دنیا میں کسی قوم یا بشر کو اچھوت نہیں بنایا۔
- ☆ اسلام : وہ دین ہے جو رنگوں کی تفریق سے بلند ہے۔
- ☆ اسلام : وہ دین ہے جو کسی مذہب کے بزرگ کی توہین کو جرم

منتخب اشعار

مجھے خلوص سے جیتو میں کوئی جنگ نہیں
مرے وجود میں انسانیت کی خوشبو ہے

☆

جنگ پتھروں سے ہم نے لڑی اور چند لوگ
گیلی زمین کھود کے فرہاد بن گئے

☆

اتنا کی جنگ میں ہم جیت تو گئے لیکن
پھر اس کے بعد بہت دیر تک نڈھال رہے

☆

ہم زندگی کی جنگ میں ہارے ضرور ہیں
لیکن کسی محاذ پہ ہارنا نہیں ہوئے

☆

فتح کرنے کے لئے جنگ ضروری تو نہیں
حسن اخلاق بھی دنیا کو بھکا دیتا ہے

☆

میں جنگ کرنے چلی ہوں ترے غم و سوہ پر
تو اپنا زور میرے بازوؤں میں بھردیتا

دوسری قسم

تمہیں باتونی قسم کی عورتیں اچھی لگتی ہیں یا دوسری قسم کی؟

یہ سن کر محفل میں سے ایک شخص نے حیران ہو کر پوچھا۔

کیا عورتوں میں کوئی دوسری قسم بھی ہے؟

خراشیں

ایک صاحب گھبرائے ہوئے انٹرویو میں دینے کی غرض سے ایک
دفتر میں داخل ہوئے۔

نمبر نے پوچھا۔ ”غالباً تم شادی شدہ ہو۔“

وہ صاحب بولے۔ ”جی نہیں اور یہ جو میرے چہرے پر آپ

خراشیں دیکھ رہے ہیں یہ تو دراصل میں ابھی سائیکل سے گرا ہوں۔“

تیم

ایک شخص پر اپنے ماں باپ قتل کرنے کے جرم میں مقدمہ چلایا
جار ہاتھا، اس نے عدالت میں اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

”جناب مجھ پر رحم کیا جائے میں یتیم ہوں۔“

سال گرہ

بھکاری :- (تیکری والے سے) اللہ تمہارا بھلا کرے ایک ایک کا

سوال ہے۔

تیکری والا :- تمہارا کام تو روٹی سے چلے گا، ایک کیوں مانگ
رہے ہو؟

بھکاری :- ”بھائی جب آج اپن کی سالگرہ ہے۔“

اچھی باتیں

☆ ہمیشہ بادلوں کی طرح رہو، جو پھولوں پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی
برستے ہیں۔

☆ اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو وہ جگہ تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔

☆ شیشہ توڑنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کا انجام سوچ لو۔

☆ دنیا میں وہی لوگ ترقی کرتے ہیں جو تکبر کے تاج کو دور
پھینک دیتے ہیں۔

☆ قلم ہمیشہ سوچ کر اٹھاتا چاہئے کیوں کہ اس نوک سے کئی
ملین انسان نکلتے ہیں۔

محبت

☆ جھوٹی محبت کسی بھی لمحے نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(مثنیٰ سن)

☆ جس نے بھی محبت کی اس نے پہلی نظر میں نہیں کی۔

(کرشنو فرما کر)

☆ جو محبت کرتا ہے وہ ناممکنات کو تسلیم کرتا ہے۔ (براؤننگ)

☆ ہر ذی روح سے محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ (مہاتما بدھ)

☆ تکلیف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بنتی ہے۔ (حافظ شیرازی)

آب حیات

گذشتہ ۲۵ برسوں میں ماہنامہ طلسماتی دنیا نے اپنے اداروں میں جو تحریریں بقلم خاص پیش کی ہیں وہ ”آب حیات“ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان تحریروں کو بار بار پڑھ کر بار بار رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ان اداروں نے امت میں صحیح کام کرنے کی روح پھونکی اور قوم کو صحیح ڈگر پر چلنے اور راہ حق پر ثابت قدم رہنے کا حوصلہ عطا کیا۔ چند ادارے بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں ان کو ایک بار پھر پڑھئے، قلب و ذہن کو پھر بیدار کیجئے اور ایک بار پھر اپنی صلاحیتوں کو نیا ولولہ عطا کیجئے۔

قرآن کریم میں فرمایا گیا: وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔

قابل شکریات یہ ہے کہ ”طلسماتی دنیا“ کے اداروں میں آنے والے وقت کی جو پیشین گوئیاں کی گئی تھیں وہ حرف بہ حرف درست ثابت ہوئیں اور اس ملک کے افق پر فرقہ پرستی کے جو خطرات سیاہ بادلوں کی طرح منڈلا رہے ہیں یہ ان غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہیں جو سیکولر پارٹیوں کی طرف سے ہوتی رہی ہیں اور جن کو ملک مسلم لیڈران نے بھی پہچانی ہے کیوں کہ قوم کے نام نہاد رہنما بھی اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں گم ہیں۔

آپ ان اداروں کو غور و فکر کے ساتھ پڑھیں گے تو انشاء اللہ ”طلسماتی دنیا“ کی جرأت و بے باکی کی داد دینے پر مجبور ہوں گے۔

بہ قلم خاص

برائے مہربانی ایک مسجد اور توڑ دو

آزادی کی خاطر جن کے سندور مٹ گئے اور جن کے ہونٹوں کی توس و قزح درد و غم کی گھنگور گھٹاؤں میں چھپ گئی۔ ہزاروں ہاتھ ہندی کی سرخیوں سے محروم ہو گئے۔ ہزاروں کلانیاں چوڑیوں کی ٹھنک کو ترس گئیں اور ایک بار نہیں ہزار بار خوشی کے نفع موت کی سسکیوں میں تبدیل ہو گئے۔ لاکھوں بچے یتیم ہو گئے اور ان کا بچپن آزادی کی جدو جہد میں گم ہو گیا۔ ان کی معصوم تنائیں اور پاکیزہ آرزوئیں پییدہ خاک ہو گئیں۔ مشکلات کے کتنے دریا اور آفتوں اور مصیبتوں کے کتنے صحرا پار کرنے کے بعد آزادی کی نعمت ہمیں عطا ہوئی۔ اس نعمت عظمیٰ پر ہم جتنی بھی ہر سال خوشی منائیں گے کم ہے اور اس سال تو ”گولڈن جوبلی“ منانی تھی اس لئے ملک کے کوئے کوئے میں پروگرام منعقد ہوئے اور آزادی کی خوشی کا رنگ و چند بو گیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ اسی ملک میں بسنے والے لاتعداد لوگ اس خوشی اور جشن کے موقع پر افسردہ اور دل گھبرے۔ کیوں کہ انہیں اس ملک میں صرف نام کی آزادی کا احساس عطا ہوا تھا۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ لاتعداد لوگ اپنے ہی ملک میں غربت و افلاس اور بے کاروبار و روزگاری کے غم میں مبتلا ہیں۔ جس گھر میں کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا نہ ہو تو وہ آزادی کی خوشی کس دل سے منائے اور وہ کسی جشنِ مسرت میں شامل بھی ہو تو کس دل گروے سے۔ آزادی ملک کا ایک تلخ پہلو یہ بھی ہے کہ ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو اس ملک میں انصاف نہ مل سکے۔

اس کے بڑوں کی تمام قربانیوں کو نظر انداز کر دیا گیا اور اس کی اپنی وفاداریوں کو بھی بے حیثیت بنا کر بیروں سے روند دیا گیا۔ آزادی کے پچاس سالوں میں مسلم قوم کے ساتھ بے دردی کا وہ معاملہ کیا کہ بار بار حیوانیت بھی شرم سے پانی پانی ہو گئی۔ جبل پور، جشیہ پور، مرٹھ، ملیانہ، مراد آباد، ممبئی، ممبئی وغیرہ کی زمین فرقت پرست ہندوؤں اور جانب دار پولیس افسران کی وجہ سے بے شمار مرتبہ خونِ مسلم سے لالہ زار ہو گئی۔ اور یہ شہر قتل و قتل کی وجہ سے شمشانِ جموں میں تبدیل ہو گئے۔ قتل و غارت گری کے جنوں نے ہزاروں مرتبہ یہ منظر دکھایا کہ

آزادی کی پچاسویں سال گرہ پورے ملک میں دھوم دھام سے منائی گئی۔ سرکاری طور پر پچاسویں سال گرہ کا غلغلہ اور ہمہ ملک کے تمام بڑے شہروں میں ادھی اور بلند بانگ آوازوں کے ساتھ منایا گیا۔ ذرائع ابلاغ چونکہ سرکار کے غلام تھے۔ اس لئے ملک کے ایک کوئے سے ملک کے دوسرے کوئے تک پروپیگنڈے کا طوفان ٹھانیں مارتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جشنِ انہما میں منائے جا رہے تھے جیسے ملک آج ہی آزاد ہوا ہو۔ اس بات کی یقین دہانی بھی بار بار کرائی جا رہی تھی کہ اس سال گرہ کے فوراً ہی بعد ہمارا ملک ایک سو صدی میں داخل ہو رہا ہے۔ گویا کہ خوشی پر خوشی اور جشن درجشن۔

جہاں تک آزادی کی سال گرہ کے موقع پر خوشی اور مسرت کے اظہار کی بات ہے تو یہ ایک فطری امر ہے۔ برصغیر کی اذیت ناک غلامی کے بعد آزادی کی جو دولت مشترکہ جدوجہد سے بھارت و اسیوں کو نصیب ہوئی تھی وہ خدا سے ملنے کی طرف سے جانی اور مالی قربانیوں کا ایک قابل قدر انعام تھا۔ بے جی اور نا پائی ہوگی اگر ہر سال ۱۵ اگست کو خوشی اور مسرت کا اظہار نہ کرتے اپنے ملک کا ہم شکر یہ اوانہ کریں۔ قدر دانی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر سال ہم جھوٹیں، گامیں اور خوشیاں منائیں۔ اور اس مالک کا ہم شکر یہ ادا کریں۔ جس کے فضل و کرم سے غلامی کی آہنی زنجیروں سے ہمیں نجات ملی اور طویل ترین سیاہ رات کے بعد ہم نور و سحر سے ہم آغوش ہوئے۔

آزادی بلاشبہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کی حقیقت اس شخص سے پوچھیے جو قید و بند کا شکار ہو۔ یا غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔ وہ بتائے گا کہ آزادی کی حقیقت کیا ہوتی ہے۔ یہ آزادی جو خدا کا عطا کردہ انعامِ عظیم ہے یہ خواہ مخواہ ہمیں نصیب نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں کئی آگ و خون کے دریا پار کرنے پڑے۔ بے شمار طوفانوں اور آندھ جھوں سے ٹکر لینی پڑی۔ شہیدوں کے خون کی لالی سے اس ملک کی زمین کئی بار دھنسنی اور کئی بار جان دینے والوں کے سروں پر سفید رنگ کے سرے بندھے۔ ان عورتوں کا کوئی شمار نہیں،

اور متحدہ ہندوستان کا خواب کسی حد تک پورا ہو جاتا ————— لیکن جن لوگوں کو انگریزوں کی پالیسی لڑاؤ اور حکومت کردہ نفرت پھیلاؤ اور چودھری کو ہنپنڈا آگئی تھی ————— انہیں تعصب، عناد اور فتنوں کے بیج بونے سے کون روک سکتا تھا۔

دنیا جانتی ہے کہ آزادی کے وقت جنگ لڑتے وقت جتنی خدمات اردو زبان کی ہیں اتنی خدمات کسی اور زبان کی نہیں ہیں۔ اردو نے اس ملک کا سر بلند رکھنے کے لئے دنیا بھر میں جو محاسن بکھیرا ہے وہ خود اردو زبان کی بے مثال آئینہ دار ہے۔ لیکن دور خزاں کے بعد ہمارا آنے پر جب پھول تقسیم ہوئے تو اردو کے حصے میں کسی پھول کی خوشبو بھی نہ آئی۔ اس کا دامن رنگ چمن سے محروم ہی رہا اور جو زبان لذت آشنائی سے محروم ہے اسے عصبیت کی وجہ سے اپنی منکوحہ بنا لیا گیا۔

————— اعجاز ہوتا ہے کہ نیت پہلے ہی دن سے خراب تھی اور مسلمانوں کو ظفر انداز کرنے کا ارادہ روز اول ہی۔ یہ تھا ————— رفتہ رفتہ اردو زبان کو معیشت سے الگ کر دیا گیا۔ تاکہ آہستہ آہستہ وہ لب گور ہو جائے لیکن اردو کی شان ہی زوالی ہے۔ یہ اپنے اندر رنگ حسین اور بوئے سادہ رکھتی ہے۔ اس کو جینا دیا جائے گا یہ اتنی ہی ابھرے گی۔ اور ایک دن انشاء اللہ اردو کا جاوہر اس ملک میں سرچڑھ کر بولے گا اور مردہ لیڈروں کی جھٹکی رتوں سے بھی خراج عقیدت وصول کرے گا۔

☆ ☆ ☆

پچاسویں سال کرہ کے موقع پر ملک کے چند بدخواہوں نے ”اٹھند بھارت“ اور ”کیاں سول کوڈ“ کا نعرہ بلند کیا اور جشن آزادی کے بجائے یوم سیاہ منانے کا پروگرام بنایا۔ بلاشبہ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے ملک کے راز و خفیہ کئے۔ مہاتما گاندھی جیسے عظیم رہنماؤں کو قتل کیا۔ اور سیاسی یا ترانیں نکال کر ملک کی زمین کو جنم زار بنایا۔ یہ راوان کے وہ ذہنی رشتے دار تھے جنہوں نے راوان کی پالیسیوں کو رام کا نام لے کر پورے ملک میں پھیلانے کی مذموم کوشش کی اور بادی مسجد کو رام جمن ہوتا کر اس کی ناموس ————— دیے ہوئے اور بالآخر اسے شہید کر کے چھوڑا۔ ————— ان لوگوں نے یوم سیاہ منانے کا فیصلہ کیا۔ محض اس لئے کہ انہیں ملک تقسیم ہونے کا غم اور پاکستان بننے کا درد آن تک پریشان کئے ہوئے ہے۔ جب کہ پاکستان اس ملک کے وفاداروں کی رائے سے بنا تھا جو آزادی کے بعد

سخت جو پادش کے پانی سے زیادہ سستا اور بے قیمت ہو کر رہ گیا! مسلم قوم کی قربانیوں پر پانی پھیر کر اس ملک کی فرقہ پرست طاقتوں نے جس دشت و بربریت کا مظاہرہ گزشتہ پچاس برسوں میں ۲۰ ہزار سے زائد مرتبہ کیا ہے۔ وہ ہندوستانی تاریخ کا سیاہ باب ہے۔ جن پچاس سالوں کا ہم جشن منا رہے ہیں ان ہی پچاس سالوں میں ایک ہی طبقے پر ظلم و استبداد کی حدیں ٹوٹی ہیں۔ اور اس طبقے کے ساتھ جس سوتیلے پن کا سلوک ہوا ہے۔ اُسے ہر وہ انسان محسوس کرتا رہا ہے جس کی پیشانی پر دو کے بجائے ایک آنکھ بھی موجود ہو۔ ان ہی پچاس سالوں میں ۶ دسمبر ۱۹۴۷ء کی تاریخ بھی آئی تھی۔ جس میں فرقہ پرست ہندوؤں نے جنگی ہندروں کی طرح آنکھ کو دکر کے باہر مسجد کو دن دھاڑے شہید کیا تھا اور پولیس ہمتا شائی بنی کھڑی تھی مسلمانوں کی نہ صرف یہ کہ مسجد توڑی گئی بلکہ اس کی ہزار وفاداریوں کے باوجود ان کی زبان، ان کا کلمہ، اس کی تہذیب، ان کا مذہب اور ان کے قومی رسم و رواج بھی ہدف ملامت بنے اور مسلسل نشانے پر رہے۔ نیت شروع ہی سے خراب تھی۔ اسی لئے اردو زبان کو پچاس فیصد ووٹ ملنے کے بعد بھی دو مرتبہ زبان بننے سے محروم رکھا گیا۔ اور صرف ایک ووٹ کی کھنڈی چھری سے اُسے ذبح کر دیا گیا۔

آزادی کے بعد جب ہندوستان کے مختلف علاقوں کو زبان کی بنیاد پر تقسیم کیا جا رہا تھا اور اردو زبان کو اس وقت بھی کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ پنجابی زبان کو پنجاب ملا۔ تامل کو، تامل ناڈو عطا ہوا۔ تیلگو کو آندھرا پردیش بخشا گیا۔ ملیالی کے حصے میں کیرلا آیا۔ گجراتی کو گجرات ملا۔ اڑیا زبان کی تقدیر اڑیسہ بنا۔ بنگلہ زبان کو بنگال موصول ہوا۔ غرضیکہ ہندوستان کے صوبوں کی تقسیم زبان کی بنیاد پر ہوئی لیکن اردو جو آج بھی پورے ملک میں بولی جاتی ہے۔ جو دوسری زبانوں کی طرح کسی ایک علاقے کی زبان نہیں ہے۔ اسے اس ملک میں ایک خطہ بھی عطا نہیں ہوا۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس کے بارے میں یہ بدگمانی تھی کہ یہ مسلمانوں کی زبان ہے۔ حالانکہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں تھی۔ اگر وہ مسلمانوں کی زبان ہوتی تو ہندوستان میں پیدا ہونے کے بجائے ملک عرب میں پیدا ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر صرف اردو کے ساتھ انصاف کر دیا جاتا تو اردو زبان ہی اتحادی قلم بردار بن جاتی۔

ہندوستان کی آزادی کا پچاسواں جشن منانے والے تمام ارباب اقتدار سے یہ گزارش ہے کہ وہ ماضی کی غلطیوں کو بار بار ذہرانے کی حماقتیں نہ کریں۔ ورنہ وہ جس قدر اب بچھتا رہے ہیں۔ انہیں اس سے بھی زیادہ بچھتا پانڈے گا۔ بامری مسجد خدا کا گھر خدا اور رام خدا کے بندے تھے۔ رام کی ڈھائی دے کر خدا کا گھر توڑنے کی سزا اس انسان کو مل کر رہی جس نے اپنی سیاست کی دوکان کو چمکانے کے لئے خدا کے گھر کی ناموس کا جنازہ نکالا اور اس کی عظمت پامال کی۔ جو لوگ پاکستان بننے کی سزا مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں۔ وہ عقلی طور پر دیوالیہ ہیں۔ اگر سزا ہی دینی ہے تو ان ہندوؤں کو سزا دو جن کی خواہش اور مرضی سے پاکستان بنا تھا پاکستان بننے کا فہم دار مسلمان نہیں ہندو ہے۔

آخر میں فرقہ پرست ہندوؤں سے ہم عرض کریں گے کہ مغلوں نے ایک ہزار سال تک ہندوستان پر بلا شرکت غیر حکومت کر کے بھی ہندوستان کو اپنی جاگیر سمجھنے کی غلطی نہیں کی تھی لیکن تم صرف پچاس سال جمہوری حکومت کر کے خود کو اس ملک کا مالک سمجھ بیٹھے ہو۔ یہ ملک اگر ایک ہزار سال میں مغلوں کا ملک نہ بن سکا تو صرف پچاس سالوں میں یہ آپ کا زرخیز غلام کیسے بن جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے انجام کا وقت اب قریب ہے۔ تم خدا آپ سے باہر ہوں گے۔ اتنا ہی اس ملک کے مظلوموں کا فائدہ ہے۔ کانگریس نے مسلمانوں کو مارنے کے لئے ہافا کے انجینئرز تیار کئے تھے اور تم نے اس قوم کو ہلاک کرنے کے لئے ہندوؤں اپنے ہی کانڈموں پر رکھ چھوڑی ہیں۔ اس حساب سے تم ہمارے دشمن ہو کیوں کہ تم حبيب کترے نہیں ذکیت ہو۔ تم کھل دشمن ہو اس لئے تم ہی ہماری سوئی ہوئی قوم کو چگا کھتے ہو۔ ایک مسجد اور توڑ دو۔ تمہارا احسان عظیم ہوگا۔ کیوں کہ صرف ایک مسجد ٹوٹنے سے ہماری قوم کی ایک آنکھ کھلی ہے۔ ایک مسجد اور توڑ دو تو اس کی دوسری آنکھ بھی کھل جائے گی اور پھر تمہیں خود ہی اعزاء ہو جائے گا کہ ہزار قسم کی بے عملیوں کے باوجود مسلمان اپنے دین کے نام پر کس طرح سے سر سے لٹن باندھتا ہے۔ جس دن یہ قوم نیند سے بیدار ہوگی اور اللہ کے دین کی خاطر متحد ہوگی اور جس دن اس قوم نے تسبیح و مصلیٰ پر قناعت کرنی چھوڑ دی اور دشمن کے خلاف صف آرا ہونے کی ٹھان لی اس دن فرقہ پرست ہندوؤں کو دو راستوں میں سے ایک راست اختیار کرنا پڑے گا۔ قبولیت اسلام یا خودکشی۔ (طلسمانی دنیا، ممبر، اکتوبر ۱۹۹۷ء)

اس ملک کے اغبال کہلائے اور جنہیں غیر فرقہ پرست ہندوؤں نے اس ملک کا رہنما تسلیم کیا لیکن سنگھ پر یوار نے جس کا مقصد حیات ہی ملک کے وفاداروں کے خلاف رائے قائم کرنا ہے۔ انہوں نے سیدھے سادے ہندوؤں کو بے وقوف بنانے کے لئے یہ سیامہ منانے کا فیصلہ کیا اور اپنی گناہ گار زبان اکھنڈ بھارت کی دعائیں کیں۔ یعنی پاکستان ٹوٹ کر پھر ہندوستان میں شامل ہو جائے۔ ان کو ڈمغروں کو یہ خبر نہیں کہ اگر ملک تقسیم نہ ہوتا تو اب تک ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت ہو چکی ہوتی اگر اور اب بھی پاکستان ہندوستان میں شامل ہو گیا اور ہندوستان اکھنڈ بھارت بن گیا تو مسلمانوں کا راج آنے میں اتنی دیر بھی نہیں لگے گی جتنی دیر بھارتیہ صفباری کو اوپر سے چنچے کرنے میں لگی ہے کیوں کہ فرقہ پرستوں کے لئے جس میں بات خوش کن ہے کہ اس ملک میں ان کی اکثریت ہے۔ اگر پاکستان ہندوستان میں شامل ہو گیا تو ہندو اور مسلمانوں کی تعداد برابر ہو جائے گی۔ ایک پاکستان کا غم منانے والے لوگ اپنے خدا اور تعصب کی بنا پر

اس ملک کے ہر ہر شہر میں ہزاروں پاکستان روزانہ بنا رہے ہیں۔ شہر کے شہر تقسیم ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کے علاقے اور ہندوؤں کے علاقے الگ ہو گئے ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فاصلہ دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اور نئی دیوار و دروازہ بنی جا رہی ہیں۔ کیا یہ تقسیم نہیں ہے؟۔ دلوں کے درمیان دراڑیں ڈال دی گئی ہیں۔ اور روجوں کے درمیان لکیریں کھینچ دی گئیں۔ علاقے کے اعتبار سے سرحدیں الگ الگ ہو کر رہ گئیں۔ ایک ہی ملک میں رہنے والے لوگ ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو کر رہے اور یہ سب کچھ ان لوگوں کی ذلیل حکمرانی کی وجہ سے ہوا جو "رام رام چنا پر اماں اپنا" والی پالیسی پر چل رہے ہیں۔ اگرچہ ان کا مقصد سارے ملک کو الو بنا کر اپنا الویدھا کرنا ہے۔

رہی یکساں سول کوڈ کی بات تو ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ پورے ملک میں ایک ہی قانون نافذ ہو اور وہ قانون نافذ ہو جس سے بہتر قانون کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی اور وہ قانون۔ اسلامی قانون سے زیادہ عادلانہ کوئی دوسرا قانون ہو ہی نہیں سکتا۔ کیوں کہ یہ ہندوں کا نہیں خدا کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اس قانون کو نافذ کریں تو پورے ملک یکساں سول کوڈ کی بہاروں سے مہک اٹھے گا اور آپ کی دیر نہ آرزو بھی پوری ہوگی۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جہاں جہاں لیلایے حق کی خاطر جذب و جنون اور ذوق و ارغی کا بازار ہمیشہ گرم رہا، وہیں وہیں ظلم و ستم اور جبر و استبداد کے دامان سیاہ اہل حق کے خون سے تر تر رہے، میدانِ جہاد کی سرحدیں اور دعوتِ اسلام کے مینارے ہمیشہ روشن اور بارونق رہے، خون بہتا رہا، زخم رستے رہے، شعلے برستے رہے، روحیں تڑپتی رہیں لیکن جذبوں اور ولولوں میں ذرا بھی کمی نہ آئی، قید و بند کی صعوبتیں اور طوق و سلاسل کی مشکلیں کبھی مسافرانِ حق کا راستہ روکنے پر قادر نہ ہو سکیں بلکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ مشکلات خود بخود آسانیوں میں بدلتی رہیں، کانٹے خود بخود پھول بنتے رہے، در و درل حد سے گزر کر خود ہی دوائے دل بنا رہا، چٹائیں گھل گھل کر خود ہی راستے بناتی رہیں اور اہل حق کا قافلہ آگے ہی

باری مسجد کی شہادت کے بعد ہندوستان کے حالات جو کچھ بھی بنے ہیں ان سے یہ بات تو ثابت ہو جاتی ہے کہ کسی بھی قوم کے عروج و زوال کا فیصلہ زمین پر نہیں بلکہ عرش الہی پر ہوتا ہے۔ کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی اپنے سروں پر مختلف قسم کے رنگ برنگے سہرے بندھوانے کے باوجود اقتدار سے محروم رہیں اور بے چارے ایل کے ایڈوائی بہت سارے پاؤں بیلنے کے اور سڑکوں پر سیاسی یا تراکیں لگانے اور آرام چینا اور پایا مال اپنا والا قدیم نعرہ بے انداز جدید لگانے اور اچھی خاصی بار بار کا اہتمام کر لینے کے باوجود بے چارے ”دولہا“ نہ بن سکے اور شاید کبھی نہ بن سکیں، ان کے تانے باندھنے سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اللہ کے گھر کو شہید کرنے والے اپنے دامن پر پڑے ہوئے خون کے ان پتھنوں کو نہ

یہ رحمت خداوندی ہم سے خفا کیوں ہے؟

کی طرف برہستار ہا نہیں باطل کی کوئی طاقت اور بدترین لوگوں کی کوئی بھی جارحانہ سازش منزلِ حق سے برگشتہ ہونے پر مجبور نہ کر سکی، انہیں کسی طاقت سے نہ پایا جا سکا، نہ جھکا جا سکا۔

ہم بہت برے ہیں، ”اہل حق“ میں شامل ہوتے ہوئے بھی حق سے بہت دور ہیں، مسلمان ہیں لیکن اسلام کی ضیا پاشیوں سے محروم ہیں، مقصد کی لگن کیا ہوتی ہے ہمیں نہیں معلوم حق و صداقت کی خاطر جانیں کس طرح لٹائی جاتی ہیں، ہمیں کیا ہے؟ ہم اس در و دل کی لذت سے بھی محروم ہیں جس کے واسطے ہمیں پیدا کیا گیا تھا لیکن ہزار خرابیوں اور لاکھ خامیوں کے باوجود ہم ان ہی شیردلوں کی اولادیں ہیں جنہوں نے اپنے خون کی سرفی سے میدانِ جہاد کو گلنار کیا تھا، جنہوں نے ہر مصیبت کے سامنے بیسہ ہونے پر ہارنا ہی ثابت کیا تھا کہ انسان اس دنیا میں آسوسوں کی دہلیز پر کھڑے ہو کر بھی دشمنوں کی مالا میں پہن کر بھی کانٹوں سے سینہ دھکا ہو کر بھی انگاروں پر آبلہ پا ہو کر بھی درد و کرب کی گہرائیوں میں ڈوب کر بھی اس طرح مسکرا سکتا ہے جیسے یہ آسوسیں قہقہے ہوں، کانٹے نہیں غنچے

دوسرے جوان کی بے رحمی، دیگر رتبہ، اندھا کسرت، شہید کی ہوا لیکن بعض صاحبِ ایمان لوگوں کو جن کا قصور صرف اتنا ہی تھا کہ انہوں نے اپنی غیرت کے جٹازے پر چند آسوس کھلے عام بھادے تھے، ہڈا کے قانون کے تحت جیلوں میں ڈال دیا گیا اور انہیں بعض ایسی سزائیں بھی دی گئیں جس کے وہ مستحق نہ تھے، حیرت کی بات ہے کہ جس ملک میں قانون کو لٹیروں کو شہریوں اور ڈاکوؤں کو سلامیاں دی جاتی ہیں اور اقتدار کی کرسیاں عطا کی جاتی ہیں، اسی ملک میں بے آواز بلند سانس لینے والوں کو کال کوٹھڑیوں میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ وہ زندہ رہ کر اپنے زندہ ہونے کا ثبوت آئندہ کبھی فراہم نہ کر سکیں۔

آج ہندوستان میں سچ بولنے والے صاحبِ ایمان لوگوں کی جو حالت ہے وہ کبھی پر عیاں بیان ہے، دراصل یہ دور خوشامد، نفاق اور چالوئی کا دور ہے۔ اس دور میں سچ اور حق بات کہنے والوں کا شرِ خراب ہی ہوتا ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں، یہ کوئی طریقہ جدید نہیں بلکہ یہ تو وہ سلسلہ قدیم ہے جو ہزاروں برس سے چلا آ رہا ہے، اسلام کی چودہ سو سالہ

گئے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو پالیا تھا کہ اس دنیا کی ہر چیز فنا کے گھاٹ اتر جانے والی ہے، دوام نہ آسانیوں کو میسر ہے نہ مشکلات کو، ہمیشہ اس دنیا میں نہ راتیں ہیں گی نہ نکالیف، وہ دائمی زندگی کی خاطر عارضی زندگی لٹا دینے کے آرزو مند تھے، ان غیور اور سرفروش انسانوں کا غیرت حق سے گھٹا اور حیرت بندگی سے سرشار خون رگوں میں چپ چاپ دوڑنے پھرنے کے بجائے رگ و پے سے ٹپک پڑنے کا قاتل تھا، ان کا ایمان تھا کہ انسان خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پانے کے لئے کسی منزل تک اگر آگ و خون کی بھینٹوں سے گزر کر اور سر کے بل چل کر بھی جائے تو سودا سستا ہے۔ یہی حضرات تھے کہ اسلام و ایمان کی روح رواں اور ان ہی کے دم پاک سے ایمان کی تمام قربان کا چپن ہر پھیلتی تھیں، آج بھی جب روح کے غرنے سے ان پرانی یادوں کی نسیم سحر قلب و ذہن کی وادیوں میں خراماں خراماں داخل ہوتی ہے تو نور و رنگ کے جاودہ جبرے نقابت نسیم میں بکھر جاتے ہیں، آنکھیں فخر و رشک کے جھنڈوں سے لبریز ہو جاتی ہیں، لبوں کے احاطے میں شکر اور احسان مندی کی پریاں رقص کرنے لگتی ہیں اور ان کی ہر براداری احساس کو زندہ کرتی ہے کہ صدائے حق شرق سے غرب تک، ارض سے عرش تک ایک جوئے رواں کی طرح کل جلی بہہ رہی تھی اور آج بھی بہہ رہی ہے اور کل بھی بہتی رہے گی، اس کی رفتار خودی کو نہ کوئی آندھی روک سکی ہے نہ روک سکی گی، یہ پاکیزہ اور نور بھری یادیں جن بزرگوں اور بڑوں کے تقدس ماب چروں سے وابستہ ہیں، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے حساب سے ہمارے آباؤ اجداد ہی تو تھے، ان کے اور ہمارے درمیان وہی رشتہ قائم ہے جو باغوں کا بہاروں سے ہوا کرتا ہے۔ ایمان و عمل سے کٹ کر ہم نے اپنی رگوں میں بے بسی تو ضرور پیدا کر لی ہے، لیکن مردنی ہرگز نہیں، ہمارا خمیر اور ہمارا وجدان ہزار ہا ملامیوں کے باوجود ہمارے آباؤ اجداد کی بے لوث قربانیوں کے طفیل ابھی تک زندہ ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ جب خدا کی طرف سے ہمیں نیکی اور بھلائی کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے تو ہم اپنے خٹھلے لبو سے گرم گرم کریم کریم بیکار کر دیتے ہیں، تاریخ سے پوچھ لیجئے کہ ہم نے بے عملی اور بے زاری کی محنت عامہ کے باوصف اپنے دین پر کسی کی محنت نہ کی اور ہمیں کی، جب بھی ہماری غیرت اور حسرت پر کوئی نکتہ نہ ہوتا ہے

ہوں، زخم نہیں ستارے ہوں، انگارے نہیں لال و گل ہوں، وہ زخم کھار کر مسکراتے رہے، اپنی جائیں لٹاتے رہے اور ہنستے رہے، شعلوں کی پاؤں میں سر سے پیر تک جھلس جھلس کتنی تلواروں اور زہر آلود تیروں کے سائے میں اور پتھروں اور حقیر آئینہ و حیلوں کی زد میں بھی خدا نے وحدۃ الاشریک کا شکار ادا کرتے رہے۔

ذرا یاد کیجئے وہ وقت جب کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی وحدانیت کا اعلان عام کیا اور بڑے بڑے سوراخوں کی موجودگی میں یہ وضاحت کی کہ عبادت اور پرستش کے قابل صرف ایک ہی ذات ہے، اس کے ماسوا کسی بھی جہان میں کوئی ذات اس لائق نہیں کہ اس کے سامنے سر تعظیم کیا جائے۔ یہ اعلان اس وقت جان کی ہانسی لگا دینے کے برابر تھا لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز ساتھیوں نے سر سے کفن باندھ کر اور جان ہتھیلی پر رکھ کر وحشت و بربریت اور کفر و شرک کی تمام سفائیوں کو کھٹے عام لکارا اور میٹروں ہوں اور بیت سازوں کے دھروہ کھڑے ہو کر پوری طمانیت اور بے خوفی کے ساتھ خدا کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا دلولہ انگیز اعتراف کیا، یہ اعلان حق اس پر آشوب زمانہ میں کوئی آسان بات نہ تھی بلکہ یہ اعلان کسی فلک بوس جنگلہ میں آذان دینے کے مترادف تھا، اس اعلان سے دشمنان حق اور قاتلان صداقت کے اعضاء کا پلٹنے اور ان کی رو جس پر تعیش ہو گئی، وہ تڑپ اٹھے اور انہوں نے جنون غضب سے پاگل ہو کر ہتھیار بھینچال لئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے خدا کی زمین خدا کے ظالم بندوں کے خون سے لالہ زار ہو گئی، عجیب عالم تھا، نفرت و انتقام کی بدترین دشمنیاں اپنے مہیب جڑے کھولے، ارباب حق پر بھوکى بلاؤں کی طرح ٹوٹ پڑتی تھیں۔ ارباب باطل یہ چاہتے تھے کہ بندگی حق کو موت کی نیند سلا دیں، دن و ہاڑے وحشیانہ پھنکاریں ماریں، مادہ پرستی کا غبار اڑائیں اور حق پرستی کے چاند کو دھندلا کر ڈالیں، باطل نے قدم قدم پر آگ اور خون کے دریا بہائے۔ سا لہا سال تک انہوں نے ارباب حق کو شیطانی عقوبت کے کانتوں پر گھسیٹا اور شعلہ بار ریت میں ڈال کر بے رحمی کی ٹھوکروں سے روندنا لیکن ارباب حق خدا انہیں کروٹ کروٹ راتیں عطا کرے اور ان کی قبروں کو نور سے بھر دے، شمس سے من نہ ہوئے، نفوت حق کو قبول کرنے کے بعد ان کی نظروں میں دنیا کے دکھ اور سکھ بچ ہو کر رہے

کونسا ایسا محاذ ہے جہاں ہم شکست نہیں کھا رہے اور کونسا ایسا بازار ہے جہاں کھوٹے سکے کی طرح ہماری ناقدری نہ ہو رہی ہو۔

باری مسجد کی شہادت کے بعد تو یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ رحمت خداوندی ہم سے روٹھی ہوئی ہے اور ہمارا مقدر خود ہماری اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے ہم سے خفا ہے، ہم اپنے ہی گھروں میں نگہ کش کی زندگی گزار رہے ہیں اور سکون دل سے محروم ہیں۔ آج مسجدوں میں نمازیوں کی کمی نہیں اور دین کی باتیں کرنے والے بھی اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں، ان کا ریل یا رگہ نظر آتا ہے اور ہم اس بھیڑ پر عرش عرش کرتے ہیں، لیکن ہم نے روز روشن میں کھلی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ حق کی اشاعت اور صداقتوں کی آبیاری کرنے والے حضرات بھی فی الحقیقت ایمان کو مل اور فکر و احتساب کی دولت سے محروم ہیں، پھر نصرت خداوندی آئے تو کیوں؟ اور آسمان سے رحمتیں برسیں تو کس کے لئے؟ اور کوئی نور کا انقلاب آئے تو کس کی خاطر؟ پروردگار عالم نے کچھ اصول پیش کئے، کچھ فرض کا پابند بنایا، کچھ حدیں متعین کیں، اس کے بعد فرمایا اَتَقِمُوا اَنفُسَكُمْ لِيُظْهِرَ لَكُمْ اٰيَاتِي تَعْلَمُوْنَ۔ تم ہی سر بلند ہو گے بشرطیکہ تم ہمارے فرمانبردار رہو۔ اس کا مطلب یہی تو ہوا کہ کوئی قوم خدا کی نصرت اور احسان کی ازلی اور دائمی حق دار نہیں، بلکہ اصل جوہر تقویٰ اور پرہیزگاری ہے، جو قوم خدا سے اور آخرت کے حساب و کتاب سے بے خوف ہو جائے وہ قوم خدا کی مدد اور حمایت سے محروم ہو جاتی ہے اور اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہمیں وہ مقام ملے جس کے ہم حق دار ہیں تو اہم چیزوں اور مشروؤں کے گھروں کے چکر لگانے کے بجائے ہمیں اپنے رب سے اپنا تعلق مضبوط کرنا چاہئے اگر ہم ہندوستان میں اس شان سے زندگی بسر کریں کہ نماز روزے کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ہم اپنے کیرکڑ اور کردار کو بھی کند بنانے کی کوشش کریں اور غیروں کو دعوت اسلام کے ذریعہ اپنی اسلامی برادری میں شامل کرنے کی داغ بیل ڈالیں تو انشاء اللہ جلد بہت جلد رحمت کی ہوا میں چل پڑیں گی، ہمارے گھرانے جو کفر کی خزاؤں کی نذر ہو گئے ہیں اور ہمارے مختلف باغوں کے شجر اپنی بد اعمالیوں کی بادِ موسم سے پیلے پڑ گئے ہیں ان میں بہاریں لوٹ آئیں گی، درخت ہرے بھرے ہو جائیں گے، ٹہنیوں پر پھل پھر آنے

تائمل اپنے سرچیش کر دیے۔
جشنِ پورا اور مراد آباد کی سرزمین سے جا کر پوچھئے جو ہمارے خون کی لالی سے لہن بن گئی تھی، ہم نے بے تکلف اپنے سر نکادے لیکن خالم افسروں کے سامنے سر جھکانے کی غلطی نہیں کی، اسی طرح ہر فرقہ وارانہ فساد کے موقع پر ہم نے دست زمین کو اپنے خون سے رنگ نہا عطا کیا لیکن اپنی زندگی بچانے کے لئے ہم نے فرقہ پرستوں سے کسی طرح کی کوئی سودے بازی نہیں کی، دراصل ہمارا نظریہ یہ ہے اور یہ نظریہ ہمیں اپنے بڑوں سے ورثہ میں ملا ہے کہ سب سے زیادہ قیمتی چیز ایمان ہے، ایمان ہی ہمارے اندر مقدس کی تابناکی اور انسانیت کا شعور پیدا کرتا ہے، ایمان ہی ہمیں یہ بتاتا ہے کہ خدا ایک ہے، وہی ہمارا خالق ہے، وہی مالک و رازق ہے اور وہی ہمارا محبوب ہے، وہی مشکل کشا ہے، وہی حاجت روا ہے اور وہی مختار اور قادر مطلق ہے، وہی ہمارا ناصر ہے اور وہی ہمیں اچھے برے کا احساس اور حلال و حرام کی تمیز عطا کرتا ہے، ایمان ہی ہمارا رفیق سفر ہے، یہی ہمارا اصل رہنما ہے، یہی حقیقی مونس و دوسا ہے، یہی ہماری اس میدانِ حشر میں مدد کرے گا، جب ہمیں کسی رشتہ دار کی مدد حاصل نہیں ہو سکے گی، یہی قبر کی گہرائی میں اس وقت ہمارے کام آتا ہے جب قریب و بعید کے سب ہی رشتہ دار ہمیں پرہیزگار کر کے چلے آتے ہیں۔ ایمان ہی عزت و عظمت اور رفعت و بلندی کا ذریعہ ہے، اسی نے ہمیں فروغ بخشا اور اسی نے ہمیں انسانیت کی معراج عطا کی۔ ہم جب جب اس عظیم الشان رفعت سے بیگانہ ہو جاتے ہیں تو ہماری سرفرازی سرگرمی میں تبدیل ہو جاتی ہے، عظمتیں منہ موڑ لیتی ہیں، عزتیں ڈکوں میں بدل جاتی ہیں اور رفعت کی لاکھ ہاتھ ارقاب کرنے لگتی ہے، دور درواں میں جب ایمان و عمل سے ہمارا رشتہ منقطع ہوا تو کوئی ایسی پھر نکار ہے جو ہمارے گلے کا بار نہ بنی ہو، ذلت اور پامالی کی چھٹی زنجیروں نے ہمیں پانچولاں کر کے رکھ دیا، ہماری شوکت و شجاعت کا نور ہو کر رہ گئی۔
ایمان و عمل کے سوتے جب خشک پڑ جاتے ہیں تو بلاشبہ خدا کی رحمت کو بچ کر جاتی ہے، اس کے بعد ٹھوکروں اور ٹھیکروں کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہتا، موجودہ زمانہ کچھ ایسا ہی زمانہ ہے، اللہ کی مدد ہماری شامل حال نہیں، اسی لئے ہم قدم قدم پر ذلت و رسوائی کا سامنا کرتے ہیں اور جہدِ جدبہ عزتی اور مرگِ مفاجات ہمارا مقدر بنتی ہے۔

طلسماتی صابن

هاشمی روحانی مرکز، دیوبند

کی حیرتناک پیش کش

رڈ سحر، رڈ آسیب، رڈ نشہ، رڈ بندش و کاروبار اور
رڈ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک
روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک
دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی
ہے، دل کو سکون اور روح کو تازہ آ جاتا ہے۔

تردد اور تدبیر سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے،
انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں
گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں
کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں
تخففتا دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف -/30 روپے﴾

حیدرآباد میں ہمارے ڈسٹی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

هاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند پن 247554

لگیں گے، شاخوں پر پھول پھر کھلے لگیں گے، ہانگوں میں پھر رنگ و بو کی
روفتیں قائم ہو جائیں گی اور ہمارے کردار و عمل کی خوشبوؤں سے دنیا کی
بے رونق روٹنی میں بدل جائے گی، ایک باری مسجد کے بدلے میں ہزار
مسجدیں تعمیر ہوں گی، بت کدوں سے اذانوں کی آوازیں آنے لگیں گی
اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو جائے گا اور حق کا جادو سچا کر بولے گا
اور اگر ہم نے وقت کی نزاکتوں کو نہ سمجھا اور ہم نے اپنی پیار روحوں کے
علاج کی فکر نہ کی تو پھر خطرہ اس بات کا بھی ہے کہ خدا ہم سے وہ دولت ہی
نہ جھین لے جو ہمیں اپنی محنت سے نہیں ملی، بلکہ یہ ہمارے بڑوں کا ترکہ
تھا جس کے ہم صحیح وارث بھی نہیں ثابت ہوئے۔

ابھی وقت ہے ابھی ہم روحی ہوئی رحمت خداوندی کو مانگتے ہیں،
اپنے کردار و عمل سے، اپنی مومنانہ اداؤں سے اور عبادت و خدمت کے
وسیلوں سے، ورنہ پھر شاید وہ وقت اب دور نہیں جب بدعتیوں کے
اندھیرے ہمیں ڈس لیں گے اور حق کا سورج کسی اور قوم کے افق پر طلوع
ہو جائے گا، وہ قوم جو اب فطرت کے بہت قریب آ چکی ہے۔
ہمیں ہر وقت یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مسلمان اس کو نہیں کہتے
جو مسلم گھرانے میں پیدا ہوا ہے، بلکہ مسلمان اسے کہتے ہیں جو اللہ اور اس
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا پابند ہو، جو اللہ کے لئے جینے اور
مرنے کا حوصلہ رکھتا ہو۔ اگر ہم تاریخ کی کوئی کتاب اشکار ایمان و عمل کی
سچی داستانیں جنہیں ہم نے بھلادیا ہے پڑھ کر اپنے کئے سامنے جا کر
کھڑے ہو جائیں تو ہمیں خود ہی اعجازہ ہو جائے گا کہ ہم سے رحمت
خداوندی کیوں روحی ہوئی ہے؟ اس لئے کہ نہ ہم مکمل سے مسلمان نظر
آتے ہیں نہ عمل سے۔ (طلسماتی دنیا، جنوری، فروری ۱۹۹۹ء)

☆☆☆

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے جھوٹے آنسو
جب تیغیر کو دھوکا دے سکتے ہیں، اس کے بعد ہم صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے
کہ ہر بینہ والا آنسو واقعی اعتبار کے قابل ہوتا ہے۔

☆ حسن خاتمہ کا مطلب یہ ہے کہ جب موت آئے تو آپ
اس وقت کسی نہ کسی نیک عمل میں مصروف ہوں، کسی مقدس مقام یا کسی
مقدس زمانہ میں مرنا اس کو بخیر موت سے نجات نہیں ہو سکتی۔

اداریہ

آہ بے چاری بابری مسجد

اس بارے میں قصور وار مسلم پرسنل لاء بورڈ بھی ہے اس کی غلطی یہ ہے کہ وہ ازراہ مصلحت اور ازراہ بزدلی چپ سادھے بیٹھا ہے، اگرچہ مسلم پرسنل لاء بورڈ نے ایک آدھ بیان اس طرح کا جاری کیا ہے کہ خفیہ بات چیت کی انہیں خبر نہیں، صرف ہمیں خبر نہیں کہ دینا کافی نہیں ہے، مسلم پرسنل لاء بورڈ کو یہ بھی کہنا چاہئے کہ جو لوگ اس طرح کی خفیہ بات چیت کر رہے ہیں انہیں اس کا کوئی حق ہی نہیں ہے، کیونکہ ان میں سے کوئی بھی جماعت ایسی نہیں ہے جو ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہو۔

بے شری اور بے حیائی کی بھی ایک حد ہوتی ہے، لیکن ہمارے نام نہاد قسم کے مسلم رہنما تو ان حدوں کو بھی پار کر گئے ہیں، وہ تمام حضرات جو آج بابری مسجد کی بولی لگوانے چلے ہیں یہ وہی تو ہیں جنہوں نے بابری مسجد کی شہادت کے موقع پر یہ کہہ کر اپنی جان بچائی تھی کہ بابری مسجد کا معاملہ اب مسلم پرسنل لاء بورڈ کے حوالے کر دیا گیا ہے، کیا یہ بے شری اور بے حیائی نہیں ہے کہ اب جب بابری مسجد کے بدلے میں کروڑوں روپے تقسیم کرنے کا کسی فرقے نے اعلان کیا تو شکل و صورت سے صاحبِ نظر اے والے لوگ اپنے اپنے بیک لے کر دم ٹالوں میں پہنچ گئے اور ملت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی اسکیم مرتب ہوئے گی۔

کیا چند کروڑ روپے اور کیا راجیہ سبھا کی ممبری کسی لیڈر کو اس کی قوم کی نظروں سے سرخرو کر سکتی ہے؟ کیا اس طرح کی سودے بازی کر کے ہم اپنے وقار کا نقل عام ہونے سے بچا سکتے ہیں؟ اور کیا اللہ کے گھر کا سودا صرف اور صرف ذاتی مفادات کی خاطر کر کے علماء آخرت کے عذاب سے خود کو بچا سکتے ہیں؟ یہ ایک عجیب درد ہے۔ کاش یہ درد اور یہ کرب ہر انسان کے سینے میں ترپنے لگے اور ہر روح کا زیور بن جائے۔

(طلسمانی دنیا، مارچ ۲۰۰۴ء)

ملت کے کچھ خود ساختہ ذمہ دار بابری مسجد کا سودا کرنے چلے ہیں، انہیں اچانک اس بات کا شدید احساس ہوا ہے کہ ہندوستان میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت مسلمانوں کے لئے باعث تشویش بن گئی ہے، اس لئے اب بہتر یہ ہے کہ بابری مسجد کا سودا کر لیا جائے اور اس کے دام وصول کرنے میں، چنانچہ اس تشویش کے صورتحال سے بے غش و بے گھبر ہونے کے لئے ”بابری مسجد“ سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کا اپنے لئے ایک نفع بخش پروگرام مرتب کر لیا ہے اور ان لوگوں سے براہ براست بات چیت شروع کر دی ہے جن کا نام لینے سے مل تک ان کا وضو ٹوٹ جایا کرتا تھا، علماء اور صلحاء کی وہ جماعت جو مل تک آئینوں پر کھلے عام یہ کہتی پھرتی تھی کہ مسجد تاقیامت مسجد ہی رہے گی اور اس کی زمین فرش سے عرش تک مسجد ہی کہلائے گی، مسجد کی زمین کو نہ فروخت کیا جاسکتا ہے نہ بدیہ کسی کو بخشا جاسکتا ہے اور نہ ہی رعایا اس کو کسی کے حوالے کیا جاسکتا ہے، آج وہی لوگ مسجد کی زمین و ان ہی لوگوں کو راضی کرنے کے لئے ان ہی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے اللہ کے گھر کی کھلم کھلا توہین کی تھی، اور جنہوں نے اللہ کے گھر کو سمارک کے ٹکڑے بھر میں خوشیوں کے دیپ جلائے تھے۔

حیرت ناک بات یہ ہے کہ جو جماعتیں ”بابری مسجد“ کا سودا کرنے چلی ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کی حریف ہیں اور ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی کرنا، نا اہلیں اڑانا، ایک دوسرے پر کچڑا چھاننا ان کی عادت بھی ہے اور ضرورت بھی، لیکن بابری مسجد کے اس خفیہ سودے میں وہ اس طرح سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں جیسے بہت نیک کام کرنے جا رہے ہیں، افسوس جو لوگ دین کے کسی بھی ایک قصبے میں سر جوڑ کر نہیں بیٹھے تھے وہ ذاتی مفادات میں کس طرح ایک دوسرے سے بوس و کنار کرنے لگتے ہیں اور قطعاً ایک دوسرے سے گھن نہیں کرتے، جب کہ مذہبی معاملات میں وہ ایک دوسرے کی پاکیزگی اور ظہارت کو بھی بہ نظر تنقیص دیکھتے ہیں۔

سچ پھر سچ ہے

مفلم خاص

آج پوری دنیا میں جھوٹ کا پرنس جس طرح کیا جا رہا ہے اس کو کچھ کر، پڑھ کر اور سن کر نکل جیران سے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ جھوٹ کی بنیاد پر جس قوم کو بدنام کیا جاتا ہے اس کی اکثریت بھی اس جھوٹ کو سچ سمجھ رہی ہے۔ اس طرح جھوٹ بولنے والا پوری طرح کامیاب نظر آ رہا ہے۔ امریکہ نے صدام حسین کے خلاف یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا کہ صدام حسین نے خطرناک ہتھیار بنا رکھے تھے اور ان ہتھیاروں سے دنیا کے امن و سلامتی کو بھاری نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ یہ جھوٹ گھر گھر اس نے پورے عراق توہیں نہیں کر ڈالا صدام حسین کا تو جو شہر ہوا وہ ای عراق بھی پوری طرح اجڑ گیا۔ لاکھوں انسان ہتھوڑے، بر بادیاں اور ہلاکتیں الٹ عراق کا مقصد بن کر رہ گئیں۔ پورے عراق کی تلاشی لگ گئی۔ پتے پتے پر ہوئیں، پورا پورا ہسود ڈالا لیکن وہاں سے مراد ہوا پتہ بھی برآمد نہیں ہوا۔ ہاں یہ ہوا کہ صدام حسین کی پیپانی کے بعد عالمی طاقتوں کا قبضہ نیل کے خاتمہ پر ہو گیا۔ اور عراق کی دو تیس عالمی طاقتوں کے آسنے دارن میں سمیت یس اور شاید عراق کو تارن کرنے کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔ البتہ کلام کیس میں جو حادثہ ہوا تھا اور ایک فلک بوس غارت کو جہاز کے ذریعہ جو نقصان پہنچایا گیا تھا وہ بھی خالصتاً ایک جھوٹ ہی تھا۔ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کی ملی جلی سازش تھی، جس دن یہ حادثہ ہوا اس دن ایک بھی یہودی اس غارت کے کسی دفتر میں موجود نہیں تھا۔ اس ڈرامائی تہائی کے بعد اس کا سہرا اسماء بن لادن کے ہر ہاتھ دیا گیا وہ اسماء بن لادن جو امریکہ کی ہی دریافت تھا اور جس نے امریکہ کے اشاروں پر طالبان کی سرپرستی کرتے ہوئے روس کے ککڑے ککڑے کر رہے تھے۔ عالمی طاقتوں نے اس حادثہ کے بعد "القاعدہ" نام کا ایک جھوٹ تیار کیا تھا کہ وہ قتل و قتل اس جھوٹ سے دنیا والوں کو ڈراتے رہیں اور وقتاً فوقتاً اس جھوٹ کا شور مچا کر اپنا الوسیہ دھا کرتے رہیں۔ یہ ایک فرضی جھوٹ ہے جو عالمی طاقتوں کے اشارے پر کبھی بھی بول سے باہر آ جاتا ہے۔

اسماء بن لادن جو غالباً دنیا میں نہیں ہے جو گرد سے نکل ہو جانے کی وجہ سے آج سے چھ برس پہلے اس دنیا سے رخصت ہو گیا لیکن عالمی طاقتوں کا پیٹ چوکنہ انکی پوری طرح نہیں بھرا ہے اس لئے گاہ بگاہہ اسماء کا نام اچھال کر اور فرضی میٹیس دنیا کے سامنے پیش کر کے وہ ساری دنیا کو بے ذوق بناتے رہتے ہیں اور خود ساختہ ڈرامہ اور خوف کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور دنیا والے بھی اس جھوٹ کو سچ سمجھ کر اسماء بن لادن سے نفرت کرتے ہیں۔ دائروں ٹوٹی والے کو تو کبھی نظر سے دیکھتے ہیں اور مسلمان کو مجرم

سمجھنے کی فکر بد میں مبتلا ہیں۔ جھوٹ اور مکاری اور عیاری کی سیاست اگرچہ سرچڑھ کر بول رہی ہے اور ہمارے ملک ہندوستان کے سیاست دان بھی اسی جھوٹ، اسی مکاری اور اسی عیاری کا سہارا لے کر اقتدار تک پہنچ رہے ہیں اور اقتدار پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن سچ پھر سچ ہی ہے۔ سچ ایک دن اتارنگ ضرور دکھاتا ہے اور جھوٹ پھر جھوٹ ہی ہے، ہزاروں پشت پناہیوں کے باوجود ایک دن جھوٹ کو اپنا بور یہ بستر ضرور باندھنا پڑتا ہے۔ حق کو کتنا بھی دباؤ کتنا بھی کیلکویک ایک دن حق ضرور غالب ہوتا ہے اور باطل کو ایک ذلیک دن شرمندگی کا اور پیپانی کا سامان کرنا ہی پڑتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ بِنَاءِ الْغُفْرِ وَ زَقَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ ذُوْهُ فَاقًا اُکھیا اور باطل غلامی اور باطل تو جانے کے لئے آیا تھا۔ آہستہ آہستہ سچ اتارنگ دکھا رہا ہے، "اندرین مجاہدین" تنظیم جو فرقہ پرستوں کی تنظیم تھی اور اس کی کمانڈر بی بیہودیوں کے ہاتھوں میں تھی آہستہ آہستہ اس کی حقیقت کھل رہی ہے، آہستہ آہستہ دنیا کو یہ پتہ چل رہا ہے کہ مسلمان نوجوانوں کا پولیس کے خالوں نے جو انکا خون نہ دکھایا تھا وہ سب ظلم و ستم کا شکار تھے، عاتق و ساجد جیسے معصوم نوجوانوں کا قتل پھر ان کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ یہ ثابت کرتی ہے کہ کتنے ہی بے خطا نوجوان جھوٹ کی بنیاد پر پولیس کا شکار بنے اور شہید ہو گئے۔

ہمسرت کر کے کا قتل بھی ایک جھوٹ کی بنیاد پر ہوا ہے۔ ہمسرت کر کے کو مار کر پھر ان کی لاش کو جانے والی روٹ پر پھینک دیا گیا تاکہ دنیا والوں کی نظروں میں یہ دھول جھونگی جاسکے کہ کر کے دہشت گردوں کا نشانہ بنے۔ دنیا کے سامنے آہستہ آہستہ یہ بات آ رہی ہے کہ غالباً کر کے کو بھی اگر اب قانون نے ہی نشانہ بنایا تھا تا کہ اس تحقیق پر پردہ پڑ جائے جو کر کے کئی سالوں سے کر رہے تھے اور جس تحقیق سے یہ ثابت ہو رہا تھا کہ ہندوستان میں دہشت گردی اصلاً کون کون کر رہے ہیں اور انکی غذا کہاں سے فراہم ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ سچ دنیا کے سامنے آ جائے گا کہ اصل دہشت گرد امریکہ اور اسرائیل ہیں اور یہی لوگ کچھ فرقہ پرستوں سے مل کر اور القاعدہ کا بڑا حُرّا کر کے ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کے بیج بڑے ہیں اور ہندوستان کو کھڑور کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ امریکہ کی پڑوسیوں سے یہ کہ وہ دہشت گردی کو ختم کرنے کی آڑ میں کل کر دہشت گردی کر رہا ہے اور اسے جھوٹ بول رہا ہے کہ اس قوم کے رہنما بھی گمراہ ہو گئے جو قوم امریکہ کا اصل نشانہ ہے۔ چچہ علامہ کے کرتا دھرتا کو لوگ کا دہشت گردوں کے خلاف فتویٰ سناتا اس بات کا کھلا جوت ہے کہ یا تو وہ فرقہ پرستوں کو کش کر رہے ہیں یا پھر دُریب کا شکار ہو گئے ہیں لیکن مسلمانوں کا اصل دغا دگا اللہ ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سب کا پردہ پر جنوں کا بھی اور رہنماؤں کا بھی فاش کرنے والا ہے اور اللہ کی لامنی اور گرفت سے کون بچ سکتا ہے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا دہلی ہند)

اداریہ

عدالت میں سیاست

بقلم خاص

کسی فریق کی کر نہیں تھپ تھپائی جائے گی، مسلمان مطمئن تھے وہ اپنے اللہ پر بھروسہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس ہائی کورٹ پر بھی اعتماد کرتے تھے جس کی باگ ڈور اصلاً ہندوؤں کے ہاتھ میں تھی اور اس ہائی کورٹ پر اس کانگریس کا سایہ بھی کسی آسیب کی طرح منڈلا رہا تھا جو کانگریس باہری مسجد کے سلسلے میں صد فیصد مجرم تھی۔ پھر بھی مسلمانوں کو یقین تھا کہ ان کے پیش کیے ہوئے دلائل اتنے مضبوط ہیں کہ انہیں نظر انداز کرنا عدالت کے لئے ممکن نہیں ہے، ان دلائل اور تاریخی دستاویزوں سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ باہری مسجد کوئی مندر تو ذکر نہیں بنائی گئی، عقل بھی یہ کہتی ہے کہ اگر باہر نے زور زبردستی کے ذریعہ رام مندر تو ذکر مسجد بنانے کا حکم جاری کیا ہوتا تو وہ صرف ایک مندر توڑنے پر قناعت کیوں کرتا، وہ ہندوستان کے ہزاروں مندروں کو مسلا کر کے وہاں مسجدیں تعمیر کرنے کا فرمان جاری کرتا، وہ اس وقت با اختیار بادشاہ تھا اور اس کے فیصلے کے سامنے کسی کی لب کشائی کی کوئی مجال نہیں تھی۔ اس سے پہلے بھی اس ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ کی بارگاہی نا انصافیاں ہو چکی تھیں، کئی بار ان کو ترجمی نظروں سے دیکھا گیا تھا، کئی بار ان پر ملک دشمنی اور بدھت گردی کی باتیں اچھائی گئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ ہائی کورٹ پر بھروسہ کر رہے تھے اور حتمی طور پر یہ کہہ رہے تھے کہ ہم عدالت کے ہر فیصلے کا احترام کریں گے، اس کے برعکس فرقہ پرست ہندو یہ شور مچا رہے تھے کہ عدالت کا فیصلہ کچھ بھی ہو۔ رام اللہ وہیں براجمان رہیں گے، جہاں وہ ہیں اور رام مندر وہیں بنے گا جہاں وہ بنانا چاہتے ہیں۔ دراصل فرقہ پرست ہندوؤں کو یہ خطرہ تھا کہ عدالت کا فیصلہ ان کے خلاف ہونے والا ہے، اس لئے ان کی کانیں کانیں عدالت کے فیصلے کے خلاف فیصلے سے پہلے ہی شروع ہو گئی تھی اور اس وقت دفعتاً کسی ڈرامائی انداز سے ایک پٹنڈ جی نے جن کا نام ریش چندر تپاسی تھا اور جو غالباً کانگریس کی زلیب گرہ گیر کے اسیر تھے عدالت میں ایک عرضی پیش کی کہ ملک کے حالات اچھے نہیں ہیں اس وقت اس فیصلے کو ٹال دیا جائے۔ ہندوستان

باہری مسجد کے اس مقدمہ کا فیصلہ جو ساٹھ سال سے چل رہا تھا 24 ستمبر کو ہونا تھا، ہائی کورٹ کے تین فاضل جج اس مقدمہ کی سماعت کر رہے تھے، ان ججوں میں دو ہندو تھے اور ایک مسلمان۔ ان تینوں ججوں کی رائے ایک دوسرے سے مختلف تھی۔ حقیقت کیا ہے؟ کسی کو جبر نہیں لیکن حالات یہ چغلی کھاتے ہیں کہ ان ججوں نے جو فیصلہ سنایا وہ کسی دباؤ کا نتیجہ تھا۔ عدالت کے اس فیصلے کے بارے میں مسلمان ہتھی گئے تھے کہ ہم عدالت کے فیصلے کا احترام کریں گے خواہ وہ کچھ بھی ہو۔ مسلمانوں کو اس بات کا یقین تھا کہ ہائی کورٹ میں حق ملکیت کا جو مقدمہ چل رہا ہے اس کا فیصلہ ان کے حق میں ہوگا۔ کیونکہ مسلمانوں کی طرف سے کافی شواہد اور دلائل عدالت میں پیش کیے جا چکے تھے اور ہندو صرف آستھاک بنیاد پر اور صرف قیاس آرائیوں کی بنیاد پر مقدمہ لڑ رہے تھے۔ مسلمانوں کی سوچ یہ تھی کہ سیاست کی دنیا میں یہی بھی وحاشہ بنیاد پر اور حق نیکی کے جنگوں میں حق نیکی کی قیادت کا مظاہرہ ہو، عدالت میں جج کی رائے نہیں ہوگی، ہر قانون کھٹا بھی انوکھا، بھرا، گونگا اور محتاج محض کیوں نہ ہو ہائی کورٹ ہمارے ساتھ انصاف کرے گا اور ہمیں ہمارا حق بذریعہ قانون دلوائے گا۔ یہ خوش فہمی بے وجہ نہیں تھی، مسلمانوں نے اس ملک کے لئے بے شمار قربانیاں دی تھیں، وہ قربانیاں انہیں ہر ملک کے فرقہ پرست عناصر نے بھی کوئی اہمیت نہیں دی، جنہیں ان پارٹیوں نے بھی کبھی نہیں سراہا جو مسلمانوں کے بینک ووٹ کی بنا پر بار بار باقاعدہ ارتکاب ہو چکے ہیں، مسلمانوں کو یقین تھا کہ ہندوستان کی گلی گلی میں مسلمانوں کی کچھ بھی درگت بنی ہوئی ہو لیکن عدالت میں ان کے ساتھ انصاف ہوگا۔ عدالت میں کوئی کلیان سنگھ کوئی زید رمدی، کوئی آشوک سنگھ، کوئی توگڑیا ان کے خلاف لاف و گراف کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ مسلمانوں کو یقین تھا کہ عدالت میں جذبات کے طوفان نہیں اٹھیں گے، آستھاک ایسی کوئی آندھی بھی نہیں چلے گی کہ جو زندہ حق کو کٹکوں کی طرح اڑا کر لے جائے اور توہمات اور پچکا نہ سوچ و فکر کی بنیاد پر

حق ملکیت کا تھا، جس میں عدالت کو یہ ثابت کرنا تھا کہ ایوہیا کی متنازعہ زمین کا مالک کون ہے؟ ہندو یا مسلمان؟ جسم یا رام لہ؟ عدالت کا غیر متوقع فیصلہ آنے کے بعد فرقہ پرست ہندوؤں نے خوشی کے ہگل بجانے شروع کر دیئے، فخر سے ان کا سرو اونچا ہو گیا۔ وہ شاید سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ عدالت اس طرح ان کا نکش لے گی اور دلائل و براہین کے مقابلے میں ان کی آستھا پر اس طرح سہرا بندھ جائے گا، عدالت نے آستھا کی بنیاد پر یہ فیصلہ دے کر فرقہ پرست ہندوؤں کے ہاتھوں میں اکھنڈ بھارت کا جھنڈا تھم دیا جس کو مختلف انداز سے بجانے پر وہ مجبور ہیں۔ حالانکہ کیلکٹورڈ بن رکھنے والے ہندو بھی یہ سمجھ رہے ہیں کہ عدالت کا یہ فیصلہ کچھ عوامیوں کو اکھنڈ بھارت کا راگ الاپنے پر اکسائے گا اور اس سے ہندوستان کی کھلی جھنی تہذیب متاثر ہوگی اور ہندوستان کی پریم پراؤں کا قتل عام ہوگا۔ شاہنشاہی سے مسلمانوں کو کہ انہوں نے اس فیصلے کے بعد عدالت کے خلاف عمل غائب نہیں بنایا، عدالت کی توہین نہیں کی، ہندوستان کے قانون کا مذاق نہیں اڑایا، انہوں نے انتہائی سنجیدگی سے اس فیصلے کو سنا اور انہوں نے ہر ایک اسید باندھی اور پچھ پیچہ کورٹ میں اپیل کرنے کی بات اٹھائی جو اس بات کی کھلی ناسخ ہے کہ مسلمان آج بھی ہندوستان کی عدالتوں پر اعتماد رکھتا ہے، وہ آج بھی اس مسئلے کا حل قانون میں تلاش کر رہا ہے، وہ ملک کے قانون کے خلاف زندگی گزارنا پسند نہیں کرتا، وہ ان فرقہ پرست ہندوؤں کا مقلد نہیں ہے جن کا عدالتی فیصلوں کے بارے میں مزاح یہ ہے کہ بیٹھا بیٹھا ہپ اور ٹروٹروٹروا تھوٹھو۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ کانگریس کے دور حکومت میں بابر می مسجد میں تالا لگایا گیا، کانگریس کے دور اقتدار میں چوری جیسے مورچیاں رکھی گئیں، کانگریس کے دور اقتدار میں کسی سیاسی پنڈت کی سازش سے بیتابی کی رسوائی کا ڈرامہ رچا گیا، کانگریس کے دور اقتدار میں شیلا نیاس کی رسم ادا کی گئی، کانگریس کے دور اقتدار میں بابر کی کوشادات کا سامنا برداشت کرنا پڑا، کانگریس کے اشاروں پر رام لہ مندر کی بنیاد پڑی اور اب کانگریس کے دور اقتدار ہی میں رام مندر کو قانونی جواز فراہم ہوا۔ کیا یہ سب اتفاق ہے؟ یہ اتفاق نہیں ہے یہ سوچ بھی ایک منظم سازش ہے۔ یہ ہندو اور مسلمانوں کو بھڑکانے کی ایک خطرناک پلاننگ ہے، یہ

کے بھی مسلمان اور کیلکٹورڈ بن رکھنے والے وہ ہندو جن کی تعداد کروڑوں میں ہے اس فیصلے کو ٹالنے کے حق میں نہیں تھے۔ لیکن اس عرضی کو جو ایک سیاسی ڈرامے سے وابستہ تھی ازراہ سیاست امتیت دی گئی اور کسی قلمی سین کی طرح فیصلہ لیا گیا۔ عرضی پر سنوٹی کے لئے 28 تاریخ طے ہوئی اور 28 تاریخ کو عدالت کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ مقدمہ کا فیصلہ 30 تاریخ کو سنایا جائے گا، دانشوروں کا کہنا ہے کہ اس دوران فیصلہ یکسر بدل دیا گیا۔ ممکن ہے کہ دانشوروں کی رائے غلط ہو لیکن عدالت کی طرف سے بار بار یہ جتنا کہ فیصلہ 10 ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور یہ فیصلہ کسی دباؤ کے بغیر دیا جا رہا ہے۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ دلال میں کچھ کا لاشو تھا، ورنہ عدالت کو اس وضاحت اور اس صفائی کی کیا ضرورت پیش آ رہی تھی۔ کون ان پر شک کر رہا تھا اور کس کو چاہی تھا ان پر شک کرنے کی؟ 30 ستمبر کو ساری دنیا کی نظریں ہائی کورٹ پر جمی ہوئی تھیں، 30 ستمبر کو ایک تاریخی فیصلہ ہونے والا تھا اور عدالت کا یہ فیصلہ بھی یقیناً ہندوستان کی سیاست اور ہندوستان کے نظام سلطنت پر اثر انداز ہونے والا تھا۔ اس فیصلے کو ساری دنیا سننے کی نظر جمی اور دنیا بھر کے انسانوں کو اس بات کا یقین تھا کہ ہائی کورٹ کوئی ایسا فیصلہ سنائے گا جو ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کے لئے سبق آموز ہوگا اور جس سے وہ فریض، وہ عداوتیں، وہ شرارتیں ختم ہو جائیں گی جو ہندوستان میں انطباق و انتشار اور سیاسی دھینگا مشق کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ 30 ستمبر کی شام کو دنیا بھر کے مسلمان اس خوش فہمی کا شکار تھے کہ عدالت ان کے ساتھ انصاف کرے گی اور حق ملکیت کے مقدمہ میں وہ کارنامہ انجام دے گی جو ہندوستان کی تاریخ میں سہرے حروف میں لکھا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی بھی عدالت جب انصاف سے کام لیتی ہے تو ایک فریق ناراض ہوتا ہے اور ایک فریق مضامین تقسیم کرتا ہے لیکن عدالت نے جو فیصلہ سنایا اس نے مسلمانوں کو مایوس کیا اور صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ ان تمام ہندوؤں کو بھی حیرت میں ڈال دیا جو صاف تھرا ذہن رکھتے ہیں اور جن کی تعداد فرقہ پرست ہندوؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ یہ فیصلہ دراصل ایک طرح کا سمجھوتہ تھا، یہ ایک طرح کا ہوا ہوا تھا، یہ ایک طرح کی مفاہمت تھی جب کہ مقدمہ تقسیم اور ہوا رہے گا نہیں تھا، مقدمہ تو

بھا جیا کے دور اقتدار میں کوئی ایسا خونخوار واقعہ پیش نہ نہیں ہوا جسے ہندو مسلم فساد سے تعبیر کیا جاسکے اور ہم دہشت گردی بھی کانگریس ہی کے دور اقتدار میں شروع ہوئی، مسجدوں میں بم رکھے جاتے رہے، مسلمان شہید ہوتے رہے، مسلمان ہی گرفتار ہوتے رہے اور مسلمانوں کا پولیس اٹکاؤ سنز کرتی رہی اور کانگریس کے کانوں پر جوں تک نہیں رہتی، ہمسرت کر کے کی موت بھی ایک سیاسی حربہ تھا، جو بھگوا دہشت گردی کی حقیقت سے پردے ہٹا رہے تھے اور جنہوں نے ایک ایسی فائل تیار کر لی تھی جو مسلمانوں پر لگائے گئے الزامات کی قطعی کھولنے والی تھی، یہ فائل اگر کھل جاتی تو دنیا کو یہ اندازہ ہو جاتا کہ ہندوستان میں اصل دہشت گرد کون ہے؟ اور دہشت گردی کی تربیت کون کون جو انہوں کو دے رہے ہیں لیکن انہوں نے فائلوں کو ایک ڈرامائی انداز سے موت کے کھاٹ اتار دیا ہے اور غیر جانبدار ججین انٹو نے اسے اگر اپنی زبان کھولی تو انہیں بھی حکمت عملی سے نوٹ کر دیا گیا ہے۔ دہشت گردی والی دہشت گردی اور کر کے کی موت کا سیدھا نسخہ یہ ہوا کہ کانگریس آئے والا الیکشن جیت گئی اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں نے بھی یہ یقین کر لیا تھا کہ ہمارے جانوں کی حفاظت کانگریس ہی کر سکتی ہے۔ انجمنی اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کے دور میں لاکھوں مسلمانوں کا قتل ہوا، مسلمانوں کا خوبیا گیا، مسکوں کو نذراتیں کیا گیا، کیوں اور کس کے اشاروں پر؟ غور کریں گے تو ہر جگہ پردہ نگاری کے پیچھے ایک ہی منطقی نظر آئے گا اور وہ ہے کانگریس۔

باری مسجد کی شہادت کے بعد مسلمان بڑی حد تک مایوس ہو گیا تھا، اس قوم کو یقین ہو گیا تھا کہ ہندوستان میں کوئی اس کا پرسان حال نہیں، اس کو اپنے رہنماؤں پر بھی بھروسہ نہیں تھا، وہ زرہ زن، زرہ زن اور کرسی کے چکر میں الجھے ہوئے تھے اور انہیں اپنی قوم کی ضروریوں اور مجبور یوں کا ذرہ برابر بھی احساس نہیں تھا۔ سیاست کی دنیا میں مایوسیوں کے گھپ اندھیرے بکھرے ہوئے تھے، دوردور تک امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی تھی لیکن مسلمانوں کو لے دیکے عدالت پر چھوڑ دیا تھا، وہ اس خوش فہمی کا شکار تھے کہ عدالتیں گندی سیاستوں سے دور ہیں۔ عدالتوں میں کوئی ایوانی، کوئی اشوک سنگھ، کوئی زبیر مودی اور کوئی تو سڑیا، غل غپاڑہ کرنے کے لئے موجود نہیں ہے، اس لئے عدالت ان کے ساتھ انصاف کرے گی اور ان کی آنکھوں کے آنسو پونچھنے کا کارنامہ انجام دے گی

رام مندر کی حمایت بھی نہیں ہے بلکہ لڑاؤ اور حکومت کرو کا ایک انگریزی فارمولہ ہے جسے کانگریس نے آزادی کے بعد ہی اپنے وقتوں میں دبا رکھا ہے۔ کانگریس صرف مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ ہندوؤں کو بھی گمراہ کر رہی ہے، وہ ہندوؤں کے ہاتھوں میں رام مندر کا کھلوادے کران کو سر پھرا اس لئے بن رہی ہے تاکہ وہ جوش میں آکر سڑکوں پر آجائیں اور مسلمانوں کی اور ان کے مذہب کی توہین کریں اور مسلمان جب اپنی مدافعت کے لئے اپنے ہاتھ پیر چلائیں گے تو ہندو مسلم تصادم ہوگا فرقہ داریت کوئی زندگی ملے گی اور کانگریس کو اٹھائیں جیتنے کے فارمولے ہاتھ لگ جائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان میں فرقہ پرست ہندوؤں نے ہندوستان کے امن پسندوں کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ ان کی فرقہ وارانہ دہشت نے ہندوستان کے سکون کو غارت کر کے رکھ دیا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان فرقہ پرستوں کو جو غدار فرام ہوئی ہے وہ کانگریس نے فراہم کی ہے۔ فرقہ پرستی کے فروغ کا سہرا کانگریس کے سر پر بندھا ہے۔

6 دسمبر 1992ء کو تشدد اور انتہا پسندی کی جو برہمچری نفس فرقہ پرست کاٹنے کے لئے ایو دھیا پیچھے تھے ان نفس کا بیج کانگریس کا بویا ہوا تھا، اور فصل تیار ہونے سے پہلے کانگریس نے اس کی دیکھ کر کچھ کی تھی۔ کانگریس فرقہ پرستوں کی ہمیشہ جم کے مخالفت کرتی رہی لیکن جب جب یہ کمزور ہوئی تب اس نے فرقہ پرستوں سے ہاتھ ملا کر خود کو تقویت پہنچائی۔ ۱۹۸۸ء کے بعد اندراج کا آرائیں اس کے ساتھ ساتھ اس کا تاریخی ثبوت ہے۔ دہشت گردوں اور مسلم کش فسادات کا بوسا ہوا کانگریس کے دور اقتدار میں ہوا، کانگریس نے کچھ علما اور مسلم دانشوروں کو کرسیاں اور اربابوڑ عطا کر کے یہ ثابت کیا کہ وہ مسلمانوں کی ہمدرد ہے اور مسلمانوں کے شخصی مسائل میں دلچسپی رکھتی ہے لیکن اس نے مسلمانوں کو قہر مذلت اور ارضی محرومی سے کبھی اٹھانے نہیں دیا۔ چکر کشی کی رپورٹ یہی سب کچھ ثابت کرتی ہے، چکر کشی کی رپورٹ کے ذریعہ کانگریس نے فرقہ پرست ہندوؤں کو بھی بڑی حد تک مطمئن کر دیا کہ تم مسلمانوں کو ذلت و مذکبت کی جن گھائیوں تک پہنچانے کے متنبی ہو، ہم تو مسلمانوں کو پہلے ہی وہاں پہنچا چکے ہیں۔ یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ بھا جیا کے پندرہ سالہ دور اقتدار میں مسلمانوں کے جان و مال بڑی حد تک محفوظ رہے،

درمیان؟ آخر یہ کیا فیصلہ ہے جس کو صرف مسلمان نہیں بلکہ ہندوستان کے صاف سحرآؤ بن رکھنے والے ہندو بھی حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ اگر متنازع زمین حقائق کو نظر انداز کر کے دھوکوں میں بھی تقسیم کر دی جاتی تو بھی کچھ غنیمت ہوتا۔ سرکار کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ عدالتوں پر جو سوالیہ نشان لگا ہے اس کی ذمہ داسر کار بھی ہے۔ اب مسلمانوں کا یہ ذمہ اس وقت تک نہیں بھرے گا جب تک کانگریس رام مندر کے ساتھ باری مسجد کی تعمیر کا بیڑہ نہ اٹھائے۔ رام مندر ہندوؤں کی آستھان ہے وہ ضرور تعمیر ہونا چاہئے اور باری مسجد مسلمانوں کی آستھان ہے وہ بھی ضرور تعمیر ہونی چاہئے۔ اگر رام مندر بن جاتا ہے اور باری مسجد کا وجود لٹ و لعل میں پڑا رہتا ہے تو ہندوستان کا مسلمان خود کو غیر محفوظ سمجھے گا اور ساری دنیا بھی یہ سمجھ لے گی کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا وہ سلوک ہو رہا ہے جو سوتیلی اولاد کے ساتھ ہوتا ہے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کا انداز یہ بتاتا ہے کہ فیصلہ جج نہیں کر رہے ہیں بلکہ ثالث حضرات کر رہے ہیں۔ جج اور ثالث میں فرق ہوتا ہے۔ جج حق اور ناحق پر فیصلہ سنا تا ہے اور مقدمہ میں ایک ہی فریق حق پر ہوتا ہے، اس لئے جج کا فیصلہ کسی ایک فریق کے حق میں ہو جاتا ہے جبکہ ثالث اور جج چوٹی قسم کے لوگ حق و ناحق کی پرواہ کئے بغیر دونوں فریق کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایک طرح کا انجوتہ ہوتا ہے اس کو فیصلہ نہیں کہتے، اس کو مفاہمت کہتے ہیں۔ یہ فیصلہ اگر آئندہ کے لئے نظیر بنے تب بھی مسلمان اپنے ساتھ نا انصافی کو برداشت کر سکتا ہے لیکن اس فیصلے نے آئندہ کے لئے خطرات کھڑے کر دیئے ہیں اور جس ملک میں ”لڑائی کراؤ اور حکومت کرو“ کے فارمولے پر راج نہیں کرنے کا دار و مدار ہو اس ملک میں یہ فیصلہ سیکڑوں عبادت گاہوں کے لئے تازیانہ ثابت ہوگا اور ہندو مسلم کش شدت اختیار کرے گی اگر سرکاری نیت صاف ہے تو وہ یہ قانون کیوں نہیں پاس کر دیتی کہ یہ فیصلہ قابل غور لیکن آزادی کے بعد جو مسجد ہے وہ تاقیامت مسجد بن رہے گی، وہ ہندو آستھانوں کے نذر نہیں ہوگی۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا)

☆☆☆

لیکن 30 ستمبر کو ہائی کورٹ نے جو فیصلہ سنایا اس کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کو اس بات کا احساس ہوا کہ ان کو عدالتوں سے بھی انصاف ملنے والا نہیں ہے لیکن یہ مسلم قوم امید پرست ہے، ہائی کورٹ کے بعد وہ پھر سپریم کورٹ پر بھروسہ کر رہی ہے، اپنے دل میں یہ امید جگائے ہوئے ہے کہ سپریم کورٹ ان کے ساتھ عدل و انصاف سے کام لے گا اور فیصلہ آستھا کی بنیاد پر نہیں حقائق و شواہد کی بنیاد پر سنائے گا۔

ہمارا اپنا اندازہ یہ ہے کہ بے شک مسلمان خوش فہمیوں کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہیں، انہیں ابھی تک یہ اندازہ نہیں ہے کہ عدالتیں بھی سرکار کے اشاروں کا بھر م رکھتی ہیں، عدالتوں میں جو جج صاحبان ہوتے ہیں وہ فرشتے نہیں ہوتے، وہ بھی انسان ہوتے ہیں، وہ بھی کسی نہ کسی آستھان سے وابستہ ہوتے ہیں اور آستھا کا جادو سچہ کر بولتا ہے اس لئے ہمیں سپریم کورٹ کی اپیل سے بہت زیادہ خوش گمانی نہیں ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اگر سپریم کورٹ کا فیصلہ ہائی کورٹ کے فیصلے کی تائید میں آجائے تو اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ وہ ہندوستان جس کے سیکور ہونے کے بلند بانگ دعوے کئے جاتے ہیں اور جس کو ہمارے علماء بھی دلائل اور اساتذہ قرار دیتے ہیں وہ آہستہ آہستہ وارحباب بننا جا رہا ہے۔ سیاست کچھ کہے لیکن عدالتوں کے اس طرح کے فیصلے یہ ثابت کریں گے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا دین اور ان کا اپنا وجود بھٹکا خطرے میں ہے اور ان حالات کی بہت بڑی ذمہ داری ان علماء پر بھی عائد ہوتی ہے جو آج بھی اس کانگریس کی بھوائی کر رہے ہیں جس کانگریس نے مسلمانوں کو اور ان کے عبادت گاہوں کو اس مقام تک پہنچایا ہے جہاں ہندی سیاست کا پانی خطرے کے کشان سے اوپر پہنچ رہا ہے۔

اپنے کاسر سر میں ماشے بھر عجل رکھنے والا بھی انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ تین ججوں کے ذریعہ سنایا گیا ان تین ججوں میں ایک مسلمان اور دو ہندو تھے، مقدمہ جج ملکیت کا تھا، اس مقدمہ کو سرے سے خارج کر دیا گیا اور ایوڈیا کی متنازع زمین تینوں ججوں کے دلائل و شواہد سے قطع نظر اس طرح تقسیم کر دی کہ ججوں کے درمیان نا اتفاقی نہ ہو۔ زمین کے تین حصے کر دیئے گئے، دو جج ہندو تھے، تو زمین کا دو تہائی حصہ ہندوؤں کو ملا اور ایک جج مسلمان تھے تو زمین کا ایک تہائی مسلمانوں کے حصے میں آیا۔ یہ بڑا وہ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ہوا یا ججوں کے

بقلم خاص

مذاکرات یا سودے بازی؟

کہاں کہاں سر نہیں بھاریں گی اور کس کس جگہ یہ مسلمانوں کے خون سے چھانک نہیں کھیلے گی اور کس کس مسجد اور مدر سے کوفتان نہیں بنایا جائے گا، ہوتا یہ چاہئے تھا کہ عدالت کے فیصلے کا انتظار کیا جاتا، اگر عدالت کا فیصلہ ہندوؤں کے حق میں ہوتا تو پھر صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا، لیکن اگر فیصلہ مسلمانوں کے حق میں بھی ہو جاتا تب بھی مسلمان شتر کھڑے رہ کر کہتے تھے کہ ہندوؤں کی دل جوئی کی خاطر بغیر کسی سودے بازی کے ”بابری مسجد“ سے دست بردار ہو جاتا ہے اور ساری دنیا پر یہ ثابت کر دیتے کہ کسی بھی مسلم بادشاہ نے کسی بھی جگہ زور زبردستی سے کوئی مسجد تعمیر نہیں کی ہے اور نہ ہی مسجد کسی مقبوضہ زمین پر تعمیر کرنا چاہئے اور جب ایسا کرنا جائز نہیں ہے تو پھر ہم کسی بھی دور کے مسلمانوں کے بارے میں یہ گمان کیوں کر کر سکتے ہیں کہ انہوں نے انجی کے ذریعہ ہندوؤں کو زور و مال مسجد پر تعمیر کی ہوں گی، مسجد ناجائز قبضوں پر نہیں بنائی جاتی اور اسلام کا یہ مزاج ہی نہیں ہے کہ وہ زور زبردستی سے اپنی دینوں پر اللہ کے حکم تعمیر کر دینے کو جائز قرار دے، ہندوؤں کی دل جوئی کے لئے کوئی بھی قربانی دینا غلط نہیں ہے لیکن قربانی کا مقصد محض یہ ہونا چاہئے کہ ہندو قوم پر اعزاز کر لے کہ مسلمانوں کا مذہب لڑنے والے ہمارے سے زیادہ سخت و اخوت کا قائل ہے، وہ زور اور زمین کی خاطر دنیا میں فسادات برپا کرنے کا قائل نہیں ہے، بہت اچھا وقت تھا، ہم اپنے دین کے خلاف نہیں ہوئی بہت ساری غلط فیصلوں کا ازالہ کر سکتے تھے اور مسلمانوں کو سرخ رو ہونے کا موقع دیتے لیکن ایسا کرنے کے بجائے ہم پانچ سو کروڑ روپے کے لالچ میں پڑ گئے اور اقتدار کی حسد واری نے ہمارے ضمیروں کو مسخ کر دیا، ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہم اپنی قوم کو کیا منہ دکھا سگے اور اس دنیا کی نظروں میں ہمارا کیا مقام ہوگا جو ہمیں ہمارے بڑوں کے بارے میں آج بھی یہ گمان رکھتی ہے کہ ہم کسی کی بھی جگہ کو ناجائز قبضے کے خورگر ہیں نہ قائل۔ لیکن جب ہم پیسے لے کر راجہ سبھا کی سیٹ لے کر اپنے بڑوں کی پگڑی کو فرقہ پرستوں کے قدموں میں ڈال دیں گے تو ہم اپنے بڑوں کی عزت کو خاک میں ملا دیں گے اور اپنے ملی وقار کو تباہی کی آگ میں کرکھ دیں گے، ایسی زرداری اور ایسی کرسی سے کیا فائدہ جو ہمارے ضمیروں پر کا کھل دے اور ہم فرقہ پرستوں کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دیں اور خوشامد چاہی کی پٹائی ترین مثالیں قائم کر دیں۔

آنے والے الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بھارتیہ جنتا پارٹی نے یہ حکمت عملی مرتب کی کہ بابری مسجد اور رام مندر جیسے حساس مسئلے کے لئے ہندو اور مسلمان دونوں سے بات چیت کا ماحول پیدا کیا جائے اور دونوں فرقوں کے سامنے غالباً یہ تجویز رکھی گی کہ پانچ سو کروڑ روپے لے لو اور اپنے موقف سے دست بردار ہو جاؤ، سننے میں آیا ہے کہ ہندو تنظیموں نے اس تجویز کو ٹھکرا دیا اور صاف صاف یہ کہہ دیا کہ وہ کسی بھی قیمت پر رام مندر کا سودا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن مسلم جماعتوں نے اس موقع کو نیست سمجھا اور انہوں نے حکومت وقت سے سودے بازی شروع کر دی، چنانچہ کوئی ایک جماعت نہیں بلکہ بہت ساری مسلم تنظیموں نے رقم وصول کرنے اور راجہ سبھا کی سیٹ کی خاطر بابری مسجد سے دست بردار ہونے کا ارادہ کر لیا جو بلاشبہ مسلمانوں کی غیرت کی ایک علامت بن چکا ہے، کل تک جو مسلم جماعتیں اور ایس ایس جی تنظیموں کے خلاف غل غباڑے مچا رہی تھیں آج وہی جماعتیں اور ایس ایس کے بھلے گھر ہو رہی ہیں اور یہ بات زور دینے کی کوشش کر رہی ہیں کہ چیسے وہ مذاکرات کر کے ملت اسلامیہ کا بہت بڑا مسئلہ حل کرنے جا رہی ہیں، حالانکہ اگر بے ہوش و غور نہ ہو تو یہ سمجھ کر ہے کہ مذاکرات سے نہ صرف سودے بازی ہو رہی ہے اور بابری مسجد کو فروخت کر دینے کی پلاننگ چل رہی ہے اور خیر محلوں پر ایسا کام ہونے جارہا ہے جو مسلمانوں کی ذلت و مذمت کے ثبوت میں آخری میل بٹھا دینے کے مترادف ہوگا اور اس کی بہت بڑی ذمہ داری ان علماء کے سر ہوگی جو خود قوم کا مسیحا بنا کر تے ہیں، کل تک علماء یہ کہا کرتے تھے کہ کسی بھی زمین پر ایک بار مسجد بننے کے بعد پھر قیامت تک وہاں کوئی دوسری چیز تعمیر نہیں ہو سکتی، فرش سے عرش تک مسجد ہی رہتی ہے اور اس جگہ کو نہ فروخت کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی رعایتاً بخشا جاسکتا ہے لیکن دولت اور اقتدار کے لالچ نے علماء کی ذہنیت بدل دی ہے اب وہ اس مسئلے کو بدل دینے کے لئے خود ہی بے تاب نظر آ رہے ہیں اور طرح طرح کے ہینتر سے بدل رہے ہیں، جب کہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر بابری مسجد کو اس طرح فروخت کر دیا گیا تو پھر وہ ایک ایسی نظیر قائم کر دینے کے خورگر بنیں گے جو ہمیشہ انہیں اور ملت اسلامیہ کو آزمائش میں مبتلا رکھے گی اور ایوودھیا کے بعد مٹھرا اور بنارس کے مسائل سلگ اٹھیں گے اور وہ ہندو تنظیمیں جو ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے خواب دیکھ رہی ہیں

گے اور تاریخ کبھی انہیں معاف نہیں کرے گی۔

ہمارے نام نہاد لیڈروں کی مجبوری یہ ہے کہ وہ جب بھی کوئی غلط اور شرمناک قسم کا مقدمہ کرتے ہیں تب ان کے دفاتر میں کام کرنے والے بیٹھے اور ان کے اندر سے مقتدر کی باتیں مل جاتی ہیں، انہیں کوئی صحیح مشورہ دینے والا نہیں ہوتا، جب سب کی رائےیں اٹھاتے ہیں تو ہمارے لیڈر حضرات اس خوش فہمی کا شکار ہوجاتے ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ بہت ہی برحق ہے اور فائدہ کا شوبہ ہے۔ اسے سخت متنبہ کیے بغیر یہ کہیں سے نہ نکلتا ہے۔ جب تک کہ یہ ہم پر دہشت گردی کر رہے ہیں انہیں نہیں زبانی دیتے۔

یہ وقت سیاسی پارٹیوں سے بات چیت کا وقت تھا، اس وقت بھارتیہ جنتا پارٹی سے یہ بات کی جاسکتی تھی کہ اگر تم ہمارے ملی مسائل حل کرو اور ”بابری مسجد“ کو ایسی جگہ تعمیر کرو جہاں وہ موجود تھی تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور اپنی قوم سے تمہیں روک دواؤں گے، اس وقت اس بات کا امکان تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈروں کے سامنے سر جھکا کر کہیں اس کو ایکشن میں کامیاب ہوتا ہے جو لوگ کل تک یہ کہا کرتے تھے کہ ہمیں مسلمانوں کے ووٹوں کی ضرورت نہیں، آج وہ بفضل خدا مسلمانوں کو رجھانے کی جدوجہد کر رہے ہیں، ایسے موقع پر مسائل کو حل کرنے کے بجائے اگر مسلمانوں کے لیڈر راجیہ بھارت کی سیٹوں کے چکر میں لگ جائیں یا دولت ہونے کی فکر انہیں ستانے لگے تو ممکن ہے کہ انہیں کچھ فرقہ پرستی یا کوئی سیاسی عہدہ یا تھلک جائے لیکن ملت کے مسائل اور زیادہ پیچیدہ ہو جائیں گے اور آنے والے مسلمانوں کے لئے مزید مشکلات پیدا کرے گا اور ہمارے نام نہاد رہنما اپنی قوم کی نظروں میں اور زیادہ گر جائیں گے اور ہماری قوم کو مسلم رہنماؤں پر اتنا اعتبار نہیں رہے گا جتنا کہ اب ہے اور یہ اعتبار بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔

(ماہنامہ طلسمانی دنیا، ۲۰۱۹ء)

☆☆☆

دنیا جانتی ہے کہ ”بابری مسجد“ اللہ کا گھر تھا اور اس گھر کو جب کانگریس کے وقت اقدار میں کھلے عام سہارا دیا گیا تو اس وقت بھی مسلمانوں نے کوئی قربانی نہیں دی، کسی ایک مسلمان نے بھی پارلیمنٹ سے اپنا استعفیٰ پیش نہیں کیا اور اگر اس وقت کسی نے استعفیٰ دیا تو سنیل دت نے جو ہندو تھے اور قلمی اداکار بھی، اس وقت ایک ہندو وادیک اداکار کا ضمیر جاگ اٹھا اور انہیں جاگتا تو کسی مسلمان کا ضمیر نہیں جاگا۔

کاش کوئی مسلمان لیڈر بابری مسجد کی شہادت کے وقت پارلیمنٹ یا راجیہ بھارت کی رکنیت سے اپنا استعفیٰ پیش کرتا تو وہ آج قوم کے سامنے کھڑے ہونے کا حق رکھتا لیکن جب اللہ کا گھر قلمی عام کا شکار ہوا تو کسی بھی مسلمان لیڈر نے اپنی کرسی کو چھوڑنا گوارہ نہیں کیا، ہاں اتنا ضرور ہوا کہ وہ نرسہارا داکر کو برا کہہ کر کانگریس کی غلطی پر پردہ ڈالنے کے ساتھ اپنی قوم کو باور دلانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ”بابری مسجد“ کی شہادت کا بہت دکھ ہے اور اسی لئے انہوں نے نرسہارا داکر کو دھمکا دیا ہے۔

اب جب کہ آرائیں ایسی جتنی بھی ”بابری مسجد“ کو خریدنے کی فکر میں لگی ہوئی ہیں اس وقت مسلم عقیدوں کے رہنما بے شرمی اور بے غیرتی کی تمام حدیں پار کر چکے ہیں، انہیں خوف خدا ہے نہ دنیا کی شرم۔

اللہ کے گھر کا سودا کرتے وقت انہیں اس بات کا بھی احساس نہیں ہے کہ مرنے کے بعد یہ اللہ کے سامنے کیا پائے کر جائیں گے سب طرح کی رنگ ریلیاں منانے کے بعد بھی قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکی جاسکتی ہے لیکن اس رب کو دھوکہ کس طرح دے پائیں گے جو انسان کے پیسے میں چھپے ہوئے بھیدوں سے بھی واقف ہے، جو جانتا ہے کہ کون اپنی قوم کے لئے جدوجہد کر رہا ہے اور کون اپنے بیوی بچوں کے لئے سرگرم ہے۔ بعض لوگ

”بابری مسجد“ سے دست بردار ہو جانے کو یا اس کے بدلے میں دولت اور راجیہ بھارت کی سیٹ لینے کو جرات مندانہ اقدام بتا رہے ہیں، اپنی آبرو و دسروں کے حوالے کر دیتا اور اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر درود پوار اور کفر و بدعت کو دنیا کوئی جرات مندانہ اقدام نہیں ہے تو آخری درجے کی گداہی ہے اور یہ تو عظیم الشان قسم کا اظہار غلامی ہے، اسے جرات نہیں کہتے اسے خود پرہیزی کہتے ہیں اور یہ کام تو کسی بھی وقت کوئی بھی کر سکتا ہے، مسلم دنیا کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ”بابری مسجد“ بلاشبہ شہید ہوئی تھی اور شہید کو کسی موت نہیں آتی وہ وصال کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ ”بابری مسجد“ ہمیشہ زندہ رہے گی جو لوگ اس کی لاش کا سودا کریں گے ایک دن بڑبڑکی طرح وہ نیست و نابود ہو جائیں

اداریہ

گجرات کا سچ

بقلم خاص

ڈرتی ہیں کہ کہیں ہندو دھرم کے ایک ان کے ہاتھوں سے نہ نکل جائے۔
تہلکہ رپورٹ نے یہ بات بھی ثابت کر دی ہے کہ گجرات میں قتل و
غارت گری اور بربریت کا جو خونی ڈرامہ اُٹھ گیا تھا وہودی سرکار کے
اشاروں پر کیا گیا تھا اور نریندر مودی نے زبان خود یہ بھی کہا تھا کہ میرا دل
چاہتا ہے کہ مسلمانوں کی ہستی کو ہم سے اڑا دوں، یہ بات انہوں نے گوہرا
سانچہ کے بعد کئی مہینے کی حالانکہ گوہرا سانچہ بھی ایک سیاسی ڈرامہ تھا اور یہ فرقہ
پرستوں نے کئی مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے اُٹھ کیا تھا لیکن مودی
جیسے لوگ ساری دنیا کو صرف ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کی یہ آنکھ
”حقیت“ کو دیکھنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ وہ صرف ڈرامے دیکھنے کی صلاحیت
رکھتی ہے اور ڈرامے بھی وہ جن میں صرف مسلمانوں کو کھلایا جا رہا ہو۔

گجرات میں دوران بربریت اور دوران تشدد جو کچھ ہوا اس کو
بیان کرنے کے لئے دنیا کی کسی لغت میں الفاظ نہیں ہیں۔ تہلکہ رپورٹ
کو دیکھنے کے بعد جنگل کے دشنی درندے کی بھی شرمندہ ہو گئے ہوں گے اور
انہوں نے بھی ایک دوسرے سے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا ہوگا
کہ اس ملک میں شری رام کے جھنڈوں نے جو ایک جینوینی کی جیو ہٹا کو بھی
برا سمجھتے ہیں جو گاؤں مانات کے ذبح کو بہت بڑا جرم مانتے ہیں اور ان ہی
جھنڈوں نے ہزاروں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ہزاروں
ماؤں کے بچوں میں جگر خون پڑے، راویں بے جا رہا اب جہاں بھی ہوگا
شرمسار ہوگا کہ آخر رام کے جھنڈوں کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ سب تو مجھ سے بھی
کہیں آگے نکل گئے ہیں۔ کسی حاملہ عورت کا پیٹ چاک کر کے اس کے
بچے کو تلو اور نیزے کی نوک پر رکھنا اور وحشیانہ قہقہے لگا کر ہانسی انسان کا کام
نہیں ہو سکتا۔ یہ کام تو وہی درندے کر سکتے ہیں جو غلطی سے انسانوں میں
پیدا ہو گئے ہوں۔ ساری دنیا نے تہلکہ رپورٹ دیکھی ہوگی اور ہمارے
ملک کا قدامت ان کی نظروں میں بہت چھوٹا ہو گیا ہوگا۔ آنے والا الیکشن کمیشن
ایسے ظالم اور خفاک انسان کو پھر الیکشن لڑنے کا موقع دے گا کیوں کہ
اس جمہوری ملک میں قاتلوں کو بھی اہمیت دی جاتی ہے تاکہ جمہوریت کا
وقار بحال رہے اور قاتلوں کی زبانیں بھی بند رہیں۔ نریندر مودی کی
ظالمانہ کارروائی کو اگر مرکزی سرکار نے غلط سمجھا ہوتا تو کسی اس سے

گودھرا سانچہ کے بعد مودی سرکار نے گجرات کے مسلمانوں پر جو
ظلم ڈھائے ہیں اور کھلم کھلا جس سفاسکی کا مظاہرہ کیا ہے اس نے ہٹلر اور
چنگیز خاں کی رودوں کو بھی شرمندہ تعبیر کر دیا ہے۔ تہلکہ رپورٹ نے جبر و
استبداد کی آنکھوں دیکھی جو رواد پیش کی ہے اس نے روٹنے کھڑے
کر دیے ہیں۔ جمعیہ علماء کے آل انڈیا صدر مولانا نارشد مدنی نے تہلکہ
رپورٹ سامنے آنے کے بعد فرمایا:
”نی وی پر فساد یوں کا اعتراف جرم اور ارباب اقتدار کی طرف
سے مسلمانوں کے قتل و غارت گری کے احکامات کے انکار کرنے گجرات
کے ارباب اقتدار کو ننگ کر دیا ہے۔“

مولانا نارشد مدنی کا بیان اپنی جگہ موثری حد درجہ ہے لیکن ہماری
اپنی رائے یہ ہے کہ گجرات سرکار پہلے ہی ننگی تھی۔ البتہ ان کا ننگا پن ظاہر
نہیں تھا۔ اب ظاہر ہو گیا ہے لیکن ان کے کپڑے جب پوری دنیا کے
سامنے اتر چکے ہیں اس وقت بھی ان سرکار کو اور ان سرکار کے جیو ہٹا کو
کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ مودی اور ان کے حامی آج بھی اس طرح
مضمین ہیں جیسے ان کا کچھ بڑا ہی نہیں بلکہ وہ اس تہلکہ رپورٹ کا سیاسی
فائدہ اٹھانے کی فکر میں لگ گئے ہیں۔

مودی سرکار کے تشدد اور بربریت کے ختم ہونے اور اس چاک
نے جو مسلمانوں کے خون سے کھلیا گیا ہے یہ بات واضح بلکہ اظہار
افشس کر دی ہے کہ ہمارے ملک میں بھی جارج بٹش جیسے دہشت گرد
موجود ہیں اور جن کی بھوک مسلمانوں کا خون پی کر ہی مٹی ہے لیکن حیرت
وافسوس کی بات تو یہ ہے کہ جس ملک میں کہیں بھی ہم پختے پر ہزاروں
مسلمانوں کو بغیر کسی تحقیق کے گرفتار کر لیا جاتا ہو اور خاکی وردی والے
محض شبہات کی بنا پر مصوم مسلمانوں کو کوئی کا نشانہ بنا دیتے ہوں اور
جس ملک میں ایک کالے ہرن کا شکار کرنے پر مسلمان خان کو عدالت
کے چکر کاٹنے پڑ جاتے ہوں اس ملک میں مسلمانوں کا قتل عام کرنے
کے بعد بھی نریندر مودی کو کوئی عدالت سزا سنانے کے لئے تیار نہیں
ہے۔ فرقہ پرستوں کی بات چھوڑیے سیکولر پارٹیاں بھی تک دیدم دم
نہ کشیدم کا مصداق بنی ہوئی ہیں اور اس لئے اپنی زبان کھولتے ہوئے

تجربے کو بار بار اس ملک میں دہراتے رہیں گے۔

اس انکیشن میں سیکولر پارٹیاں کا بھی امتحان ہے کہ وہ کس طرح آپسی اتحاد کے ساتھ مودی سرکار کو کھٹکانے لگاتی ہیں۔ اگر سیکولر پارٹیاں اپنے اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئی رہیں اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی جویتوں میں دال بیتی رہی تو مودی سرکار کا راستہ صاف ہو جائے گا اور وہ کھڑے ہوئے دوٹوں کو سینے میں کا سیاب ہو جائے گی اور اس انکیشن میں ان ہندوؤں کی بھی آزمائش ہے جو صاف ستھرے ذہن کے مالک ہیں اور جو فرقہ پرستی کے کینسر میں مبتلا نہیں ہیں۔ اگر وہ ہوش و حواس کے ساتھ اپنے ووٹ کا استعمال کریں گے تو مودی سرکار کا جنازہ نکل جائے گا اور اس کا سیکولرزم موت کے گھاٹ اترنے سے محفوظ ہو جائے گا۔

ہماری اپنی سوچ یہ ہے کہ ہندوستان کے ہندوؤں کی اکثریت صاف ستھرا ذہن رکھتی ہے اور وہ مسلمانوں کے وجود کے خلاف نہیں ہے، اس لئے ہم یہ امید کرتے ہیں کہ مودی سرکار کو جو ظلم و ستم میں ایک مثال قائم کر کے دنیا سے انفرادیت کی سند حاصل کر چکی ہے وہ بارہ اقتدار تک ہندو بھائی بھینچے نہیں دیں گے اور مودی سرکار کو دوبارہ واپس بننے کا موقع نصیب نہیں ہوگا۔ مودی سرکار کے وہ ہاتھ جو رنگ حنا کے بجائے رنگ لہو میں رسچے ہوئے ہیں بے کیف ہو جائیں گے، ان کا رنگ اڑ جائے گا اور ان کی کرسی اترھی کاروبار اختیار کر لے گی اور انکیشن کا نواہی فیصلہ یہ کہن نظر آئے گا۔

سب شکاٹ پر اتر جائے گا جب لالہ چلے گا بھارہ

اور زیندہ مودی کا اس سے زیادہ ہم اور کیا کہیں؟

جو چاہے گی زبان خنجر ہو پیکارے گا آئین کا

اور اگر مودی سرکار ایک بار گجرات کے سیاسی ایوانوں میں مسلط ہوئی تو پھر یہ تو ثابت ہو جائے گا کہ آرائیں اس، بھڑک دل، شیو پینا جیسی فاشٹ جماعتوں نے فرقہ پرستی کی جو آگ گجرات میں بھڑکائی تھی اس نے عام جتنا کے ضمیر اور قلب کو جلا کر خاک کر دیا ہے اور یہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے بلکہ مایوس کن ہے بالخصوص ان لوگوں کے لئے جو اس ملک کو سیکولر سمجھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس ملک کی اکثریت آج بھی مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتی ہے لیکن اگر مودی کے سر پر سہرا باندھ دیا تو مسلمانوں کو اپنے سر سے کفن باندھنا پڑے گا۔ بے شک زیندہ مودی کی جیت سیکولرزم کی ہار ہے اور یہ ہار جیت صرف گجرات کو نہیں بلکہ پورے ہندوستان کو بہت تنگی پڑے گی اور اس منہ کی پرہیزگار کو درست جھٹکا لگے گا۔ (طلسماتی دنیا، دسمبر ۲۰۱۷ء)

چھین لی ہوئی اور ان کو ناقابل اقتدار قرار دیا ہوتا اور صدر راج نافذ کر دیا ہوتا لیکن بے چارے مسلمانوں کے خون کی قیمت ہی کیا ہے؟ اور ان بے چارے مسلمانوں کی حقیقت ہی کیا ہے؟ کبھی انہیں پتھر پورٹ کا کھلونا دے کر بھلا دیا جاتا ہے، کبھی ملازمتوں کے کوٹے کی بات کہہ کر انہیں مطمئن کر دیا جاتا ہے، کبھی ان کے لیڈر کو راجیہ سبھا کی سیٹ خیرات میں دے کر ان کو خوش کر دیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ ان بے چارے مسلمانوں کی اوقات ہی کیا ہے؟ ہمیں یاد ہے کہ مودی سرکار نے ایک بار یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہم پورے ملک کو گجرات بنادیں گے۔ یہ اعلان ان لوگوں نے بھی سنا ہوگا جو کرسیوں پر ڈٹے ہوئے ہیں اور جو دہشت گردوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ جو لوگ ظالم پورے ملک کو گجرات بنانے کا دعویٰ کر رہے ہوں کیا وہ دہشت گرد نہیں ہیں؟ وہ تو دہشت گردوں سے بھی بڑے دہشت گرد ہیں، جن کی تربیت اسرائیل کر رہا ہے اور جن کا سراسر میکہ کے قدموں میں رکھا ہوا ہے اور جو حاملہ خواتین کے پیٹ چاک کر کے ان کے بچوں کو فیروز پراپچال رہے ہوں، ان کی دہشت گردی کا کون انکار کر سکتا ہے، لیکن ہمارے ملک میں تو لے کے دو پیانے ہیں، ایک پیانے سے ہندوؤں کو قتل چاہا جاتا ہے اور ایک پیانے سے مسلمانوں کو۔ جب تک اس ملک میں تائیں اور قتلے کے پیانے الگ الگ ہوں گے تب تک اس ملک کو سیکولر کرنا سیکولرزم کی توہین ہے۔

آنے والے انکیشن میں مسلمانوں کا بھی امتحان ہے کہ وہ اتحاد اور ذمہ داری کے ساتھ اپنا ووٹ ظالموں کے خلاف دیتے ہیں یا نہیں؟ صرف باتیں بنانے سے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے اور ہم ظالم حکمرانوں سے نجات نہیں پاسکتے، جس طرح پانچوں وقت کی نماز پڑھنا فرض ہے، اسی طرح مسلمانوں کا ایک فرض یہ بھی ہے کہ وہ اپنی رائے کا استعمال کریں اور اپنی اہمیت کو ثابت کریں۔ ظالموں کے خلاف ہم دن رات بحثیں کرتے رہیں اور اپنا حق ووٹ ان ظالموں کے خلاف استعمال نہ کریں تو ایک اعتبار سے مجرم ہم بھی ہیں۔ گجرات کے مسلمانوں سے ہماری درخواست ہے کہ اس انکیشن میں اس پارٹی کو جتانے کی کوشش کریں جو زیندہ مودی کی پارٹی سے براہ راست مقابلہ کر رہی ہے، خواہ وہ پارٹی بجائے خود گناہگار ہو لیکن اس وقت مودی سرکار کے تانے بانے بکھیر دینا بہت ضروری ہے کیوں کہ اس کی واپسی ہماری غیرت کا ایک بار پھر لٹکارے گی اور ایک بار پھر گجرات کی سرزمین مسلمانوں کے خون سے لال ہو جائے گی، کیوں کہ مودی اور ان کے خاشیہ بردار اپنے مودی

اداریہ

آنکھیں کھولنے کا وقت

بقلم حاس

گھس جاتے ہیں، انہیں یہ تعزیر نہیں ہوتی کہ شرک اور گمراہی کیا ہے اور اس کے کتنے مضر اثرات ہمارے ایمان و یقین پر پڑتے ہیں۔ اگر تعویذ میں شرکیہ کلمات لکھے ہوں یا ایسے جملے لکھے ہوئے ہوں جس میں استعانت دیوی و دیوتاؤں سے یا میں گھڑت معبودوں سے طلب کی گئی ہو تو بے شک اس طرح کے تعویذوں کا استعمال شرک ہے اور ہر صاحب ایمان کو اس سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اس کے برخلاف ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ان تعویذوں کی مخالفت میں بھی اپنا دھڑ بھڑاتا ہے جن میں اللہ کا کلام لکھا ہوا ہو اور جن تعویذوں سے اسما و صفی، اسما و محمدی اور بات قرآنی کے ذریعہ روحانی امداد طلب کی گئی ہو اور اس یقین کے ساتھ تعویذوں کو ترتیب دیا گیا ہو کہ اس کا صلہ کرتا دھرتی اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کے حکم پر اس کو دنیا کا نظام چل رہا ہے اور اسی کی مرضی سے بیمار یوں اور تندرستیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس طرح کے تعویذوں کی بھی مخالفت کرنا اپنے علم عقل کا صحیح استعمال نہیں ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ علماء دیوبند کے ذمے سے تین بھی معدودے پتھر لوگ ایسے بھی ہیں جو تعویذ گنڈوں کی پیچھے اپنی لامٹی لئے دوڑتے ہیں، جب کہ علماء دیوبند کی عبادت معجزہ جماعت نے روحانی خدمات کو اپنے مشاغل میں شامل رکھا ہے۔ حکیم الامت مولانا شرف علی تھانوی، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، فقیر الامت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جیسے اساطین امت نے تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت کی ہے اور علم و عمل کا بہت بڑا اثاثہ بعد کی نسلوں کے لئے اپنی کتابوں میں چھوڑا ہے۔ تعویذ گنڈوں کی اندھی مخالفت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم اپنے مرحوم اکابرین کی سوچ و فکر اور ان کے نقطہ نظر کی دھجیاں بکھیرنے کے خط میں مبتلا ہیں۔ آج امت روحانی علاج کی خاطر در در بھٹک رہی ہے اور ان عقلی عاملین کی چونکوں کے چکر لگا رہی ہیں جو ایمان سے محروم ہیں۔ ان کے پاس جانے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے عقائد سے بھی ہاتھ دھو سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں اگر ہم نے امت کو صحیح قسم کے اور خدا ترس قسم کے عاملین فراہم نہیں کئے تو بہت بڑے نقصان کا اندیشہ ہے۔ اللہ ہم سب کو ہر معاملے میں افراط و تفریط سے محفوظ رکھے اور علم کے ساتھ ساتھ ہمیں عقل سلیم کی دولت سے بھی سرفراز فرمائے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند)

امت مسلمہ روحانی عملیات کے بارے میں ہمیشہ افراط و تفریط کا شکار رہی ہے۔ شروع ہی سے ایک گروہ کا حال یہ رہا ہے کہ اس نے روحانی عملیات کو سرے سے کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ شدت کے ساتھ تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنا ہی ان کا شیوہ رہا ہے۔ اس طبقہ کے کچھ لوگوں نے اس کو بدعت اور ضلالت سے تعبیر کیا ہے اور ان میں ہی ایک منہی بھر جماعت ایسی بھی ہے جس نے تعویذ کو شرک قرار دیا ہے۔ اس کے برعکس ایک جماعت شروع ہی سے تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتی رہی ہے۔ اس درجہ کہ اس نے انہیں کی بائیں پاؤں بھی نظر آتی ہیں لیکن ابتداء اسلام سے ایک طبقہ ایسا ہی ہے کہ اس نے اس راہ اعتدال کو اختیار کر لیا ہے جو ہر جگہ اور ہر معاملے میں دین اسلام کا طرہ امتیاز رہی۔ اسلام نہ صرف معاملات، نہ صرف حقوق العباد، نہ صرف کاروبار دنیا بلکہ اس نے عبادتوں اور ریاضتوں میں بھی اعتدال کو ملحوظ رکھا ہے اور اپنے ماننے والوں کو افراط اور تفریط سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اسلام نے دن چھپتے ہی سونے کی وجہ نہ خدمت کی ہے نہ دن چھپنے سے نہ عبادت کرنے کو بھی پسند نہیں کیا ہے۔ ایک موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے واضح الفاظ میں یہ فرمایا تھا کہ میں رات کو آرام نہ کرنا ہوں اور اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہوں اور میری سنت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی تربیت اسی انداز میں کی تھی کہ انہوں نے ہر ہر معاملے میں انہیں راہ اعتدال پر رکھا اور حد تو یہ ہے کہ عبادت کے معاملے میں بھی انہیں افراط و تفریط میں مبتلا نہیں ہونے دیا۔ آج امت کا حال یہ ہے کہ کوئی بھی معاملہ ہو اور کوئی بھی مسئلہ ہو وہ افراط و تفریط کا شکار نظر آتی ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ کامیابیوں کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچنے سے محروم ہے۔ معاملہ ملک کا ہو یا سیاست کا، یا کسی نقطہ نظر کا یا کسی مذہب و مشرب کا، ہر جگہ یا تو افراط کے بادل چھائے ہوئے ہیں یا تفریط کے دھوپ بکھری ہوئی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ بڑے بڑے علماء اور مدبرین بھی افراط و تفریط جیسی اذیت ناک بیماری سے محفوظ نہیں ہیں۔

روحانی عملیات اور تعویذ گنڈوں کا معاملہ بھی افراط و تفریط سے جڑا ہوا ہے۔ کچھ لوگوں کا حال یہ ہے کہ تعویذ حاصل کرنے کے لئے کسی بھی تکلپا میں

بقلم خاص

سرکار دہشت گردی کو ختم کرنے میں سنجیدہ نہیں

عامر قصاب جیسے دہشت گردوں نے جمہنت کر کے لوگوں کو موت کے لکھات اتارا۔ اگر یہ لوگ کسی لشکر طیبہ یا جیش محمد کے تربیت یافتہ لوگ تھے تو انہوں نے اس کر کے کا قتل کیوں کیا جو فرقہ پرست ہندوؤں کی پول کو لانے کی خدمت انجام دے رہے تھے، کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم تو لشکر طیبہ اور جیش محمد کے خلاف شہر و خانے کرتے رہیں اور پردہ زنگاری کے پیچھے معشوق کوئی اور ہی ہو۔

عبات کاہوں اور مسلم علاقوں میں بم کے دھماکوں کا آغاز ۲۰۰۶ء سے ہوا اور ناندڑ میں بھڑک دل کے کارکنان بم بناتے ہوئے ہلاک ہو گئے، اس کے بعد اسی شہر میں شہیدینا کی شاگھا کا ایک رکن بسکٹوں کے کوام میں ہلاک ہو گیا، بھڑک دل کے دو کارکنان ۲۰۰۸ء میں کانپور میں ہلاک ہوئے، وہ بھی، نہ سمجھنا تھے کہ کوشش کر رہے تھے۔ سادھو جی پرگھنے نے ٹیکری رنگا تین کے تہہ نہان میں بم نصب کیا تھا جس کے دھماکے سے سات افراد زخمی ہو گئے تھے، سکر کوپ واسٹی اور پانگل میں ملوث تھا، اسی طرح شکاس میں شامل ناڈو پاپ لاسی پر بم حملہ، جنوری ۲۰۰۸ء میں آریس ایس کے دفتر میں کیا گیا تھا، اور خاہر کیا گیا تھا کہ یہ جہادی مسلمانوں کی کارستانی ہے لیکن تحقیقات سے یہ آشکار ہوا تھا کہ اس میں بھی ہندو ملوث تھے۔ حال ہی میں یہ تحقیقات سامنے آئی ہیں کہ اجیر میں جو بم دھماکے ہوئے تھے اس میں کئی ہندو ملوث ہیں اور ان کے خلاف بہت سست رفتار کے ساتھ کارروائی چل رہی ہے۔ یو این ڈی کے میڈیا کی باتھ تقریباً ثابت ہو چکا ہے اور انڈین مجاہدین کی علمی جیسی مجلس ہی ہے، انمازیہ یہ ہوتا ہے کہ یہ تنظیم بھی فرقہ پرست ہندوؤں اور بدنام مذہب یوں پر مشتمل ہے۔

جگ بات یہ ہے کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہے، دہشت گرد مسلمانوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں اور ہندوؤں میں بھی، دہشت گرد عیسائی بھی ہو سکتے ہیں اور یہودی بھی اور یہ بھی طے ہے کہ دہشت گردی فرقہ پرستی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ سرکار جب تک فرقہ پرستی کے خلاف اپنی آواز نہیں اٹھائے گی اور جب تک اصل دہشت گردوں کے خلاف کارروائی نہیں کرے گی جب تک اس ملک سے دہشت گردی ختم نہیں ہو سکتی۔ سرکار کو ہندو اور مسلمانوں کی تفریق کے بغیر تحقیقات کرنی چاہئے اور مجرم عامر قصاب ہو یا سادھو جی اس کو بھی اس کے تختے پر لٹکا دینا چاہئے تاکہ ہمارا ملک دہشت گردی کی کارروائیوں سے محفوظ ہو جائے۔ عامر قصاب بے شک مجرم ہے لیکن عامر قصاب کو انتہال کس نے کیا اور کر کے کا قتل کس کے اشاروں پر ہوا؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب سرکار کو تلاش کرنا چاہئے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند)

جیسے العلماء ہند کے صدر مولانا رشید مدنی نے فرمایا تھا کہ دہشت گردی کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں فرقہ پرستی کو بھی ختم کرنا چاہئے کیوں کہ ہمارے ملک کے لئے جتنی خطرناک دہشت گردی ہے اتنی ہی خطرناک فرقہ پرستی بھی ہے۔ مولانا کی یہ بات سوائے اُن کے جو جتنا نقصان ہمیں دہشت گردی سے پہنچ رہا ہے اتنا ہی نقصان ہمیں اور ہمارے ملک کو فرقہ پرستی سے بھی پہنچ رہا ہے۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ سرکار دہشت گردی کے خلاف آئے دن دوا لیا کرتی ہے اور فرقہ پرستی کے خلاف ایک حرف بھی اپنی زبان سے نہیں نکالتی، اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکار خود فرقہ پرستی کو فروغ دے رہی ہے۔ سرکار دہشت گردی کی بھی مخالف نہیں بلکہ دہشت گردی کی آڑ میں فرقہ پرستی کا مظاہرہ کرتی ہے اور مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے منصوبے بناتی ہے اور یہاں تک سرکار دہشت گردی کو ختم کرنے میں سنجیدگی اختیار نہیں کرے گی اور اصل دہشت گردوں کے چہروں سے نقاب اٹھا کر انہیں کیفر کردار تک نہیں پہنچائے گی ہمارے ملک سے دہشت گردی ختم نہیں ہوگی۔

اہل کے ایڈوائس جیسے فرقہ پرست لیڈروں کی یہ سوچ کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہوتا ہے۔ اپنا سامان لے کر رہ گئی ہے۔ حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سب ہندو درے نہیں ہیں لیکن سب ہندو اچھے نہیں ہیں۔ اس ملک میں زیادہ تر ہندوؤں کی سوچ ساف ستھری ہے لیکن ایسے ہندوؤں کی تعداد بھی خاصی ہے جو فرقہ پرستی کا شکار ہیں اور جو تعصب اور تنگ نظری کی وجہ سے ایسے کام بھی کرتے ہیں جن پر یقیناً دہشت گردی کا اطلاق ہوتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ دہشت گردی کا مظاہرہ کسی کی طرف سے بھی ہو رہا ہو تنگ کی سوئی صرف مسلمانوں کی طرف گھومتی ہے۔ کاش ہماری سرکار انصاف سے کام لیتی اور فرقہ پرستی کی سچر رپورٹ کو سوچتی تو اسے کچھ اور ہی نظر آتا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری تحقیقاتی ایجنسیاں اسے طویل عرصہ تک اس تعصب اور تنگ نظری کا مظاہرہ کرتی ہیں ہیں جو انہیں وراثت میں ملا ہے۔ کی بار یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مسجدوں میں اور درگاہوں میں جو بم نصب کئے گئے تھے یہ ان دہشت گردوں کا کارنامہ تھا جنہیں آریس ایس کی نظریہ سے تعزیت ملی تھی۔ ۲۶ نومبر والی دہشت گردی میں عامر قصاب کو جو زبردستی سنائی گئی وہ حق بجانب ہے، عامر قصاب جیسے لوگوں کے لئے بڑے موت سے بڑھ کر بھی اگر کوئی سزا ہوتی ہے اس سزا کا بھی مستحق ہے۔ جو انسان دوسروں سے زبرد رہنے کا حق چھینتا ہے وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کو زندہ رہنے کی مہلت دی جائے لیکن ہماری سرکار کو اس بارے میں بھی غور فکر کرنا چاہئے کہ یہ

یوگا کی مخالفت۔ کتنی صحیح کتنی غلط؟

بقلم خاص

ساتھ ہندوستان کے وزیر اعظم بن گئے۔ لیکن کچھ دنوں سے نریندر مودی یہ بات محسوس کر رہے ہیں کہ ہندوؤں کو اپنے پالے میں سینے لکھنا دشوار ہے۔ اس لئے وہ کسی ایسے مسئلے کو ہوا دینے کا منصوبہ بنا رہے تھے جس سے مسلمان تڑپ اٹھے اور سخت طور پر ان کی مخالفت کے لئے کمر بستہ ہو جائے تاکہ وہ ایک بار پھر ہندوؤں کی ہمدردی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ رام مندر کا موضوع پیکا پڑ چکا ہے، لو جہاں گھر واپسی جیسے نعرے بھی ہندوؤں کو ایک جٹ بنانے میں ناکام رہے۔ اب انہوں نے سوچ سمجھ کر ”یوگا“ کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ انہیں اندازہ ہے کہ اس مسئلے کی مخالفت مسلمانوں کی طرف سے بھرپور ہوگی اور مسلمان اس کو اپنے مذہب میں دخل اندازی پر محمول کریں گے اور اس کے خلاف شور مچانے پر مجبور ہوں گے۔

نریندر مودی کی قسمت اچھی ہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے جو مسلمانوں کا ایک موقر اور متحد پلیٹ فارم ہے ”یوگا“ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا اعلان کر دیا۔ جب یوگا کے خلاف مسلم پرسنل لا اٹھ کھڑا ہوگا تو مدرسوں، مسجدوں اور مسلمانوں کے گلی کوچوں میں نریندر مودی کی مخالفت پورے زور شور کے ساتھ ہوگی اور نریندر مودی کی پشت پناہی ہندوستان کا ہندو ایک بار پھر پوری لگن کے ساتھ کرے گا اور نریندر مودی بہار میں ہونے والے الیکشن میں سرخرو ہو جائیں گے اور ان کے بھرتی ہوتی ٹھیس ایک بار پھر استوار ہو جائیں گی۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کے ذمہ داران کی نیت پر شبہ نہیں کر سکتے، لیکن اس وقت یوگا کے خلاف بگل بجا دینا یقیناً حکمت عملی کے خلاف ہوگا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے رہنما اس انتشار کو ختم کرنے کی کوشش کریں جو مسلمانوں میں پھل پھول رہا ہے۔ داخلی انتشار نے ہمیں اس قابل کیاں چھوڑا ہے کہ ہم خارجی حملوں کا مقابلہ کر سکیں۔ جو خاندان خانہ جنگی کا شکار ہو وہ بیرونی لڑائیوں میں کیسے فتح حاصل کر سکتا ہے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کو قائم ہونے ۳۵ سال سے زیادہ ہو چکے ہیں، وہ آج تک مسلمانوں میں بیداری نہیں پیدا کر سکا۔ کٹھ و طلاق کے مسئلے، وراثت اور باقی حقوق کے معاملات آج بھی کس پرسی کا شکار ہیں۔ بیٹیوں پر وہ بدوہ مظالم ہو رہے ہیں کہ تو بہ بھلی۔ بیٹیاں مانگ میں بھی نا انصافی کا شکار ہیں اور سرسال میں بھی اپنے حقوق حاصل کرنے سے محروم ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں مولانا نانوی رحمانی صاحب اس قوم کی بٹا کیسے پار کر سکیں گے جس قوم کی حق ختم ہوئی جارہی ہے اور جن کے بڑے بہت کم چیلوں میں برسر عام یک جاتے ہیں اور قوم کو روٹی ملتی چھوڑ کر راجہ سہا کی سیٹ وصول کر کے گمن ہو جاتے ہیں۔ سوچیں! اخذ ارباب پار سوچیں!!

یوگا دند سے ماترم اور سور یہ نمسکار جیسی باتوں نے ملک کی سیاست میں ایک طرح کی لچل پیدا کر دی ہے اور یقیناً ان باتوں سے مسلمان بھی متاثر ہوا ہے۔ مسلمان فرقہ پرستوں کی اس گندمی ذہنیت کو محسوس کرتا ہے، جو مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لئے نئے نئے جال بنتی ہے اور اس ملک میں مسلمانوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتی۔ اس گندمی ذہنیت نے ہزاروں بار اس ملک میں فرقہ وارانہ فساد کرنا اور مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے اور اس ملک کے اندر سے قانون نے ہر بار صرف معصوم لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور مکمل عام عدل و انصاف کا قتل عام کیا ہے۔ انصاف کی بات کرنے والا کر ہندو بھی ہوا تو اس کو بھی ختم کر کے ہی چھوڑا۔ مہاتما گاندھی کا کل اور کر کے کی موت اس کا واضح ثبوت ہیں۔

مودی یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اس ملک میں اچھے و دانے نہیں گئے، بے روزگاروں کو روزگار دیں گے، مہنگائی کو ختم کریں گے اور عوام کے اندر ناامیدی کا جو کرب بکھرا ہوا ہے اس کا مایامیت کریں گے، وہ داسو کرڈ لوگوں کی باتیں بناتے ہوئے بہر و شب لپٹنے میں کامیاب ہوئے لیکن ان کو ان کے ہی چاہنے والوں نے کچھ کرنے نہیں پایا، ان کے وعدے ہوئی ثابت ہوئے، وہ بچا پڑا ہے، انہیں غیر ملکی اسفار سے فرصت نہیں ہے جب کہ ان کا ملک اس زبردست انتشار اور اضطراب کا شکار ہے۔ اس ملک کا ایک ایک بچہ اچھے دنوں کی تلاش میں ہے، یہ کل کوٹل چاہئے اور ہمارے وزیر اعظم کے پاس کچھ دار باتوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

ان کی صفوں میں انتشار پھیل چکا ہے، وہ اس ملک کو کیا سنبھالیں گے ان سے تو ان کی اپنی پارٹی ہی نہیں سنبھال رہی ہے۔ کئی جاذب بغاوت کے آگاہ نمایاں ہیں، ممکن ہے کہ کسی بھی وقت بغاوت جیتا پارٹی سر پھول میں پھلا ہو جائے اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں کرنے پر مجبور ہوں۔ نریندر مودی ایک خاطر قسم کے انسان ہیں۔ انہوں نے یہ بات محسوس کر لی ہے کہ ان کے شرابے میں سے ہوا نکلی رہی ہے، انہیں صاف طور پر یہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ بہار اور بونے کا الیکشن ان کے دانت کھٹے کر دے گا۔ انہیں اپنی آنچ کو بچانے کے لئے کوئی حکمت عملی مرتب کرنی ہے، انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ مسلمانوں نے اور بالخصوص مسلمانوں کے مذہبی رہنماوں نے ان کی مخالفت جتنی شدت کے ساتھ کی تھی اتنی ہی شدت سے ہندو دوت ان کے کیس میں کھسک گیا تھا۔ ان کی مخالفت کچھ اس انداز سے ہوئی تھی کہ ان کو دل سے نہ چاہئے والے بھی ان کی حمایت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ علماء کی شدید ترین مخالفت نے انہیں ہندوؤں میں ہیرو بنا دیا اور پھر وہ پوری طاقت کے

شاید کہ اتر جائے کسی دل میں مری بات

بقلم خاص

تیار نہیں ہوتے، وراثت ادا کرتے ہوئے ایسی تنگ نظری اور تنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ جن لوگوں کے ہاتھوں میں شیخ رشتی ہے، جو لوگ شیخ وقتہ نماز سے غفلت نہیں برتتے ان کا بھی حال یہ ہے کہ جب ترکہ کی بات ہوتی ہے تو ان کا دم گھٹنے لگتا ہے اور وہ رافرا فر اختیار کرنے کے لئے موزوں یا غیر موزوں کوئی راستہ تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ماں باپ اپنی بیٹیوں کے ساتھ خود برائیاں کرتے لیکن ان کی سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں انصاف کی ذمہ داری پوری نہیں کر پاتے اور ان کے مرنے کے بعد ان کی بیٹیوں کے ساتھ کھلم کھانا انصافی ہوتی ہے۔ آزادی کے بعد لڑکیوں سے صحرائی زمین کا حق چھین لیا گیا تھا اور اب بیٹیوں کو سکائی زمین میں بھی اپنا حق جمانے کا حق نہیں رہا ہے۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی بہنوں کو شادی کے موقع پر بھیڑیدیا تھا تو اب انہیں ترکہ میں سے کیوں کچھ دیں؟ جہیز شریعت کا تقاضہ نہیں ہے اور جہیز عام طور پر اپنی ناک کی خاطر دیا جاتا ہے، اس میں بہنوں کے ساتھ ہمدردی کا پہلو کم ہوتا ہے اور ترکہ خالصتاً اسلام کا ایک قانون ہے اور ترکہ نہ دینے والا انتہائی گناہگار ہے جتنا گناہگار نماز نہ پڑھنے والا اور روزے نہ رکھنے والا ہوتا ہے۔ بلکہ ترکہ سے حق دار کو محروم کرنا ایک ایسی حق تلفی ہے جسے خدا معاف نہیں کرے گا۔ جب تک وہی معاف نہ کر دے جس کے ساتھ یہ حق تلفی ہوئی ہے۔ یہ صرف گناہ نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا ظلم بھی ہے اور اس سے محروم ماں باپ کی روح کو بھی صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور کبھی کبھی وہ خود بھی اللہ کی نظروں میں مزا کے حق دار بن جاتے ہیں۔

اس طرح کے مسائل پر عمل کرنے کے لئے مسلمانوں کو کاسا مسلم پرس لاء بورڈ کی بھی ذمہ داری ہے، جب مسلمان ہی حدود اللہ کی حفاظت نہیں کرے گا تو اسلامی قوانین کے خلاف غل غلاؤ کرنے والوں پر انکی اٹھانے کا اس کو کیا حق ہوگا۔ یہ شک مسلم پرس لاء بورڈ اسلامی قوانین کی حفاظت کیلئے انتہک جہد کر رہا ہے لیکن اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں میں حدود اللہ کا احترام اور اس کی حفاظت کرنے کا شعور پیدا کرے اور اس کیلئے کوئی طریقہ عمل سوچے۔ مسلمانوں میں یہ حس ہے، یہ جمود ہے، قہطل اور یہ عملی قابل نفوس ہے اور اس کے خلاف آواز اٹھانا وقت کی اہم ذمہ داری ہے۔

مسلم پرس لاء بورڈ کو قائم ہوئے ۳۳ سال ہو چکے ہیں، لیکن آج تک مسلمانوں میں اسلامی قوانین کو جاننے کا شعور پیدا نہ ہو سکا، بیشتر مسلمان ایسے ہیں کہ جنہیں نکاح و طلاق کے مسائل کی خبر نہیں ہے، پھر خوف خدا نہ ہونے کی وجہ سے یہ بھی ہو رہا ہے کہ طلاق دینے کے بعد بھی لوگ اپنی بیویوں سے رشتہ جوڑے رکھتے ہیں اور دنیاوی شرم کی وجہ سے اپنی غلطی کو چھپاتے ہیں یا پھر حیلے بازی کر کے معصیت کے جنگل میں عمر بھر بھٹکتے ہیں۔ جب سے عوام کو یہ ہینک پڑی ہے کہ حضرات مفتی سوال کی بنیاد ہی پر فتویٰ دیتے ہیں تو انہوں نے اپنے سوال کو اس طرح توڑ مڑ کر پیش کرنے کا عراج بنالیا ہے کہ بے چارہ مفتی بھی صحیح بات نہ جاننے کی وجہ سے صحیح فیصلہ نہیں کر پاؤ اور نہ جانے کتنی طلاقیں بڑ جانے کے باوجود بھی بے اثر رشتی ہیں۔ نکاح و طلاق کے علاوہ دوسرے معاملوں میں بھی مسلمان حدود اللہ سے بے پرواہ نظر آتا ہے۔ جہت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے، لیکن مسلم معاشرے میں ایک دوسرے پر ایسی ایسی ہتیمیں اچھالی جاتی ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف ایسے ایسے الزامات گھڑے جاتے ہیں کہ اللہ امان والا غیظ۔

ہمارے علاقے میں دیکھتے ہی دیکھتے نہ جانے کتنے قبرستان قبروں پر بے دردی سے پھاؤڑے چلا کر اپنی ذاتی پر اپنی بنائی گئی ہیں۔ کئی قبرستانوں میں پلاٹ کاٹ کر اس طرح فروخت کر دیئے گئے ہیں جسے یہ فروخت کرنے والوں کی ذاتی جائیداد تھی۔ وقف کی جائیدادوں کے ساتھ یہ سلوک انتہائی ہی لے لے ہوتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں خدا کا خوف عطا ہوتا جا رہا ہے۔ شرم دنیا میں خال خال باقی رہ گئی ہے۔ گناہ کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ نہ اللہ سے ڈر رہے ہیں اور نہ دنیا سے شرم رہے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کو سمجھانے والوں کو خود شرمسار ہونا پڑتا ہے۔ جب سے لوگ فضائل کی دنیا میں گم ہوئے ہیں جب سے مسائل سے قیامت خیز قسم کی غفلت ہے اور لوگوں کو دین کے مسائل کی بھی خوشبو میسر نہیں ہے۔ تقریباً بیس برس پہلے دیوبند میں لڑکیوں کو شادی کے وقت قرآن کریم اور ہنسی زیور دیا جاتا تھا، اب قرآن اور فضائل اعمال دی جا رہی ہے۔ جو اس بات کی واضح علامت کہ ہم اپنے بچوں کو مسائل سے دور کرنے کی مہم چلا رہے ہیں۔ وراثت کا معاملہ بھی قابل رحم بنا ہوا ہے۔ ماں باپ کے مرنے کے بعد بھائی اپنی بہنوں کو ترکہ دینے کے لئے خوشی سے

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کار کوئی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۸ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض و مقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نکلنے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، بچوں کی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دیکھ بھری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سر زمین پر ایک بچہ جانے اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ معنی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہو پٹل کا قیام زیر غور ہے جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا ادارہ ہے جو ۳۲ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمت میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ یہ کیسوں۔ ڈرافٹ اور چیک پر صرف

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔ ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

علم الاعداد

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خاص موضوع ”علم الاعداد“ بھی رہا ہے۔ جو لوگ اس علم سے واقف نہیں اور جو اس علم کی گہرائیوں کی خبر نہیں رکھتے وہ اس علم کی مخالفت کرتے ہیں اور کچھ لوگ مذاق بھی اڑاتے ہیں اور ہمارے وہ علماء جو دہری کتابوں سے کبھی باہر نہیں نکلے اور جنہیں اس علم کی مدرتوں گہرائیوں اور اس کی چاروکاری کی علم نہیں وہ ایک دم اس کے خلاف فتوے صادر کر دیتے ہیں لیکن جاننے والے جانتے ہیں اور اس علم کو پڑھنے والے سمجھتے ہیں کہ اس علم کی کتنی پکڑ ہے اور یہ علم تمام مقاصد حسنہ پر کس قدر محیط ہے اور کس کس طرح ہم سب کو بخیریت تک اور پروردگار تک پہنچاتا ہے اور اسلام کی برتری اور فوقیت کو ثابت کرتا ہے۔

طلسماتی دنیا نے علم الاعداد کو بہت آسان بنا کر اور بہت دلچسپ بنا کر پیش کیا ہے اور آج علماء کی اکثریت بہت تنہا کی گئی ہے اس علم کی گہرائیوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر ہم یہ دعویٰ کریں کہ علماء حق تک اس علم کو پہنچانے کا فریضہ طلسماتی دنیا نے ادا کیا تو ہرگز ہرگز غلط نہیں ہوگا۔ ”علم الاعداد“ کے کچھ نمونے ہدایت ناظر تین کی خدمت میں کئے جا رہے ہیں۔ انہیں پڑھ کر ناظرین کو اندازہ ہوگا کہ یہ علم برحق ہے اور اسکی وسعتیں اور اس کا پھیلو ہمارے ایمان و یقین میں اضافہ کرتا ہے اور ہمیں مالک حقیقی تک پہنچانے کی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔

علم الاعداد

حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

اعداد کی ضروری مفید معلومات

عدد	کلید خصوصیات	تکینہ	اہم تاریخ	عدد شریک حیات	مفید رنگ	عدد دوست	عدد شریک کاروبار
۱	فکر متصل کی زیادتی معتدل مزاج	پنجران، ہیرا، لؤلؤ، نیلم	۱۸، ۱۹، ۱۰۱	۷، ۹، ۲۱ حالات کا پابند	لکھا، پتلا، سیاہ	۸-۳	۸-۹
۲	مستقل مزاجی	موتی، مون اسٹون، عقیقہ کئی بھی رنگ کا	۲۹، ۳۰، ۱۱، ۲	۶، ۲۲	ہنر، سفید، پیلا	۷، ۲۱	۸
۳	امور انتظام میں مہارت	سبز عقیقہ، عقیقہ، یاقوت	۳۰، ۳۱، ۱۲، ۳	۶، ۳	ارغوانی، زعفرانی	۶، ۵، ۲، ۳، ۲	۶، ۵، ۲، ۳، ۲
۴	حقیقت پرستی	نیلم، ہنر، پتھر، کھراج	۳۱، ۳۲، ۱۳، ۲	۹، ۸، ۱	سبز، سیاہ، آسمانی، زرد	۹، ۸، ۲، ۱	۹، ۶
۵	صداقت و وفاداری	ہیرا، یاقوت	۲۳، ۱۲، ۵	۶، ۸، ۵	سفید، سیاہ، ہنر، سرخی	۹، ۳	۸، ۵
۶	فراخ دلی و وسعت نظری	نیلم، فیروزہ	۲۲، ۱۵، ۶	۳، ۶	نیلا، لکھا، پیلا	۹، ۳	۹، ۲
۷	عالی ظرفی، نیک نیتی	سنگ، طلسماتی، ہنر، پیلا	۲۵، ۱۶، ۷	۲، ۳، ۱، ۶، ۹	سبز، سفید، ہنر، آسمانی	۸، ۲، ۱	۶، ۲، ۳، ۲
۸	مختصی، عبادت مزاج	موتی، یاقوت، ہیرا	۲، ۱۵، ۷، ۸	۸، ۲، ۲	سرخ، کالا، پیلا	۸، ۲، ۱	۷، ۲، ۱
۹	پرسکون طبیعت، دور اندیش	مالک، ہیرا، پتھر	۲۷، ۱۸، ۹	۶، ۲، ۱	گلابی، سیاہی، مالک، سرخ	۹، ۶، ۲، ۱	۸، ۶، ۲، ۱

علم الاعداد

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

عقل اور "الاولا باب" ہی کو دی گئی ہے۔ اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں عیاں ہو جاتی ہے۔ دین و دنیا کے مزے وہی لوگ لوٹتے ہیں جنہیں اللہ نے صاحب ہوش و حواس بنایا ہے۔ گند ذہن لوگ اور عقل یافتہ لوگ نہ اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں سے ہی محض ہو سکتے ہیں اور نہ ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنی محدود عقل سے دیکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کی زندگی محدود و تعطل کا شکار رہتی ہے اور ان میں یہ اہلیت نہیں ہوتی کہ الفاظ کی گہرائیوں میں چھپے ہوئے مفہیم کا اور اک رکھیں۔

آج امت کی اکثریت کا حال ہے کہ وہ عقل و خرد اور وجدان و شعور سے بھی دامن نظر آتی ہے اور اسی لئے امت میں وہ کشش باقی نہیں رہی۔ جو دوسروں کو اپنی جانب کھینچنے کا ذریعہ بن سکے۔

حق تعالیٰ نے اس کا نیا امت میں بے شمار ایسے علوم بھی پیدا کئے ہیں۔ جن میں دسڑ حاصل کرنے کے بعد انسان اللہ کے بندوں کو متاخر بھی کر سکتا ہے اور ان کے سدھار کا ذمہ دار بھی بن سکتا ہے۔ کسی بھی علم میں خرابی اور بد عنوانی کی وجہ سے اس کو مکمل طور پر مسترد کر دینا قرین عقل بھی نہیں ہے اور قرین دین بھی نہیں ہے۔ علم اعداد وہ یا علم نجوم ان کی خرابیوں کی اصلاح کر کے انہیں ذریعہ خدمت بنانا شاید مسلمان کا فریضہ ہے۔ اگر اس طرح کے علوم سے امت مسلمہ پوری طرح سے بیزار اور کنارہ کش ہو گئی تو شاید یہ نقصان دہ ہوگا۔

ایک زمانہ میں انگریز ی تعلیم کی مخالفت بڑی حدت کے ساتھ کی گئی تھی لیکن آج کے ہندوستان میں مسلمانوں کا انگریز ی تعلیم سے نااہل ہونا بے علماء کو بھی محسوس ہونے لگا ہے اور بہت عرصہ گزرنے کے بعد یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ کے لئے انگریز ی اور ہندی بلکہ سنسکرت اور عبرانی و سریانی زبانوں کا جانتا بھی مسلمان کیلئے ضروری ہے اور ان زبانوں کے علم سے محرومی دعوت الی الخیر میں مانع بنی ہوئی ہے۔

عدد تقدیر: عدد تقدیر زندگی بھر ایک انسان سے وابستہ رہتا ہے کہ نہ کہ یہ نمبر قدرتی ہوتا ہے اور اس نمبر ہی میں وہ رازِ فطرت مخفی ہوتا ہے جو انسان کی تقدیر کی بنیاد ہے۔ شخصیت کے عدد کو بدل دینا انسان کے اختیاری چیز ہے۔ جب بھی نام میں تبدیل کر لی جائے گی شخصیت کا رنگ خود بخود بدل جائے گا لیکن تقدیر کے عدد کو بدلنا چونکہ انسان کے بس میں نہیں ہے۔ اس لئے تقدیر ابھی کو بدل دینا بھی کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ تاہم تقدیر و تدبیر کے ہم آہنگی سے بہت نتائج برآمد ہو سکتے ہیں لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان کو خواہہ قدرت سے حکمت و فراست کی دولت عطا ہوئی ہو۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے جس کو حکمت عطا کی گئی اس کو کثیر سرمایہ عطا کیا گیا۔ آج امت کا حال یہ ہے کہ وہ دین و دنیا کے معاملات میں کوئی عمل کیمنٹ کر اور دیگر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ اسی لئے زندگی میں ایک ایسا وجود اور تعطل پیدا ہو کر رہ گیا ہے کہ جس سے نجات نظر ہر ممکن نظر نہیں آتی۔

تقدیر کا عدد انسان کی تاریخ پیدائش سے برآمد ہوتا ہے۔ اگر انسان کے نام کا عدد تقدیر کے عدد سے ہم آہنگ ہو تو اس کی زندگی میں نشیب و فرازی بھر جائے گی لیکن اگر اس کے نام کا عدد تقدیر کے عدد سے ٹکراتا ہوگا۔ تو پھر حالات ہمیشہ غیر یقینی رہیں گے اور انسان کو زندگی بھر عجیب و غریب قسم کی آزمائشوں سے گزرنا پڑیگا۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بچوں کا اچھا نام رکھنے کی تاکید آئی ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ اچھا نام صرف اس نام کو کہتے ہیں جس کے معنی اچھے ہوں۔ اگر اچھے معنی کے ساتھ دوسری اچھائیوں کو بھی ملحوظ رکھا جائے تو اس میں کوئی بد عقیدگی نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکید امت کے عین مطابق ہوگا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ قرآن میں بار بار یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ قرآن حکیم ار باپ عقل کے لئے نازل ہوا ہے اور غور و فکر کی دعوت اہل

اس طرح برآمد ہوگا۔ $1 + 6 + 19 + 36 = 61$

جس شخص کی پیدائش ۱۹۹۸ء ہوگی اس کا عدد تقدیر کے برآمد ہوگا۔ یا مثلاً اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش یکم فروری ۱۹۸۰ء ہے تو اس کا عدد تقدیر اس طرح نکلے گا۔

$1 + 8 + 0 + 9 = 18 = 1 + 8 = 9$ یعنی عدد تقدیر ۹ ہے۔

یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ علم الاعداد میں صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لئے وہ شمار نہیں ہوتا۔ علم الاعداد میں ۱۱۰۲ اور ۱۲ ایک ہی درجہ رکھتے ہیں اور ان سے ۳ عدد برآمد ہوتا ہے۔

عدد تقدیر پر کیا ظاہر کرتا ہے؟

(۱) جس شخص کی تقدیر کا عدد ایک ہوگا۔ وہ ہمیشہ آزادی کا شائق رہے گا۔ کسی کی غلامی اور پابندی اس سے ہرگز ہرگز برداشت نہیں ہوگی۔ مزاج میں قدرے نرمی کے باوجود غرور و تکبر بھی ہوگا۔ کسی کی رائے پر عمل کرنا اس کے مزاج کے خلاف ہوگا۔ لیکن اس میں ذمہ داری نبھانے کی صلاحیت حد سے زیادہ ہوگی اور طبیعت میں بے پناہ استقلال بھی ہوگا۔ ایسا شخص باعوم لوگوں پر اپنا تسلط جمائے رکھے گا۔ یہ شخص فطرتاً بہادر بھی ہوگا اور حوصلہ مند بھی۔ جس شخص کی تقدیر کا عدد ایک ہوگا اس کو کسی بھی وقت عارضہ قلب لاحق ہو سکتا ہے۔ عام طور پر اس شخص کی صحت اچھی رہے گی۔ اور اس کے چہرے کا رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ جسم بھاری ہوگا۔ آنکھوں میں کشش ہوگی۔

(۲) جس شخص کی تقدیر کا عدد ۲ ہوگا۔ وہ عموماً طور پر کم نصیب ہوگا۔ بالخصوص عورتوں کے معاملات میں وہ بد بخت ثابت ہوگا۔ اس کی اگر کوئی چیز کم ہو جائے گی تو مشکل ہی سے ملے گی۔ اس شخص کے مزاج میں غمراہی نہیں ہوگا۔ اس وجہ سے اکثر اس کے بنائے کام بھی بگڑ جایا کریں گے۔ اس شخص کی زندگی میں سفر بے اہنہا ہوں گے اور اس کو زندگی کی خوشیاں اور راتیں حاصل کرنے کیلئے زمینیں بہت برداشت کرنی پڑیں گی۔ جس شخص کا عدد ۲ ہوگا اس کی صحت بہت زیادہ اچھی نہیں ہوگی۔

(۳) جس شخص کا عدد تقدیر ۳ ہوگا۔ وہ حد سے زیادہ فیاض اور دیرپا دل ہوگا۔ اس کی فیاضی فضول خرچی کی حد تک ہوگی۔ مخلوق سے

اسی طرح علم الاعداد، علم نجوم، علم فلک، علم جفر اور علم رمل جیسے علوم کی صرف مخالفت کر دینے سے نقصان کے سوا ہمارے دامنوں میں کچھ اور نہیں آ سکتا۔ اگر ان علوم کے کچھ اجزاء شریعت اسلامی اور عقیدہ توحید سے متصادم ہوں تو ان کی اصلاح کرنی چاہئے اور اگر اصلاح ممکن نہ ہو تو ان میں شکاک اجزاء کو مسترد کر دینا چاہئے۔ لیکن ان علوم کی مخالفت کر کے خود کو کامیاب سمجھنا شاید منجملہ نادانی ہے۔ کیوں کہ اس دور بھالت میں ان علوم کی ٹیکنیکی اداری ان لوگوں کے ہاتھوں میں چل گئی ہے جو گمراہ بھی ہیں اور گمراہ کن مزاج رکھنے والے بھی۔ ایسی صورت حال میں ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی ان ہی ہتھیاروں سے لیس ہو کر خدمت خلق کریں۔ جن ہتھیاروں سے لیس ہو کر دشمنان اسلام اور مروجہ عقیدہ گمراہی پھیلانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہیں۔ آج تعویذات اور روحانی عملیات کے راستوں سے جو بگڑاؤ آہستہ آہستہ پیدا ہوا ہے اس کا انکار کوئی بھی صاحب نظر نہیں کر سکتا اور اس کی وجہ نا اہلی، وہ عقیدہ کفر کے عاملین ہیں۔ علم الاعداد کی گرفت انسانی مزاج پر کس قدر مضبوط ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن یہاں ہم صرف ایک ہی مثال پیش کرنے پر اکتفاء کریں گے۔ شاہ جابر نے اسے سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ ۷۱ کا مفرد عدد ۸ ہے۔ یہ سال اس کی بادشاہت کا ۲۶ واں سال تھا۔ ۲۶ کا مفرد عدد بھی ۸ ہے۔ یہ دن اس کی آخری سالگرہ کا ۲۳۳ واں تھا۔ ۲۳۳ کا مفرد عدد بھی ۸ ہے۔ اس کو وفات کے آٹھوے دن دفن کیا گیا۔ یا مثلاً پاکستان کے بکرا کران جرنل ضیاء الحق کا عدد بھی ۸ تھا۔ ۹۷۹۷۹۷۹ کا مفرد عدد ۸ ہے۔ اس کے ساتھ سیاست میں داخل ہوئے۔ ۱۹۷۹ء کا مفرد عدد ۸ ہے۔ ۱۹۸۸ء میں وہ شہید کر دیئے گئے۔ اس کا عدد بھی ۸ ہی تھا۔ اور ہندوستان میں اُن کی شہادت کی خبر ٹھیک ۸ بجے نشر ہوئی۔ اس طرح کی ہزاروں مثالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اعداد کو اپنی قدرت سے ایک خاص گرفت عطا کی ہے۔ جو تا زندگی انسان پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ عدد تقدیر کس طرح برآمد کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۱۹۶۲ء ہے تو عدد تقدیر

ثابت ہوں گے۔ عمر کے آخری حصے میں اس کو گردوں کی بیماری ہو سکتی ہے۔ یا کوئی اذیت ناک مرض انہیں لاحق ہو سکتا ہے۔

(۷) جس کا عدد تقدیر ۷ ہوگا۔ اس میں اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنے کی عادت ہوگی۔ ایسا شخص تعریف کا محبوب ہوگا۔ ہر وقت یہ چاہے گا کہ لوگ اس کی تعریف میں مشغول رہیں۔ ایسے لوگ تنقید کو برداشت نہیں کر پاتے۔ اس شخص کو سیر و تفریح کا شوق ہوگا۔ عمر کے آخری حصے میں پیٹ کے کسی سنگین مرض کا اندیشہ رہے گا۔ ۷۷ عدد رکھنے والے لوگ جذباتی ہوتے ہیں اور اکثر سیلاب جذبات میں تنکھ و بے جان کی طرح بہہ جاتے ہیں۔

(۸) جس کا عدد تقدیر ۸ ہوگا وہ زندگی کے بیشتر معاملات میں کم نصیب ثابت ہوگا۔ لوگ اس پر اعتبار کرنا پسند نہیں کریں گے۔ اس کی زندگی حادثوں میں گھبرائی رہے گی۔ اس کی بیماریاں بھی طویل ہوگی۔ ایسے شخص کو عمر کے آخر میں خون اور یواگی کے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ ۸۷ عدد والے لوگ اپنی زندگی میں اہم کارنامے انجام دیتے ہیں لیکن یہ لوگ زیادہ تر ناقدی کا شکار ہوتے ہیں۔ دنیا ان کی قدر نہیں کرتی۔ (۹) جس شخص کا عدد تقدیر ۹ ہوگا۔ وہ عمومی طور پر تند خو اور بد مزاج ہوگا لیکن طبیعت کی نفاذی کی وجہ سے لوگ اسے عزیز سمجھیں گے۔ یہ شخص کبھی کسی نقصان میں پہنچے گا۔ لیکن اس شخص کا انتقامی جذبہ بہت سخت ہوگا۔ اگر اس کو کوئی چیز کم ہوگی۔ تو جلدی مل جائے گی۔

۹۷ عدد والے کو ناگہانی حادثات سے اکثر تکلیف پہنچیں گی۔ ایسے شخص کو اکثر دائمی امراض کی شکایت رہے گی۔ ۹۹ عدد والے کے توئی اچھے ہوں گے۔ رنگ سرخ ہوگا۔ عمر کے آخر حصے میں عارضہ قلب کا خطرہ رہے گا۔

☆ لالچی اور خوشامدی کو بالکل دوست نہ بنائیں، لالچی دوست ہر وقت امداد کا مستحق بنا رہتا ہے اور خوشامدی دوست طمع کے وقت بے حد تعریف کرتا ہے اگر طمع پورا نہ ہو تو چھروہ اپنی خوشامد کو عیب جوتی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

☆ فطرت اختلاط سے انسان کو کبھی بھی اچھا ماحول میسر نہیں آ سکتا، اس کی صورت یہ ہے کہ تنہائی کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکال کر اپنے اعمال کا احتساب کر رہے ہے۔

ہمدردی کا جذبہ سے زیادہ ہوگا۔ دوسروں کی خاطر ایسا شخص اکثر مسائل کا شکار نظر آئے گا۔ اس کے دوست کافی ہوں گے۔ لیکن اسے دوستوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ۳۷ عدد والے کے خیالات میں بلندی ہوگی۔ اس کی خواہش یہ ہوگی کہ ہمیشہ مالدار رہے۔ اور خوب پیسہ کمائے اور جمع کرے لیکن پیسہ جمع ہونے کی کبھی نوبت نہیں آئے گی۔ ۳۷ عدد والے کو پیٹ کی بیماریوں سے تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ اس شخص کو بجز سفر سبھی راس نہیں آئے گا۔ بلکہ خطرہ اس بات کا ہوگا کہ جزی سفر اس کے لئے ہلاکت کا باعث نہ بنے۔

(۴) جس شخص کا عدد تقدیر ۴ ہوگا۔ وہ اکثر مالی مشکلات کا شکار رہے گا۔ اس کے مزاج صداور ہٹ دھرمی ہوگی۔ طبیعت میں غصہ اور کئی قدر کینہ بردری بھی ہوگی۔ نظریات کے معاملے کا ایسا شخص کلیں کا فقیر ہوگا۔ اس میں مذہبی عصبیت حد درجہ ہوگی۔ خود کو نمایاں کرنے کا شوق ہوگا۔ عمر کے آخر میں یہ شخص خرابی خون کا شکار ہو سکتا ہے۔ عمومی طور پر ایسے لوگوں کی صحت متاخر ہوتی ہے۔ اس شخص کے تعلقات اعلیٰ افسروں سے قائم ہو سکتے ہیں۔ اس کو سفر میں کبھی راحت نصیب نہیں ہوگی۔

(۵) جس شخص کا عدد تقدیر ۵ ہوگا وہ طویل قامت ہوگا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ اور بہت چمک دار ہوں گی۔ ۵۷ عدد والے لوگ کاروبار کے معاملہ میں بہت سخت ہوتے ہیں اور ان میں سرفراپیے فائدے سے غرض ہوتی ہے۔ ۵۷ عدد والے افراد ان میں سے محبت کرتے ہیں۔ ۵۷ عدد والے شخص عمر کے آخر میں لتوے اور فاج کا شکار ہو سکتے ہیں۔

(۶) جس شخص کا عدد تقدیر ۶ ہوگا وہ صلح جو، امن پسند اور محبت نواز ہوگا۔ اس شخص کو بات چیت پر مکمل قدرت حاصل ہوگی۔ یہ شخص بہت نازک مزاج ہوگا اور چھوٹی سی تکلیف بھی اس کے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔ جسمانی طور پر یہ شخص غریب ہوگا۔ اس کے اعضاء معتدل ہوں گے۔ ۶۷ عدد والے افراد باعوم خوبصورت اور پرکشش ہوا کرتے ہیں۔ ۶۷ عدد والا شخص خواتین کے معاملے میں بھی خوش نصیب ہوگا۔ صنف نازک میں اس شخص کو ایک طرح کی مقبولیت حاصل رہے گی۔ ۶۷ عدد والے کو سفر میں آرام ملے گا اور سفر اس کے لئے باعث نفع بھی

اس مالک کی وہین پر اور ایک بلڈنگ تھی اس کا نام تھا 777 wto جو ۴ فلور کی تھی وہ بلڈنگ بھی اسی دن شام ۵:۴۲ پر گر گئی۔

$$۲=۱-۱۱=۱+۳+۷$$

$$۳=۱+۱-۱۱=۵+۳+۲$$

یہ بات تو ہو گئی کہ اعداد کس طرح خفیہ طور پر اپنا کام کرتے ہیں اب انشاء اللہ علم الاعداد کے ذریعہ یہ کوشش کریں گے کہ یہ حملہ کس نے کروایا اور کس نے نہیں۔

اب ہم سب سے پہلے مسٹر جارج واکر بش کے اعداد نکالیں گے۔

۲	۶	۳
۳	۱	۱
۵	۲	۲
	۱۱	۹

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اعداد خفیہ طور پر اپنا کام کرتے ہیں اور اعداد نے اپنا کام بڑی خوبی سے کیا، آپ کو یاد ہو گا کہ آج بھی اس حملہ کو ۹/۱۱ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اگر تاریخ سے ہی یاد کیا جاتا ہو تو ۱۱/۹ کیوں نہیں کہا گیا یہاں پر اعداد نے اپنا کام کیا اور اس واقعہ کو ۹/۱۱ کہا جانے لگا کیونکہ جارج واکر بش کے نام کے اعداد میں ہی وہ تاریخ نکل آ رہی ہے۔

دیکھئے جارج کے ۹ واکر کے ۱۱ اور بش کے ۵۔

دو عدد کا جن عدد ۵، بش کا عدد ۵۔

اس ۵ عدد پر تھوڑا غور کریں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ موت کا عدد بھی ۵ ہی آتا ہے۔

موت:

۴۰

۶

۴

$$۵=۱+۳$$

۱۳۰

یعنی ۱۱/۹ کے حملہ میں مرنے والوں اور عراق، افغانستان میں مرنے والوں کی موت کا ذمہ دار مسٹر جارج واکر بش ہے۔

امریکی حکومت نے جس تنظیم پر یہ الزام لگایا تھا، دنیا جانتی ہے

۲=۱+۱-۱۱=۹+۲
اگر ہم ۹۲=۱۰۲ تک گنتی کریں گے تو ٹوٹل ۱۱ فلور ہوں گے۔
۲=۱+۱-۱۱=۱۰:۱۰ منٹ پر ایک اور فلائٹ پنسلوانیہ کے جنگل میں گر کر تباہ ہوئی، ۲=۱+۱-۱۱=۱۰:۱۰

ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے پر جہاز نکلانے کے ۱۴ منٹ بعد ہی امریکی T.V. چینلوں نے ۹:۲۹ پر اعلان کر دیا کہ ہم پر آنکھ واری حملہ ہوا ہے۔
۲=۱+۱-۱۱=۹+۲

جس وقت ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے دوسرے ٹاور کے حملہ کی خبر مسٹر بش کو دی گئی وہ اسکول میں نکلاں دوم کے بچوں کے ساتھ تھے ۱۲ کا عدد ہرگز ۱۲:۲۹ منٹ پر مسٹر بش کا پہلا بھاشن کہ ہمارے ملک پر آنکھ واری حملہ ہوا۔ ۲۰=۹+۲+۹=۳۰ صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔ اس بھاشن کے بعد بہادر میرا مطلب ہے مسٹر بش ایئر فورس وائس مین بیٹھ کر فرار ہو گئے، ساری امریکی عوام کے بے یار و مددگار چھوڑ کر اور اڑن غائب ہونے کے بعد رات ۸:۳۰ پر پھر ہے T.V. نمودار ہوئے اور "مسٹر بہادر" نے کہا ہم دنیا کے کونے کونے میں آنکھ واد کا پیچھا کریں گے۔

$$۲=۱+۱-۱۱=۸+۳$$

دونوں بلڈنگوں میں مرنے والے سب سے چھوٹے بچے کی عمر ۲ سال اور سب سے بزرگ آدمی کی عمر ۸۳ سال تھی۔

$$۲=۱+۱-۱۱=۸+۳$$

حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق مرنے والوں کی تعداد اس

$$۲=۱+۱-۱۱=۲+۶+۳=۱۶۰۳$$

حملہ میں ۱۶۰۳ امیر جنسی ورکر جنہوں نے آگ بجھا یا لوگوں کی جانیں بچانے کی کوشش کی ان کے مرنے کی تعداد ۳۸۸۔

۲۰=۳+۸+۸ صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے مالک کا نام "یوری سلوا سائن" ہم اس نام کے اعداد نکالیں گے۔

ل ر ی ر ی س ل و ر ش ث ا ی ن

$$۵۰ \quad ۱۰ \quad ۱۰۰ \quad ۲۰۰ \quad ۳۰۰ \quad ۴۰۰ \quad ۵۰۰ \quad ۶۰۰ \quad ۷۰۰ \quad ۸۰۰ \quad ۹۰۰ \quad ۱۰۰۰$$

ٹوٹل ۵۶۸، اب اس کو جمع کریں گے۔

$$۲-۲۰=۱+۵+۶+۸$$

کہ اوہ امام چاہتے ہیں کہ اسامہ کی موت پر دوسری کامیابی حاصل کریں۔ جب کہ کئی خفیہ ایجنسیوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ ۲۰۰۱ء کو ہی مرگیا۔ ہمیں اس سے مطلب نہیں اسامہ زندہ ہے یا مرگیا یا امریکہ کے قید میں ہے، ہم یہاں علم اعداد کے ذریعہ یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کچھ کیا ہے اور چھوٹ کیا ہے۔

مضمون کی شروعات میں بیان کیا جا چکا ہے کہ علم الاعداد ایک سے لے کر ۹ عدد تک اپنی وسعت رکھا ہے، مطلب یہ کہ علم الاعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ باقی۔
 دوسرے اعداد جو بنتے ہیں اس سے مرکب ہو کر بنتے ہیں۔ ان دونوں عددوں کو دوسرے کے مقابل رکھا جائے تو ان کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔

۱۱۔ ۹۱ کے حملہ میں امریکہ کے مطابق ۱۹ اہائی بیکسز نے حصہ لیا اور قرآن شریف کی جس آیت میں اس حملہ کا اشارہ ملتا ہے وہ آیت نمبر ۱۰۹ ہے۔ علم الاعداد میں صفی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، مگر کے نکلنے کے بعد ۱۹ بنا۔ عدد ۹ کا ظاہر ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس حملہ کی حقیقت کو جاننے کے لئے علم الاعداد کا یہ سہارا لینا ہوگا۔

قائمین آپ نے دیکھا علم الاعداد کی گرفت کتنی مضبوط ہے اور
 اس علم سے کتنے ہی مسائل حل کئے جاسکتے ہیں۔

اس علم کی اور زیادہ جانکاری کے لئے مولانا حسن الہاشمی کی ”علم لا اعداد“ اعداد بولتے ہیں ”کرشمہ اعداد“ اعداد کا جادو“ کا مطالعہ کریں، آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ اس علم کی گہرائی کتنی ہے۔

اللہ آپ کو اور ہم کو اس علم کو سمجھنے اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے اور استاد محترم صاحب کو صحت اور تندرستی کے ساتھ سلامت رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری، فروری ۲۰۱۲ء)

☆☆☆

☆☆☆

☆☆☆

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون پر رابطہ کریں۔

09756726786

کود کیخنے سے یہی گمان ہوتا ہے کہ دریا کا پانی دونوں بلڈ گروں کو بہا کر لے گیا اور ہم دریا کے پانی سے مراد پٹرول کو بھی لے سکتے ہیں وہ بھی پانی کا ہی ایک حصہ ہے مگر اس کی خاصیت الگ ہونے کی وجہ سے ہم اس کو پٹرول کہتے ہیں۔ مٹاور سے جہاز نکلنے کے وقت ہر ایک جہاز میں ۲۰۰۰۰ لیٹر پٹرول تھا۔

اب ہمارے معنی بھی دیکھ لیجئے۔

بار : پھٹ جانے والی مغرب کرنے والی دنیا جاتی ہے کہ وہ
 عمارتیں اتنی مضبوط تھیں کہ کم سے کم ۳۰۰ سال تک اس کا وجود باقی
 رہتا۔ مگر وہ اپنی عمر کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی پورا نہ کر سکی اور دنیا نے یہ بھی
 دیکھا کہ وہ دونوں عمارتیں جہاز کے ٹکرانے سے پھٹ گئیں تھیں۔

اب ہم اس آیت مبارک کے اعداد نکالیں گے جس میں اس واقعہ کا اشارہ ملتا ہے، سورہ توبہ آیت نمبر: ۹۰ کے اعداد ۶۲۴ اس کو جمع کر کے توبہ کو عدد ۲۰ حاصل ہوگا $۲+۶+۴=۱۲$

کیا یہ قرآن شریف کا معجزہ نہیں ہے؟ یہ قرآن شریف کا معجزہ ہی ہے۔ مگر آج کا انسان خدا کی اس رکھ رکھاؤ کو بھولنے کے بجائے منسلکی لڑائی میں مصروف ہے اور قرآن شریف تو آج کل شکیس کی زینت بن کر رہ گیا ہے۔

اب کیوں نہ اسامہ کی موت کے بارے میں پتہ چان لیا جائے، امریکہ کے مطابق اسامہ کو ۲۰۱۱-۵-۲ کو پاکستان کے ایف۔۷ آبادی ہلال کالونی میں امریکی فوجیوں کے ہاتھوں مارا گیا، آپ یہاں پہنچی تاریخ غرور کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ بھی امریکہ کا سفید جھوٹ ہے، اگر ہم تاریخ کو لیں گے تو عدد ۲ حاصل ہوگا اور اگر ہم تاریخ مہینہ اور سال کا بھی مقررہ دے دنگا اس تو عدد ۲ حاصل ہوگا۔

دیکھئے $1+2+3+4+5+6+7+8+9+10=55$ اور جس حویلی میں
اسامہ کو مارا گیا تھا اس حویلی کا نمبر ۲۵۴ تھا، اس کا بھی مفرد عدد ہی
ہوگا۔

دیکھئے $1-2+3-4+5-6+7-8+9-10+11-12$ اب جب کہ بڑا اک اوپا مہ نے ۲۰۱۲ء کے انتخاب کے لئے اپنی دوسری میعاد کی امید واری کا اعلان کر دیا ہے، لہذا انہوں نے اسامہ کی ہلاکت سے اپنی انتخابی مہم کا عملاً آغاز کر دیا، بش نے زعمہ اسامہ کے نام پر دوبارہ اقتدار حاصل کیا جب

علم الاعداد

مولانا حسن الہاشمی

ترقی اور کامیابی میسر آتی ہے اور اگر کسی سن میں ایک کا عدد ایک سے زیادہ بار آ رہا اور اس سن کا مفرد عدد بھی ایک بن رہا ہو تو کامیابی اور ترقی کے امکانات اور زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ ایک کا عدد ستارہ شمس سے وابستہ ہے، اس لئے ایک عدد والے افراد کے لئے اتوار کا دن اہم ہے اور ان لوگوں کو شرف شمس جیسے لمحات حد سے زیادہ رس آتے ہیں، اگر یہ لوگ شرف شمس جیسے تعویذات کا استعمال کریں تو ان کی ترقی آسمان کو چھو جائے گی، شمس کا برج اسد ہے اس لئے ایک عدد والوں کے لئے ۲۳ جولائی سے ۲۳ اگست کے درمیان کا عرصہ اہم اور مبارک ہوتا ہے اور حرف ”میم“ ان کے لئے شش کا باعث بنتا ہے۔

وہ افراد جن کی تاریخ پیدائش یا نام کے اعداد کا مفرد عدد ۲ رہتا ہو تو یہ لوگ اپنے ماحول سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں انہیں اپنے ماحول سے باہر کی دنیا میں جھانکنا پسند نہیں ہوتا یہ لوگ جذباتی طور پر غیر مستحکم ہوتے ہیں اور حالات حاضرہ سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور یہ لوگ دوسروں پر اپنا رنگ چھوڑنے کے بجائے خود دوسروں کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔ اگر عدد ۲ کی تاریخ پیدائش میں ایک دفعہ سے زیادہ آئے یا اگر حرف ب یا اس کے مماثل حروف ایک دفعہ سے زیادہ آئیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ۲ عدد والے افراد دنوں حراج کا حامل ہے یہ کسی ایک جگہ جم کر رہنا پسند نہیں کرے گا اور وہ اپنی زندگی میں ایک کاروبار یا کسی ایک معاملے سے جڑ کر نہیں رہ سکے گا۔ عدد ۲ سے منسوب افراد سیاست، پر اسرار علوم، ڈپلومیسی اور وکالت جیسے پیشوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنے ارد گرد لوگوں کی پھڑپھڑ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ۲ عدد والے افراد میں جذبات پرستی ہوتی ہے، سیر و سیاحت کے انہیں خاص طور سے لگاؤ ہوتا ہے، یہ لوگ عدم استحکام کا شکار ہوتے اور ان کے اندر ایک عجیب طرح کا جوار بھانسا رہا رہتا رہتا ہے، دو عدد والے افراد بیک وقت مذہب کی زبردست موافقت بھی کرتے ہیں اور مخالفت بھی، یہی سب ہونے کے باوجود بعض ایسے

نام کا مفرد عدد نکالنے کی مثال:

حامد علی: ح الف م و ع ل ی

۱ ۸ ۳۰ ۴۰ ۱۰ ۳۸ ۱۰ = ۱

گویا کہ حامد علی کے نام کا مرکب عدد ۱۷ اور مفرد عدد ایک ہے۔

تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کی مثال:

تاریخ پیدائش ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء

۸-۲۶=۱۹+۳۴+۳

وہ افراد جن کی تاریخ پیدائش یا نام کے اعداد کا مفرد عدد ایک ہو انہیں اپنے مقصد میں کامیابی کا سو فیصد یقین ہوتا ہے اور وہ زندگی میں آگے بڑھنے کا حوصلہ اور ولولہ رکھتے ہیں، انہیں اپنے اوپر بھر و سوار مکمل اعتماد ہوتا ہے، وہ آگے ہی آگے جانے کے قائل اور خواہش مند ہوتے ہیں، یہ لوگ بہت کم متحکم محسوس کرتے ہیں یہ لوگ عام طور پر ایسے کام کا انتخاب کرتے ہیں جس میں وہ نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ دولت بھی کمائیں، اگر الف یا الف کے مماثل حروف نام کے حرف میں ایک سے زیادہ مرتبہ آئے تو یہ ایک عدد والے کے گھنڈ، تعلقی اور تکبر میں اضافے کا باعث بنے گا اور یہ بہت دھڑکی کی علامت بھی ہوگا۔ اگر عدد ایک کسی کی تاریخ پیدائش میں ایک سے زیادہ دفعہ آئے تو یہ اس بات کی خدمت ہوگا کہ اس شخص میں تکبر، گھنڈ اور خود نمائی ہوگی، ان خامیوں سے بے پروا اس کے دشمنوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اگر یہ شخص حیثیت میں کم تر عہدے پر فائز ہو تو اپنے اعلیٰ افسران اور مالکان سے ہر وقت جھگڑتا رہے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نہ کسی کا باؤ پسند کرے گا اور نہ کسی کی بڑائی برداشت کرے گا۔

عدد ایک کی منسوبیات میں حصرانی، اقتدار، عہد، بلند اقبالی، چیرمینی، تکبر، گھنڈ، بڑائی، عروج، ہنرمندی بڑے بڑے کام اقتدار پرستی شامل ہے۔

جس سن کا مفرد عدد ایک بنتا ہو اس سن میں ایک عدد والے افراد کو

زمانہ اہم اور مبارک ہوتا ہے اور حرف 'ف' ان کے لئے باعث کشف ہوتا ہے۔

وہ افراد جن کی تاریخ پیدائش کا عدد یا نام کا مفرد عدد '۳' ہوتا ہے تو ان لوگوں کی زندگی نصیب و فراز میں گزرتی ہے، یہ لوگ کسی ایک جگہ جم کر کام نہیں کر سکتے۔

'۳' عدد کے لوگ انسان دوست ہوتے ہیں اور یہ لوگ مشکلات کا جم کر مقابلہ کرتے ہیں لیکن کسی ایک مقام پر زیادہ دنوں تک جم کر رہنا ان کے شاید نصیب میں نہیں ہوتا، نمبر ۲ کے کام ان لوگوں کو رس آ جاتے ہیں اور انہیں لائری وغیرہ میں نمایاں کامیابی ملتی ہے۔

'۳' عدد کے افراد سائنس داں، ڈاکٹر، انجینئر، الیکٹریشن اور کھیل کھانڈے ماہر ہوتے ہیں۔

بنی حشرات کے نام میں حرف 'د' یا اس کے مماثل حروف ایک سے زیادہ بار آئیں یا ان کی تاریخ پیدائش کے اعداد میں عدد '۳' ایک سے زیادہ بار آئے تو سمجھ لیں کہ یہ شخص حد سے زیادہ بزدل اور حد سے زیادہ انجمن اور تہذیب کا شکار ہوگا اور کسی بھی جگہ اس کو استحکام نصیب نہیں ہوگا۔

جس سن کا مفرد عدد '۳' یا جمعہ ہو یہ سال '۳' عدد والوں کو رس آتا ہے اور بالعموم لپ کے سال '۳' عدد والوں کے لئے خوش نصیبی کا پیغام لے آتے ہیں، جس سن میں '۳' کا ہندسہ ایک سے زیادہ بار آیا ہو تو یہ سن بھی '۳' عدد والوں کے لئے روشن امکانات رکھتا ہے۔

عدد ۳ کا پیرائس سے منسوب ہے اور اس کا برج دلو ہے، اس لئے '۳' عدد والوں کے لئے ۲۱ جنوری سے ۱۹ فروری تک کا زمانہ اہم اور مبارک ہوتا ہے 'حرف ث، ش، س، اور ص ان کے لئے باعث کشف ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد '۳' یا نام کا مفرد عدد '۳' ہوتا ہے وہ لوگ بہت جذباتی لیکن محسوس قسم کے لوگ ہوتے ہیں، یہ لوگ کبھی کبھار کے فقیر بن سکتے، یہ اپنے مفادات کی خاطر کبھی بھی وقت کوئی بھی راستہ اختیار کر سکتے ہیں، '۳' عدد کے افراد اپنی خواہش کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں اور انہیں ہر وقت صرف اور صرف انقراض سے غرض ہوتی ہے، یہ دولت کی خاطر ہر طرح کی بے آرا می برداشت کر لیتے ہیں ان کی فطرت ہم جوئی کی طرف مائل ہوتی ہے یہ لوگ اکثر و بیشتر سفر میں

مقامات پر پیسہ خرچ کرنے کا نام نہیں لیتے جہاں پیسہ خرچ کرنا احد ضروری ہوتا ہے، اس لئے ان کے بارے میں کبھی کبھی نکل کا گمان ہونے لگتا ہے۔ جس سن کا مفرد عدد '۲' بنتا ہو وہ سال '۲' عدد والے افراد کو رس آتا ہے اور اگر اس سن میں '۲' کا عدد ایک سے زیادہ ہو تو اس سال ترقی اور کامیابی کے امکانات اور زیادہ روشن ہوتے ہیں '۲' عدد والے افراد کا ستارہ قمر ہوتا ہے اور قمر برج سرطان سے وابستہ ہے، اس لئے '۲' عدد والے حضرات کے لئے ۲۲ جون سے ۲۳ جولائی کے درمیان کا عرصہ اہم اور مبارک ہوتا ہے اور حرف 'ح' اور 'ه' ان کے لئے کشف کا باعث ہے۔

وہ افراد جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد یا نام کا مفرد عدد '۲' ہوتا ہے ایسے لوگ طرح طرح کی مشکلات کا شکار نظر آتے ہیں '۲' عدد والے افراد کی سوچ و فکر اچھی ہوتی ہے، یہ لوگ صاف شہرے کیلئے بننے کے عادی ہوتے ہیں اور بہت ہی خوش مذاق قسم کے لوگ ہوتے ہیں یہ لوگ بالعموم انصاف پسند ہوتے ہیں '۲' عدد سے منسوب افراد منجم، مدیر، ادیب اور زیادہ تر منجم ہوتے ہیں اور علمی تحریک میں شامل ہونے کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔ انہیں مادی فوائد کی زیادہ طلب نہیں ہوتی۔ یہ لوگ روحانی فوائد کے زیادہ خواہش مند نظر آتے ہیں '۲' عدد والے لوگ مالی وسعت سے بہرہ ور ہوتے ہیں، ذہنی طور پر آسودہ ہوتے ہیں، امید پرست قسم کے لوگ ہوتے ہیں، فضول خرچی ان کا خاص نسب ہوتی ہے، فضول خرچی کی وجہ سے یہ لوگ اکثر مقروض رہتے ہیں '۲' عدد کے لوگ زیادہ تر ملازمت کا پیشہ اختیار کرتے ہیں لیکن کاروبار میں بھی انہیں خاصی کامیابی مل جاتی ہے لیکن یہ لوگ رقم پس انداز کرنے کے اہل نہیں ہوتے، جس نام میں حرف 'ج' ایک سے زیادہ بار یا تاریخ پیدائش میں '۳' کا ہندسہ ایک سے زیادہ بار ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخصیت حد سے زیادہ شور وغل اور ایجنی ٹیشن کی صلاحیت رکھتی ہے اور ایسے لوگ حد سے زیادہ خرچہ لے جاتے ہیں۔ جس سن کا مفرد عدد '۲' بنتا ہو اس سال میں '۳' عدد والے افراد کو ترقی اور عروج نصیب ہوتا ہے اور جن سنوں میں '۳' کا عدد ایک سے زائد بار آیا ہو اس سال کامیابی اور عروج کے امکانات اور زیادہ روشن ہو جاتے ہیں '۳' کا عدد ستارہ مشتری سے منسوب ہے اور مشتری کا برج قوس ہے، اس لئے '۳' عدد والے افراد کے لئے ۲۳ نومبر سے ۲۴ دسمبر کے درمیان کا

پیدا کرے گا۔

جس کا عدد ۶، بنتا ہووے ۶، عدد والوں کے لئے ترقی اور عروج کا پیغام لاتا ہے اگر کسی میں ۶ کا عدد ایک سے زائد بار آئے تو اس سال ۶، عدد والوں کے لئے اچھے امکانات اور روشن ہو جاتے ہیں۔

۶، کا عدد ہر ستارہ سے منسوب ہے اور یہ برج ثور سے متعلق ہے اس لئے ۶، عدد والوں کے لئے ۲۱ اپریل ۲۱ مئی کے درمیان کا زمانہ اہم اور مبارک ہوتا ہے، حرف 'ب' اور 'و' ان کے لئے کشش کا باعث ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد ۶ یا جن کے نام کا مفر عدد ۶ ہے، بننا ہو تو یہ لوگ اپنے اندر ایک طرح کی شدت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی حرکات سے اچھے حالات کو مزید اچھا اور برے حالات کو مزید برا کر دیتے ہیں ان کی طبیعت بے چین ہوتی ہے ان کے دل داغ اضطراب کا شکار رہتے ہیں۔ یہ لوگ بالعموم شکی مزاج ہوتے ہیں اور حد سے زیادہ ڈکی افس بھی ہوتے ہیں معمولی باتوں پر ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے، یہ لوگ مظلوم کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں، کسی کو پریشانی میں مبتلا دیکھ کر خود پریشان ہو جاتے ہیں بہت نازک مزاج ہوتے ہیں اور حد سے زیادہ محبت پرست یہ لوگ انتظامی امور سنبھالنے میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں، عدو کے منسوب یہ ہیں معاہدے، تمکیل مقاصد، مقامات مقدسہ کی زیارت، روحانی علوم، شریک زندگی سے امید وافا، احساس متری، ملوک خراجی، فریب خوردگی وغیرہ۔

جن افراد کے نام کے حروف میں زیادہ سے زیادہ حروف ایک سے زائد بار ہوں یا جن کی تاریخ پیدائش میں سات کا عدد ایک سے زائد بار ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ شخص دھوکے باز بھی ہوگا اور دھوکے بازی کا شکار بھی ہوگا۔

جن کے نام و تاریخ میں ۷، عدد کی بار آتا ہے انھیں نمبر ۷ کے کام خوب رس آتے ہیں لیکن ان کو قیود و بند کی مشقتوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

جس کا عدد ۷، بنتا ہو یہ سن ۷، عدد والوں کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے اگر کسی سن میں ۷، کا عدد ایک سے زائد بار آئے تو کامیابی اور ترقی کے امکانات مزید روشن ہو جاتے ہیں۔

۷، کا عدد نیچوں ستارے سے منسوب ہے اور اس کا برج حوت

رہتے ہیں اور اپنے فائدے کی خاطر کسی بھی جگہ جانے سے نہیں چوکتے یہ لوگ حصول دولت کے لئے ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں اور دولت کے لئے بھاگ دوڑ کرنا ان کی فطرت میں ہوتا ہے یہ لوگ زبردست موقعہ شناس ہوتے ہیں اور کسی بھی قیمتی لمحہ کو ضائع نہیں کرتے، ۷، عدد سے منسوب لوگ ڈاکٹر، حکیم، سرجن، وکیل، تاجر، سلیز مین، سکرپٹری یا صحافی ہوتے ہیں۔

جن افراد کے نام میں حرف 'ا' یا اس کے مماثل حروف ایک سے زیادہ ہوں یا جس فرد کی تاریخ پیدائش میں ۵، کا عدد ایک سے زیادہ بار آ رہا ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص انتہائی خود غرض اور انتہائی مفاد پرست ہے اور اس کو صرف اپنے مفادات اور اپنے ذاتی فائدے کے مطلب ہوتا ہے ایسا شخص کسی کے لئے بھی کوئی قربانی نہیں دے سکتا، یہ صرف اپنے مفادات کے بارے میں ہی سوچتا رہے گا۔ عدد ۵، ستارہ عطارد سے وابستہ ہے اور اس کا برج جد ہے اس لئے ۲۲ مئی سے ۲۱ جون کے درمیان کا زمانہ ۵، عدد والوں کے لئے اہم اور مبارک ہوتا ہے۔ حرف 'ک' اور 'ق' ان کے لئے باعث کشش ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد ۵، کا مفر عدد نام کا عدد ۶، ہوتا ہے وہ لوگ بہت امن پسند اور بہت ہی محبت پرست قسم کے انسان ہوتے ہیں، یہ لوگ دوست و لوازم ہوتے ہیں اور دشمنوں کو بھانسنے کی ان میں صلاحیت بھی ہوتی ہے انہیں اچھی گفتگو کرنے کا سلیقہ آتا ہے اور یہ حسن انتظام کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں یہ لوگ تجارتی اداروں اور فلاحی تنظیموں کے سربراہ بننے کی اہلیت رکھتے ہیں ان لوگوں کو مقبولیت عامہ نصیب ہوتی ہے۔

عدد ۶، عیش و نشاط، خوش حالی، حسن تعلقات اور حسن ظرافت سے وابستہ ہے ۶، عدد کے لوگ اچھے منتظم اچھے فنکار اور قابل اعتبار دوست ہوتے ہیں لیکن اپنی مزاج کی خشکی کی وجہ سے یہ اکثر اچھے ساتھیوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

کسی شخص کے نام میں اگر حرف و یا اس کے مماثل حروف ایک سے زائد ہوں یا کسی کی تاریخ پیدائش میں اگر عدد ۶، کا عدد ایک سے زائد بار ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ۶، عدد کی شخصیت والا انسان عمر بھر حاسدوں کے حسد اور رشے داروں کی سازشوں کا شکار رہے گا اور اپنے نجل کی وجہ سے یا اپنی تنگ نظری کی وجہ سے اپنے لئے خود ہی مسائل

زندگی میں نشیب و فراز کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن زوال کے بعد عروج ان کا مقدر ہوتا ہے۔ '۹' عدد کی منسوبات یہ ہیں، سیاسی، میکینک، ادیب و شاعر، ڈاکٹر، جج، جغرافیہ دان، گرم مزاجی، حصول اقتدار، صلح وغیرہ۔ جن حضرات کے نام میں حرف 'ط' یا اس کے مماثل حروف ایک سے زائد بار آئے جن حضرات کی تاریخ پیدائش میں ۹ عدد ایک سے زائد بار آئے تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ شخصیت حد سے زیادہ مقبول اور مستحکم ہے اور اس شخصیت کو کامیابی اور شہرت و مقبولیت سے روکنا ممکن نہیں ہوگا۔ جس سن کا مفرد عدد '۹' بنتا ہو وہ سال '۹' عدد والوں کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے اور اگر کسی سن میں '۹' کا عدد ایک سے زائد بار آ رہا ہو تو کامیابی، ترقی اور مقبولیت کے امکانات اور زیادہ روشن ہو جاتے ہیں '۹' کا عدد ستارہ مرجع سے منسوب ہے اور اس کا برج حمل ہے، اس لئے '۹' عدد والوں کے لئے ۲۱ مارچ سے ۲۱ اپریل کا زمانہ اہم اور مبارک ہوتا ہے، حرف 'الف'، 'ع'، 'اور' ان کے لئے باعث کشش ہوتے ہیں۔



حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی ویو ہند (یوپی)

پین کوڈ نمبر: 247554

ہے، اس لئے '۸' عدد والوں کے لئے ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ کے درمیان کا زمانہ اہم اور مبارک ہے، حرف 'ج' اور، ان کے لئے باعث کشش ثابت ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد '۸' ہو یا جن کے نام کا مفرد عدد '۸' ہو تو ایسے لوگ انقلاب سے دو چار رہتے ہیں ان کی زندگی میں نشیب و فراز بہت ہوتے ہیں اگرچہ یہ لوگ وطن پرست اور صلح پسند ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی مخالفوں کا شکار رہتی ہے اور یہ لوگ ہمیشہ خطرات سے گھرے رہتے ہیں۔ ۱۸ عدد والے لوگ کامیاب لیڈر ہوتے ہیں بہترین سیاست دان ہوتے ہیں یہ لوگ بہت اچھے کام بھی کرتے ہیں لیکن پھر بھی یہ ہدف ملامت بنے رہتے ہیں۔

۱۸ عدد کے منسوبات یہ ہیں تحریمی امور، ویو، میکینری، بدنامی، خوف و خطرات، بربادی، ناگہانی موت، باطنی صحت، گھر سے بے گھر ہونا طرح طرح کی بندشیں، آگ، پانی اور عداوت سے حادثات وغیرہ۔ جن افراد کے نام میں حرف 'خ' یا اس کے مماثل حروف ایک سے زائد بار ہوں یا جن کی تاریخ پیدائش میں '۸' عدد کا انسان محنت سے بہرہ ور ہوگا اور اس کو قدم قدم پر محنت اور پیار کرنے والے پیش آتے رہیں گے، اگرچہ اس کو مختلف ہنگاموں سے گزرنا پڑے گا لیکن مقبولیت عامہ اور عوام و خواص کی چاہت اس کو ہمیشہ میسر رہے گی جس سن کا مفرد عدد '۸' بنتا ہو وہ ۱۸ عدد والوں کے لئے اہم اور مبارک ہوتا ہے جس سن میں '۸' ہندسہ ایک سے زائد بار ہو وہ ۱۸ عدد والوں کے لئے مفید خوشیوں کے پیغام لاتا ہے۔ '۸' کا عدد ستارہ حمل سے منسوب ہے اور اس کا برج جدی ہے اس لئے ۲۳ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان کا زمانہ ان کے لئے اہم اور مبارک ہوتا ہے 'ح'، 'خ' اور 'گ' ان کے لئے باعث کشش ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد '۹' یا جن کے نام کا مفرد عدد '۹' بنتا ہو وہ لوگ باعمل، مسلسل جدوجہد کرنے والے اور انتھک محنت کرنے والے ہوتے ہیں، یہ لوگ ہر طرح کی مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان لوگوں کی دلچسپی، تعلیم، فنون لطیفہ جیسے پیشوں سے ہوتی ہے اور یہ لوگ ہر جگہ اونچے عہدوں کے متلاشی ہوتے ہیں '۹' عدد والے لوگ بالعموم صنف نازک کی طرف مائل رہتے ہیں اور صنف نازک کو کبھی ان کی ذات میں دلچسپی رہتی ہے۔ '۹' عدد والے حضرات کو

علم اعداد

اعداد کی خصوصیات

شخصیت کا نمبر

حق میں نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک طنسار پارٹیوں کا شائق ہے۔ ناچ اور خوش وقتی کا دلدادہ ہو۔ اس صورت میں اس کے لئے عقل مند رہی ہوگی کہ وہ اپنے نام کے لہجہ بدل ڈالے اور اگر ممکن ہو تو از سر نو نیا نام رکھے۔ جہاں کی اپنی پسند اور ناپسند پر انحصار رکھتا ہو۔

جن لوگوں کے نام انگریزی زبان میں ہیں۔ مثلاً Rita نام کی لڑکی کا نمبر ۷ ہے۔ اگر یہ نام اعلیٰ اسپرٹ کے حق میں نہیں۔ وہ سچے بدل دے۔ اپنے نام میں رکی بجائے تبدیل کر لے اس طرح وہ اپنے ذاتی نمبر میں کامیاب اختیار کر سکتی ہے جو کہ ہزاروں عمدہ نشانی کا ہے اور اس نوجوان کی توجہ جس کو وہ اپنا دل چسپی ہو۔ مہمل کرنے اور حق پانے کے لئے یہ بہت سرعت سے مدد کرنے کا کسی طرح سے بھی نمبر ۲ چاہئے والوں کو دور بھیجنے پر اس لئے ہوگا۔ جس طرح کہ عدد کی خاصیت ہے۔ اسی طرح اگر کسی کا نام علم دین ہے۔ جس کے عدد ۶ ہیں اور ۶ عدد اس کے موافق نہیں تو سچے میں تبدیل کر لے۔ علم الذہن لکھ سکتا ہے۔ اسی طرح اس کا نمبر ایک ہو جائے گا۔ یا موافق عدد حاصل کرنے کے لئے نام بھی بدل سکتا ہے۔

اب ہم اعداد کی شخصی اور ذاتی خاصیتوں کا اظہار کرتے ہیں۔

شخصیت نمبر کے ایک عدد کی خاصیتیں

۱۔ یہ نمبر نہایت اچھے مجلسی آداب رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ اس نمبر کا حامل نہایت نرم دل شائستہ اطوار کا مالک ہوگا اور اس کے دوست اس کے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اس شخص کے دوست اس کے دلدادہ ہونگے اور اس کے دشمنوں کے دل میں جذبہ انتقام بہت کم ہوگا۔ اس کے دوستوں کا حلقہ بہت وسیع ہوگا۔ محبت کے سلسلے میں یہ شخص بہت کامیاب رہے گا اور اس کا محبوب اسے نہایت شدید محبت

شخصیت کا نمبر معلوم کرنے کے لئے وہ نام جس سے آپ کو آپ کے دوست، رشتہ دار یا واقف کار پکارتے ہیں۔ استعمال کرنا پڑے گا۔ مثلاً اگر آپ کا نام محمد اقبال ہے لیکن آپ کے دوست یا رشتہ دار موما بانی کا نام پکارتے ہیں تو آپ اپنی شخصیت کا نمبر بانی کے اعداد میں پائیں گے۔ نہ کہ اقبال میں بانی نام آپ کی اور ان ملاقاتوں پر بے روک ٹوک اثر کرتا ہے۔ یہ آپ کے ایک روح کا اظہار ہے۔ یہ نمبر لوگوں کے متعلق تعلقات کا اظہار کرے گا۔ جو محبت دوستی یا رشتہ داری سے آپ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

آئیے ہم بتائیں کہ شخصیت نمبر کی طرح معلوم کیا جاتا ہے۔ حروف تہجی کے نقشے کو دیکھتے ہوئے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ ب کے ۲ عدد میں الف کا ایک ل کے ۳ عدد اور ی کا ایک کل نمبر سات ہوئے۔ یہ نمبر بانی کا شخصیت کا نمبر ہے۔

اب محمد اقبال کے نام کے اعداد نکالیں تو معلوم ہوگا کہ اس کا نمبر ایک ہے۔ یہ محمد اقبال کا ذاتی نمبر ہے۔

محمد اقبال کی صورت میں نمبر ایک ظاہر کرتا ہے کہ یہ مجلس آداب شائستہ اطوار ہے۔ دوستوں میں اس کی قدر و منزلت ہوگی۔

شخصیت نمبروں کی تفصیل اور خاصیت معلوم کرنے سے پتہ لگے گا کہ بانی اور محمد اقبال کے علیحدہ علیحدہ اعداد کس کس قسم کا اثر ان کے نام پر رکھتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ ان کی شخصیت کا نمبر ان کے ذاتی نمبر میں پوری طرح تناسب ہی رکھتا ہو۔

ایک اور بات نوٹ کر لیں۔ مثلاً ایک شخص کا نمبر ۷ ہے۔ یہ نمبر فتح کی چمکتی حمزہ کو سوچتی بھی بات ہے۔ زندہ ولی اور اعلیٰ اسپرٹ کے

کرے گا۔

گرم جوشی جو پہلی بار ملنے سے دل میں گھر کر لے گی وہ دیر پا نہ ہوگی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جو انجام ہوگا وہ شکستہ دلوں کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

۶۔ یہ نمبر وفاداری اور انکساری کا ہے۔ اس نمبر کا حامل نہایت نرم اور مددگار دل کا مالک ہوگا۔ جو کسی جھوٹے آدمی کے خود ساختہ افسانے پر بھی ایک دم پکھل کر موم ہو جائے گا۔ یہ دوسروں کی مدد کرنے کے لئے اپنی ہمت سے باہر ہو جائے گا۔ اس کی محبت بے لوث، جذبات سادہ اور محسوسات قطعی طور پر شریفانہ ہوں گے۔ اس کی زندگی اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے وقف ہوگی۔

۷۔ یہ نمبر زیادہ سماجی زندگی کا حامل نہیں۔ یہ نمبر زیادہ ان کو موافق ثابت ہوگا جو طبعاً خاموش ہوں اور زیادہ اپنی سوسائٹی میں مدد دے کے۔ تاہم یہ چند ان دوستوں کا دیر تک وفادار رہے گا جن سے انہیں انتہائی عقیدت ہے۔ اس کے دوست کم ہوں گے لیکن دیر پا۔ اس نمبر کا حامل چال بازیوں سے قطعی طور پر دور ہوگا۔ وہ مجرود نیاز شدہ کہے گا۔ چاہے اس کی کتنی بڑی قیمت دینی پر۔

نمبر ۸ کی طرح یہ نمبر بھی زیادہ چالاکا پر دلالت نہیں کرتا لیکن اس نمبر کا حامل کمزور طبیعت کا مالک نہیں ہوگا۔ اس کی قوت ارادی مضبوط ہوگی اور وہ جذبات دل میں ٹھان لیں گے اس پر قائم رہیں گے۔ اس نمبر میں یہ اہلیت ہے کہ وہ اپنی قوت ارادی کے بل بوتے پر اپنی محبوبہ کا دل فتح کر سکتا ہے۔ وہ اپنے دوستوں کی صلاح و مشورہ کے برخلاف شادی کرے گا لیکن اس کی شادی کا مایاب رہے گی اور شادی کے بعد حقیقی سزت حاصل کریگا۔ عموماً اس کے دوست چال باز اور مکار ہوں گے۔

۹۔ نمبر ۹ کے زیر اثر آدمی اپنے جذبات میں انتہا پسند ہوگا۔ محبت کے سلسلے میں اس کے جذبات قوی اور رشید ہوں گے اور وہ کسی اس شخص سے خوش نہیں گے۔ جو ہلکی طبیعت اور متلون مزاج ہوں گے۔ ان کے دوست آسانی سے پیدا ہو جائینگے۔ کیونکہ کہ نمبر ۹ شخصی جاذبیت کا بھی حامل ہے۔ ان کا فیصلہ اور ان کے جذبات باہمت ہوں گے اور اگر انہیں زندگی کا ساتھی بھی نمبر ۹ مل جائے تو دونوں مل کر طوفان اٹھا سکتے ہیں۔

عدد قسمت : یہ نمبر زندگی بھر ہم سے متعلق رہتا ہے

۲۔ یہ نمبر نہایت روحانی شخصیت پر دلالت کرتا رہے گا۔ اگر اس شخص میں کوئی اور صفت نہ ہو تو اپنی قوت گفتار اور حرکات سے دوستوں کو متاثر کرے گا۔ اس طرح اس کے دوست بہت پیدا ہو جائیں گے۔ ممکن ہے کہ ایسے آدمی میں چند ایک شخص بھی ہوں لیکن اس کی صفات اور طریقے سب پر غالب رہیں گے اور باوجود کسی نقص ظاہر ہونے کے بھی دوست اس کی طرف کھینچتے چلے آئیں گے۔ اس کی زندگی ہر لحاظ سے کامیاب رہے گی۔

۳۔ یہ نمبر خوشی اور مسرت کا حامل ہے۔ یہ شخص نہایت نئی طبیعت کا ہوگا اور ہمیشہ خوش رہنے کا عادی رہے گا۔ ایسے شخص غم کو اپنے قریب نہ آنے دیں گے۔ بلکہ اپنی ہنسی اور مزاح سے دوسروں کے غم بھی غلط کر دیں گے اور بڑے سے بڑے غم کو بھی وہ قہقہوں میں ازاد کریں گے۔ اگر ان کے مزاج میں شرمیلیا پن ہوگا اور شرمیلے ہونے کی وجہ سے اور لوگوں میں غلط ملط ہو سکیں کوشش نہ کریں گے۔ تو لوگ اپنے آپ ان کی طرف راغب ہوں گے اور وہ لوگ جو ان کی دوستی کے حلقہ سے باہر ہوں گے۔ وہ بھی ان کے مداح ہوں گے۔ محبت کے معاملے میں یہ شخص نہایت کامیاب رہیں اور ان کا محبوب نہایت خوش رہے گا۔

۴۔ اس نمبر کے حامل سوسائٹی میں زیادہ قبول ہوں گے۔ کیوں کہ ان کا مقولہ یہ ہوگا ”کہ دوستی سے مقدم کاروبار ہے“ یہ آدمی ہمیشہ اپنے کاروبار کو دوستی پر ترجیح دیں گے اور بہت سے اچھے دوستوں کو محض اس لئے خیر کا بہرہ دیں گے کہ ان کو ملنے سے ان کے کاروبار میں خلل اندازی ہوتی ہے اور ان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ یہ آدمی جو فطرتاً شرمیلی طبع کا ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ نمبر قطعی طور پر سونوں اور مددگار نہیں ہے۔ محبت کے معاملہ میں ہی اس کا انتخاب بالکل غلط ہوگا اور انجام بالکل غیر متوقع۔ اس سلسلے میں یہ آدمی طبیعت کا مالک ہوگا۔

۵۔ یہ نمبر ذاتی جاذبیت کا حامل ہے اور فطرتی طور پر خوشی اور مسرت کا۔ جو سوسائٹی میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ نمبر ۵ کے اثر سے بہت سے دوست پیدا ہو جائینگے اور آسانی سے دل فتح کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن نمبر ۵ کی یہ بیرونی طور پر حالت ہوگی۔ اگر اندرونی طور پر مطالعہ کیا جائے تو نمبر ۵ شریہ فطرت کا آدمی ہوگا۔ ان کی

ہمیشہ بنے بنائے کام مگڑ جایا کریں گے۔ کسی مقام پر جرم بیضا نصیب نہ ہوگا۔ ہمیشہ ساحت و سفر میں رہے اور مالی مفاد کم حاصل ہوں۔

۳۔ جو شخص اس عدو کے زیر اثر ہوگا وہ فیاض اور دریا دل ہوگا۔ اسراف کی بدولت کبھی روپیہ جمع نہ کر سکے گا۔ ہمدردی غلاق جذبہ ضرورت سے زیادہ ہو چاہا ہوگا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے مفاد کو خاک میں ملادیا کرے گا۔ مگر اسے دوستوں سے کبھی فائدہ پہنچے گا۔ خیالات میں بلندی ہوگی۔ ہمیشہ امیرانہ زندگی بسر کرنے کا شوق رہے گا۔ اگر لاتعداد روپیہ بھی مل جائے جب بھی دہ اسے اپنی نگاہ میں کم سمجھے گا۔ پیشانی بہت کشادہ ہوگی۔ سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ مگر جوانی ہی میں گر جائیں گے۔ دانت بڑھے ہوئے اور آنکھیں ابھری ہوئی ہوگی۔ امراض معدہ و دیگر سے تکلیفیں پہنچیں گی۔ بعض اوقات مونہے کی تکالیف بھی پیدا ہو جائیں گی۔ مگر سرفراز موشیوں کی تجارت کے لئے سفر محسوس ہے گا۔

۴۔ جس شخص کا یہ عدد ہوگا وہ اکثر مالی مشکلات میں مبتلا رہے گا۔ طبیعت ضدی و متدحور اور کینہ پرور ہوگا۔ مذہبی تعصبات بڑھے ہوئے ہوں گے۔ دوسروں کو ظلم و کھارٹ سے دیکھے گا۔ اظہار نمود کا شوق زیادہ رہے گا۔ خراش خوب کی وجہ سے اکثر جسمانی تکالیف رہیں گی۔ صحت کمزور ہوگی۔ حکام سے تعلقات ہو جائیں گے۔ سفر میں آرام نہ ملے گا۔

۵۔ یہ عدد جس شخص کی قسمت پر اثر انداز ہوگا وہ بالعموم بلا اور طویل القامت ہوگا۔ اگر اس کا قد چھوٹا ہو تو اس کی قوت عمل بہت زبردست ہوگی۔ آنکھیں چھوٹی اور بہت چمک دار ہوں گی۔ اس کی تمام شبہات سے یہ معلوم ہوگا کہ یہ شخص بہت تیز اور کاروباری ہے۔ اس کی اشیاء مسدود و دستیاب ہو جایا کریں گی۔ چھوٹے بچوں سے اُسے محبت ہوگی۔ ایسا شخص اعصابی و دماغی امراض میں اکثر مبتلا رہے گا۔ اس کی قوت حافظہ بہت کمزور ہوگی۔ اس کی وجہ سے اکثر مالی نقصانات ہوں گے۔ عمر کے آخری حصے میں اقواء یا فانیج کا اندیشہ ہے۔

۶۔ جس شخص کی قسمت کا یہ عدد ہو، وہ صلہ جو، آتش پسند اور محبت نواز ہوگا۔ فنون لطیفہ سے خاص مناسبت رکھے گا۔ ہمیشہ امن و سکون کی زندگی بسر کرے گا۔ ذرا سی تکلیف بھی اس کے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔ ہیشہ عیش میں خیالات میں محو رہے گا۔ اپنے اہل و عیال سے

چوں کہ یہ تاریخ پیدائش سے حاصل ہوتا ہے اور تاریخ پیدائش کبھی نہیں بدلی جاسکتی۔ اس لئے یہ نمبر بھی نہیں بدل سکتا۔ لہذا وہ ہمارے کاروباری شخصی اور روحانی نمبروں سے مختلف اثر رکھتا ہے۔

عدد قسمت ہمیں شخصیت کے ابتدائی نقوش بتاتا ہے۔ جو کہ پیدائش سے ہمارے ساتھ وابستہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہماری اچھائیوں کا آئینہ دار ہے۔ یہ نمبر ہمارے مستقبل کی پیش گوئی نہیں کرتا۔ اس کے مطالعے سے ہم اپنی برائیوں کو دار کر سکتے ہیں اور اچھے عناصر کو برہا سکتے ہیں۔ اور اس قدر قی عیبیہ کو استعمال میں لا سکتے ہیں۔ جس کے استعمال سے ہم ناواقف ہیں۔ اپنی فطری تحقیق کا مطالعہ کرنا ہوتا اس نمبر سے مدد لیں۔

اگر اہم کاروباری نمبر شخصیت کے نمبر اور روحانی نمبر کو اس میں ملا کر اس کا مطالعہ کریں تو ہم اپنی زندگی کا خلاصہ خود دیکھ سکتے ہیں۔ یاد رکھو کوئی چیز بھی انسانی فطرت میں داخل نہیں ہو سکتی۔ بشرطیکہ انسان اس پر اپنا قابو رکھو۔

تاریخ پیدائش کا نمبر نکالنے کے لئے تاریخ ماہ کا نمبر اس سن کو جمع کر کے مفرد کر لیں۔

مثلاً ۲۸ نومبر ۱۹۶۷ء کا نمبر مندرجہ ذیل ہوگا۔

$$۲۸ + ۱۱ + ۶ = ۱۹$$

$$۲۳ + ۳ + ۱۰$$

$$۵ + ۲ + ۸ = ۱۵$$

آپ کی پیدائش کا عدد کیا اظہار کرتا ہے۔ جس شخص کے مقدمہ کا یہ عدد ہو وہ ہمیشہ آزادی کا شائق رہے گا۔ اس کیلئے کسی قسم کی پابندیاں ناقابل برداشت ہوگی۔ مزاج میں غرور و تکبر زیادہ ہوگا۔ اس میں ذمہ داری کی خدمت انجام دینے کی کافی صلاحیت ہوگی۔ دوسروں پر ہمیشہ حکمرانی کرے گا۔ فطری طور پر شجاع و بہادر ہوگا۔ اکثر امراض قلب سے تکالیف پہنچیں گی اور دہنی کے مجروح ہونے کا اندیشہ رہے گا۔

جسمانی صحت بالعموم اچھی رہے گی۔ چہرے کا رنگ سرخی مائل ہوگا۔

۲۔ جس شخص کے مقدمہ کا یہ عدد ہے۔ وہ عورتوں کے معاملات میں ہمیشہ بد بخت اور بد قسمت ثابت ہوگا۔ اس کی جو چیز چوری ہو جائے وہ کبھی دستیاب نہ ہوگی۔ مزاج میں تلون زیادہ ہوگا اور اس کی وجہ سے

، پھوڑے، پھنسیوں اور زخموں کی تکلیف رہے گی۔ چہرے کا رنگ مائل یہ سرخی اور آنکھیں بہت چمکدار ہوں گی۔ توئی ایچھے ہوں گے۔

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”فولاد اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جموں میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی -20 روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -6000 روپے ہے۔ رقم ایڈوائس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz

Abulmali Deoband- 247554

محبت ہوگی۔ جسمانی طور پر وہ فرہ اندام ہوگا اور اس کے اعضاء متناسب ہوں گے۔ سر کے بال بہت ملائم اور بھورے رنگ کے ہوں گے۔ آنکھیں چمکدار اور خوشنما اور چہرے کے رنگ کی مناسبت سے ہوں گی۔ شکل و صورت کے اعتبار سے اسے بالعموم خوبصورت کہا جاسکے گا۔ عورتوں کے معاملے میں ایسا شخص ہمیشہ خوش نصیب ہوگا اور اس کے لئے سیاحت اکثر منفععت بخش ہوگی۔ امراض مخصوصہ اور درد گردہ کی شکایت سے اکثر اسے جسمانی تکلیف پہنچیں گی۔

جو شخص اس عدد کے زہراثر ہوگا۔ اس میں خود ستانی کا جذبہ زیادہ ہوگا اور ہمیشہ یہ چاہے گا کہ دوسرے اس کی تعریف کریں۔ وہ کبھی ٹھنڈے دل سے کسی شخص کا جائز اعتراض بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ بالعموم سرکاری یا پبلک دفاتر میں ملازمت پسند نہ ہوگی۔ جسم فرہ اندام ہوگا۔ چہرے کا رنگ زردی مائل اور ہاتھ چہرے چھوئے ہوں گے۔ پیٹ اور سینہ کے امراض میں اکثر مبتلا رہے گا۔ بایں آنکھ پھر بک کا اندیشہ ہے۔

۸۔ صاحب عدد بیشتر معاملات میں بد نصیب ہوگا۔ اس لئے محبت میں خود غرض اور ریاکاری کا مادہ زیادہ ہوگا۔ اس لئے کوئی شخص اس کا اعتبار نہ کرے گا۔ احسان فراہم کرنا یا شہید سمجھے گا۔ حسن کے ساتھ دغا کرے گا۔ شکل و صورت کے اعتبار سے بھی سیاہ رنگ اور لاغر اندام ہوگا۔ اس کی خبریں سنایا کرے گا۔ زندگی مصائب سے بھر ہوگی۔ وہ زندگی سدھار نہ سکے گا۔ اس کی بیماریاں بالخصوص طبل ہوں گی۔ تب دق کے حملہ کا بالعموم اندیشہ ہوگا۔ آخری حصہ عمر میں مرض جنون کا خطرہ بھی رہے گا۔ ایسے اشخاص کی حالت اگر کچھ بہتر بھی ہو تو وہ بالعموم دعوے مہذبیت اور مصیبت کرے گا۔

۹۔ جس شخص کی زندگی کا یہ عدد ہو۔ وہ جنگ جو ہندو خاور بد مزاج ہوگا لیکن طبیعت کی صفائی اور راست کرداری کی وجہ سے لوگ اسے عزیز سمجھیں گے اور یہی ایک اس میں سب سے بڑی محفت ہوگی حتی الامکان کسی شخص کو نقصان پہنچانا چاہے گا لیکن اس کا باقاعی جذبہ سخت ہوگا۔ اس کے گھر میں آتشزدگی کی اکثر واردات ہوں گی۔ ان کی جو چیز گم ہوگی۔ یا تو اسی وقت مل جائے گی یا پھر کبھی نہ ملے گی۔ ایسے شخص کو ناگہانی حادثات سے تکلیف پہنچنے کا اکثر اندیشہ رہے گا۔ دماغی امراض

مرکب اعداد رکھنے والوں کی خصوصیات

۹ عدد سے آگے بڑھ جانے والے اعداد مرکب کہلاتے ہیں، ان عدد میں الگ خصوصیت ہوتی ہے۔ مثلاً جن لوگوں کا عدد ۱۱ ہوتا ہے۔ ان میں چھٹی حس ہوتی ہے۔ وہ زیادہ حساس ہوتے ہیں انہیں ہر دقت خطرات کا علم ہو جاتا ہے۔ انہوں اور مصیبتوں کا اشارہ مل جاتا ہے۔ اس لئے وہ روک تھام کی کوشش کرتے ہیں۔

عدد بارہ رکھنے والے افراد قسبی انہوں، پریشانیوں، تذبذب اور کشمکش میں الجھتے رہتے ہیں اور کچھ نہ کچھ سوچتے ہی رہتے ہیں۔ جن افراد کا عدد ۱۳ ہے اس عدد کو خوش کی علامت سمجھا جاتا ہے لیکن بعض افراد نے انتھک محنت جدوجہد اور کوشش سے اس نعمت کو ختم بھی کیا ہے اور اقتدار اور حکومت حاصل کی ہے۔

عدد چودہ والے افراد آنے والے خطر والے بارے میں جان لیتے ہیں انہیں، سیلاب، آدھی اور طوفان کا پتہ چل جاتا ہے ان کی حس انہیں پہلے ہی خطرات سے آگاہ کر دیتی ہے اس عدد کو افراد اور چیزوں کا مجموعہ بھی کہا جاتا ہے۔ کاروباری لوگوں کے لئے یہ عدد ایک تیر ہے مگر اس عدد کو خطرہ بھی اور پیش رہتا ہے۔

عدد ۱۵ کے افراد کچھ ذہنی طبیعت رکھتے ہیں۔ وہ بھی علم اور دوسرے ساحرائے علوم کو اپنی بنیاد بنا کر ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس کے ذریعے اپنے کام نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اس عدد کو جنوں، بھوتوں اور پریوں کا سمبل symbol سمجھا جاتا ہے۔

عدد ۱۶ کے افراد فن کار، مصاحبتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ اکثر یہ موسیقاروں، اداہوں، شاعروں اور نامور لوگوں سے منسلک ہوتا ہے۔

عدد ۱۷ کے لوگ خطرات، پریشانیوں اور حادثات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اس عدد کو روحانیت کا سمبل symbol بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ کچھ لوگ اس عدد سے تعلق رکھنے والے ماہر روحانیت بھی ہوتے ہیں۔

۱۸ عدد کے مالک لوگ پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ خطرات اور حادثات میں گھرے رہتے ہیں، انہیں گھر بیٹھ معاشی پریشانی، جھگڑے

، الجھنیں اور مصیبتیں گھیرے رہتی ہیں، اکثر انقلابی رجحانات بھی ان میں پیدا ہوتے ہوتے رہتے ہیں یہ جو بھی کام کرتے ہیں رشتے سے کرتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کوئی انقلاب لائیں اور اپنی الجھنوں سے آزاد ہو جائیں مگر کچھ نہیں پاتے ہیں۔ مصائب و آلام میں گھیرے رہتے ہیں۔

۱۹ عدد رکھنے والے افراد زندگی کے ہر شعبے میں کامیاب و کامران رہتے ہیں اور خوش رہتے ہیں۔ وہ جو بھی کام کرتے ہیں رشتے سے کرتے ہیں اور اپنے مفادات حاصل کر لیتے ہیں اس لئے ۱۹ عدد کو کامیابی و کامرانی کی علامت کہا جاتا ہے۔ علم اعداد کا ماہر گریٹر Greater ۱۹ عدد رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے علم نجوم میں بے حد شہرت حاصل کی اور دنیا کو علم اعداد کی روشنی سے نوازا۔ ۱۹ عدد کے لوگوں کا مستقبل شاندار ہوتا ہے۔

عدد ۲۰ رکھنے والے لوگ عجیب و غریب شخصیت رکھتے ہیں۔ وہ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں اور طرح طرح کی الجھنیں گھیرے رہتے ہیں۔ وہ جو بھی کام کرتے ہیں کامیابی نہیں ملتی۔ مادی میدان میں وہ صفر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ دارمسل ۲۰ کا عدد کوئی ایسا عدد نہیں ہے جس پر فخر کیا جاسکے۔ اسے محنت کی علامت ہی سمجھ لیجئے۔ ۲۰ عدد رکھنے والے اکثر مالی پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کا مستقبل بھی شاندار نہیں ہوتا۔

انتہائی خوش نصیب اور بہترین قسمت والے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا عدد ۲۱ اور ۲۲ عدد کے حامل لوگ ہر میدان میں کامیاب رہتے ہیں۔ اگر وہ فن کار ہیں تو کامیابی و کامرانی حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

۲۲ عدد کے لوگ تصوراتی دنیا میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ عملی دنیا میں ان کی ترقی کا گراف صفر ہوتا ہے۔ وہ ست کامل اور کام چور ہوتے ہیں۔ ان تک محنت اور جدوجہد سے جی چراتے ہیں اور وہ دوسروں کی ترقی دیکھ کر اپنی زندگی کے لئے غلط فیصلہ کر لیتے ہیں۔ اس طرح نقصان اٹھاتے ہیں ویسے ان لوگوں میں ایک صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ حکام سے بات بہتر رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ

غدر ہے تو انہیں علم ہو جاتا ہے اور وہ اس کا بندوبست کر لیتے ہیں۔

عدد ۲۹ کے حامل لوگ با اعتماد دوستوں سے نقصان اٹھاتے ہیں اس عدد کو دعا بازی، غریب کاری اور بد اعتقاد کا سبب کہا جاتا ہے۔ یہ عدد آزمائش، مصائب اور اچانک ہونے والے حالات کے بارے میں بتاتا ہے۔

عدد ۳۰ کے لوگ میاں درمی رکھتے ہیں۔ جتنی محنت سے جس کام کو کرتے ہیں۔ اتنی ہی پاتے ہیں۔ نہ یہ عدد مخوس ہی ہے، نہ اچھا ہی ہے پس گوارہ ہوتا ہے۔ ان افراد کا مستقبل زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ علم الادرا کا ماہر گرا ہے اس کو چنی ساقبت کا عدد کہتا ہے مگر دانشور اور زیادہ ذہین لوگ اس عدد کے مالک ہوتے ہیں اس عدد کے حامل لوگوں کی توجہ بادیات کی طرف مبذول ہوتی ہے۔

عدد ۳۱ کے مالک افراد تنہا رہنا پسند کرتے ہیں۔ لوگوں کی مخلول میں جانے سے گھبراتے ہیں۔ شورغل انہیں تنگ کرتا ہے وہ اپنے آپ اور حالات میں مگن رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو دوسروں سے ذرا بھی ماحول پسند نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ تنگ دست رہتے ہیں اور مالی مشکلات میں گھر رہتے ہیں ان کی معاشی حالت نہیں سنوڑی۔

عدد ۳۲ سے منسلک لوگ یہ عدد مرکب ضرور ہے مگر اس میں اکائی ۵ کی یہ خصوصیات موجود ہیں اور یہ عدد محرک انگیز طاقتوں کا مالک ہے۔ اس مرکب عدد کے مالک لوگ زبردست قوت فیصلہ کے مالک ہوتے ہیں۔ اگر اس عدد کا مستقبل سے تعلق پیدا کر لیا جائے تو یہ عدد خوش بختی کا symbol سبب بن جاتا ہے۔

عدد ۳۳ کے مالک لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں۔ ان میں ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے۔ محبت کے جذبات رکھتے ہیں اور حالات کو اپنی کامیابی کے لئے سازگار بنا لیتے ہیں۔ ۵ عدد رکھنے والے لوگ بھی قریب قریب ان ہی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

عدد ۳۴ کے مالک لوگ کھن مریل اور آزمائش سے گزرتے ہیں۔ دشواریوں، الجھنوں اور مصائب کا مقابلہ کرنے کے بعد انہیں کامیابی ملتی ہے۔

عدد ۳۵ کے مالک افراد خطرات سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور اپنی سوچوں سے تباہیوں سے بچ جاتے ہیں۔ وہ دوسروں سے ملاپ نہیں بڑھاتے۔ اگر بڑھاتے ہیں اُس سے الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ لیتے ہیں۔

اپنے مستقبل کو بہتر بنا لیتے ہیں۔

عدد ۳۶ رکھنے والے افراد ترقی کرتے ہیں۔ یہ عدد خوش نصیبی کی علامت ہے۔ اس عدد کے مالک ہر میدان میں کامیاب رہتے ہیں۔ انہیں ناکامی نہیں ہوتی اور وہ ہر طرح مفادات حاصل کرتے ہیں۔ اپنے مقصد میں انہیں کامیابی ہوتی ہے۔

عدد ۳۷ کے حامل لوگ ہیں اس عدد کو خوش قسمتی کا سبب کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے مزاج میں رومانس ہوتا ہے اور عورتوں سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ عورتیں ان کی طرف جلدی مائل ہو جاتی ہیں۔ اگر عورت کا عدد ۳۷ ہے تو آدمی ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ عورت ہو یا مرد جس یہ عدد ہوتا ہے وہ خوش اور کامران رہتا ہے۔ اس کا مستقبل بھی بہتر ہوتا ہے۔ حوصلہ اور ہمت والے لوگ اس عدد سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔

عدد ۳۸ رکھنے والے افراد دشواریوں اور غفلتوں میں گھرے رہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے لئے بے شمار دشمن پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ عدد زیادہ کامیابی پر دلالت نہیں کرتا۔ لوگ سخت الجھنوں اور کھن مراحل سے ہی گزرتے رہتے ہیں۔ ان کے درپیش بہت سے مسائل ہوتے ہیں جنہیں وہ مشکل حل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو زندگی میں زیادہ کامیابی نہیں ملتی۔ مستقبل بھی ان کا زیادہ خوش گوار نہیں ہوتا۔

عدد ۳۹ رکھنے والے لوگ دورانہش ہوتے ہیں اور وہ یہ جان لیتے ہیں کہ انہیں آئندہ کیا خطرات درپیش ہوں گے اور وہ اپنے کاروبار کو شراکت میں کس طرح چلائیں گے۔ مستقبل میں جو تباہیاں اور بے باوریاں انہیں پیش آنے والی ہوتی ہیں ان کے بارے میں وہ اپنی مثبت سوچوں سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو محفوظ رکھ لیتے ہیں۔

عدد ۴۰ کے حامل افراد طاقتور ہوتے ہیں محنت اور مشقت سے جی نہیں چراتے۔ اُن کا مستقبل شاندار ہوتا ہے۔ اُن میں تخلیقی قوت بھی ہوتی ہے اور اُن کا رانہ صلاحیتیں ہوتی ہیں جو بھی وہ منصوبہ بناتے ہیں اُس میں کامیاب رہتے ہیں۔

عدد ۴۱ سے تعلق رکھنے والے افراد دوسروں پر زیادہ بھروسہ کرنے سے نقصان میں رہتے ہیں۔ اس عدد کے لوگ جھگڑوں اور الجھنوں کے بارے میں جلد ہی جان لیتے ہیں اور اس کی پیدا شدہ تکالیف سے بچ جاتے ہیں۔ مقدمات قانونی معاملات، تجارت اور مقابلے کے لئے مگر انہیں

مطابقت رکھتے ہیں اور وہی کچھ کرتے ہیں جو ۲۶ عدد کے لوگ کرتے ہیں۔
عدد ۳۵ کے تحت لوگ عدد ۲۷ کے لوگوں سے نسبت کرتے ہیں اور
ان کے کم و بیش وہی حالات ہوتے ہیں۔ جو عدد ۲۷ کے مالک لوگوں کے
ہوتے ہیں۔

عدد ۳۶ کے لوگ عدد ۳۷ کے افراد سے مماثلت رکھتے ہیں اور ان
ہی جیسی راہوں پر چلتے ہیں جو ۳۷ عدد کے لوگ اپنے لئے ہوتے ہیں۔
عدد ۳۷ کے افراد میں وہی خصوصیات ہوتی ہیں جو عدد ۲۹ کے لوگ
رکھتے ہیں انہیں وہی مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ جو عدد ۲۹ کے حامل لوگوں
کو ہوتے ہیں۔

عدد ۳۸ کے افراد ۳۰ عدد کی ہی خصوصیات کا حامل ہے۔ ان اعداد کے
حامل لوگ ایک جیسی حرکات کرتے ہیں ان کی فطرت ایک طرح کی ہوتی
ہے۔

عدد ۵۰ کے لوگ عدد ۳۲ رکھنے والوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ملتی جلتی
حرکات کرتے ہیں ایک جیسے خیالات رکھتے ہیں، ایک جیسی سوچ و فکر کے
مالک ہوتے ہیں۔

عدد ۵۱ فوجی جوانوں کے لئے بہت بہتر ہے۔ خواہ وہ بری فوج سے
تعلق رکھتے ہوں خواہ وہ بحری فوج سے منسلک ہوں۔ ان میں جنگی
صلاحیتوں کا وجود ہے۔ انتہائی طاقتور عدد ہے یہ اس عدد کے حامل ترقی و تعمیر
میں آگے ہی آگے بڑھے چکے جاتے ہیں۔

عدد ۵۲ اور ۴۳ عدد کے لوگ ایک ہی قسم کے فضائل رکھتے ہیں۔
سوچنے اور کام کرنے کا انداز ایک جیسا ہے۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔
مرکب اعداد کے پیش نظر ہم لوگوں کی فطرتوں کو بہت اچھی طرح
سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاجوں کو سمجھنے کی مہارت حاصل کر سکتے ہیں اور یہ
انداز وہی کر سکتے ہیں۔ پروردگار نے علم الاعداد جیسی ایک عظیم الشان نعمت
عطا ہے۔

☆☆☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ
و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے
رابطہ کریں۔ فون نمبر: 9557554338

عدد ۳۶ رکھنے والے لوگ نئی تخلیق کرتے ہیں اور ہر منصوبے میں
کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی طرح کی کوتاہی کر دیں تو ان کی
کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے۔ اگر کوتاہی نہ کریں تو ہر میدان میں کامیاب
رہتے ہیں۔

عدد ۳۷ سے منسلک لوگ اپنے اندر کچھ زیادہ اور نمایاں قوت رکھتے
ہیں۔ اگر جنسی مخالفت سے انہیں کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ اسے جلد ہی
نہمانے میں لے کر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اسے دوستی اور شراکت کا مکمل کہا جاتا
ہے اور اس عدد کے لوگ شاندار مستقبل کی طرف گامزن رہتے ہیں اور
کامیاب مستقبل بنا لیتے ہیں۔

عدد ۳۸ کے افراد ۲۹ عدد کے مالک افراد سے ملتی جلتی خصوصیات
رکھتے ہیں اور یہ لوگ وہی عمل کرتے ہیں جو ۲۹ عدد کے لوگ کرتے ہیں۔
ان میں سرمو فرق نہیں ہوتا ہے۔

عدد ۳۹ کے لوگ ۳۰ عدد رکھنے والوں کی طرف ہوتے ہیں اور وہی
کچھ کرتے ہیں جو عدد ۳۰ رکھنے والے کرتے ہیں۔ ان کی حرکات ان سے
ملتی جلتی ہوتی ہیں۔

عدد ۴۰ سے منسلک لوگ عدد ۳۳ رکھنے والے کی فطرت کے مالک
ہوتے ہیں اور اپنی زندگی میں وہی کچھ کرتے ہیں جو عدد ۳۳ کے لوگ
کرتے ہیں۔

عدد ۴۱ کے لوگ ۳۲ عدد رکھنے والوں کے لئے کام کرتے ہیں ان ہی
کے ناسٹے بنا کر ان پر چلتے ہیں۔

عدد ۴۲ کے افراد ۴۳ عدد رکھنے والوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں
اور ان کے نقش قدم پر ہی چلتے ہیں اور ایسی ہی خصوصیات ان میں نمایاں
ہوتی ہیں۔

عدد ۴۳ کو خوش اور پریشانیوں کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ علم الاعداد
کا ماہر ہے پال اسے یوں کورتا ہے کہ عدد ۴۳ خوش ہے اور اس عدد
کے حاملین ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ انہیں خوشی میں پھنسے رہتے ہیں۔ غم و
آلام انہیں گھیرے رہتے ہیں اور اس عدد کی وجہ سے خوشی کے سائوں میں
سانس لیتے رہتے ہیں جس میدان میں بھی وہ طبع آزمائی کرتے ہیں تا کاوی
ان کا منہ چڑتی ہے۔ مالی طور پر اچھے اچھے رہتے ہیں۔ معاشی بدحالی ان کا
مقدور بن جاتی ہے۔

عدد ۴۴ رکھنے والے لوگ ۲۶ تعلق رکھنے والے افراد سے خصوصی

علم الاعداد

خفیہ نمبر

تعالیٰ چاہتے ہیں۔ ان کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ اور غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ علمی قیاس سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں ان پر غیب کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اور ان کو سو فیصد صحیح بھی نہیں مانا جاسکتا۔

اپنے عقیدے کی سلامتی کے ساتھ اپنا خفیہ نمبر نکالنے اور خفیہ نمبروں کے دیئے خانوں میں دیکھنے کہ آپ کا خفیہ نمبر آپ کے بارے میں کس بات کی نشاندہی کر رہا ہے۔

خفیہ نمبروں کا چارٹ

(۹) اللہ نے آپ کو یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ آپ بڑی قوت کی بھی خواہش کو پوری کر سکتے ہیں اور اقتدا حاصل کر سکتے ہیں لیکن آپ کو زندگی کے ہر مرحلے میں اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آپ کے اقدامات سے کسی دوسرے کو کوئی نقصان نہ ہو۔ آپ داغ سے سوچنے جب آپ دل سے سوچے لکھیں گے تو آپ کو نقصان پہنچے گا۔

(۱۰) آپ کو چھ جانتے ہیں وہ آپ کو دل کر رہے گا۔ اور ایک دن آپ اپنی جدوجہد اور فحش خداوندی کی وجہ سے بام عروج تک پہنچیں گے۔ لیکن آپ دوسروں سے مشورہ کرنے کے چکر میں نہ رہیں۔ اور ان کو کسی سے مشورہ کریں تو اسی سے مشورہ کریں۔ جس کے نام کا مفرد رہو۔

(۱۱) آپ جو جانتے ہیں وہ آپ کو مل سکتا ہے۔ لیکن کسی بھی ایک چیز کے پیچھے پڑے رہنا اور عمر بھی ایک ہی لکیر کو پیٹتے رہنا آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوگا۔ خواہشات کو بے لگام چھوڑ دینا بھی آپ کے لئے قطعاً مفید ثابت نہ ہوگا۔ بلکہ ممکن ہے کہ آپ خواہشات کی آزادی اور بے لگامی کی وجہ سے کسی الجھن کا شکار ہو جائیں۔

(۱۲) آپ کو زندگی میں کئی کشمکشوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ کو اپنی آرزو تکمیل کے لئے بہت جدوجہد کرنی پڑے گی۔ اور مختلف مرحلوں سے گزرنا پڑے گا۔ آپ دوسروں کی سنی ہوئی باتوں پر دھیان نہ دیں۔ جدوجہد جاری رکھیں انشاء اللہ فتح و کامرانی ایک دن

علم الاعداد میں شخصیت کا نمبر اور قسمت کے نمبر کے ساتھ ساتھ ایک نمبر خفیہ بھی ہوتا ہے۔ جو خاص طور پر انسان کی فطرت کو نشانہ دہی کرتا ہے اور مستقبل کے روشن امکانات اور خطرات کے بارے میں آگاہی عطا کرتا ہے۔ زمانہ قدیم میں مصر اور یونان کے باشندے ان خفیہ نمبروں کی مدد سے ایک دوسرے کی حقیقت اور آگے والے زمانہ میں ایک دوسرے کے حالات جاننے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ خفیہ نمبر مکمل نام مختصر نام اور سن پیدائش سے برآمد ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کا نام عرفان احمد ہے اور وہ ۱۹۸۸ء میں پیدا ہوا ہے۔ تو عرفان کا مفرد عدد احمد کا مفرد عدد مختصر نام سے مراد عرفان کا پہلا حرف ا اور احمد کا پہلا حرف ہے۔ گویا کہ عرفان احمد کا نام ۱+۹+۸+۸=۳۵ کل ٹوٹل کو اگر وہ ۳۵ سے زائد نہ ہو تو دو سے ضرب دی جائے گی۔ اگر ۳۵ سے زائد ہو تو جوں کا توں چھوڑ دیا جائیگا۔ اس صورت یہ ہے گی۔

عرفان احمد ۱۹۸۸ء ۱-۸-۸

۲۹ کا مطلب ہوا کہ عرفان احمد کی خواہشات اور عزائم یا یہ تمیل کو اسی وقت پہنچ سکتی ہیں۔ جب کسی ایسے دوست کا تعاون حاصل ہو۔ جو بڑی طاقت کا مالک ہو۔ تعاون کے بغیر عرفان احمد کے لئے کام کی شروعات فائدہ مند ثابت نہیں ہوگی۔ ہر شخص اس طرح اپنا خفیہ نمبر حاصل کر کے اپنے بارے میں مناسب معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

یہ بات یاد رکھئے کہ کسی بھی علم کے ذریعہ جو اندازے قائم کئے جاتے ہیں ان پر صد فیصد بھروسہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ ان کی حیثیت فال نکالنے کی سی ہے۔ اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فال نکال کر نتیجہ فال کو سو فیصد درست نہیں سمجھنا چاہیے۔ البتہ اس طرح کے اندازے بالکل بے بنیاد بھی نہیں ہوتے۔ ان اندازوں کو قائم کر کے احتیاطی اقدامات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ہر معاملے میں اور ہر صورت میں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ

مصائب کی گھنگھورو گھٹائیں چھٹ جائیں گی۔ اور آپ کے آسمان تقدیر کا مطلع صاف ہو جائے گا۔

(۱۹) آپ کو اپنے رشتے داروں یا احباب کی طرف سے ایک بڑا غم برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن آپ کے حسن کردار کا اعتراف آپ کے دشمن بھی کریں گے۔ برا وقت آپ کو افسردگی خیال میں پھنسا دیگا لیکن رفتہ رفتہ آپ کے حالات سدھر جائیں گے۔

(۲۰) آپ کو کسی انسان کی بے وفائی یا امیدوں پر پانی پھر جانے کی وجہ سے کچھ دنوں تک اداس رہنا پڑے گا۔ اپنوں اور غیروں کی زبانی طرح طرح کی باتیں آپ کو سننی پڑیں گی۔ آپ دل شکستہ بھی ہوں گے۔ لیکن ان حالات کے بعد آپ کو غیر متوقع خوشیاں اور راحتیں نصیب ہوں گی۔

(۲۱) آپ بری صحبتوں سے خود کو بچائیں۔ بری صحبتیں آپ کے لئے خیال بن جائیں گی۔ آپ پر ایک برا وقت آنے والا ہے۔ اس وقت آپ کے ارادوں کا کھل چھٹا پورا ہو جائیگا۔ اور آپ کے پاؤں ڈگر گانے لگیں گے۔ اگر آپ نے ہسٹیاں بھاگ دوڑ کے ساتھ ساتھ اپنی ذہنی فکر اور روحانی قوتوں کو حلیت کر کا م کیا تو آپ نمایاں طور پر کامیاب ہوں گے۔ اور آپ کی پسپائی پھر کامیابی ساری دنیا کے لئے ایک مثال بنے گی۔

(۲۲) آپ کو غیر متوقع جذبے کے سلسلے میں کافی پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ بعض اوقات آپ کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔ اور بعض اوقات آپ کو ایسا محسوس ہوگا جیسے آپ کا دل پھٹ جائے گا لیکن زندگی کا آخری دور پرسکون گزرے گا۔ انشاء اللہ

(۲۳) اگر آپ نے اپنے مزاج میں تبدیلی نہیں کی اور اپنی مخصوص عادتوں کا سدھار نہیں کیا تو خدا نخواستہ آپ مصیبت کے اندھیرے غار میں جا گریں گے۔ آپ کا موجودہ طریقہ عمل غیر عاقلانہ ہے اور آپ پندار بے جا میں مبتلا ہے۔

(۲۴) آپ اپنے موجودہ تعلیمی ادارے کے سلسلے میں یا کسی اور ادارے کے سلسلے میں آپ کو بہت بڑی فتح حاصل ہونے والی ہے۔ یہ اتفاقی چیز نہیں ہے بلکہ یہ اس محنت کا صلہ ہے جو ہر سہا برس سے آپ کر رہے ہیں۔

آپ کے قدم چومے گی۔

(۱۳) فقی رنج دالم اور پرآشوب نجات سے بہت زیادہ متاثر نہ ہوں۔ یہ انسان کو کندہ بنانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اگر خانہ زندگی میں رنج دالم کا رنگ نہ ہو تو خانہ زندگی بے کیف ہو کر رہ جائے۔ آپ کی زندگی میں ایسے دن بھی آئیں گے۔ آج رات ہے تو کل صبح بھی ہوگی۔

(۱۴) آپ کی خواہشات ضرور پوری ہوں گی۔ آپ جدوجہد جاری رکھیں۔ اور فضل خداوندی کا انتظار کریں۔

(۱۵) آپ کی آرزو جلد پوری ہو جائے گی۔ لیکن اس کے بعد آپ کو کچھ نئے نئے غموں سے سابقہ پڑے گا۔ ان غموں کے لئے خود کو تیار رکھئے۔

(۱۶) زیادہ دن نہیں گزر رہے کہ آپ کی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ مصیبت آپ کے کسی قریبی میلے کی وجہ سے آپ پر مسلط ہوگی۔ آپ ایسے عالم میں جب آپ کا دامن زندگی مصیبت کی خاردار جھاڑیوں میں الجھ جائے۔ اپنے قریبی دوستوں سے مشورہ کیجئے۔ اس وقت رشتے داروں سے رائے نہ لیں تو بہتر ہے۔ اپنے تمام رازوں کی حفاظت کیجئے۔ اور زبان چلائے۔ نے زیادہ بات نہ چلائیے۔ اسی میں آپ کے لئے بھلائی ہے۔

(۱۷) آپ ایک دیانت دار انسان ہیں۔ لیکن حالات ایسے بھی بنیں گے کہ آپ کی دیانت لڑکھڑانے لگے گی۔ لیکن پتہ ہوگا کہ آپ دیانت کو نظر انداز نہ کریں۔ بے ایمانی بری چیز ہے۔ اور ہر ایک کے لئے بری ہے۔ لیکن بے ایمانی آپ کو خاص طور پر نقصان پہنچائے گی۔

دیانت داری کے راستوں ہی میں آپ کے لئے فلاح ہے۔ ایک وقت وہ بھی آئے گا جب آپ کی شہرت سارے عالم میں ہوگی۔ انشاء اللہ۔

(۱۸) آپ کے راستوں میں ایسی مشکلات بھی آئیں گی جن سے نمٹ لینا آپ کے لئے آسان نہ ہوگا۔ یہ مشکلات آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔ آپ کو ایسی الجھنوں سے بھی سابقہ پڑے گا جن کا بظاہر کوئی حل نہ ہوگا۔ آپ کے اپنے بھی آپ کے مخالف ہو جائیں گے۔ ایسے مایوس کن حالات میں بھی آپ ڈٹے رہیں اور اپنے ارادوں میں متزلزل پیدا نہ ہونے دیں۔ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ

ہوگا۔

(۳۲) آپ خیالات کے جو جال بنتے رہتے ہیں ان میں کامیابی نامکن نہیں ہے لیکن آپ کو سخت محنت کرنی ہوگی۔ تب ہی آپ کے خواب شرمندہ تعبیر ہو سکیں گے۔

(۳۳) آپ زندگی میں کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ جب اپنے دل و دماغ میں بے ہوشی فرسودہ خیالات کو نہیں نکالیں گے۔ دنیا کی خوشیاں اتفاقی نہیں ہیں۔ ان کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے اور محنت کرنے والے ہی باہر ادا ہوتے ہیں۔

(۳۴) آپ اپنے موجودہ کام پر جے رہیں۔ جلد ہی آپ کے دل میں ایک نوکھا جذبہ بیدار ہوگا۔ آپ جس بات پر عمل پیرا ہوں گے تو دنیا آپ کا مذاق اڑائے گی۔ لیکن آپ کو زبردست کامیابی ملے گی۔ ایسی کامیابی جسے دیکھ کر ارباب عقل بھی حیران ہوں گے۔ اور مذاق اڑانے والوں کو کسی منہ کی کھائی پڑے گی۔

(۳۵) آپ اپنے دوستوں اور کاروباری تعلق داروں سے خبردار رہیں۔ آپ کے راستے میں ایک مصیبت حائل ہونے والی ہے اور مصیبت کسی اپنے دوست یا کاروباری تعلق دار کی سازش کی بدولت ہوگی۔ آپ کی سادھ کر جائے گی اور آپ کو کافی دنوں تک مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۳۶) آپ اپنے اراکوں پر کاربند رہیں اور اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ کوئی آپ پر ہنستا ہے۔ ہنسنے والے آپ کو حوصلہ پست کرنا چاہتے ہیں۔ آپ جو کچھ کر رہے ہیں یہ کسی اور کے بس کا نہیں ہے۔ ایک دن آپ کامیاب بھی ہوں گے اور سرفراز بھی۔

(۳۷) آپ کسی وقتی پریشانی سے رنجیدہ نہ ہوں۔ آنے والا وقت آپ کے لئے خوشیوں کا پیغام لا لائے گا۔

(۳۸) آپ بہت جلد آپ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ غصہ آپ کو بہت نقصان پہنچائے گا۔ اگر آپ غصے پر قابو پالیں گے تو دنیا کی راحیں آپ کی غلام بن جائیں گی۔

(۳۹) آپ اپنے کردار میں حسن پیدا کریں۔ آپ کا کُھن کر دار آپ کے لئے نیک فال ثابت ہوگا۔

(۴۰) فی الحال آپ کی راپیں سازگار ہیں۔ نقد پر بھی آپ کی ہموار ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ محنت سے جان نہ

(۲۵) اس وقت آپ خطرات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایک بہت بڑی مصیبت آپ کی راہ دیکھ رہی ہے۔ یہ مصیبت ایک قریبی دوست کی سازش سے پیدا ہوگی۔ ایسا دوست جس پر آپ کو کامل اعتماد ہے۔ یہی دوست آپ کا بدخواہ ہے۔ آپ اس کی خوشامداندہ باتوں پر مت جائیے۔ بلکہ گہرائی میں جا کر سوچئے اور بہت احتیاط کے ساتھ اقدامات کیجئے۔

(۲۶) آپ کو محبت کے سلسلے میں نمایاں کامیابی ملے گی۔ یقین کیجئے کہ جو آپ کو میسر ہے اسی پر قناعت کیجئے۔ حرص اور نقل آپ کو شکایت کے سوا کچھ نہ دے پائیں گے۔

(۲۷) آپ زندگی کے اہم ترین اقدامات کے لئے اس میں بھی غلبت سے کام لیتے ہیں۔ جو آپ کے لئے اکثر نقصان دہ بنتا ہے۔ یاد رکھئے غلبت اور جلد بازی آپ کو کسی ایسے نقصان سے بھی دوچار کر سکتی ہے جس کی تلافی عمر بھر نہ ہو سکے۔ آپ کوئی بھی اقدام کرتے وقت کم سے کم تین بار سوچا کریں۔

(۲۸) کامیابیاں آپ کی تقدیر کا حصہ ہیں۔ آپ زبردست عزت و شہرت اور دولت کے مالک بن سکتے ہیں۔ بس ذرا سا آپ کو اپنے خیالات میں وسعت پیدا کرنی ہوگی۔ آپ مستقل مزاج ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ آرام طلبی سے پیچھا چھڑائیں تو باہم عروج تک پہنچنے سے آپ کو کون روک سکتا ہے؟

(۲۹) آپ کے آسمان تقدیر پر سیاہ بادل بند لا رہے ہیں۔ آپ عنقریب خدا خواستہ برے حالات کا شکار ہوں گے۔ ان برے حالات میں آپ کو اپنے ایک قریبی دوست کی دعاؤں اور درست گیری کا سہارا حاصل رہے گا۔

(۳۰) آپ کی خواہشات اور ارادے غیر معمولی ہیں۔ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی ضرور ملے گی لیکن بہتر ہے کہ آپ کسی دوست کو اپنا رازدار بنائیں اور کسی سے مالی مدد بھی حاصل کر لیں۔

(۳۱) آپ کی دوستی ایک ایسی عورت سے ہوگی جو شادی شدہ ہوگی۔ لیکن عزت و دولت سے سرفراز ہوگی۔ اس کی دوستی نے آپ کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ دوران دوستی خوف خداوندی کو ملحوظ رکھیں اور صرف پاکیزہ تعلقات پر قناعت کریں۔ ورنہ دین و دنیا میں خسارے کا باعث

(۵۰) آپ کے گھر میں ایک خوش نصیب بچے کی پیدائش ہوگی یا پھر کسی بچے پر مہربان ہو جانے کی وجہ سے آپ کی زندگی میں فتح و کامرانی کے ہزاروں پھول کھل اٹھیں گے اور آپ کی زندگی کا چمن پوری طرح مہکتے لگے گا۔

(۵۱) بہت سی تکفیش اور باپوسیوں کے باوجود آپ کو غیر معمولی فتح نصیب ہونے والی ہے۔ اپنے اچھے دوستوں کی قدر کیجئے۔ ان دوستوں ہی میں سے کوئی ذریعہ ترقی بنے گا۔

(۵۲) حسد اور بے اعتباری آپ کی شخصیت کے قیمتی جوہروں کو تباہ کر سکتی ہے۔ آپ کو بھٹا طرہ سے کی ضرورت ہے۔ محبت کے سلسلے میں آپ کو ایک خطرہ لاحق ہے۔

(۵۳) اگر آپ نے بہترین دوستوں کا مذاق اڑایا تو آپ ایک بڑی آزمائش سے دوچار ہوں گے۔ کوئی بھی جذباتی فیصلہ کرنے سے پہلے کم سے کم دوست پر متوجہ کیجئے۔

(۵۴) ایک انہنی شخص آپ کے کاروبار پر نہایت خوشگوار اثر ڈالے گا۔ اگر آپ عورت ہیں تو ایک محبت کے سلسلے میں کسی سے ملاقات ہوگی۔ مستقل مزاجی سے اس کا ساتھ دیجئے۔ آپ کی گھریلو زندگی نہایت شاندار رہے گی۔ اگر آپ نے اس کا خیال نہ کیا تو انجام ناخوش گوار ہوگا۔ اگر آپ مرد ہیں تو وہ ایک قابل اعتبار دوست ہوگا۔ بشرطیکہ آپ بھی اس کی عنایات کی قدر کریں اور کسی وقت بھی اس کو نظروں سے نہ اڑائیں۔

(۵۵) آپ کو ازدواجی زندگی کے جھگڑوں سے زبردست نقصان ہوگا۔ اس لئے حتی الامکان اس بات کی کوشش کیجئے کہ ازدواجی زندگی میں تکی پیدا نہ ہو۔

(۵۶) آپ زندگی میں کسی ایسی عورت سے وابستہ ہو جائیں گے جو عمر میں آپ سے بڑی ہوگی اور یہ وابستگی خواہ جسمانی ہو یا دینی آپ کو زبردست نقصان پہنچائے گی۔

(۵۷) آپ کی گھریلو زندگی خوش گوار ہوگی۔ آپ کو بیوی بچوں سے پیار ہوگا۔ وہ بھی آپ کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتے ہوں گے لیکن زندگی کی پچاس دہائیاں گزر جانے کے بعد خطرہ ہے اس بات کا کہ اچانک آپ کی زندگی میں کوئی اور خاتون جو معرہ می ہوں گی داخل ہو جائیں گی۔ اگر آپ نے ان سے تعلقات قائم کر لئے تو آپ کی

چرائیں۔ ذرا سی محنت بھی آپ کو کافی اونچا اٹھا سکتی ہے۔
(۴۱) آپ کے سامنے بہت سے جھڑے ہیں۔ ان جھگڑوں میں خاندانی بھی ہیں، عدالتی بھی۔ آپ کو ہوش و حواس سے کام لینا ہوگا یا خود اوندی سے کبھی غافل نہ رہیں۔ آپ کو کچھ وقت کے بعد سکون حاصل ہوگا۔

(۴۲) آپ کے ذمہ ایک خفیہ ڈیوٹی لگائی جائے گی جو جاسوسی سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ اس معاملے میں پوری احتیاط سے کام لیں۔
(۴۳) آپ بہت جلد سفر کرنے والے ہیں۔ اس سفر کا انجام نہایت خوش گوار ہوگا۔ سفر میں کچھ باتیں ناگوار خاطر بھی پیش آئیں گی۔ لیکن مجموعی حیثیت سے سفر کامیاب رہے گا۔ انشاء اللہ آپ دوستوں اور رشتے داروں میں مقبول عام ہوں گے۔

(۴۴) آپ کو کسی ذی وقار انسان کے ذریعہ بہت بڑی مدد ملنے والی ہے۔ اس شخصیت سے آپ کی ملاقات بالکل غیر متوقع طور پر ہوگی اور یہ ملاقات آپ پر بہت خوش گوار اثر ڈالے گی۔

(۴۵) آپ کی شادی آپ کے حق میں مفید ثابت ہوگی۔ اس شادی سے آپ کی زندگی میں ایک اچھا انقلاب رونما ہوگا۔

(۴۶) آپ زندگی میں کسی زبردست نا کامی کا منہ دیکھنے والے ہیں۔ آپ کو ایک اوجیز عمر کی عورت سے خطرہ ہے۔ آپ اپنی عمر بے زیادہ عمر والوں سے حد سے زیادہ محتاط رہیں گے۔

(۴۷) آپ کی آئندہ زندگی میں بہت سی ایساں ہیں۔ آپ ایک دوست پر زبردست بھروسہ کرتے ہوں گے اور وہی دوست آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ آپ دوستوں کے انتخاب میں جذبات سے تنگ عقل سے کام لیں۔ آپ کو مدد ایسے دوست سے ملے گی جس پر آپ پورا بھروسہ نہیں کرتے۔

(۴۸) آپ کے لئے یہ خطرہ درپیش ہے کہ ایک موقع پر جلد بازی سے کام لینے ہوئے ایک اہم ترین واقعہ کو غلط سمجھ لیں گے اور آپ کے جذبات و محسوسات آپ کو حق بات تک پہنچنے سے باز رکھیں گے۔ آپ نتیجتاً ایسی غلط فہمی کا شکار ہو جائیں گے جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

(۴۹) آپ اپنی زندگی میں ایک ایسی محبت بھی کریں گے جو آپ کے لئے خوش اور مسرت کی راہیں کھول دے گی۔

سے عدالت میں آپ کی یا آپ کے نمائندے کی حاضری ہوگی۔ اگر آپ کمزور دل اور غیر مستقل مزاج ثابت ہوں گے تو نقصان اٹھائیں گے۔

(۶۵) آپ اپنی حرکات سے محتاط رہئے اور ان فیصلوں کو سوچ سمجھ کر کیجئے جن کاعلق آپ کے نزدیک رہنے والوں سے ہے۔ اس کا امکان ہے کہ آپ ایسا کوئی قدم اٹھائیں جس کے لئے آپ برسوں تک بچھتاہیں۔ احتیاط رکھئے کہ آپ کا رویہ ایمان داری پر ہو۔ خود غرضی اور غور نہ ہو۔ یاد رکھیں کہ جو بات زبان سے نکل جائے گی وہ پرانی ہو جائے گی۔

(۶۶) آپ کے ایک غلط قدم اٹھانے کی وجہ سے ایک ناخوش گوار صورت حال آپ کو درپیش ہے۔ اگر آپ نے تساہل سے کام لیا اور فیصلے میں تاخیر کی تو آپ سب کھو بیٹھیں گے نامرادی سے بچتے کے لئے کوئی شخص قدم اٹھائیں۔

(۶۷) ایک غیر دانش مندانہ اقدام آپ کے لئے مصیبت لائے گا۔ ممکن ہے کہ آپ اپنی موجودہ پوزیشن کو کھو بیٹھیں۔ لیکن اگر آپ نے زانی غلطی کو کمزور کر لیا تو آپ جلد سنبھل جائیں گے اور اپنی سابقہ پوزیشن بحال کریں گے۔ ورنہ بہت دنوں تک آپ کی زندگی مسائل میں گھری ہے گی۔

(۶۸) آپ متعجب ایک نقصان اٹھانے والے ہیں۔ جو آپ کے قانونی پیشے سے متعلق رکھتا ہے۔ شروع شروع میں آپ کو تکلیف بھی ہوگی اور کم بھی اٹھانے پڑیں گے اور آپ کو ایک ایسی کھفش سے بھی گزرنا پڑے گا جو دل آزار ہوگی۔ پھر آپ کا کوئی عزیز آپ کے کام آئے گا اور آپ کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا اور آپ پھر معاشرے میں معزز ہو جائیں گے۔

(۶۹) آپ کے سر پر بہت بڑا خطرہ منڈلا رہا ہے جس کی وجہ سے آپ کا پروگرام عارضی طور پر تھم و بالا ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں ایک حراسہ اور دریافت آپ کے امتحانات کا خاتمہ کر دے گی اور آپ کے مسائل حل ہو جائیں گے اور خطرات ٹل جائیں گے۔ پھر بھی ایک بات یاد رکھیں کہ آپ کو زندگی کے ہر قدم پر حکمت اور فراست کو سامنے رکھنا ہے۔ جذباتی اور نادانی کے فیصلے آپ کے لئے سوبان روح

زندگی کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس لئے احتیاط کو ملحوظ رکھیں اور جب بھی کوئی عورت آپ سے اظہار محبت کرے اس کو خطرہ الامم سمجھیں۔

(۵۸) آپ کو ان لوگوں پر نظر رکھنی چاہئے جو آپ سے محبت اور وفاداری کا دعوٰی کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے دوستوں میں ایک ایسا شخص بھی موجود ہے جو ہر وقت آپ کے آگے پیچھے بھرتا ہے لیکن آپ کا درحقیقت یہ شخص بدخواہ ہے۔ یہ آپ کو نیچا دکھانے کی فکر میں لگا ہوا ہے اس لئے دوستوں سے پوری طرح خبردار رہیں اور یقین رکھیں کہ آپ کے دوستوں ہی میں کوئی آستین کا سانپ موجود ہے۔

(۵۹) آپ کا مستقبل تاریک ہے۔ آپ کسی عورت کی محبت میں گرفتار نہ ہو کر ذلیل و خوار ہوں گے اور آپ کو حد سے زیادہ مالی نقصان پہنچی برداشت کرنے پڑیں گے۔

(۶۰) ایک آدمی سے جو زندگی میں آپ کا ناک سامنے آئے گا۔ اس سے آپ کا جھگڑا ہوگا اور آپ کو سنگین راہوں سے گزرنا پڑے گا۔

(۶۱) آپ کا ایک دوست جو ہر وقت آپ کے دل میں رہتا ہے۔ اس کی خاطر آپ کو ایک قربانی دینی ہوگی۔ اگر آپ چاہیں تو اس کو انکار بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ کو ایک غیر متوقع بد نصیبی سے گزرنا پڑے گا۔ جو آپ کی طرف سے نمودار ہوگی۔ اگر آپ نے یہ قربانی دیدی تو بھی آپ کے ارادے کا عارضی طور پر ٹپل ہو جائیں گے۔ لیکن بالآخر آپ کو کامیابی نصیب ہوگی اور آپ ان آدمیوں کے پروگرام ٹپل کر دیں گے جو آپ کی تباہی اور بربادی کے خواہاں ہیں۔

(۶۲) اپنی امید کو برلانے کے لئے آپ کو بہت بڑا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ لیٹنا پڑے گا۔ آپ کی امید معاشرتی زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ کو سوچ بوجھ سے کام لینا ہے۔ اگر آپ نے حکمت و تدبیر سے کام نہ لیا تو آپ خطرات میں گھر جائیں گے۔

(۶۳) آپ کو کاروبار کے سلسلے میں ایک مصیبت پیش آنے والی ہے۔ ایک خوف ناک رقیب آپ کی قوت برداشت کا امتحان لینے والا ہے۔ اس کے پنجے سے نکلنے کے لئے حد سے زیادہ حکمت عملی اور دانائی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اپنی صلاحیتوں کو سمیٹ کر مقابلہ کریں۔

(۶۴) آپ ایسے قانونی نکتے میں پھنسنے والے ہیں جس کی وجہ

دوسروں کی قسمت کو اپنی تقدیروں سے جوڑ کر زندگی گزارے اور مشوروں کی اہمیت کو سمجھے۔ آپ کسی اچھے انسان کو اپنا شریک کاروبار بنالیں اور ہر قدم پر مشورے کو ملحوظ رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کے کاروبار میں چار چاند لگ جائیں گے۔ آپ کو بیوی کی طرف سے کافی مدد ملے گی۔

(۷۷) اگر آپ زندگی میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جی جان سے محنت کیجئے اور کام کو پوری مستعدی کے ساتھ انجام دیجئے۔ اسی میں آپ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ آپ دیکھتے ہوں گے کہ بہت سے لوگ بغیر محنت ہی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ آپ قطعاً ان کی نقل نہ کریں۔ آپ کو کامیابی بغیر محنت کے حاصل نہیں ہوگی۔

(۷۸) سخت محنت اور جافشانی سے آپ دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ممکن ہے کہ کسی عہدے اور مرتبے کا بھی حصول ہو جائے لیکن محنت کے معاملے میں آپ ناکام رہیں گے۔

(۷۹) آپ اس دولت کی خواہش چھوڑ دیں۔ جس کو حاصل کرنے میں محنت نہیں کرنی پڑتی۔ اگر ایسی دولت مل بھی گئی تو وہ آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ اس لئے اُس دولت کی خواہش چھوڑ دیں۔ جو بغیر ہاتھ پر ہلانے مل جاتی ہے۔

(۸۰) آپ کو بہت جلد ایک مصروفیت کی وجہ سے زبردست کامیابی ملے والی ہے اس کامیابی کی آپ کو توقع نہیں کر سکتے تھے۔ یہ مصروفیت وہ نہیں ہے جو آپ کی عام مصروفیت ہے۔ نہیں بلکہ ہوگا یہ کہ آپ جلد ہی ایک مصروفیت میں گھر جائیں گے اور آپ کے ساتھ چند خاص افراد بھی کا ہاتھ بنائیں گے۔ یہ لوگ مرتبے کے اعتبار سے آپ سے کم تر ہوں گے۔ یقین کریں آپ کو انشاء اللہ بہت جلد آپ کی وفاداریوں کا بھرپور صلہ ملے گا۔

(۸۱) کچھ بڑے اہم اور اوقات سامنے آئیں گے اور اس کے بعد اچانک آپ کی زندگی میں خوشی کا انقلاب آئے گا۔ یہ انقلاب آپ کی زندگی میں ایک نئی زندگی کو پیدا کرے گا اور آپ غموں سے نجات پائیں گے۔

(۸۲) جو سفر آپ کا پانی اور ہوا سے تعلق رکھتا ہے خود کو دور نہیں۔ تھوڑی سی بات کا ہے کہ آپ کی زندگی میں کوئی بھیسا تک حادثہ آئے۔ یہ حادثہ ہوائی یا داریائی سفر میں پیش آ سکتا ہے۔

(۸۳) ایک پیشہ آپ پر اور آپ کے حالات پر اثر انداز ہونے والا ہے۔ اس پیشے کو آپ کسی کے کہنے سے اپنائیں گے اور آپ خود اس

بن کر رہ جائیں گے۔

(۷۰) آپ کو بہت جلد کامیابی نصیب ہوگی بلکہ وقتی طور پر آپ کو بہت سے مسئلے اور مرطے درکار ہوں گے اور آپ کی یہ مصیبتیں جن سے آپ دوچار ہوں گے آپ کی اپنی حقائق کا نتیجہ ہوں گی۔ زود اعتباری اور لا پرواہی سے بچ کر رہیں۔ ورنہ اپنے برے دنوں کے آپ خود مدمار ہوں گے۔

(۷۱) آپ کو بے حد کامیابی اور مقبولیت ملنے والی ہے۔ آپ کی کامیابیوں کا راز ایک عورت کی محبت ہے۔ لیکن محبت اور کاروبار کو جدا جدا رکھئے۔ غلط ملط کر دیں گے تو پچھتاہیں گے۔

(۷۲) آپ کی کامیابی کا سب سے اہم راز وہ شخصیت ہے جو عالمانہ وقار رکھتی ہے۔ خیال رکھیں کہ آپ کی زیادہ طلب اس شخصیت کو بدگمان نہ کرے اور آپ ایک اچھے اور قیمتی مددگار سے محروم ہو جائیں۔

(۷۳) آپ کی زندگی میں بہت سی ٹھنکن راپیں سامنے آئیں گی جو آپ کے لئے ہوش رُبا ہوں گی آپ بڑے ذوق و شوق سے اپنے دوستوں کی مدد کیجئے۔ لیکن کامیابی کا واحد مددگار آپ کی اپنی کوششوں پر ہے۔ سستی، آرام پسندی اور خوف بے جا کو اپنے دل میں جگہ نہ دیجئے۔ آپ ہستے پھیلنے پر ہر شکل راہوں سے گزر جائے اور یقین رکھئے کہ ایک دن آپ منزلِ مراد تک پہنچ جائیں گے اور تمام کامیابیوں آپ کے قدم چومیں گی۔

(۷۴) آپ کو دولت کے حصول کے لئے ایک معینیت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ کو چاہئے کہ آپ دوسروں کے تجربات کو سامنے رکھ کر زندگی گزاریں۔ من مانیاں آپ کو برباد کر دیں گی۔

(۷۵) آپ اپنے دوستوں کی بات پر وہیان نہ دیں۔ جو آپ کو نظام زندگی بدل دینے کا مشورہ دیتے ہیں کہ آپ کو کوئی دوسرا کام کر لو اور کوئی دوسرا پیشہ پکڑ لو۔ باور رکھیں کہ یہ سب مشورے غلط ہیں۔ آپ کو کامیابی اسی پیشے میں ملے گی جس کو آپ فی الوقت اختیار کئے ہوئے ہیں۔

(۷۶) آپ جدوجہد جاری رکھیں۔ آپ کا اپنا فانی کاروبار بہت ترقی کو پہنچے گا۔ آپ نے غور کیا ہوگا کہ من مانی اور الگ تھلگ زندگی گزارنے کی وجہ سے آپ کو کوئی بار زبردست جھٹکے گئے ہوں گے۔

حکایات صالحین

☆ حضرت مالک بن دینار نے ایک مکان کرائے پر لیا۔ آپ کے ہمسائے میں ایک یہودی رہتا تھا۔ آپ کے گھر کی محراب یہودی کے مکان کے دروازے پر تھی۔ اس نے پانچا نہ بنالیا اور غلاظت آپ کے گھر میں پھیل گئی اور محراب کو پلید کر دیا، ایک مدت تک اس نے ایسا ہی کیا اور آپ نے کسی سے ذکر نہ کیا اور نہ ہی اس سے شکایت کی ایک دن وہ یہودی آپ کے پاس آیا اور کہا: "اے مالک! تجھے میرے پانچا نہ سے تکلیف تو نہیں؟ آپ نے فرمایا تکلیف تو ضرور ہے، لیکن میں نے ایک تھار اور جھاڑو بنالی ہے، اس سے صاف کر لیتا ہوں اور دیکھ لیتا ہوں" اس نے کہا: "یہ تکلیف آپ کس لئے برداشت کرتے ہیں؟" آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایسا ہی حکم ہے "وَالْكَاطِبِينَ الْعُقُطُ"۔ یہودی نے کہا: "افسوس کہ خدا تعالیٰ کا دوست دشمن کا رنج اٹھائے اور ہرگز فریاد نہ کرے، اور اس حد تک صبر کرے" یہ کہا اور وہ یہودی اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

☆ حضرت ابو عباسؓ نے بیان کیا کہ گزراہ کرتے اور کائی کا آدھا حصہ صدقہ دیتے، ایک دولت مند نے آپ سے پوچھا: "زکوٰۃ کسے دے؟" فرمایا: "جس پر تمہارا دل مطمئن ہو" اس نے ایک اندھے کو روئے دے، اتفاقاً دوسرے دن اس اندھے کو دیکھا کہ خرابات میں شراب پی کر گناہن رہا ہے اور ان سے بدتر فعل کا مرتکب ہونے کو ہے۔ اس نے شیخ کو یہ ماجرا سنایا۔ انہوں نے ایک روپیہ دیا اور کہا جو شخص سارے آئے، اسے دے دینا۔ ایک سید پہلے نظر پڑا، اور اس کے حوالے کیا اور چپکے سے اس کے پیچھے ہو گیا۔ وہ ویرانے میں گیا اور ایک مردہ چکورہ من سے نکال کر پھینک دیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تین روز سے اپنے بال بچوں سمیت بھوکا تھا اور سوال کی ذلت اپنے کو پریشان کر رہا تھا۔ بحالت اضطراب مردہ کا نور اٹھا کر لے گیا تھا۔ اضطراب جا۔ ہا تو اسے پھینک دیا۔ شیخ نے فرمایا: "مال حلال ایسی ہی جگہ پہنچ جاتا ہے۔ ورنہ جس شبہ ہو، مست اندھوں کے ہاتھ پڑتا ہے۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

پیشے سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ لیکن یہ پیشہ آپ کی زندگی بدل دے گا۔ (۸۳) ایک بہت خوش گوار واقعہ آپ کی زندگی میں آنے والا ہے۔ یہ واقعہ آپ ہی کی ایک مہربانی کا نتیجہ ہوگا۔ وہ مہربانی جو کسی کے ساتھ کر کے آپ بھلا چکے ہیں آپ جلد ہی کئی اچھے دوست پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ان کی دست گیری سے آپ کو ایک نئی منزل نصیب ہوگی۔

(۸۵) آپ کے ہاتھ میں کہیں سے اچانک دولت آئے گی۔ یہ دولت آپ کی محنت کا نتیجہ نہیں ہوگی۔ اس لئے اگر آپ اس کا نصف خیرات کر دیں گے تو آپ ان خطرات سے محفوظ ہو جائیں گے جو آپ پر مٹھلا رہے ہیں۔ بخل سے کام نہ لیں۔ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے اس دولت کا نصف حصہ خیرات کر دیں جو آپ کو بصر محنت کے ہاتھ لگے گی۔

(۸۶) آپ کو ایک اجنبی نے کہا جو آپ کو پہچانتے ہیں کہ گے۔ اگر آپ نے ان پر عمل کر لیا تو آپ ایک امتحان سے گزر جائیں گے اور سکون و عافیت کے حق دار ٹھہریں گے اور اگر آپ نے عمل نہیں کیا تو ممکن ہے کہ آپ کو کسی سنگین حادثے سے دوچار ہونا پڑے۔

(۸۷) آپ کو کسی غیر ملک سے کوئی تحفہ عطا ہوگا۔ اگر آپ نے اس کو کسی قریبی رشتے دار کو دے دیا تو آپ دین و دنیا کی راحتیں سمیٹ لیں گے اور اگر آپ نے اس کو اپنے استعمال کے لئے رکھ لیا تو آپ کا نقصان تو کچھ نہیں ہوگا البتہ ایک عظیم نعمت سے آپ محروم ہو جائیں گے۔ (۸۸) آپ زندگی کے جو بھی مراحل طے کر رہے ہیں وہ دولت و ثروت

دشوار ہیں۔ آپ نے ہمیشہ عزیمت کی راہوں کو پسند کیا ہے جو آپ کے حوصلہ مند ہونے کی علامت ہے لیکن آپ اپنے خاص دوستوں سے مشورہ نہیں کرتے۔ آپ کی یہ عادت آپ کو کسی بھی وقت زبردست نقصان پہنچا سکتی ہے۔ دور اندیشی کا تقاضہ ہے کہ آپ اپنے ہمواروں سے مشورہ کر کے اقدام کیجئے۔

(۸۹) آپ کی کچھ نامعلوم اشخاص سے ملاقات ہوئی پھر ان کی مدد سے آپ منزل مراد تک پہنچ جائیں گے۔ اگر آپ نے دور اندیشی اور تدبیر سے کام لیا تو آپ مغرب ایک ممتاز حیثیت کے مالک ہوں گے۔ (ماہنامہ طلسماتی و علاج دیوبند، ستمبر، اکتوبر، نومبر، ۱۹۹۸ء)

علم الاعداد کے تحت

ہر شخص اپنا کیریئر معلوم کر سکتا ہے

ہے اس کو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ شخص جس کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں اس کی زندگی کا ماحول یعنی کیریئر کس قسم کا ہوگا۔

مثال: ہمیں دیکھنا ہے کہ خلیل احمد کا کیریئر کیسا ہوگا؟ اس کے دیکھنے کے لئے اول خلیل احمد کے نام کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھ کر ان کے سامنے جدول مذکور کے اعداد معلوم کر کے لکھ دیئے۔

۱	ا	۶۰۰	خ
۸	ح	۳۰	ل
۴۰	م	۱۰	ی
۴	د	۳۰	ل
۵۳	احمد	۶۷۰	خلیل

خلیل احمد کے اعداد (۷۲۳) ہوئے، اب (۷۲۳) کے اعداد کو مفرد کیا یعنی (۷) (۲) اور (۳) کو علیحدہ علیحدہ لکھ کر جمع کیا تو $(۷+۲+۳)=۱۲$ کو پھر مفرد کر کے جمع کیا تو $(۱+۲)=۳$ کا عدد حاصل ہوا۔ اب (۳) کی تفصیل جو ہم نے (۹۵۱) کے ہندسوں کے تحت تحریر کر دی ہے پڑھیں تو خلیل احمد کے کیریئر کا ایک مفصل ڈھانچہ برآمد ہوا، لہذا اسی طرح آپ ہر ایک شخص کا کیریئر جو انشاء اللہ تعالیٰ ۹۵ فیصد مستند و صحیح ثابت ہوگا برآسانی معلوم کر سکتے ہیں۔

سیارگان سے اعداد کی مناسبت

جس قدر بھی اعداد ہوتے ہیں ان کا تعلق کسی نہ کسی سیارے سے ضرور ہوتا ہے، جہاں اعداد مفرد ہوتے ہیں وہاں صرف ایک ہی سیارہ ہوتا ہے اور جس جگہ ایک سے زیادہ اعداد ہوتے ہیں وہاں سیاروں سے قرآن مشور ہوتا ہے، ہم ذیل میں نقشہ اعداد لکھ کر ان سے جن سیاروں

علم الاعداد کی بنیاد ان (۲۲) حروف پر قائم ہے جو عبرانی حروف تہجی سے حاصل کئے گئے تھے، جس کو بعد میں عربوں نے اصطلاحی زبان و قراءت کے مد نظر ان میں چھ حروف کا اور اضافہ کیا اور اس کے علاوہ اب بھی ان ہی حروف میں ہندی حروف و تلفظ کے مد نظر مزید اضافہ کر کے ذیل میں ایک جدول کی صورت میں رقم بند کر دیئے جاتے ہیں۔ گویا ہرین علم الاعداد نے انجہ کے بیسیوں طریقے استخراج کئے ہیں لیکن ہم یہاں ابجدی قمری کی صراحت کرتے ہیں جو جملہ طریقوں میں افضل و ارفع اور واجب العمل ہے

نقشہ ابجد قمری

حروف	ا	ب	پ	ت	ث	ج	چ	ح	خ	د	ذ
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
حروف	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق
اعداد	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
حروف	ک	گ	ل	م	ن	و	ہ	و	ی	ی	ی
اعداد	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳

جدول مذکور سے کسی نام کے اعداد معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جملہ حروف کو مفرد یعنی علیحدہ علیحدہ کر لینا چاہئے بعد میں ہر ایک حروف کے لئے جو اعداد جدول میں مقرر ہیں حروف کے سامنے لکھ کر جملہ اعداد کو جمع کیا جائے، پھر حاصل جمع کر کے مرکب اعداد کو مفرد اعداد میں لکھ کر جمع کیا (ایسے ۹ تک ہندسے مفرد کہلاتے ہیں) اگر نتیجہ میں مفرد عدد آئے تو بہتر و نہ مکرر کو مفرد عدد کر کے جمع کیا جاتا ہے یہاں تک ایک مفرد عدد برآمد ہو اب اس ہندسے کے متعلق جو تفصیل ذیل میں درج

اخلاق و مردوت کے پابند نہیں رہتے جس کی وجہ سے اپنی ذلت اپنے ہی ہاتھوں خرید گئے ہیں، اس لئے ایسے ناجائز خیالات سے اس عدد والے کو ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے اور مذہب کی پابندی دل سے اور اصول سے کرنا چاہئے۔

ف (۵) : اس عدد والے شخص بلا کسی لحاظ و خیال کے ملاقات میں دوسروں سے بے تکلف ہو کر باتیں کرتے ہیں اور تھوڑی سی ملاقات میں دیرینہ دوست و احباب کی طرف بے اعتنائی اور بے نیازی ظاہر کرتے ہیں، اس اعداد والے اکثر کثیر الملاقات ہوا کرتے ہیں، مگر ہر شخص کو کچھ ہمدرد یا دوست نہیں سمجھتے ہیں اور اپنی ذات کے سوا کسی دوسرے کو خواہ اولاد کیوں نہ ہو کم بھروسہ کرتے ہیں۔ مزاج میں سب سے زیادہ رویا دہوتا ہے لیکن جس کو اپنا دوست سمجھ لیتے ہیں اس پر کامل بھروسہ کرتے ہیں، مردوں کی بے نسبت عورتوں کے سامنے اپنی قابلیت کا اظہار زیادہ کرتے ہیں، خیالات پر انگدہ اور طبیعت بے چین ہوا کرتی ہے جن کا سفر دعوہ و مکر و مرکب عدد جو (۲۳) سے نکلا ہو وہ نہایت سنجیدہ، قابل اعتماد ہوتا ہے اور اس کو مبالغہ اور جھوٹ سے فطرتاً نفرت ہوتی ہے، سفر میں پیش رہا کرے، محبت اور عیش و عشرت کی زندگی کا خواہاں ہوتا ہے۔

ف (۶) : اس عدد والے نہایت سنجیدہ مزاج، شریف طبیعت اور لائق اعتماد ہوتے ہیں، دیانت داری اور معقولیت ان کا خاص شیوہ ہوتا ہے، اس عدد والے اپنی قوم اور فرقہ کے لئے عموماً مفید ہوتے ہیں، اپنے کنبہ کی روش کا بہت خیال ہوتا ہے اور اپنے خاندان کے لئے ان کی مثال سنگ۔ بنیاد کی ہوتی ہے، ان کا اقدام تعمیری کاموں کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور آخری کاموں سے پرہیز کرتے ہیں، اپنے کاروبار کو حسن دخوبی سے انجام دیتے ہیں، اپنی عزت کے ساتھ دوسروں کی بھی قدر و منزلت کرتے ہیں، صلح و امن کی زندگی بسر کرنا انہیں مرغوب ہوتا ہے، جھگڑے فساد سے علحدہ رہنا پسند کرتے ہیں لیکن اپنے جائز حقوق کا مطالبہ دلیری سے کیا کرتے ہیں، جب غصہ آجائے تو جلد فرو نہ ہو، عفو و انکسار سے اپنی قوت قوی ہواور ہم اور اک زیادہ ہو، دوسرے جس کام کو انجام دینے میں عاجز ہوں یہ ان کو حسن و کمال کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

ف (۷) : اس عدد والے سیر و سیاحت و تہذیبی مقام کو زیادہ پسند کیا کرتے ہیں۔ علم جغرافیہ و تاریخ سے ان کو واقفیت ہوتی ہے جس

ہے، کسی کی پابندی یا ماتحتی خوشی سے پسند نہیں کرتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ جس شخص یا مہم میں ہوں ان کو مکمل آزادی و اختیار ہو، ہمیشہ کوشش، اقتدار و بلندی حاصل کرنے کی ہوتی ہے، دوسروں پر حکومت کرنے کا مادہ ہوتا ہے، جس کام کو کریں اس کو حسن و خوبی سے انجام دیں، حکومت کا شوق ہوا اور ان کے احکامات میں چٹنگی اور قابلیت کی جھلک نظر آئے، خود بھی اصول و قواعد کے پابند ہیں، قانون کا احترام کریں، امن و امان کی زندگی بسر کریں، اس عدد والے عموماً خوش اقبال اور بلند مرتبہ ہوتے ہیں، سرکاری عہدوں میں مثلاً مجسٹریٹ، افسر، ضلع پولیس کے افسر لائے اگر ہوں تو بڑی کامیاب ملازمت رہے اور عوام کی ہمدردی اور پسندیدگی ان کے ساتھ ہو۔ محکمہ افواج بری یا بحری محکمہ میں ملازمت ملے تو شوق سے کرنا پسند کریں، ہر طرح سے لائق اعتماد ہوتے ہیں، اپنے اقتدار کے سامنے دوسروں کو نظروں میں کم لگاتے ہیں، جس جلسہ و صحبت میں بیٹھیں وہاں ان کی شخصیت ممتاز ہو اور قدر و منزلت زیادہ ہو، عیش و عشرت اور سیر و تفریح کا شوق ہو، تہذیب اور سنیات میں زیادہ دلچسپی لیں، حسن پسندی کا خاص مادہ ہو۔

ف (۸) : اس عدد والے کی شخصیت زبردست ہو، دوسرے جو کچھ ان کے متعلق خیال کرتے ہوں ٹھیک اس کے برعکس ان کا خیال ہو جس سے باتیں کریں، نہایت خوش کن اور دلچسپ ہوں، اپنے مخاطب کی باتوں سے ان کو اکثر اختلاف ہو، کونسل یا عدالت میں اپنی بحث دوسروں کے خیالات رد کرنے کے لئے مخالفت میں زیادہ ہو، اپنی باتوں کو منوانے کے لئے انتہائی کوشش کریں، مضبوط دلیلیں پیش کریں، دوسروں کو اپنا مخالف آپ بنائیں، ان کی بحث و تحقیق نیک بنی سے ہو، دوسروں کو نقصان پہنچانے کا خیال نہ ہو مگر فطرتاً دوسروں سے اختلاف کریں دوران تقریر اکثر مزاج میں جرات پیدا ہواور آواز بلند ہو جائے ایسے لوگ قوم کے بھی خواہ اچھے لیڈر اور قابل تعریف کونسل کے ممبر ہوا کرتے ہیں۔ ان میں یہ مادہ بھی ہو کہ زمانہ کے مرد و قوتوا نین اور آئین کو نہ مانیں اور اس کی مخالفت میں کوشش کریں یا معاشرتی زندگی میں اصلاح پیدا کرنا چاہیں ان کے خیالات اکثر صحیح ہوا کرتے ہیں۔ ان کے قبضہ میں عموماً جائیداد یا نقد کچھ نہ کچھ رہا کرتا ہے اور اکثر اپنا روپیہ پیسہ ایسے موقعوں پر صرف کیا کرتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ دولت حاصل کرنے کے لئے اکثر مروجہ

کی صورت کو ایک یاد مرتبہ دیکھ لیتے ہیں، ان کی شکل کم بھولتے ہیں۔ فن شاعری کا شوق اور علم کلام کا ذوق ہو، سخن فہم ہوں، تصنیف و تالیف کا کام کریں تو علمی ذخیرہ میں اضافہ ہو۔ خیالات فلسفیانہ ہوں مگر تغافل سے اپنی محنت کو آپ برباد کریں، اپنی تباہی اور بربادی کا سامان، اپنی حرکت و نااہلیت کی وجہ سے آپ کریں، شرفاء کو حقیر اور کمینوں کو بلند سمجھیں۔ قوت فیصلہ ان کی غلط ہوا کرے، بظاہر عقل مند معزز اور با اثر معلوم ہوں۔ باطنی محبت سوائے اپنے تن کے کسی سے نہ ہو، اپنے نفع کے سامنے دوسروں کو نقصان پہنچائیں اس عدو والے عموماً خوش قسم نہیں ہوتے ہیں۔ اس عدو کی عورتوں کی شادی عموماً اپنی حیثیت سے زیادہ بلند گھرانوں میں ہوتی ہے اور زندگی بڑے چین و آرام سے گذرتی ہے۔ اس عدو والے تجارتی کاروبار کو بڑی ہوشیاری اور خوش اسلوب سے انجام دیتے ہیں، خصوصاً ایسی تجارتوں میں ان کو شرفاء فائدہ ہوتا ہے جس کو دریا یا سمندر سے تعلق ہو اس عدو والے سوچے زیادہ اور عمل کم کرتے ہیں لیکن جس وقت عمل کر کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، اُس وقت حیرت انگیز کام کر جاتے ہیں، عزت نشینی ان کو زیادہ پسند ہوتی ہے۔ دوسروں پر بھروسہ کم اور مشکوک رہا کرتے ہیں۔ دماغی محنت سے بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) بہت بڑھ جاتا ہے یا اس سے دماغ کی رگ پھٹ جاتی ہے۔

ف (۸) : اس عدو والے کا مزاج جلد کسی کے ہتھ میں نہیں آتا اور ہمیشہ غلط فہمی ہوا کرتی ہے۔ خیالات بہت گہرے اور شخصیت زبردست ہوا کرتی ہے، اپنی زندگی میں حیرت انگیز اور عمدہ کارنامے کام کیا کرتے ہیں۔ ان کی طبیعت کا رجحان (اگر وہ اپنی طبیعت پر قابو نہ رکھیں تو) تخریبی اور خراب کاموں کی طرف ہوا کرتا ہے اور جاہل کن نتائج برآمد ہوتے ہیں ان کے کاموں میں توقع، رکاوٹیں، فطرت اور برائیاں پیدا ہوتی ہیں، ایسے لوگوں میں حب الوطنی کا جذبہ بہت کم ہوتا ہے، مطلب کے دوست اور خواہ مخواہ اپنی دیانت داری اور صاف گوئی کا لوگوں کو یقین دلاتے ہیں، غصہ جلد آ جاتا ہے مگر وہ غصہ دوسروں کے لئے معزز نہیں ہوتا، اپنی نازیبا حرکات سے لوگوں کو خواہ مخواہ اپنا مخالف بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی غیر عورتوں سے تعلقات کے باعث متاثر ہوتے بغیر نہیں رہتی۔ اس عدو والے اگر اپنی طبیعت پر قابو پالیں تو عموماً خاموش نرم مزاج اور بخشنیدہ ہوتے ہیں، ان کے اندرونی جذبات

میں پوشیدہ جوش ہوا کرتا ہے یا تو انتہائی عروج کرتے ہیں یا ان کی زندگی غربت میں بسر ہوا کرتی ہے۔ ان کے خیالات اصلاحی ہوا کرتے ہیں، ہر چیز میں اصلاح کرنا پسند کرتے ہیں۔ اگر ان میں قابلیت ہو تو بہترین اور طاقت ور لیڈر ہوں۔ عالمگیر شہرت حاصل کریں، حکومت ان سے خوش رہے اور جذبات سلطنت میں اپنی عمر گزارتے۔ ان سے غلطیاں اکثر ہوا کرتی ہیں، مذہبی جوش اکثر مذہبی جنون کی حد تک پہنچ جاتا ہے، غم ناک اور محسوس خبریں ان کے کانوں تک اکثر زیادہ پہنچا کرتی ہیں اور اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ دنیا کے مشہور فلاح اکثر اس حد دوالے گذرے ہیں، تجارتی کاروبار اور خصوصاً زراعت یا زمین سے ان کو فائدہ پہنچتا ہے، لائق اعتماد اور باعزت زندگی بسر کرتے ہیں۔

ف (۹) : اس عدو والے علم و ادب کا بہت مذاق رکھتے ہیں، گانا بجانا ان کو زیادہ مرغوب ہوتا ہے اور عقلی و ذہنی مادہ بھی بے حد ہوتا ہے، اس عدو والے علمی و ادبی کاموں میں بڑی شاندار کامیابی حاصل کرتے ہیں اور کافی دولت مل جایا کرتی ہے، لائبریری کا انعام حاصل کرتے ہیں۔ ان کی زندگی جلد بجد اور محنت و کوشش میں بسر ہوتی ہے، جنگ و جدل اور جھگڑے زیادہ پیش رہا کرتے ہیں، زندگی کا زیادہ حصہ جھگڑوں میں بسر ہوتا ہے، ان کی سیرت میں جلد بازی، خود اختیاری اور اپنا رہبر آپ بننے کا مادہ ہوتا ہے اور دوسروں کی نصیحت پر عمل کم کرتے ہیں۔ اس عدو والے کے دشمنوں کی تعداد کافی ہوتی ہے، زندگی میں لڑائی، جھگڑے آخری عمر تک رہا کرتے ہیں، غصہ بہت جلد آ جاتا ہے، دوسروں کے ساتھ حسد و کینہ نہیں رکھتے، دل کے صاف ہوتے ہیں، تمام عمر میں کوئی نہ کوئی چوٹ ایسی ضرور لگتی ہے کہ جس کا نشان باقی رہے یا آگ سے جلنے کا نشان باقی رہتا ہے۔ اس عدو والے کو شکار کا پرہیز کرنا چاہئے یا اپنے ہوش و حواس کو قابو میں رکھ کر ہندو چلانا چاہئے ورنہ ان کے ہاتھ سے کسی انسان کو شدید نقصان پہنچنے کا خوف ہے، اپنے دوست و انساب کے جاں نثار اور سچے دوست ہوتے ہیں، جس سے محبت ہو جائے اس کا ساتھ نہیں چھوڑتے بلکہ تازیت نہ بھاتے ہیں۔ اس عدو والے دولت مند ہو اور کسی سے شرکت ہو جائے اس کے ساتھ تو دیوالیہ نکل جاتا ہے، ان کو ابتدائے شباب میں شادی ضروری کر لینے چاہئے ورنہ جوانی میں ان کا سنبھلا دشوار ہے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا اگست ۷۱ء)

روحانی ڈاک

ماہنامہ طلسماتی دنیا نے گزشتہ ۲۵ سالوں میں بے

شمار سوالوں کے جواب دیئے جو قومِ حقّائق سے واقف ہونے کے لئے

بے تاب تھی اس کو حقّائق سے واقف کرایا، اُن کی ابھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا، ان کی

تشنگی دور کی اور انہیں اس راستے کی رہنمائی کی جو انہیں منزلِ مقصود تک پہنچانے والا تھا۔ جھاڑ

پھونک اور تحوید گنڈوں کے بارے میں لوگ افراط و تفریط کا شکار تھے، کچھ لوگ روحانی عملیات کے

بارے میں کوری جہالت اور گمراہی میں مبتلا تھے اور کچھ لوگ روحانی عملیات کی بے جا مخالفت کا فریضہ انجام

دے رہے تھے، ان دونوں فرقوں کی مخالفت کرنا اور انہیں حق سے روشناس کرانا بہت ضروری تھا کیوں کہ ان

دونوں فرقوں کی ہٹ دھرمیوں اور ضد بازیوں کی وجہ سے گمراہیاں مسلم معاشرے میں سیدہ تان کر پھیل رہی تھیں اور

لوگ اُن اکابرین کے علمی اُفتاب سے پردہ گمان ہو رہے تھے جنہوں نے خلوص و اہمیت کے ساتھ اللہ کے بندوں کی بے لوث

خدمت کی تھی اور جن کے تقوے اور پرہیزگاری پر ان کے دشمن بھی یقین رکھتے تھے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کے چمے پر پڑے ہوئے اس گردوغبار کو بھی صاف کیا، جس نے روحانی عملیات کو

مشکوٰۃ بنا کر رکھ دیا اور جس کی موجودگی کی وجہ سے روحانی عملیات کی شفافیت بے یقینی کے دائروں میں آگئی تھی۔ رب

العالمین کا فضل و کرم ہے کہ روحانی ڈاک کی عظیم خدمات کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں اور روحانی

عملیات پر تہرہ کرنے والے بے شمار لوگ تائب بھی ہوئے اور بے شمار شیخ چلیوں کو بسم اللہ کی گنبد سے باہر نکلنے کی

توفیق عطا ہوئی۔ سوال و جواب کے کچھ نمونے پیش خدمت ہیں، انہیں پڑھنے کی زحمت کیجئے اور اندازہ

لگائیے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا نے وقفاً و قناً کس طرح بے لاگ گفتگو سے گمراہی من چاہی تو حید کا

مقابلہ کیا اور کس قدر بے لباکی کے ساتھ خود ساختہ پیروں اور نام و نہاد قسم کے تقوے

بازوں کو آئینہ دکھانے کی جرات کی۔ سیرتِ درو

نام خدا پر اعتراض

سوال از: عظیم الدین عثمانی _____ مدعو بنی (بہار)
گزشتہ دن میں اپنے ایک عزیز کے یہاں کسی ضروری کام سے گیا ہوا تھا، ان کے گھر میں اردو کے بہت سارے کتب و رسائل موجود تھے، کچھ تو قریے اور سلیقے کے ساتھ الماریوں کے اندر تھے، تو کچھ کتابیں نہایت ہی ناقدری کے ساتھ طاقتوں اور چارپائی پر پڑی اپنے صاحب کی بے وقوفی پر ماتم کر رہی تھیں، گفت و شنید کے بعد چارپائی سے میں نے کوٹھا کر اپنی ادبی ذوق کی

ایک کتاب
تسکین
کے لئے
مطالعہ
میں

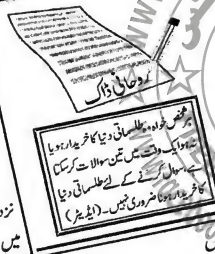
بیان کی ہے۔ ”خدا“ خود آید سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی ذات جو خود بخود آئی اور آنے کا مطلب یہ ہوا کہ پہلے نہیں تھا، پھر آیا، لہذا ”خدا“ کے استعمال سے اللہ کی اذلیت پر چوت پڑتی ہے، حالانکہ میں نے بھی ان کی اس تاویلات پر کلام کیا، لیکن پھر بھی ذاتی طور پر اپنے ذہن کے اندر ایک کشش محسوس کر رہا ہوں، اس کے بارے میں تفصیل کے ساتھ امت کو جانکاری دیں۔

جواب

ہمارے خیال اس طرح کی موضوعاتیوں میں الجھنا اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کرنے کے مترادف ہے، لیکن جب آپ نے ایک سوال کر ہی لیا ہے تو ہم جواب صرف اس نقطہ نظر سے دے رہے ہیں کہ آپ جواب نہ دینے کو راہ

مستقل عنوان

فرار
نہ سمجھ
لیں
ورنہ
ہمارے
نزدیک اس
میں دلچسپی



مصروف

ہو گیا، مضامین تقریباً وہی تھی جو دیگر کتب و رسائل کے اندر میں نے پڑھے تھے لیکن ایک گوشہ ایسا بھی تھا جس نے مجھے چونکا دیا اور اپنی سادہانہ سال کی تعلیمی محنت راہیگان معلوم ہونے لگی، اس کتاب کے اندر میں نے ایک عجیب و غریب بات یہ پڑھی کہ لفظ ”خدا“ استعمال کرنا جائز نہیں، وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ لفظ ”خدا“ کے اندر بوائے شرک کی آمیزش ہے، اس کے متعلق میں نے اپنے دیگر احباب و متعلقین سے دریافت کیا لیکن سبھی نے حیرت و استعجاب کے ساتھ اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

ایک روز مجھے ایک ایسے مرد سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جو کسی زمانہ میں میرے درسی ساتھی بھی رہ چکے تھے اور جو کہ مسلمان شافعی ہیں۔ میں نے ان سے بھی اپنے اس سوال کو دہرایا (کیا لفظ خدا کا استعمال جائز نہیں؟) تو انہوں نے اس سوال کی تائید کی، پوچھنے پر انہوں نے علت یہ

طرح کی باتوں
رکھتا متاع وقت کی بے حرمتی ہے۔
خدا کے لفظی معنی ”خود“ ہی ہوتے ہیں لیکن ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ خدا لغوی طور پر مالک، آقا اور صاحب اختیار کو کہتے ہیں لیکن علماء اس لفظ کا استعمال صرف اس ذات کے لئے ہوتا رہا جو اس کائنات کو پیدا کرنے والی ہے۔ جن حضرات کو اس لفظ کے معنی کی خبر نہیں وہ بھی اس لفظ کا استعمال غلطی سے سمجھ اور کسی ذات کے لئے نہیں کر سکتے، یہ لفظ عرصہ دراز سے مالک کون و مکان کے لئے اسی طرح وقف ہے جس طرح مالک کون و مکان کے لئے ”اللہ“ وقف ہے۔ جس طرح کوئی کسی اور کو اللہ کے نام سے پکارنے کی غلطی نہیں کرتا، اسی طرح کوئی کسی اور کو

ہے، سمیت اور محی میں اللہ کی دونوں صفیں ایک دوسرے کے بالکل ہی متضاد ہیں اور ان دونوں ناموں میں بہ ظاہر ایک صفت کا انکار ہے، جب ہم اللہ کو سمیت مانتے ہیں تو ہم اس وقت سمیت کے اندر محی کا رنگ تلاش نہیں کرتے کیوں کہ یہ دوسری صفت ہے جو دوسری صفاتی نام کا رنگ ہے۔

اب ”خدا“ کے بارے میں غور کیجئے، خدا کی جہاں اور صفات مسلم ہیں اس کی ازلیت مسلم ہے، اس کی ابدیت بھی مسلم ہے لیکن جس نام میں اس کی ازلیت کا ذکر ہو وہاں اگر ابدیت کا ذکر نہ ہو تو اس سے اس کے ازلیت والے صفاتی نام میں کوئی اشکال نہیں ہونا چاہئے۔ خدا کی ایک صفت تو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے وجود میں کسی دوسری ذات کا محتاج نہ نکل تھا نہ آج ہے۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، نہ کوئی اس سے پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، جو ذات اپنی پیدائش میں کسی دوسری ذات کی محتاج نہ ہو اگر اس کو ”خود“ نہیں کہیں گے تو کیا کہیں گے؟

ہمارے خیال میں اس طرح کے احساسات ایک مسلمان کو طرح طرح کے دوسوں کا شکار کرتے ہیں اور اسلام اس طرح کی باتوں سے اپنے ماننے والوں کو روکتا ہے کیوں کہ ان باتوں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہے۔ صدیوں سے ہمارے صد ہا بزرگوں نے اللہ کو ”خدا“ کہا ہے، خدا کو کن معنی میں پکارا ہے، یہ تو وہ جادہائیں لیکن اللہ کے ہزاروں اور لاکھوں برگزیدہ بندوں نے اللہ کو خدا کہہ کر یہ ثابت کیا ہے کہ خدا بھی اللہ کا صفاتی نام ہے اور اللہ کو اس نام سے پکارنا خلاف روایت نہیں ہے اور اگر ہم کسی دوسرے منطق کا شکار ہو کر لفظ ”خدا“ کو متروک قرار دیدیں گے تو بے شمار محاورے لاوارث ہو کر رہ جائیں گے۔

مثلاً خدا حافظ، خدا ترس، خدا خیر کرے، خدا خدا کرے، خدا شامی، خدا معلوم، خدا کی خدائی جیسے ہزاروں محاوروں کا کیا ہوگا جو ہم مسلمانوں کی زندگی میں پوری طرح رچ بس چکے ہیں، کیا ان محاوروں سے دامن بچا لینا ممکن ہوگا؟ اور کیا ان محاوروں کا استعمال شرعاً ناجائز ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب تلاش کا اور نا صحیح جواب پالینا امر محال ہے، البتہ کسی کتاب میں لکھ دینا بہت آسان ہے کہ اللہ کی جگہ ”خدا“ کا استعمال ناجائز ہے۔ لکھنے اور بولنے والے اپنی زبان و قلم کو

”خدا“ کے نام سے پکارنے کی غلطی نہیں کر سکتا، جو لفظ ایک طویل عرصہ سے وحدۃ الاشریک کے لئے استعمال ہو رہا ہو اس کے بارے میں مفہوم واقعی کی باریکیاں بیان کرنے کا مطلب ایک ایسے ترددی ایجاد ہے جو انسان کو دوسوں اور مخصوص کے سوا کچھ نہیں دے سکتی۔

اللہ کے ۹۹ صفاتی نام قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں، ان ناموں کے علاوہ بھی ہزاروں نام اللہ کے ہو سکتے ہیں کیوں کہ ہر صفت اللہ کی ذات سے وابستہ ہے، دنیا میں جس قدر بھی اوصاف ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی مہوں منت ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ہزاروں اور لاکھوں صفاتی نام ممکن ہیں، لیکن اسماء حسنی کا اطلاق ان ۹۹ ناموں پر ہوتا ہے جو قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں۔ ذاتی نام تو مالک کوں مکان کا صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ”اللہ“ باقی جتنے بھی نام ہیں خواہ ان کا ذکر قرآن میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، وہ سب صفاتی نام ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کو بیان کرتے ہیں، مثلاً اسے رحم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ رحم کرنے والا ہے، کریم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کرم کرنے والا ہے، خالق اس لئے کہتے ہیں کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا وہی ہے، رازق اس لئے کہتے ہیں کہ اپنی مخلوقات کو رزق دینے والا وہی ہے، مالک اس لئے کہتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز اس کی ملک ہے۔ باطل اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہر چیز کے اندر کشادگی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ واضح اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ذات میں وسعت پیدا کرنے کی قدرت موجود ہے۔ ظاہر اس لئے کہتے ہیں کہ ہر چیز میں اس کا رنگ مزاج پوشیدہ ہے اور باطن اس لئے کہتے ہیں کہ ہر چیز میں اس کا نور فطرت پنہاں ہے اور اسی کو نور ربی بھی کہتے ہیں، بہر حال اللہ کے جتنے بھی صفاتی نام ہیں وہ کسی نہ کسی صفت کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ کے جب کسی صفاتی نام کا ذکر ہو رہا ہو تو اس وقت اس کی دوسری صفت کے معنی اسی نام میں تلاش کرنا شاید درست نہیں ہے، مثلاً الف کہے کہ اللہ مستقیم ہے، اس وقت جہم یہ کہے کہ اللہ تو جہم ہے، وہ بدلہ نہیں لیتا، بلکہ وہ تو معاف کر دیتا ہے حالانکہ یہ دونوں صفیں اللہ کی ہیں۔ ایک نام میں ایک صفت کا اظہار ہے اور دوسرے نام میں دوسری صفت کا اظہار ہو رہا ہے۔ اسی طرح مثلاً اللہ کو سمیت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مارنے والا ہے اور محی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زندگی عطا کرنے والا

تھرقر جیسا کچھ معلوم ہوا، میں نے کہا یہ کسی نے جادو چلایا ہے، اس کو کسی ایسے عالم دین سے دکھلایا جائے، میری باتوں کو سب نے مان لیا اور عالم دین کے پاس لے گئے۔ مولانا نے چاچ وغیرہ کی اور گاؤں کی ایک عورت کا مولانا نے نام بھی بتایا کہ فلاں عورت نے اس کو جادو کیا ہے۔ مولانا نے پانی وغیرہ دم کر کے دیا اور دعا تعویذ کر دیا، مولانا تخرم کے دعا تعویذ سے کافی حد تک فائدہ ہوا، مطلب یہ کہ بالکل ٹھیک ہو گئی لیکن بہت انفس کی بات یہ ہے کہ ٹھیک دو سال بعد پھر وہی بات ہو گئی ہے جو پہلے تھی، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ مولانا نے جو تعویذ دیئے تھے وہ تعویذ خود بخود دم ہو گئے ہیں۔ میری سالی نے تعویذ کہیں رکھ دیا، تعویذ دم ہو گیا، پھر وہی پڑھائی ہوئی تھی جو پہلے تھی اور جو مولانا صاحب نے دعا تعویذ کئے تھے وہ بھی نہیں ہیں، کہیں چلے گئے۔ ایک دن اتفاق سے میں وہیں تھا کہ میری سالی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی، میں سمجھا کہ کوئی جن بھوت کا اثر ہو گیا ہے۔ میں قرآن مجید کی چند سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا، دم کیا، ہوا پانی وغیرہ پلایا، پھر کچھ کوئی فائدہ جلد نہیں ہوا، کان میں تیل وغیرہ ڈالنے کی کوشش کی لیکن بہت مشکل سے ایک کان میں تیل ڈال لیا، گویا کہ میں ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک اس کو دم کرتا رہا، دم کیا، ہوا پانی وغیرہ پلاتا رہا۔ اس درمیان وہ کسی کی وقت بہت ہنسی بھی تھی اور جب جب رنگ روپ سے وہ کافی تکلیف میں تھی، اس کی تکلیف دیکھ کر گھر کے سارے لوگ پریشان تھے، پانی وغیرہ بہت مشکل سے پیتی تھی، اتنی تکلیف اس کو تھی کہ پانی بھی حلق سے نہیں جا پا رہا تھا۔ میں خود ہی اس کی تکلیف دیکھ کر رنگ رہ گیا، یہ سلسلہ لگا تار دوسرے دن بھی ٹھیک اسی وقت رات میں ہوا جس وقت پہلے دن رات میں ہوا تھا، دوسرے دن بھی میں چند سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کرتا رہا لیکن گھنٹہ بڑھ گھنٹہ کے بعد تھوڑا سا فائدہ ہوا، دوسرے دن صبح میں اپنے گھر چلا آیا، پتہ نہیں آگے کیا ہوا۔ اس گاؤں میں کوئی مولوی نہیں ہے کہ وقتی طور پر دعا کرائی جائے، گاؤں جہالت سے بھرا ہوا ہے لیکن اصل مقصد یہ ہے کہ آپ براے کرم کوئی ایسی تحریک کر دیں کہ میری سالی کے اوپر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جادو کا اثر ختم ہو جائے اور اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو جائے اور اس کی جان کسی طرح سے بچ جائے، شادی کا سارا انتظام مکمل ہو چکا ہے لیکن اس کی صحت کی وجہ سے کہیں رشتہ نہیں تلاش کیا جا رہا ہے اور جو

حرکت دیتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر ان کے فلسفے کو دنیا نے ہضم کر لیا تو پھر کبھی کیسی بد ہضمیاں اس سے پیدا ہوں گی۔ ہم لکھنے والوں کی نیت پر شبہ نہیں کر سکتے لیکن اس طرح کے فارمولوں کو ہم روحانی صحت کے لئے معزز اور نقصان دہ سمجھتے ہیں جہاں ان فارمولوں کا ذکر ہوگا، وہاں لائسنس، بخشش، کلکچر یوں اور فن ترائیوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہوگا۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس طرح کی باتوں کی اشاعت کروا کر امت کے اندر فتنوں کے نئے نئے دروازے کھلوانے کا ذریعہ مت بنئے، جو دروازے بند ہیں انہیں بند ہی رہنے دیں، فتنوں کے دروازے پہلے ہی سے بہت سارے کھلے ہوئے ہیں جن سے ہوسم و مذہب ہوا میں اسلامی قلعے میں داخل ہو کر مسلمانوں کے لئے ہر قاتل بنی ہوئی ہیں۔

فتنوں کے دروازے اور بھی اگر کھل گئے تو اس بے چاری امت کا کیا ہوگا؟ جو لفظوں کی بھول بھلیوں میں پھنس چکے ہیں سے صحت ہے اور کردار و عمل سے بالکل کٹ کر رہ گئی ہے۔

جادو کی تباہ کاریاں

سوال: از: محمد احسان اللہ مفتاحی
میری ایک چھوٹی سالی ہے جس کی عمر ۱۵، ۱۶ سال کے درمیان ہے، نام جہاں آراء ہے، اب سے تقریباً دو سال قبل میری سالی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی، چاروں کے اندر کی ڈاکٹر مدد لے گئے، کئی بوتل پانی چڑھایا گیا، کئی کئی مرتبہ پیٹ کا ایکسرا کیا گیا، ڈاکٹروں کی سمجھ میں کوئی بیماری نہیں آئی، مطلب یہ کہ ڈاکٹروں نے بیماری کے نہ سمجھ میں آنے کی وجہ سے علاج کرنے سے انکار کر دیا، جمہوری میں گھر لے گئے، پیٹ میں تکلیف تھی، مریض کی صحت بالکل خراب ہو گئی تھی، سچے کی امید نہیں تھی، اس حادثہ سے دو ماہ قبل میری شادی ہوئی تھی، اتفاق سے میں گھر ہی جا رہا تھا، میرے گاؤں سے خبر آئی کہ سالی کی حالت بہت خراب ہے، ڈاکٹروں نے علاج سے انکار کر دیا ہے، یہ خبر سننے ہی ہم دونوں میاں بیوی وہاں پہنچ گئے، سالی کو دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ ممکن ہے اس کو کسی نے جادو کر دیا ہے، پیٹ میں جہاں تکلیف تھی میں نے بہ اجازت اس کے پیٹ پر ہاتھ ڈالا تو پیٹ میں جہاں تکلیف تھی اس جگہ پر

سے رجوع کریں۔

عملیات کی لائن میں دھوکے بازی عام ہے، دھوکے رچا کر لوگوں کو الو بنانے والوں کی تعداد زیادہ ہے، مسلمانوں کے عقیدوں سے کھیلنے والے مداری شہر شہر اور گلی گلی بیٹھے ہوئے ہیں، لیکن اچھے اور خدا ترس لوگ آج بھی تلاش کرنے سے مل جاتے ہیں، کوکران کی تعداد کم اور برائے نام سبھی پھر بھی ہر علاقہ میں آپ کو مل جائیں گے شرط یہ ہے کہ تلاش کرنے والے کی طلب سچی ہو۔

آپ نے مریض کی جو صورت حال لکھی ہے وہ سنگین ہے، اس کا علاج کوئی عامل ہی کر سکتا ہے کیوں کہ انارژی پن کی وجہ سے مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے اس طرح کے امراض میں کپے کپے عاملوں سے رجوع نہیں کرنا چاہئے اور نہ خود بیج آزمائی کرنی چاہئے۔

آپ اپنی سالی کو روزانہ ایک طشتری پر قرآن حکیم کی یہ آیت لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں۔ فَلَمَّا الْقَوَا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحَرِ اِنَّ اللَّهَ سَبَّطَلَهُ لَآ اِنَّ اللَّهَ لَا يَصْلُحُ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ ط وَيُضِقُّ السَّلَۃَ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لگا تا روزانہ تک روزانہ ایک طشتری پر کلاب و زعفران سے لکھ کر دھو کر پلائیں اور یہ عزیمت لکھ کر کالے پیرے میں بیک کر کے اپنی سالی کے گھٹے میں ڈالیں۔

اَسْطَلُوْهُ اَسْطَلُوْهُ اَخْرَجُوْهُ اَخْرَجُوْهُ حَلُوْةٌ حَلُوْةٌ اَفْتَحُوْا اَفْتَحُوْا اَسْرَاهِیْا بِعِزَّةِ اللّٰهِ یَزُوْلُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ یَزُوْلُ کُلُّ نَاسٍ وَیَقْدِرُوْهُ اللّٰهُ یُحِلُّ کُلَّ مَعْقُوْدٍ مَّعَ الطَّلَسْمِ ۱۰۱-۲۱۱-۱۱۱-۲۱۱

اب رہی وہ عورت جس پر آپ کو کرنی کروت کا شہ ہے تو اس کو خدا کے حوالے کر دیجئے اگر وہ فی الحقیقت ظالم ہے اور یہ جرحیں وہ کر رہی ہے تو خدا اس سے خود نوٹ لے گا، بندے کی بساط ہی کیا ہے جو کسی سے بدلہ لینے کی کوشش کرے، اگر ہم اس طرح کے معاملات اللہ کے سپرد کر دیں تو اسی میں دورانہ میثی بھی ہے اور آئندہ کے لئے بچاؤ بھی۔

دشمنوں کو برادری کے گھٹا اتارنے کا جذبہ حرام نہیں ہے لیکن اس میں اگر دو شب کی امید نہیں کی جاسکتی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا خدا آپ سے راضی رہے اور آپ کی خطاؤں سے درگزر کرے تو اپنے دشمنوں کو معاف کر دینے کا حوصلہ اپنے اندر پیدا کریں اور اللہ سے فریاد کریں اسی میں آپ کی، دین و دنیا کی بھلائی ہے، اسی میں اپنی حفاظت

عورت اس کو جادو کی ہوئی ہے وہ دو گاؤں میں ڈاکٹرنے کے نام سے جانی جا چکی ہے۔ میں آپ سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس عورت کے متعلق بھی کوئی آسان ترکیب بتائیں تاکہ اس نالائق عورت کو تباہ و برباد کیا جاسکے تاکہ تیکڑوں غریبوں کی جان بچے نیز آپ ہمیں کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ ہم قہمی طور پر جادو خور، جن بھوت کے مریض کو آرام پہنچا سکیں۔ میں مولوی ہوں، پانچ وقت کی نماز اللہ کے کرم سے پابندی سے پڑھتا ہوں، فی الوقت درس و تدریس کا کام انجام دے رہا ہوں لیکن میں دعا تعویذ جھاڑ پھونک کے سلسلہ میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔ اس معاملہ میں میں جاہل ہوں، لہذا آپ ہمیں فوری طور پر جادو خور بھوت جن کے ہم بعض کو آرام پہنچانے کے لئے ضرورت بتائیں کیوں کہ میں اپنی جالی کو دم کرتے وقت بہت شرمندہ ہوا ہوں۔

برائے کرم آپ میری سالی پر رحم و کرم کرتے ہوئے کوئی ترکیب کر دیں تاکہ ساری زندگی کے لئے اس کو آرام مل جائے۔ گاؤں کی جو عورت جادو کی ہے ان کے گھر والے اسے بھڑکانے کے لئے تیار ہیں، اس کا لڑکا حافظ قرآن بھی ہے، کیا وہ اپنی ماں کو اس حرکت سے باز نہیں رکھ سکتا۔ آپ ہمیں کوئی آسان ترکیب ضرور بتائیں تاکہ ہم ان دشمنوں کو بربادی کے گھاٹ اتار کر غریبوں کی جان بچا سکیں۔ بات آہستہ آہستہ ملے ہوئی ہے، ہمیں آپ کی ذات سے ایسی پوری امید ہے کہ آپ ہمارے اس خط کو مد نظر رکھ کر جواب ضرور روانہ فرمائیں گے۔ میں آپ کے اوصاف کمالات کو سن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ مایوس نہ کریں گے، اللہ آپ کو جزائے خیر دے آمین۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا جادو ٹونا نمبر ایسے شائع کیا گیا تھا تاکہ جادو سے متاثر لوگ وقتی طور پر خود اپنا اپنے متعلقین کا علاج کر سکیں، بہتر ہوگا کہ آپ طلسماتی دنیا کا جادو ٹونا نمبر کہیں سے حاصل کر کے بغور اس کا مطالعہ کریں اور اس میں چھاپے گئے عملیات میں سے جس عمل کو آپ اپنے لئے آسان سمجھیں اس کو اختیار کریں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں، یہ وقتی طور پر بچاؤ کا طریقہ ہے، بہتر یہ ہے کہ اگر جادو اور جنات کے اثرات پرانے ہوں اور مرض حد سے زیادہ بڑھ چکا ہو تو پھر کسی مستند اور معتبر عامل

ہیں۔ ہمارے والد محترم کے چچا پہلے اس مصیبت میں گرفتار ہوئے پھر بیرون فقیروں کے پاس جاتے رہے اور کسی حد تک حالات قابو میں آگئے، ان ہی کے ایک پیر صاحب نے ہمیں بھی تین سال پہلے آگاہ کیا تھا کہ ہم بھی جادوؤں کے زیر اثر آگئے ہیں، ان کے مطابق اس سارے فساد کی جڑ میرے چچا گلخانہ اور ان کے افراد خانہ ہیں، وہی حد کی وجہ سے ہم دونوں گھرانوں پر جادو کر رہے ہیں، ان یعنی میرے والد محترم کے چچا پر جادو ٹوٹا کی بات تو سمجھ میں آگئی تھی، کیونکہ ان کے حالات ہی بتا رہے تھے، مگر ہم ٹھیک ٹھاک زندگی گزار رہے تھے، اس لیے یہ بات ہمارے گلے نہیں اترتی، دوسری بات یہ تھی کہ ہم اس جادو کی علم سے بالکل بے خبر تھے، اس سے اس قدر تباہی ہوتی ہے، ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا، اب سے پہلے میرے بھائی عبدالرشید خان جو دو سال سے مجھ سے چھوٹے ہیں اس کا شکار ہوئے۔ مارچ ۱۹۹۷ء سے وہ اپنے آپ پر جادو ہونے کی باتیں کرنے لگا اور بہت بری حالت کی وجہ سے اپنے والدین اور گھر والوں سے جھگڑا رہتا تھا کوئی ان کی بات کا یقین نہیں کرتا تھا، وہ خود بیرون فقیروں کے پاس جاتا رہا، گھر والوں نے ان کو زبردستی (Mental Hospital) میں بھرتی کیا، زبردستی دوائی پلاتے تھے، دونوں طرف سے علاج جاری تھا آخر وہ ایک فقیر کے پاس جاتے رہے، اللہ کے فضل و کرم سے وہ ٹھیک ہو گئے، فقیر کے کہنے پر نیاز نگر گیا، پھر اگست ۱۹۹۷ء کو میں اس سازش کا شکار ہوا، بہت زیادہ تکلیف اٹھائی، پہلے پہل فاکٹروں کے پاس جاتے رہے کوئی فائدہ نہ ہوا پھر پیر فقیروں کے چلک کالے آخر کسی حد تک ایک سال کے بعد راحتی ملی مگر میرا بھائی عبدالرشید پھر اس سازش کا شکار ہوئے، اب تک وہ برے دور سے ہی گزر رہے ہیں، بہت رویہ خرچ کیا، پیر فقیر حضرات کے کہنے پر بہت نیاز و نذر کیا، خود بھی صدقات دینے مگر پوری طرح سے اس مصیبت سے ابھی تک چھٹکارا نہ ملا۔ درود و نجات اور دوسرے درود پڑھے مگر ان کی روزانہ تلاوت کرتے رہے، مگر حالات پوری طرح قابو میں نہیں آئے، ایک کے بعد ایک پیر بابا کے پاس جاتے رہے، تعویذ وغیرہ استعمال کئے، بہت حد تک راحت ملی، اب ایک درویش نے ہمارے گھرانے کی ذمہ داری لی ہے، اللہ پاک کی مدد سے ہی اب تک سامنا کیا، ان سے ہی رات دن اس مصیبت سے چھٹکارا لانے کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

ہے اور اسی میں اتر دڑا اب ہے۔
 اگر آپ دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام کرنے کیلئے ”یامُثِیْقِیْم“ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ لیا کریں (آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں) تو بہتر ہے۔ اس اسم مبارک کے دوسرے دشمن کی چالیں پامال ہو جائیں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایسی مصیبت کا شکار ہو جائے کہ دوسروں کو ستانے کی سزا سے دنیا میں ہی مل جائے۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت قدرت والا ہے اور اپنے مظلوم بندوں کی فریاد کو سننے والا ہے، تمام معاملات و مقدمات اسی کے سپرد کر دیں تو نقصان میں نہیں رہیں گے۔

جادو کی نحوست

سوال: از: نجم ایوب
 ٹوٹے ہوئے دلوں کی وحاسر بندگی ہے مجھ سے
 گرتوں کو تھام لینا ہے خاص کام تیرا
 امید ہے کہ آپ صاحب اللہ پاک کی مدد سے خیریت سے ہوں گے، آپ کا رسالہ کئی بار نظروں سے گزرا مگر دوسرے فحش رسالوں کی بھرمار سے میں نے اس کے اندر دیکھنا تک گوارہ نہ کیا، پھر کئی مہینے گزرنے کے بعد میں نے مئی ۱۹۹۸ء کا شمارہ خریدا تو واقعی اپنی رائے پر افسوس ہوا، بروایتی ایک دلچسپ، مفید اور دقت کی اہم ضرورت ہے، کئی بار آپ کو خط لکھنے کے لئے قلم اٹھایا اور آج کامیابی ملی۔ میں اور میرے گھر کے افراد خانہ آج کل پریشانی کے دور سے گزر رہے ہیں، امید ہے کہ ہمارے درد کا مرہم آپ کے پاس ضرور ہوگا، ہماری دھم بھری کہانی سمجھ اس طرح سے ہے۔

میرے والدین نے ہماری پرورش ان پڑھ ہونے کے باوجود ایک پڑھ لکھے والدین کی طرح خون پسینہ ایک کر کے ہم پانچوں (۳) بھائی اور ایک بہن) کو خوب پڑھایا لکھایا، اس سے پہلے میرے والد محترم نے اپنے بھائی بہنوں کی بھی پرورش کی، ان میں سے اپنے چھوٹے بھائی کو خوب پڑھایا، وہ دور درشن میں ایک اہم عہدے پر فائز ہیں، میرے والد نے پھر اگہ رگہ رگہ ہماری پرورش کی، دو سال پہلے تک ہم بالکل خوشحال تھے چھوٹی چھوٹی مصیبتوں کا سامنا ہم اللہ کی مدد سے کیا کرتے تھے مگر اچانک ایک بڑی مصیبت آگئی جس کو عام زبان میں جادو کہتے

آپ کسی مقامی معالج سے رجوع کریں تاکہ علاج کے دوران وہ آپ کی کیفیات کو دیکھتا رہے اور علاج میں مناسب تبدیلیاں کرتا رہے، کیوں کہ جنات اور جادو زدہ لوگوں کا جب علاج کیا جاتا ہے تو مریض پر مختلف کیفیات طاری ہوتی ہیں اور بروقت اس کیفیت کو سمجھنا اور اس کا کوئی مناسب تدارک کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اسے ایک عامل ہی سمجھ سکتا ہے اور وہی کوئی مناسب اقدام اس کے تدارک کا کر سکتا ہے۔

جب تک آپ کا رابطہ کسی عامل سے نہ ہو تب تک آپ سورۃ فاتحہ اور قرآن مجسم کی آخری دونوں سورتیں اور سورۃ بقرہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گھر کے سارے افراد کو یہ پانی ملائیں اور ایک ایک شیخ روزانہ گھر کا ہر ذرہ ملام قَوْلًا مِّنْ رَبِّ رَحْمٰن کی پڑھتا رہے، بارش اور دریا کے پانی سے اگر تسکین لایا جائے تب بھی جادو کا زور ختم ہو جاتا ہے اور کم سے کم اس کی شدت تو باقی نہیں رہتی، لہذا کبھی کبھی یہ اہتمام بھی کریں، اس میں کچھ بڑے بڑے ماحانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر بارش کا پانی یا دریا کا پانی جمع کر کے ممکن نہ ہو تو پوری اور پھیل کے ۴۲ عدد پتے لے کر انہیں پانی میں پکائیں، پھر اس پانی سے محرز زدہ لوگوں کو نہلائیں، اس سے بھی جادو کی شدت میں انشاء اللہ کمی پائی ہوگی۔

ان فارمولوں اور ان جیسے فارمولوں پر عمل کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ عاملین سے بے نیاز ہو گئے، بلکہ ان پر عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وقتی طور پر آپ کو کچھ سکون مل جائے گا اور آپ جادو کی مزید تباہ کاریوں سے کسی حد تک بچے رہیں گے لیکن پوری طرح ان نحوستوں سے نجات پانے کیلئے باقاعدہ کسی اچھے عامل سے رجوع کرنا عین دانشمندی ہے، اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب جادو وغیرہ سے انسان پوری طرح تباہ ہو جاتا ہے تب جادو کا قائل ہوتا ہے اور بقول شخصے ”جب چڑا چگئی کھیت تو اب پچھتاوے سے کیا حاصل؟“ کے مصداق جب آنکھ کھلتی ہے اور اپنی غفلت پر شرمندگی اور پچھتاوا بھی ہوتا ہے تو پھر کچھ حاصل نہیں ہوتا، اگر ہم اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتے ہوئے اور اس سے لو لگاتے ہوئے اسبابی طور پر جسمانی اور روحانی علاج کی طرف بھی متوجہ رہیں تو یہ نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف عقیدہ۔ تدبیر اور تدارک کے لئے آپ خود کوشش کیجئے، میں نے رہنمائی کر دی ہے اور در پیشہ کے میں صرف یہ دعا ہی کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جادو کے وبال سے نجات دے اور آئندہ کے لئے بطور خاص

میرے والد مرحوم کے چچا نے بھی بہت روپیہ خرچ کیا، مگر وہ پانچ چھ سالوں سے یہ مصیبت جھیل رہے ہیں۔ کیا ہمارا دشمن اور یہ جادوگر اسنے طاقت ور ہیں کہ ان کا توڑ ممکن نہیں۔

ہمیں برائے مہربانی اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کا حل بتائیں، اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم دونوں جہاں میں عطا کرے گا کئی تعویذ وغیرہ ہم نے لکھے بھی مگر ابھی تک چین کا سانس لینے کا موقع نہ مل سکا، سنا ہے کہ اہل تشیع (شیعہ پیروں) کا ہی یہ کام ہے، کیوں کہ میرا چچا گلہ خاں ان ہی کے پاس جاتا ہے، مہربانی کر کے اس کا ایسا زور دراصل بتائیں تاکہ ہمارے حالات جلد از جلد سدھ جائیں جس کسی کی بھی یہ کارستانی ہو، تو یہ یزیدی کام میرے خیال سے حسینی کی کارستانی نہیں ہو سکتی کیوں کہ شیعہ یا سنی جو بھی یہ کام کرے گا وہ شیطان کی نسل سے بنا ہو سکتا ہے۔

کئی سالوں سے ہم دوسری جگہ مکان بنانے کی سوچ رہے تھے، کچھ لوگوں نے مکان بدلنے کے لئے کہا، کئی لوگوں نے ہجرت کرنے کو کہا، اب اس سال ہم اپنے ہی گاؤں میں دوسری جگہ مکان بنانے کی سوچ رہے ہیں۔

مہربانی کر کے یہ بھی بتادیں کہ دوسری جگہ مکان بنانے سے ہمارے حالات کس حد تک سدھ سکتے ہیں، ہم نے اپنے حصہ کا مکان و محن اپنے چچا گلہ خاں کو ہی سچ دیا تاکہ ہم اس مصیبت سے چھٹکارا پا سکیں۔

جواب

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جنات بھی گھر میں گھس جائیں گے اور جادو نا بھی ایک ایک گھر کو اپنی پلیٹ میں لے لے گا، مسلم سماج خاص طور پر جادوؤں کا شکار ہے اور مسلمان ایک دوسرے کے خلاف جادو کر رہے ہیں، جب کہ جادو اسی طرح حرام ہے جس طرح شراب نوشی اور سود خوری حرام ہے بلکہ جادو اکثر کفر و شرک تک پہنچا دیتا ہے۔ اللہ اپنی حفاظت فرمائے، شیطان لعین نے مسلمانوں کے اعمال کا ستیاں تو کیا ہی تھا، اب وہ عقائد پر ضرب کاری کر رہا ہے اور اچھے بھلے لوگ جو بظاہر اپنے احوال و آثار سے مسلمان نظر آتے ہیں، جادو اور کرنی کر توئی میں بری طرح مبتلا ہیں۔

بہتر تو یہ ہے کہ اس طرح کی نحوستوں سے نجات پانے کے لئے

آپ کی اور آپ کے متعلقین کی حفاظت فرمائے آمین۔

اپنی خامیوں کا علاج

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

میں بچپن سے تیز فطرتی اور اکثری مزاج ہوں، معمولی باتوں پر سر پر آسمان اٹھاتی ہوں، بات بات پر روٹھنا بچوں کو مارنا، کوسنا، برے القاب دینا، بے عزتی کرنا، میرا عمل ہی بن گیا ہے۔ میں ذرا سی معمولی بات برداشت نہیں کر پاتی ہوں، نہ ہی شوہر کے دکھ کھ میں کام آتی ہوں، نہ اس کے ساتھ اخلاق سے پیش آتی ہوں، وہ مجھ سے پھر بددل ہوتے ہیں، میں اپنے ہمسایوں سے رشتہ داروں سے رشتہ جوڑنے کے باوجود خود بخود کٹ جاتی ہوں، لاکھ کوشش کرتی ہوں لیکن ہر ایک مجھ سے دور ہوتا جا رہا ہوں، نماز روزہ، تلاوت، تسبیحات کی طرف دل مائل نہیں ہوتا ہے، میں بار بار بدلنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن انسانی اثر ہوتا ہے۔

میرے دونوں گردوں میں اکثر درد رہتا ہے، مہربانی کر کے اپنی بیٹی کے لئے سہل آسان سا کوئی عمل عطا فرمائیں جس سے تیز مزاج، غصہ، روٹھنا وغیرہ دور ہو جائے، میں شیخ اور رفیق بن جاؤں۔ نمازی، تلاوت، تسبیحات کا ذوق و شوق ہو، تمام رشتہ دار، ہمسایوں سے پھر جڑ جاؤں (جب کہ تمام رشتہ داروں اور ہمسایوں نے ہم سے منہ پھیرا ہے) میری صحت بھی ٹھیک رہے۔

میرا عدد اور اسم عظیم کیا ہے، جو میں ہمیشہ پڑھوں، آپ کی مہربانی ہوگی۔ آپ قلب کی مہربانی ہوگی قریشی شاہ میں جواب دیدیں، ہامنا ہویت شائع نہ کر کے مشکور رہنے کا موقع دیدیں۔

اگر کوئی غلطی یا بے ادبی ہوئی ہوگی تو معاف کریں۔

جواب

جب کسی انسان کو اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف ہو تو پھر اس کی اصلاح بہت آسان ہے، اصلاح ان انسانوں کی نہیں ہوتی، جنہیں اپنی خامیوں اور غلطیوں کا اندازہ نہیں ہوتا، جو لوگ اپنی خامیوں کو خوبیاں سمجھتے ہیں اور اپنی حماقتوں کو دانش مندی کا نام دیتے ہیں، ان کی اصلاح عمر بھر نہیں ہو پاتی، لیکن جو لوگ اپنی کمزوریوں کو کمزوری ہی سمجھتے ہیں اور اپنی لغزشوں کو تاویلات کا سہارا لے کر انہیں اچھائیاں قرار نہیں دیتے، ان

کا سدھار جلدی ہو جاتا ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی خرابیوں اور اپنے مزاج کی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہیں اس لئے تمہیں انشاء اللہ جلد ہی ان خرابیوں اور خامیوں سے نجات مل جائے گی۔

تمہارا نام ف سے شروع ہوتا ہے اور ف آتش حرف ہے، جن مردوں اور عورتوں کا نام ف سے شروع ہوتا ہے ان میں غصہ اور جھلاہٹ لازماً ہوتی ہے، ایسے لوگ بہت جلد آپ سے باہر ہو سکتے ہیں اور غصہ میں کچھ بھی کر گزر سکتے ہیں، تمہارا نام بھی چوں کہ اسی حرف سے شروع ہوتا ہے اس لئے تمہیں غصہ کا آنا اور بات بات پر جھلاہٹ پیدا ہو جانا کوئی خلاف توقع بات نہیں ہے، لیکن تمہاری دوسری عادت جو لوگوں سے کٹ جانے کی اور ان سے پیراری کی عادت ہے، یہ یقیناً زیادہ بری ہے، لیکن اس کی اصلاح اور سدھار کا یقین اس لئے ہے کہ تم خود ان برائیوں سے پیچھا چھڑنا چاہتی ہو۔ تمہیں کہنا صرف یہ ہے کہ تم لوگوں سے کٹ جانے، ان سے اٹھنے اور ان سے دور ٹھننے اور لڑنے کے نقصانات پر غور کرو، اگر تم نے سنجیدگی سے اس بات پر غور کیا تو تمہیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ زندگی کا جو سزا لوگوں سے بنائے رکھتے ہیں وہ لطف لوگوں سے بگاڑ کر رہنے میں نہیں ہے، یہ مختصری زندگی محبت، اخلاق، حسن معاملات اور مناسبات میں گزر جائے تو اچھا ہے، چار دن کی زندگی میں سے اگر دو دن روٹھنے میں اور دو دن ماننے میں گزر گئے تو انسان کو کٹھن منائی کے سوا کیا ملے؟ اچھا انسان وہ ہوتا ہے جو دوسروں سے محبت کرے اور دوسروں سے اس سے محبت کریں، جو اہل دنیا سے بیزار ہو اور اہل دنیا سے بیزاروں کو تو یہ اچھے انسان کی علامت نہیں ہے۔

ایک حدیث میں بھی یہ آتا ہے کہ اچھا مسلمان وہ ہے جو لوگوں سے الفت کرے اور لوگ اس سے الفت کریں، اگر تم لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، ہمدردی اور احسان کا معاملہ کرنے کا تہیہ کر لو گی تو رفتہ رفتہ تمہارے دماغ سے یہ بات نکل جائے گی کہ کون اچھا ہے اور کون برا، کون ہمدردی کا مستحق ہے اور کون نہیں؟ ہمارا رب سب کے لئے کیسا مہربان ہے، وہ بارش برساتا ہے تو بھی کے لئے برساتا ہے۔ آپ دیکھتی ہوں گی کہ جب باران رحمت برسی ہے تو اس سے نمازیوں کے کھیت بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور بے نمازیوں کے کھیت بھی، نیک لوگ بھی اس سے استفادہ

نکھار اور سدھار آئے گا تو عبادت و ریاضت پر بھی طبیعت مائل ہوگی اور مخلوق کا دھرمی تمہارے دل میں چمکنے لگے گا اور تم خدا کے برگزیدہ بندوں میں شامل ہو جاؤ گی۔ تم کو روانہ ۲۸ مرتبہ یا فاتح پڑھا کرو، اللہ کا یہ صفاتی نام تمہارے لئے اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے، روزانہ صبح ایک گلاس پانی پر سات مرتبہ سورۃ المشرق پڑھ کر دم کے لیے لیا کرو، اس عمل کو ۱۱ دن تک کرنا، انشاء اللہ گروہ کے دروس سے نجات مل جائے گی۔

اچھے عامل کی تلاش

جمال از: جمال اختر عامی ————— کانپور
مزاج اقدس میں عرض خدمت یہ ہے کہ ”صنم خانہ عملیات“ کتابی شکل میں سب تک اشاعت پزیر ہوگی۔

اگر ”صنم خانہ عملیات“ کتاب شائع ہو چکی ہے تو برائے کرم اپنی پہلی فرصت میں اس کی قیمت لکھنے تاکہ وہ کتاب فوری طور پر منگوائی جاسکے، مرض کی تشخیص کے لئے جو نقش آپ کے ادارہ کی جانب سے روانہ کیا جاتا ہے اس کا کیا ہم آپ نے لکھا ہے، برائے کرم مطلع فرمائیں۔
آپ کے والد محترم جناب محمد ہاشم صاحب جیسے کوئی عامل اگر آپ کی نگاہ میں ہو تو ہم بانی فرما کر سمجھان کا پتہ فراہم کرنے کی زحمت گوارہ فرمائیں کیوں کہ میرے ایک دوست جناب سید نور الحسن صاحب کے گھر میں آئیب کی بھرمار ہے، عالمین صاحبان کے عملیات سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے، ویسے پیسہ پانی کی طرح بہا رہا ہے، آئیب کا غلبہ ہوتا ہے اور اس پر تسلط ہے۔ اس سلسلہ میں آپ ہی کچھ مدد کر سکتے ہوں تو ضرور بالضرور کیجئے۔

جواب

صنم خانہ عملیات کی پہلی جلد انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آجائے گی اور اللہ پر ہر روزہ کر کے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب فی الحقیقت روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی قیمت کا ابھی سے اندازہ لگانا مشکل ہے، ابھی تو یہ بھی اندازہ نہیں ہو سکتا کہ پہلی جلد میں کتنے صفحات ہوں گے اور اس کی طباعت پر کتنی لاگت آئے گی۔

مرض کی تشخیص کا جو نقش روحانی مرکز سے دیا جاتا ہے اس کا ہدیہ ایک ہزار روپے ہے، یہ نقش صرف عالمین کو روانہ کیا جاتا ہے،

کرتے ہیں اور بدکار لوگ بھی، بارش مسلمان کے کھیت میں بھی تہمتی ہے اور کافر و مشرک کے کھیت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت و ہمدردی کو کبھی محدود نہیں کیا ہے، وہ رب المسلمین نہیں ہے، وہ رب احسنین بھی نہیں ہے بلکہ وہ رب العالمین ہے، وہ اچھے برے ہر انسان کا رب ہے اور ہر انسان کی ضرورت پوری کرتا ہے اور ہر انسان کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کرتا ہے، ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اللہ کے رنگ کو اپنائے اور اپنے مزاج کو اللہ کے مزاج میں ڈھالنے کی کوشش کرے اور سب کے ساتھ حسن سلوک اور حسن اخلاق کا معاملہ کرے۔ اگر تم بھی ان فلسفوں پر غور کرو گی تو تمہارے دل سے رفتہ رفتہ یہ بات نکل جائے گی کہ کون رشتے دار ہمدردی کا حق دار ہے اور کون نہیں اور جب یہ بات تمہارے دل سے نکل جائے گی تو تم سب کے لئے بار بار رحمت کی طرح یکساں ہمدردی کرنے والی بن جاؤ گی اور جب خود بے مثال ہو جاؤ گی تو دنیا بھی تمہارے لئے مروت یا محبت بن جائے گی اور تمہاری عزت و احترام کے سلسلے عام ہو جائیں گے۔ جب انسان محبت کی معراج حاصل کر لیتا ہے تو اس کے دل سے ٹھکاپا تیں اور لوگوں کی اچھائی برائی کا فرق مٹ جاتا ہے اور وہ اللہ کی تمام مخلوقات کو یکساں محبت دینے لگتا ہے، اس کے دل میں نہ خوشی سے احساس خوشی ہوتی ہے، نہ غم سے احساس غم، وہ انسانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو جاتا ہے، جہاں رضا و سلام کا قانون چلتا ہے، شکوے، گلے اور طعنے بازی کا نہیں۔

ایک شاعر نے کہا تھا۔

خوشی خوشی میں نہ غم میں ہے کچھ ملال مجھے

بنایا ہے محبت نے بے مثال مجھے

جب تم لوگوں سے محبت اور خدمت کرتے کرتے انسانیت کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچ جاؤ گی تو دل کی دنیا چاند اور سورج کی طرح اجلی ہو جائے گی اور دل کا آجلا ہو جانا ہی محبت کی معراج ہے اور ایمان کا عروج ہے تم بار بار ازبے رب سے یہ دعا کیا کرو کہ اے رب العالمین جس طرح تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے اسی طرح تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے اور میرے دل میں تمام رشتہ داروں کی، غیروں کی اور اپنی کل مخلوقات کی محبت پیدا کر دے، میں سب کو عزیز ہو جاؤں اور سب مجھے عزیز لگنے لگیں، جب یہ دعا کرو گی تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی، دل میں

جہاں تصویر اور کتا ہوتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

کیا ہمارے امام صاحب کی بات درست ہے؟ برائے مہربانی اس پر روشنی ڈالیں اور اگر یہ بات درست ہو تو تصویروں کے سلسلہ کو بند کریں۔

جواب

تصویر کی ممانعت کا ہمیں علم بھی لیکن اس کی ممانعت کی بنیادی وجہ کو بکسر نظر انداز کر کے شور مچانا اور دوا دیا کرنا شاید اسلامی روش نہیں ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ تصویر خواہ کسی بھی طرح کی ہو اس کا گھر میں رکھنا یا جب میں رکھنا حرام ہے اور جہاں تصویر ہوگی وہاں رحمت کے فرشتے ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوں گے تو پھر بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی اور کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں سے رحمت کے فرشتے کوچ نہ کر گئے ہوں۔

حدیث ہے کہ بیت اللہ کے اندر بھی فرشتے موجود نہیں ہیں گے اور مسجدوں میں بھی رحمت کے فرشتوں کو تلاش کرنے کے بعد مایوسی ہوگی اس لئے کہ نمازیوں کی جیبوں میں اور حایوں کی پٹی میں جو روپے اور ریال ہوتے ہیں ان پر تصویریں چھپی ہوئی ہیں اور آپ نے ایسا کوئی نمازی یا حائی نہیں دیکھا ہوگا جو نماز اور طواف سے پہلے اپنی جیب کو خالی کر دے۔ ہرنوث اور سکرے پر تصویر بنی ہوئی ہے، اگر ہم یہ مان لیں گے کہ ہر قسم کی تصویر کی موجودگی سے رحمت کے فرشتے بھاگ جاتے ہیں تو پھر یہ بھی تسلیم کر لیجئے کہ دنیا کے مقدس ترین مقامات بھی رحمت کے فرشتوں سے اہل وقت محروم ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تصاویر کی ممانعت فرمائی تھی وہ تصاویر بت پندی کے شہادت پیدا کرنے والی تھیں لیکن فقہائے نے اسی کے پیش نظر ان تصاویر کو بھی ناجائز قرار دیا ہے جو عریاں ہوں اور شہوانی قوتوں کو برا بھیننے کرنے والی ہوں۔ مذہب اسلام ساری دنیا کے انسانوں کے لئے مبعوث ہوا ہے اور ہر جگہ اس کا قانون یکساں ہے۔ جب سعودی عرب کے علماء نے ان تصاویر سے ممانعت کی پابندی بنائی ہے جو عمرائے نہ ہوں تو پھر ہندوستان کے علماء اور فقہاء کو انکی ٹھانڈے کا کیا حق ہے؟

بیت اللہ اور مسجد نبوی میں ٹی وی کے کیمرے فٹ ہیں اور نمازوں کے پروگرام ٹی وی پر نشر کرتے رہتے ہیں اس کے علاوہ وہاں کے سکوں اور نوٹوں پر بادشاہ کی تصویر بنی ہوئی ہے جس پر کسی عالم اور فقیہ کو کوئی

غیر عالمانہ کو کسی قیمت پر نہیں دیا جاتا، کیوں کہ اس نقش سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

میرے والد اپنے وقت کے بزرگ بھی تھے اور عامل کامل بھی۔ گزرے ہوئے جیسے لوگوں کی تلاش تو بہت دشوار ہے کیوں کہ اس دنیا سے جب کوئی اچھا انسان چلا جاتا ہے تو پھر تاقیامت اس کی جگہ پُر نہیں ہو پاتی لیکن اس کے باوجود دنیا بھی اچھے انسانوں سے خالی نہیں ہوتی۔

روحانی عملیات کے نام پر ہزاروں قسم کے دھوکہ دہریب کے باوجود ابھی بھی دنیا اچھے اور قابل اعتماد عالمانہ سے بالکل بے خبری نہیں ہے، تلاش کرنے سے اچھے عامل آپ کو کانپوز میں بھی مل جائیں گے اور اگر ہمیں ہمارا کانپورا ہوا تو ہم بھی آپ کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے سید نور الحسن کے مکان میں اور پری اثرات کا ذکر کیا ہے، حیرت ہے کہ کئی عاملوں کے علاج کے باوجود اثرات ختم نہیں ہو سکے، یوں تو ٹھیک کرنے والی ذات الہی کی ہے لیکن جب علاج کرایا جاتا ہے تو اس کا کچھ تو اثر ظاہر ہونا چاہئے، بالکل بھی فائدہ نہ ہونے والی بات حیرت انگیز ہے اور اندوہناک بھی ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارا ایک مشورہ ہے کہ سید نور الحسن کے مکان میں چالیس روز تک سورہ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ ایک جگہ پانی میں دم کر کے گھر کی سب دیواروں پر یہ پانی چھڑکیں اور رات کو گھر کے چاروں سمتوں کی طرف رخ کر کے اذان دے، اتنی آواز کے ساتھ کہ گھر میں موجود لوگ سن لیں، انشاء اللہ ان دونوں عمل ہی کی برکت سے اثرات رفع ہو جائیں گے۔ اگر اثرات رفع نہ ہوں تو پھر کسی عامل سے رجوع کریں، آپ اچھے عامل کی تلاش بنجیدگی کے ساتھ کریں گے تو اچھے عامل تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی، ہر جگہ ہر علاقہ میں بے غرض اور بے لوث خدمت خلق کرنے والے بھی ہیں لیکن تلاش کرنے کے لئے تھوڑی سی زحمت تو برداشت کریں جب تلاش کرنے سے خدا کی مدد مل جاتا ہے تو اچھا عامل کیوں نہیں مل سکتا؟

تصویر اور رحمت کے فرشتے

سوال از: سلیم یزدانی ————— بارہمولہ شہر
آپ جو تصویریں ٹائٹل پر چھاپتے ہو ان کے ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ہماری مسجد کے امام صاحب کا کہنا ہے کہ طلسماتی دنیا جس گھر میں ہوگا اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے کیوں کہ

کے ان بندوں تک نہیں ہے جو دنیا داری اور ضلالت کا شکار ہیں، جو لوگ پہلے ہی سے محتاط زندگی گزار رہے ہیں طلسماتی دنیا کے صاف سترے مضامین ان کی تنقیدی کے لئے کافی ہیں لیکن جو لوگ عریاں رساں اور فحش کتابیں پڑھنے کے عادی ہو چکے تھے، طلسماتی دنیا نے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہیبت ناک قسم کی تصاویر شائع کیں اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا، پھر بھی اگر ان تصاویر کو ازراہ احتیاط پسندیدگی کی نظروں سے دیکھے تو اس میں کوئی شکایت کی بات نہیں، لیکن طلسماتی دنیا کی ساری مصلحتانہ تحریک کو نظر انداز کر کے صرف تصویروں کی مخالفت کرنا بغض و حسد کی علامت ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ معترض مصلح نہیں بدخواہ ہے اور امام مذکور کا یہ فرمان کہ جس گھر میں ایسے رسالے ہوتے ہیں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم کو نہ سمجھنے کی علامت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ ذوق کتاب پالنے کو منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ جہاں کتاب ہوتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے لیکن اپنے گھر کی حفاظت کے لئے فقہاء نے کتاب پالنے کی اجازت دی ہے اگر ہر جگہ کتے کی بجائے رحمت کے فرشتے رخصت ہو جایا کرتے تو پھر فقہاء کسی بھی صورت میں کتاب پالنے کی اجازت نہ دیتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی فرمان کی گہرائی میں پہنچے بغیر کسی بھی مسئلے میں آخری فیصلہ سنا دینا نئے نئے مسائل کو جنم دیتا ہے اور اس سے بحث کے لئے نئے دروازے کھلتے ہیں۔

اگر تصاویر اس درجہ حرام ہیں کہ یہ جہاں بھی ہوں گی رحمت کے فرشتے وہاں سے بھاگ جائیں گے تو کم سے کم اسلامی ممالک کے نوٹ اور کے پرانوں کی تصاویر نہیں ہونی چاہئیں تھیں، آج ہندوستان کے ہزاروں لاکھوں اللہ سے ڈرنے والے لوگ جب نماز پڑھتے ہیں ان کی جیبوں میں نوٹ موجود ہوتے ہیں اور ان پر گاندھی جی کی اور اشوک وغیرہ کی تصاویر ہوتی ہیں۔ تو کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ کسی کی بھی نماز قبول نہیں ہوتی؟ اور کسی مسجد میں بھی اب رحمت کے فرشتے موجود نہیں ہیں؟ ہمارے خیال سے اگر فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ دور میں مناسب تاویل نہیں کریں گے تو بے شمار لجنوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور پاسپورٹ اور شناختی کارڈ جیسی چیزیں بھی ممنوع قرار پائیں گی۔

اعتراض نہیں ہے، تو پھر ہندوستان کے لوگ ہی اتنے حساس کیوں ہیں کہ انگلیاں اٹھائے بغیر نہیں رہتے۔ بات صرف یہ ہے کہ یار لوگوں کو اعتراضات کی عادت پڑی ہوئی ہے، اپنی آستینوں میں مختلف بت رکھنے والے بھی تصاویر پر ٹکدہ چسپ کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے وحید دست اور ہیز گاری کا حق ادا کر دیا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان قومیت کے بت، علاقہ پرستی کے بت، زبان و نسل کے بت اور خواہشات کے بتوں سے بیزاری کا اظہار کرے، ہزاروں بتوں کو آستینوں میں لئے پھرنے والے لوگ بھی جب تصاویر پر انگلی اٹھاتے ہیں اور بے سوچے سمجھے اعتراضات کی جگلی کرتے ہیں تو تکلیف ہوتی ہے۔

طلسماتی دنیا پر جو تصاویر چسپ رہی ہیں وہ نظر نہ آنے والی مخلوقات کی تمثیلات ہیں اور ان کی طباعت میں ایک حکمت عملی بھی پیش نظر ہے پھر بھی اگر کسی کو یہ اچھی نہ لگیں تو ناخصل پر کاغذ پر حاکم رسالے کی معنویت سے فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن علم و عمل کے فیضیاب ہونا جن کی تقدیر میں لکھا نہ ہو تو وہ بد کچھ بھی بنے محرم ہی رہتے ہیں اور جو لوگ تصاویر پر اعتراض ازراہ غلوں کرتے ہیں، ان سے ہم متعدد بار یہ عرض کر چکے ہیں کہ رفتہ رفتہ ہم ان تصاویر سے کنارہ کشی کریں گے کیوں کہ تصاویر کی اشاعت ہمیں بھی پسند نہیں۔

حیرت کی بات ہے کہ امت مسلمہ ان خرابیوں پر ادنیٰ بھی توجہ نہیں دیتی، جن میں نیک و بد سب جٹا ہیں اور جو ایمان و اسلام کے لئے زہر قاتل ہیں، جھوٹ، غیبت، تہمت تراشی، بے ہودہ کوئی خیانت، دغا بازی، سود خوری، شراب نوشی، بدکرداری، حسد، کینہ پروری، گھمنڈ، نسل پرستی، شرک و بدعات، ماں باپ کی نافرمانی، بڑوں کی بے عزتی وغیرہ جیسے ہزاروں گناہوں میں چھوٹے بڑے اور نیک و بد سبھی جٹا ہیں۔ اس جانب نہ توجہ ہے، نہ کسی کو احساس، نہ کسی کو اصلاح کی فکر اور نہ جذبہ تبلیغ، لیکن چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں بڑی بڑی باتیں کرنا سبھی کا ایک عام سا رویہ بن گیا ہے، جو فتنہ انگیزی کا بھی باعث بن جاتا ہے۔

طلسماتی دنیا خاموش طریقہ سے دین کی تبلیغ میں مصروف ہے اور اس تصویر والے رسالے سے اللہ کی بندوں کی جتنی اصلاح ہوئی اتنی اصلاح غیر تصاویر والے رسالے نہ کر سکے کیوں کہ ان رسالے کی پہنچ اللہ

حضرت کا تب بھی انسان ہیں

سوال از: نور احمد
دیگر عرض گزارش ہے کہ ایک ماہ پہلے مارچ کا رسالہ صفحہ ۸۲ و یکہ کر ایک کور میں خود کا پتہ لکھا ہوا نکلا، نیلا لافٹ لکھا تھا، اس کے بعد ۹۷-۱۰۵، اور ایک داشت کے تحت کارڈ ۹۷-۲۸۵ کو لکھا تھا پھر جواب ندارد، خیر نومبر ۹۷ء کے رسالہ میں ایک غلطی آپ کے رسالہ میں صفحہ ۴۲ پر مبلغ نقاش ۶۶ کا تھا اور نوے میں لکھا گیا تھا، اس کو درست کر لیا۔ ۱۰ نمبر ڈال کر۔ دوسری غلطی جنوری کے رسالہ میں صفحہ ۶ جس میں لکھا ہے کہ ۲۳ نومبر سے ۲۱ دسمبر کی پیش کش کے لوگوں کی جنوری اور فروری ۹۸ء کی مبارک اور غیر مبارک تاریخ کو لکھی ہوئی ہے وہ غلط ہے، مبارک تاریخ اور غیر مبارک تاریخ یکساں ہے، کوئی فرق نہیں ہے۔ براہ کرم غلطی درست کر کے میرے ایلینڈ میں جواب روانہ کریں اور پچھلے خطوط کا بھی جواب دیں تو میں توازش ہوگی۔

جواب

کتی بھی احتیاط رہو پھر بھی کوئی نہ کوئی بھول جاتی ہے اور تصحیح کرنے والے حضرات سے بھی چوک ہو جاتی ہے اور بعض بھولیں ایسی بھی باقی رہ جاتی ہیں کہ اگر عمر بھر بھی اس پر ہم شرمندہ رہیں تو کم ہے۔ آپ نے جس غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے وہ بہت بڑی غلطی ہے۔ جو حضرات دعویتان ۲۳ نومبر اور ۲۱ نومبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ جنوری کی مبارک تاریخیں یہ ہیں۔ ۱۰، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ اور فروری کی مبارک تاریخیں یہ ہیں۔ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳

گھر میں سلامتی اور اس واپان کے پھول کھلیں گے اور وسعت رزق کی بہاروں سے آپ کا گھر مہک اٹھے گا لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں اور شیطان لعین کی چالوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں۔

گالی تو اپنے ماں باپ کو دینا بھی کفر و فحش کے برابر ہے اور ماں باپ کے خالق کو گالی دینا تو شاید دنیا میں سب سے زیادہ شرناک گناہ ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ تعوذ و تسمیہ کا ورد رکھیں اور تسبیح و تہلیل میں زیادہ سے مشغول رہیں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ پروردگار آپ کی اصلاح فرمائے، آپ کے گھر کی خوشی بے غم فرمائے، ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے اور آپ کو غیص و غضب اور اشتعال انگیزی سے محفوظ رکھے اور آپ کو آپ کے تمام گمراہ والوں کو امرائش و ممانعت سے چھٹکارا عطا کرے آمین ثم آمین۔

اعداد کے بارے میں اشکال

سوال از: ساجد فقار
عرصہ درازے میں طلسماتی دنیا خرید رہا ہوں، واقعی آپ نے اس طرح کار سالہ نکال کر قوم پر بہت بڑا احسان کیا ہے، خاص کر اردو ادب پر، اب اردو کے رسائل کتب وغیرہ ریلوے بک اسٹال کیا کہیں بی نظر نہیں آتے ہیں۔ اردو پڑھنے والے بھی شاید بہت کم رہ گئے ہیں، پھر بھی آپ کا یہ رسالہ انشاء اللہ بد دن لوگوں میں مقبول ہوتا جائے گا اور اس کی اشاعت بھی برابر بڑھتی رہے گی۔

مولانا صاحب! میری آپ سے گزارش ہے وہ یہ کہ آپ جو نقش (ہندوؤں والے لکھتے ہیں) کہ اس حساب سے لکھتے ہیں، مثال کے طور پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کا عدد ۸۶ بنتا ہے تو کیا جو ہندو نقش میں ہوتے ہیں وہ بھی کسی قرآنی آیات سے بنتے ہیں یا پھر اس کا کوئی اور حساب ہے۔ دوسرے نقش بتاتے ہیں لکھا ہوتا ہے کہ اس میں کسر ہے، ۳۰ اور خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا یا ۲ کا اضافہ ہوگا، پھر نیچے جو نقش بنا ہوتا ہے وہاں لکھا ہوتا ہے کہ نقش اس طرح سے بنے گا، یعنی وہ نقش مکمل ہوتا ہے کوئی اس کو لکھ سکتا ہے، کبھی کبھی لکھا ہوتا ہے کہ اس چال سے بنے گا تو یہ چال وغیرہ کے بارے میں وضاحت سے لکھیں اور روحانی ڈاک میں

ہے اور جب نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اور کرنے کے لئے قدم اٹھاتا ہوں تو پتہ نہیں کیوں میرا دل برائی پر آمادہ ہو جاتا ہے اس کے لئے ازارہ کرم میرے لئے کچھ کیجئے یا پھر کوئی وظیفہ بتائیے اور اب میرا داغ و زہن کمزور بھی ہوتا جا رہا ہے، پہلے تو میں ایک مرتبہ سبق کو کن کر یا کر لیتا تھا لیکن اب میں اگر کوئی چیز سنتا ہوں ہوں تو بھول جاتا ہوں، کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں تو بھی آگے پڑھتا ہوں اور پیچھے بھول جاتا ہوں اور ہمیشہ اپنی قسمت کو لعن طعن کرتا رہتا ہوں، اتنا پڑھا لکھا ہو کہ میری زبان سے خدا کے اوپر بھی گالی نکل جاتی ہے اور ہمیشہ اپنی بد قسمتی پر ایک ٹینشن بنا رہتا ہے اور اب زیادہ کیا لکھوں سمجھ میں نہیں آتا اور میرے کئی ساتھی دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم بھی ہیں۔

میرے واسطے ضرور آپ کوئی وظیفہ یا کوئی تدبیر بھیجے یا بتلائیے جو میں آسانی سے کر سکوں، قرآن پڑھتا ہوں اس میں بھی دل نہیں لگتا ہے اور زبان سے گالی نکل جاتی ہے آگے خدا حافظ۔
خدا آپ کو بخیر عافیت رکھے (آمین)

جواب

قسمت کی خرابی اور حالات کی ابتری تو اپنی جگہ لیکن ابلیس لعین نے آپ کو ایسی دلدلوں میں بھنسا رکھا ہے کہ جہاں جھڑ کر ایمان تو ایمان، انسانیت اور آدمیت بھی پامال ہو جاتی ہے اور انسان از رویت کے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں حیوان بھی اسے دیکھ کر شرمندہ ہوتے ہیں اور کف انفس ملنے ہیں۔

الحیاء باللہ خدا کے نام پر گالی تو کفار و مشرکین بھی دیتے وہ بت پرستی کی نجاست میں پوری طرح طوط ہونے کے بعد خدا کو گالی دینے کی غلطی نہیں کر سکتے انعام یہ ہوتا ہے کہ بد نصیبی اور معاشی الجھنوں اور گھریلو جھگڑوں نے آپ کو کسی قابل نہیں چھوڑا، آپ شاید خود اپنے بس میں نہیں ہیں، ان مسائل، مصائب اور معائب سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ زندگی کا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں صرف کریں اور لاتعداد مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھیں اور لاتعداد مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں، روزانہ بعد نماز عشاء "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ اور "یا لطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھا کریں، ان معمولات سے آپ کے گھر میں باہمی رنجش کا خاتمہ ہوگا،

اور ایسا شخص اس بات کا حق دار ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اس کے لئے پھول پاشی کا انتظام کیا جائے۔

ادارہ طلسماتی دنیا قریباً ۱۶ سالوں سے اردو زبان کی خدمت کرنے میں مصروف ہے اور اس رسالہ کو پڑھنے کی خاطر ہندو بھائیوں نے اردو زبان سیکھی ہے جو ایک طرح کا معجزہ ہے، اس دورِ بقدر میں جس جب کوئی شخص ہماری خدمت کو اہمیت دیتا ہے اور ہمیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہے تو خوشی ہوتی ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس خطِ الرجال میں بھی اللہ کے بے شمار بندے خدمت کو اور جذبہٴ محبت کو محسوس کرتے ہیں اور یہ خلوص دل خدمت گزاری کے لئے قوموں میں تو تعریف و تحسین کے پھول بچھاتے ہیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے طلسماتی دنیا کی قدر و منزلت کو سمجھا اور بے تکلف اور بے تحکم اس کی خدمات کی حوصلہ افزائی کی۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور ہمیں مزید خدمت زبان اور اشاعت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

طلسماتی دنیا میں ہر ماہ علم الاعداد سے متعلق ایک مضمون دیا جاتا ہے اور اس طرح کے مضامین میں بار بار یہ واضح کیا گیا ہے کہ اعداد کی حقیقت کیا ہے اور اسمِ الہی اور آیت قرآنی کے اعداد کس طرح برآمد کئے جاتے ہیں، جب آپ طویل عرصہ سے اس رسالہ کا مطالعہ کر رہے ہیں تو آپ کو یہ اندازہ ہو جانا چاہئے کہ اعداد کس طرح اخذ کئے جاتے ہیں۔ اعداد کی حقیقت سمجھنے کے لئے ہماری تحریر کردہ علم الاعداد کا مطالعہ کریں، اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ کس حرف کا کیا عدد ہے اور ہر نام کے اعداد کس طرح نکالے جاتے ہیں۔

ہر چیز قرآن حکیم میں موجود نہیں ہے اگر ہر جائز چیز کو ہم قرآن حکیم میں تلاش کریں گے تو مشکل ہوگی اور ذہن خواہ خواہ کے خلفشار کا شکار ہوگا، مثلاً اگر ہم یہ دیکھنے لگیں گے کہ انجیشن جو جائز ہے، یہ قرآن حکیم کی کس آیت سے ثابت ہے تو ہم پورا قرآن پڑھ لیں گے ہمیں ایسی کوئی آیت دستیاب نہیں ہوگی جس سے انجیشن کا جائز ہونا ثابت ہو، شادی کے بعد ولیہ کرنا مسنون ہے لیکن قرآن حکیم میں کہیں بھی ولیہ کا ذکر نہیں ہے اور ولیہ کا عدم ذکر ولیہ کو ناجائز نہیں کر سکتا۔

قرآن حکیم ایک اصولی کتاب ہے اور کبھی بھی اصولی کتاب میں تمام چیزوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، البتہ جو علوم قرآن حکیم کی حقانیت کو

اکثر بھائی لوگ پوچھتے ہیں۔ میرا اسم عظیم کیا ہے، کئی نبردِ غیرہ پوچھتے ہیں تو یہ سب کے کیسے نکلے ہیں اس کی وضاحت کریں۔ اس سے میری ہی نہیں ہزاروں بھائیوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور طلسماتی دنیا کے قیمتی صفحات بار بار ان سوالوں سے بچ جائیں گے اور دوسرے موضوعات کے لئے صفحات مل جائیں گے۔ آپ کے دیگر موضوعات بھی اچھے ہیں جیسے نو مسلم بھائیوں کی کہانی، اذان بت کردہ وغیرہ، یہ سب مجھے بہت پسند ہیں، انہیں جاری رکھئے گا۔ میرے خیال میں آپ ان سب چیزوں کے لئے ایک الگ سے خصوصی نمبر شائع کریں، جلد سے جلد قیمت کچھ بھی ہو، ہر حال میری تحریر طویل ہوگئی ہے، معاف کیجئے گا، اب آپ اسے شائع کریں یا نہ کریں مگر میں نے جو باتیں لکھی ہیں ان پر جلد از جلد عمل کیجئے گا۔

جواب

رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی مقبولیت دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے اور رب کی بخشی ہوئی توفیق سے ہم دین اسلام کی خدمت میں بھی مصروف ہیں اور اس اردو زبان کی خدمت بھی کر رہے ہیں جوئی زمانہ تعصب کا شکار ہے، اس اردو زبان نے آزادی کی جنگ میں کھل کر اس ہندوستان کی آزادی میں حصہ لیا تھا جو ہندوستان اگر یوں کا غلام تھا، اردو کے نعرے، اردو کے ترانے اور اردو کے مضامین نے جنگِ آزادی میں ایک ہتھیار کا کام کیا اور جو نعرے اور جو ترانے اس جنگ کو فتح اور نصرت میں بدلنے کا ذریعہ بنے وہ آج تک زبانِ زدِ عام ہیں لیکن بے چاری اردو فرقہ پرستوں کی جنگِ نظری کا شکار بنی ہوئی ہے اور اس اردو کو ان لوگوں نے بھی انصاف نہیں مل پایا ہے جو سیکولر ہونے کے دعویدار ہیں انہوں نے بھی اس زبان کی آبروریزی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے اور سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ جو لوگ اردو زبان کے نام پر زندہ ہیں اور جن کی روئیاں اردو کی وجہ سے بک رہی ہیں وہ بھی اس اردو کا حق ادا کرنے سے غاصر ہیں۔ ان کے لیڈر یوں پر بھی اردو نظر نہیں آتی اور ان کے گھر کے دروازوں پر جو تختیاں لگی ہوئی ہیں ان میں بھی انگلش کو زبردستی گھسیا جا رہا ہے جب کہ وہاں انگلش کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ایسے ناگفتہ بہ دور ہیں، اگر کوئی اردو رسالہ یا اردو اخبار نکال رہا ہے تو بے شک وہ ایک جہاد میں مصروف ہے

خانہ میں مزید ایک کا اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر تقسیم برابر نہ ہو باقی ایک بیج چاہے تو نقش کے ۱۳ اسیں خانہ میں مزید ایک عدد اضافہ کرنا ہوگا۔ اگر ۲ باقی رہیں تو نقش کے نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کرنا ہوگا اور اگر ۳ باقی رہیں تو نقش کے بائیسویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کرنا ہوگا، اس طرح نقش صحیح بنے گا اور نقش کی پہچان یہ ہوگی کہ اس کا نوٹس ہر طرف سے برابر آئے گا اور نقش کے اصل اعداد کو واضح کرے گا۔

اس تفصیل کے بعد دیکھئے اسم الہی یا باسط کے کل اعداد ۷۲ ہیں ان میں سے ہم نے ۳۰ وضع کئے تو ۴۲ بچے، ۴۲ سے تقسیم کیا۔

$$42 \div 3 = 14$$

$$\frac{42}{3} = 14$$

۱۰۔ خارج قسمت آیا باقی قسمت ۲ ہیں، نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰	۲۳	۲۱	۱۷
۲۲	۱۶	۱۱	۲۳
۱۵	۱۹	۲۶	۱۲
۲۵	۱۳	۱۳	۲۰

یہ نقش کی آٹھ چال ہے، آپ دیکھیں اس نقش کی میزان ہر لائن سے ۷۲ ہی ہے، جو نقش کے صحیح ہونے کی علامت ہے، دیکھئے۔

۷۸۶

۱۰	۲۳	۲۱	۱۷
۲۲	۱۶	۱۱	۲۳
۱۵	۱۹	۲۶	۱۲
۲۵	۱۳	۱۳	۲۰

۷۲ ۷۲ ۷۲ ۷۲

بات یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ یہاں ایک تفصیل اور بھی ہے وہ یہ کہ نقش مربع کی ۴ قسمیں ہیں، بادی، آبی، خاکی، یہاں مثال آتش نقش کی دی گئی ہے۔ جس کی طبعی چال یہ ہے، اس چال کے مطابق نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہے۔

ثابت کرتے ہیں، ان علوم کو غلط اور مشتبہ قرار دینا بہت بڑی زیادتی ہے اور یہ زیادتی اکثر جہالت اور کم علمی کی بنیاد پر عمل میں آتی ہے، بہت سے لوگ علم الاعداد کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہیں جب کہ علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت ثابت ہوتی ہے اور اعداد کا علم یہ ثابت کرتا ہے کہ قرآن حکیم بے شک اللہ کا کلام ہے اور اس میں بے شمار ایسے حقائق ہیں جو اعداد کے پیمانے پر پورے اترتے ہیں۔ مثلاً قرآن حکیم میں بشارتوں کا تذکرہ جتنی جگہ پر ہے اتنی ہی جگہ وعیدوں کا تذکرہ بھی ہے یا مثلاً قرآن حکیم میں جتنی بار آخرت کا ذکر ہے اتنی ہی بار دنیا کا بھی ذکر ہے، جتنی بار عذاب، دوزخ کا ذکر ہے اتنی ہی بار جنت کی نعمتوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ حساب اور یہ توازن ہی یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ کتاب کسی انسانی ذہن کی کاوش نہیں ہو سکتی۔ بے شک یہ کلام اس ذات وحدہ لا شریک کا کلام ہے جس کی نظر ایک ایک چیز پر ہے اور جس کی گرفت ایک ایک حرف اور ایک ایک زبرد زبرد پر ہے۔ جو علم میں یہ بتاتا ہو کہ اللہ کا کلام واقعاً اللہ کا کلام ہے وہ علم ناجائز اور مشتبہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ کے ذہن میں اور زبان پر یہ آنا کہ یہ علم اعداد قرآن حکیم سے ہے یا اس کا کوئی اور طریقہ ہے، اس ذہنیت کی غمازی کرتا ہے جو ذہنیت علم اعداد کے خلاف لٹھے کر دوڑ رہی ہے۔

نقش بنانے کے لئے روحانی عملیات کی اصولی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے، یہاں ایک مثال دے کر آپ کی رہنمائی کی جاتی ہے، مثال کے طور پر ہمیں اسم الہی یا باسط کا نقش بنانا ہے تو پہلے یہ دیکھیں گے کہ یا باسط کے اعداد کتنے ہیں، امجد ہوز کے حساب سے جو اعداد برآمد کئے جاتے ہیں وہ اس علم کی اصل بنیاد ہیں اور اس حساب سے ب کے اعداد ۱۰۱ الف کا عدد ایک، س کے اعداد ۶۰ اور ط کے اعداد ۹ ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد ۷۰ ہے۔

نقش بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ان ۷۰ اعداد میں سے ۳۰ گھٹا دینگے، گھٹانے کے بعد جو اعداد باقی رہیں گے ان کو ۴ سے تقسیم کریں گے، جب کہ ہمیں نقش مربع بنانا ہوگا، ۴ سے تقسیم کرنے کے بعد جو اعداد خارج قسمت ہوں گے ان کو نقش کے خانہ اول میں رکھ کر دوسرے تیسرے چوتھے خانہ میں ایک ایک کا اضافہ کرتے رہیں گے، اس طرح سولہ خانوں تک ہمیں چال چلتی پڑے گی۔ اگر ۴ سے تقسیم برابر ہو جائے تو کسی

اس چال کے مطابق یا باسط کا نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۲	۲۳	۱۰	۱۷	۲۱
۷۲	۱۶	۲۲	۲۳	۱۱
۷۲	۱۹	۱۵	۱۲	۲۶
۷۲	۱۳	۲۵	۲۰	۱۴

۷۲ ۷۲ ۷۲ ۷۲

دیکھئے اس چال سے نقش بنانے پر بھی ہر طرف سے میزان ۷۲

آئی ہے
خاک کا چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۵	۳	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

اس چال سے نقش یا باسط اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۲	۲۰	۱۴	۱۲	۲۵
۷۲	۱۲	۲۶	۱۹	۱۵
۷۲	۲۳	۱۱	۱۶	۲۲
۷۲	۱۷	۲۱	۲۴	۱۰

۷۲ ۷۲ ۷۲ ۷۲

دیکھئے اس چال سے نقش بنانے پر بھی ہر طرف سے میزان ۷۲ ہی برآمد ہو رہی ہے، مثالیں مربع نقش کی ہیں، اگر ہم یا باسط کا نقش مثلث بنائیں گے تو اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ ۷۲ میں سے ۱۲ گھٹا کر ۳ سے تقسیم کریں گے۔ اگر تقسیم برابر ہے تو نقش میں کسر نہیں ہوگی، اگر برابر نہ رہی تو نقش میں کسر ہوگی اور ایک باقی رہنے کی صورت میں ساتویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا اور باقی رہنے کی صورت میں چوتھے خانہ میں ایک

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

یا باسط کا نقش مذکورہ اسی چال سے بنایا گیا ہے۔

بادی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

جب اس بادی چال سے نقش بنائیں گے تو نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۲	۱۳	۱۹	۱۶	۲۴
۷۲	۲۵	۱۵	۲۲	۱۰
۷۲	۲۰	۱۲	۲۳	۱۷
۷۲	۱۴	۲۶	۱۱	۲۱

۷۲ ۷۲ ۷۲ ۷۲

دیکھئے اس چال سے نقش بنانے کے بعد بھی ہر طرف سے میزان برابر آ رہی ہے اور نویں خانہ میں اس نقش میں بھی ایک عدد کا اضافہ ہے۔

آئی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

عدد کا اضافہ ہوگا۔ ۷۲ میں سے ۱۲ گھٹائے تو ۶۰ باقی رہے، ۶۰ کو ۳ سے تقسیم کیا تو خارج قسمت ۲۰ آیا اور تقسیم برابر ہوگئی۔

$$\frac{60}{3} = 20$$

$$\frac{6}{x}$$

کسی خانہ میں مزید اضافہ نہیں ہوگا اور نقش شلٹ چال آتھی اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۵	۲۰	۲۷
۲۶	۲۳	۲۲
۲۱	۲۸	۲۳

دیکھئے شلٹ نقش میں بھی ہر طرف سے میزان برابر آ رہی ہے اور شلٹ میں بھی آتھی، بادی، آبی اور خالی کی تفصیل ہے لیکن ہر چال سے نقش جب بنائیں گے تو ہر طرف کی میزان ۷۲ ہی ہوگی۔

مزید تفصیل جاننے کے لئے ہماری مزید کردہ تختہ العالین کا مطالعہ کریں اور اس علم کی عظمت کو پہچانیں، یہ علم نقش کچھ اصولوں پر مشتمل ہے اور ان اصولوں کو ان بزرگوں نے مرتب کیا تھا جو اللہ کی عبادت میں اور اللہ کو وحدہ لا شریک سمجھنے میں ہم سے زیادہ آگے تھے اور جن کی زندگی کا ایک قدم اللہ کی رضا کے لئے اٹھتا تھا۔

اسم اعظم کا اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد برآمد کئے جائیں پھر اپنے نام کے فرد عدد کے برابر جو اسم الہی ہو اس کو اپنا اسم اعظم سمجھا جائے، مثلاً آپ کا نام ساجد غفار ہے، آپ کے نام کے اعداد ۸ ہیں۔ آپ کا اسم اعظم یا حمید ہے، کیوں کہ یا حمید کے اعداد ۶۲ ہیں۔ جن کا مفرد عدد ۸ ہوتا ہے، اس طرح ہر شخص اپنا اسم اعظم نکال سکتا ہے۔

غیر مسلموں کی کہانی غیر مسلموں کی زبانی مضمون ہم اس لئے شائع کر رہے ہیں تاکہ ہم مسلمانوں کو یہ عبرت ہو کہ جس دین کو اچھا دین سمجھ کر غیر مسلم بھائی اختیار کر رہے ہیں اس دین کو اکثر و بیشتر مسلمانوں نے اپنی زندگی سے نکال دیا ہے۔ آج مسلم گھرانوں کا حال قابل افسوس ہے۔ اذان بت کردہ ایک طنزیہ مضمون ہے، اس مضمون میں ابوالخیال

فرضی اپنے اچھوتے انداز میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا ظاہر ہمارے باطن کے مطابق نہیں ہے، ہماری صورتیں بزرگوں کی صورتوں سے ملتی جلتی ہیں، لیکن ہماری سیرتیں بزرگوں سے میل نہیں کھاتیں، ہمارے قول و فعل میں زبردست تضاد ہے، ہم دیکھنے میں جیسے نظر آتے ہیں حقیقت میں ایسے نہیں ہیں۔ اسی سچائی کو ابوالخیال فرضی اپنے خاص انداز میں پیش کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی آئینہ دکھانے کی جرات کرتے ہیں جو آئینے پر تباہ کھانے کے عادی ہیں۔

خصوصی نمبرات کے سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ ہم نے روحانی عملیات کی لائن سے ضروری نمبروں کا ایک اسٹاک اس امت کو یاد ہے۔ جنات نمبر ۱ چارہ نوٹا نمبر، ہمزاد نمبر، شیطان نمبر، مؤکلات نمبر وغیرہ۔ ان نمبرات کی مقبولیت کو اپنی جگہ لیکن ان نمبرات نے کروڑوں لوگوں کو جو فائدہ پہنچایا ہے اس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، اس لائن سے جو نمبرات مفید ہو سکتے ہیں انشاء اللہ اگر زندگی رہی تو ان کو بھی بدیہ ناظرین کریں گے۔

اگلا نمبر درست غیب نمبر ہے، جو انشاء اللہ جنوری فروری میں جلوہ گر ہوگا اور سابقہ نمبرات کی طرح انشاء اللہ شرف قبولیت حاصل کرے گا۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ تندرستی بحال رکھے اور ہمیں قوم کی خدمت کرنے کی مزید توفیق بخشے اس کی عطا کردہ توفیق اور صلاحیت کے بغیر اس دنیا میں کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔

یہ طلب بھی ان ہی کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

یہ بدوح کیا ہے؟

سوال از: بقصد انور _____ راپور
لفظ ”بدوح“ کی تشریح فرمائیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے، اگر یہ اسامے الہی سے ہے تحریر کریں، ورنہ عملیات میں ”یادوح“ کا عمل کیا مضیٰ کہتا ہے، عقائد کے لحاظ سے کوئی خامی تو نہیں آ رہی ہے، کیوں کہ بہت سی جگہ اس کا عمل اور وظیفہ لکھا ہوا ہے، مگر اس کے بارے میں کسی عامل نے کوئی تشریح نہیں کی، مجز کاش البرہن کے۔ امید کہ جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

جواب

روحانی عملیات میں ”بدوح“ کا اسم خاصی اہمیت رکھتا ہے اور اس کے وظیفے سے بھی عالیشان استفادہ کرتے ہیں اور اس کے مختلف نفوش بھی اپنے اثرات کے اعتبار سے اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور باذن اللہ فوراً اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کی تشریح عالیشان کا ملین نے مختلف انداز سے کی ہے کہ ”بدوح“ کیا چیز ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ ”بدوح“ عبرانی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہمیشہ رہنے والے کے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہمیشہ رہنے والی ذات صرف خداوند تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس معنی کے حساب سے بدوح کے ورد کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک ہی کا ذکر کر رہے ہیں، کسی غیر اللہ کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو مختلف زبانوں اور مختلف علاقوں میں مختلف الفاظ کے ساتھ پکارا جاتا ہے، مثلاً انگریزی زبان میں خدا کو گود کہتے ہیں اور ہندی میں ایٹور کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی بھی شخص ان الفاظ میں اللہ کو یاد کرے تو اس کو ”بد عقیدہ“ یا ”شُرک“ نہیں کہہ سکتے، ہر شخص کو اپنی زبان میں اپنے مالک کے ذکر کرنے کی عام اجازت ہے اور اس کو جس نام سے پکارا جائے گا وہ اپنے بندے کی پکار سے گناہ ضروری نہیں کہ آپ اس کو عربی زبان میں ہی پکاریں، یا لگ بات ہے کہ عربی زبان اللہ کو پسند ہے اور یہی مذہب اسلام کی سرکاری زبان ہے لیکن پسند کا مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہوتا کہ دوسری زبانیں حرام ہو گئیں اور ان میں بات چیت کرنا منجملہ حرام ہو گیا، اگر کوئی حاکم اپنے علاقہ کے لوگوں کو یہ بتائے کہ مجھے فارسی زبان میں بات کرنا اچھا لگتا ہے، اس کے بعد کوئی اس حاکم سے جا کر ہندی زبان میں اپنی فریاد پیش کرے تو اگر حاکم عادل اور منصف مزاج ہوگا تو وہ اس کی فریاد صرف اس بنا پر نہیں ٹھکرا سکتا کہ وہ فارسی میں بات نہیں کر رہا ہے۔

اللہ سے بڑا عادل اور انصاف پسند کون ہوگا؟ تمام زبانیں اسی کی پیدا کردہ ہیں اور وہ ہر زبان سمجھتا ہے، اس لئے صرف زبان کے بدل جانے سے کوئی فرق نہیں پڑ جاتا، بشرط یہ ہے کہ انسان کی سوچ فکرنے بدل جائے اور سوچ فکرنے میں کوئی خامی پیدا نہ ہو جائے۔ اگر آپ کی سوچ فکرنے چاندنی کی طرح پاک صاف ہوگا آپ کے دل میں یہ عقیدہ

جاگزیں ہو کہ اس دنیا میں دینے والے صرف اور صرف حق تعالیٰ ہیں، وہی پیدا کرتے ہیں، وہی روزی رساں ہیں اور وہی سچ و سچ ہیں تو پھر کسی ذرا سی بات پر آپ بد عقیدہ اور شرک نہیں ہو سکتے اور اگر سوچ و فکر ہی پر ضلالت و گمراہی کا رنگ لگ جائے اور انسان غیر اللہ کے سامنے اپنا سراپا نیت سے خم کرنے لگے کہ یہاں سے بھی ملتا ہے اور وہاں سے بھی ادھر سے بھی عطا ہوتا ہے اور ادھر سے بھی تو پھر انسان کی عبادتیں اور ریاضتیں بھی مشکوک ہو جاتی ہیں۔ اصل چیز ہے سوچ و فکر اور اسی وجہ سے اعمال کا دار و مدار حرکات و سکنات پر نہیں ہے بلکہ نیتوں پر ہے، اگر نیت صاف ستھری ہو اور عقیدہ مضبوط ہو تو پھر انسان لفظوں کی غلطی پر مجرم نہیں گردانا جاتا۔

آپ نے سنا ہوگا کہ ایک شاعر نے کہا تھا۔

فوتِ گل و نظر پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی شوکت پہ زوال آتا ہے

آج مسلمانوں کی سوچ و فکر کا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ اللہ کے کلام سے استفادہ ہی کو شرک بتا رہے ہیں اور توہینہ گندوں کے پیچھے ڈنڈے اٹھائے پھر رہے ہیں اور دوسری طرف ان ہی لوگوں کا عالم یہ ہے کہ ہر مادی چیز پر انہیں خدا سے زیادہ بھروسہ ہے اور یہ بھروسہ ہی انہیں غیر اللہ کے دروازوں پر چکر لگانے پر مجبور کرتا ہے۔

عقیدہ انتہا گمراہی نہیں ہوتا کہ وہ ذرا سی غلطی پر پامال ہو جائے، اللہ دلوں کے مجھ سے واقف ہے، وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کی سوچ و فکر کیا ہے اور دوسری وحدانیت اور قدرت پر بھروسہ کرتا ہے؟ آج الفاظ کے گورکھ دھندے میں الجھ کر لوگوں نے دولتِ حقیقت کو ضائع کر دیا ہے، اب تو وحید کے چرے تو گل ہی ہیں لیکن توحید کہیں نظر نہیں آتی۔ ہم نے مسلمانوں کی زبانی یہ باتیں سنی ہیں، فلاں شخص اگر فلاں ڈاکٹر سے علاج کرا لیتا تو جی جاتا۔ میرے پیٹ میں درد اس لئے ہوا کہ میں نے اڑوکی وال کھائی تھی اگر حاکم کو رشوت دیدی جاتی تو کام نہ جاتا، فلاں بزرگ کی موت بہت غلط وقت ہوئی، ہندوستان آزاد نہ ہوتا تو اچھا تھا، یہ تمام باتیں بھی اگر گمراہی میں جا کر سوچیں تو قطعاً شرک نہ ہیں۔ اس لئے کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اچھا یا برا وہ سب کا جب تقدیر نے پہلے ہی لکھ دیا ہے اور دنیا کے کسی اچھے برے فعل پر تنقیدی تبصرہ درحقیقت اللہ

کے طے شدہ پروگرام کا تخریفاتا ہے، جو یقیناً کفر و شرک کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن ہم پھر بھی یہ کہیں گے کہ اس طرح کی باتیں بھی اسی وقت وزن رکھتی ہیں، جب انسان کی سوچ و فکر پر گمراہی کی گھنگھور گھنائیں چھا جائیں اور ایمان و یقین کا مطلع کالے بادلوں کی زد میں آجائے۔ اگر سوچ و فکر اجلی ہو تو اس طرح کی باتیں صرف باتیں ہی ہوتی ہیں اور اس طرح کی باتوں سے کوئی مومن دفعتاً کافر اور مشرک نہیں بن جاتا اور اگر اس طرح کی باتوں سے کفر قائم ہو جایا کرے تو پھر اس دنیا میں کون مسلمان رہے گا؟

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں زبانیں بھی بے شمار بنائی ہیں اور عقلیں بھی بے شمار قسم کی پیدا کی گئی ہیں اور ہر شخص سے حساب و کتاب اس کی اپنی زبان میں اس کے اپنی عقل و فہم کے لحاظ سے ہی ہوگا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام ایک جگہ سے زلزلے سے تھکے ہوئے آپ نے دیکھا کہ ایک شخص آسمان کی طرف کود کود کر کہہ رہا تھا۔ ”کراے اللہ اگر تو مجھ مل جائے تو میں تیرے سر میں کنگھی کروں، تیرے جوئیں دیکھوں، تجھے نہلاؤں اور تیرے اوپر جو گرد ہوا سے جھاڑوں، پھر تجھ سے محبت کروں اور تیری عبادت کروں۔“

یہ باتیں سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پیش میں آگئے اور انہوں نے اس شخص سے کہا۔ اے جاہل تو اللہ کو کیا سمجھتا ہے، کیا اللہ کو اپنے جیسا سمجھتا ہے جو تو یہ بکواس کر رہا ہے، اللہ تو سرتاپا نور ہے، اس کے سر میں جوئیں ہونے اور اس کے جسد اطہر پر گرد ہونے کا کیا مطلب؟ ابھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات پوری بھی نہ کر پائے تھے کہ منجانب اللہ وہی نازل ہوئی اور حق جل مجدہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تجھے کیا ہو گیا، ہمارا بندہ اپنی سوچ کے اعتبار سے جو کچھ بھی کہہ رہا تھا وہ میں اچھا لگ رہا تھا، تو نے خواہ تو وہ فحش و الا اور دخل اندازی کی۔

اسی طرح کے اور بھی واقعات اسلامی کتب میں موجود ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب بندے کا تعلق اللہ سے مضبوط ہو جاتا ہے اور اس کی سوچ و فکر سونے اور چاندی کی طرح نہ کٹنے لگتی ہے تو پھر الفاظ کی بے احتیاطی اسے اللہ سے دور نہیں کرتی، البتہ اگر سوچ و فکر ہی میں کھوٹ ہو تو پھر زبانی لہجہ ترائیوں سے کچھ نہیں مل پاتا۔

یہ تفصیل اس لئے لکھی ہے کہ آپ اپنے اندرونی احوال پر نظر رکھیں، اگر وہاں کفر و شرک کی کوئی انفرافری پچی ہوئی نہیں ہے تو پھر اپنے عقیدے کو کٹھنی کے چالے کی طرح اتنا کمزور نہ سمجھیں کہ ہوا کے ذرا سے جھونکے پر اس کے تانے بانے ٹکھ جائیں گے۔

”بدوح“ کو اگر آپ اللہ کا اسم مبارک سمجھ کر ہی ورد کرتے رہے ہو تو آپ کے عقیدے پر کوئی قدغن لگنے والی نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ کی سوچ و فکر اللہ کے فضل و کرم سے شرک و کفر سے پاک صاف معلوم ہوتی ہے۔ آپ آئندہ بھی اپنی سوچ و فکر پر شیطان کا قبضہ نہ ہونے دیں، یہی کامیابی ہے اور اسی میں فلاح دارین کا راز مضمر ہے، اگر انسان کی سوچ و فکر پر ایسی ناپا تسلط جمالے تو انسان بے ظاہر مسلمان ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اللہ کا نام مان رہا ہوتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

”بدوح“ کے بارے میں بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے چار صفاتی ناموں کے ہر حرف کا مجموعہ ہے، وہ اللہ کے چار صفاتی نام یہ ہیں۔ باسط، دائم، ودود اور حکیم۔ باسط کے معنی ہیں کھولنے والا، دائم کے معنی ہیں ہمیشہ رہنے والا، ودود کے معنی محبت کرنے والا اور حکیم کے معنی ہیں دانہ آگراں تو صبح کو صبح مان لیں تو سبھی ”بدوح“ کا ورد اللہ ہی کے ورد کے مترادف ہے کیوں کہ اس ایک نام میں اللہ کے چار ناموں کا نوکر فرما ہے جو ہمارے کاربرین کی دانائی کی دین ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو اعداد تمام انسانوں کی شخصیات اور تقدیروں پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ ۹ ہیں۔ ان میں جو اعداد جفت ہیں وہ دو کا پہاڑ ہونے سے یہ بنتے ہیں۔ ۲-۳-۶-۸ اور ان کے جب حروف بنائیں گے تو یہ بنیں گے۔ ب، د، واؤ، ح، اسی سے یہ ”بدوح“ ماخوذ ہے۔ یہاں بدوح سے مراد یہ ہے کہ مثبت انداز سے تقدیر و تدبیر کو پیدا کرنے والی ذات۔

اگر اس توضیح کو صحیح مان لیں تو سبھی بدوح کا ورد ناجائز نہیں ہوگا، کیوں کہ تقدیروں اور شخصیتوں کا خالق اللہ ہی ہے، اسی نے اچھے برے انسان اور اچھی بری تقدیریں پیدا کی ہیں۔ بعض حضرات نے یہ وضاحت کی ہے کہ ”بدوح“ ایک طاقت و درمویل کا نام ہے جو تمام مومنین کا حاکم ہے، ہمیں اس وضاحت سے اتفاق نہیں ہے کیوں کہ کسی مومل کے نام کا

اجہز ط کے مقابلے میں ”بدوح“ کا ذکر عملیات کی کتابوں میں زیادہ ملتا ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مثبت قوت منفی کاموں میں بھی اثر انداز ہو جاتی ہے لیکن منفی قوت مثبت کاموں میں اثر انداز نہیں ہوتی یوں بھی باری تعالیٰ کی قدرت مثبت ہی ذکر و فکر باری تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے اور ان کی منفی قوتوں کا ذکر فکر خود انہیں بھی پسند نہیں، اگرچہ خود منفی قوتوں کے خالق ہیں۔

اللہ نے نور کو پیدا کیا ہے تو اس کے بالمقابل ظلمت کو بھی پیدا کیا ہے، اس نے محبت کو پیدا کیا ہے تو اس ہی نے نفرت کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے، اسی نے انبیاء اور صالحین کو پیدا کیا ہے اور ان کے بالمقابل اسی نے شیاطین اور کفار و مشرکین کو بھی پیدا کیا ہے، یہ تمام مخلوقات اس کی دونوں قدرتوں کا مظاہرہ کرتی ہیں لیکن اگر بندہ اس سے دُعا کرتے وقت یہ سمجھے کہ اے نفرت کے پیدا کرنے والے اور اپنے ظلمت کے پیدا کرنے والے اور اپنے شیاطین کے خالق اور اے کئے اور سور کے پیدا کرنے والے، تو تمام تر سچائیوں کے باوجود اس کو یہ انداز اپنے بندے کا پسند نہیں آئے گا حالانکہ اس کا بندہ جو کہ رہا ہے سچ ہی کہہ رہا ہے اور جب اس کو مثبت قوتوں کے خالق کی حیثیت سے پکار کر بندہ یہ کہتا ہے۔

کہ اے نور کے خالق، اے انبیاء اور صالحین کے پیدا کرنے والے، اے محبت اور خلوص کے خالق، اور اے پھولوں اور ستاروں اور لبلیں کو کل کے خالق و مالک تو اللہ اپنے بندے کے اس انداز کو پسند کرتا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ چونکہ منفی قوتوں کو ثانوی درجہ دیا گیا ہے اس لئے منفی اعداد و حروف کے مجموعے کو بھی عملیات میں ثانوی درجہ ہی دیا گیا ہے، اصل طاقت کا سرچشمہ مثبت قوتوں کے مجموعے کو مانا گیا ہے، اسی لئے ”بدوح“ کا مقام بہت بلند ہے اور روحانی عملیات میں اسی کے تذکرے اور چرچے زیادہ ہیں، یہ لفظ ”بدوح“ حق تعالیٰ کی تمام مثبت قوتوں کا علمی اور عملی مظہر ہے اور اس میں ایسے ایسے کتنے اور راز پوشیدہ ہیں کہ انہیں عام انسانوں کے سامنے بیان کرنا بھی مناسب نہیں لیکن علم کو بالکل چھپالینا بھی بخل اور علم کی توہین ہے، اس لئے ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ ”اسم بدوح“ جو کچھ بھی ہے خدائے بالاتر کی قدرتوں کے سرچشمے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس کا ذکر و فکر اور اس کے

کوئی نقش کبھی کسی روحانی فنکار نے آج تک نہیں بنایا اور نہ اسے جائز سمجھا۔ آپ نے پڑھا ہوگا یا سنا ہوگا کہ زین و آسان میں جتنے بھی مؤکلین باذن اللہ انسانوں کی خدمت پر مامور ہیں ان سب کا حاکم میطر و ن ہے۔ اور کبھی کسی عامل نے اس کے وردی نہ روش اختیار کی ہے اور نہ ہی اس کا نقش بنایا ہے، جب کہ یہ مؤکل بہت طاقت ور مؤکل ہے اور اس کے تحت ۳۶۰ مؤکلین تمام دنیاوی نظام پر باذن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں اور عاملین کو رجعت سے بچانے کی تدابیر کرتے ہیں۔ اس کی مسلمہ طاقت کے باوجود اس کو ثانوی درجہ بھی نہیں دیا گیا کیوں کہ مؤکل کتنا بھی طاقتور ہو اس کی طاقت خدا کی طاقت سے بہت کم ہے۔

اور بعض عاملین کی رائے یہ ہے کہ علم الاعداد کی رو سے ایک سے ۹ تک کچھ الفاظ جفت ہیں، یعنی جوڑے اور کچھ طاق ہیں ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ۳۱، ۳۳، ۳۵، ۳۷، ۳۹، ۴۱، ۴۳، ۴۵، ۴۷، ۴۹، ۵۱، ۵۳، ۵۵، ۵۷، ۵۹، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۷، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۵، ۷۷، ۷۹، ۸۱، ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۱، ۹۳، ۹۵، ۹۷، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۱، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۲۱، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۳، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۵۱، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۱، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۴۹، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۳، ۳۶۵، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۱، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۷، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۵، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۳، ۴۶۵، ۴۶۷، ۴۶۹، ۴۷۱، ۴۷۳، ۴۷۵، ۴۷۷، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۸۵، ۴۸۷، ۴۸۹، ۴۹۱، ۴۹۳، ۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۱، ۵۱۳، ۵۱۵، ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۱، ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۲۷، ۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۳۷، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۱، ۵۶۳، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۹، ۵۷۱، ۵۷۳، ۵۷۵، ۵۷۷، ۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۳، ۵۸۵، ۵۸۷، ۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۳، ۵۹۵، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۱، ۶۰۳، ۶۰۵، ۶۰۷، ۶۰۹، ۶۱۱، ۶۱۳، ۶۱۵، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۲۳، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۲۹، ۶۳۱، ۶۳۳، ۶۳۵، ۶۳۷، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۳، ۶۴۵، ۶۴۷، ۶۴۹، ۶۵۱، ۶۵۳، ۶۵۵، ۶۵۷، ۶۵۹، ۶۶۱، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۶۹، ۶۷۱، ۶۷۳، ۶۷۵، ۶۷۷، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۳، ۶۸۵، ۶۸۷، ۶۸۹، ۶۹۱، ۶۹۳، ۶۹۵، ۶۹۷، ۶۹۹، ۷۰۱، ۷۰۳، ۷۰۵، ۷۰۷، ۷۰۹، ۷۱۱، ۷۱۳، ۷۱۵، ۷۱۷، ۷۱۹، ۷۲۱، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۲۷، ۷۲۹، ۷۳۱، ۷۳۳، ۷۳۵، ۷۳۷، ۷۳۹، ۷۴۱، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۷، ۷۴۹، ۷۵۱، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۷، ۷۵۹، ۷۶۱، ۷۶۳، ۷۶۵، ۷۶۷، ۷۶۹، ۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۷، ۷۷۹، ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۵، ۷۸۷، ۷۸۹، ۷۹۱، ۷۹۳، ۷۹۵، ۷۹۷، ۷۹۹، ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۵، ۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۱، ۸۱۳، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۷، ۸۲۹، ۸۳۱، ۸۳۳، ۸۳۵، ۸۳۷، ۸۳۹، ۸۴۱، ۸۴۳، ۸۴۵، ۸۴۷، ۸۴۹، ۸۵۱، ۸۵۳، ۸۵۵، ۸۵۷، ۸۵۹، ۸۶۱، ۸۶۳، ۸۶۵، ۸۶۷، ۸۶۹، ۸۷۱، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۷، ۸۷۹، ۸۸۱، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۱، ۸۹۳، ۸۹۵، ۸۹۷، ۸۹۹، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۰۵، ۹۰۷، ۹۰۹، ۹۱۱، ۹۱۳، ۹۱۵، ۹۱۷، ۹۱۹، ۹۲۱، ۹۲۳، ۹۲۵، ۹۲۷، ۹۲۹، ۹۳۱، ۹۳۳، ۹۳۵، ۹۳۷، ۹۳۹، ۹۴۱، ۹۴۳، ۹۴۵، ۹۴۷، ۹۴۹، ۹۵۱، ۹۵۳، ۹۵۵، ۹۵۷، ۹۵۹، ۹۶۱، ۹۶۳، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۶۹، ۹۷۱، ۹۷۳، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۷۹، ۹۸۱، ۹۸۳، ۹۸۵، ۹۸۷، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۳، ۹۹۵، ۹۹۷، ۹۹۹، ۱۰۰۱، ۱۰۰۳، ۱۰۰۵، ۱۰۰۷، ۱۰۰۹، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۵، ۱۰۱۷، ۱۰۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۲۳، ۱۰۲۵، ۱۰۲۷، ۱۰۲۹، ۱۰۳۱، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵، ۱۰۳۷، ۱۰۳۹، ۱۰۴۱، ۱۰۴۳، ۱۰۴۵، ۱۰۴۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۱، ۱۰۵۳، ۱۰۵۵، ۱۰۵۷، ۱۰۵۹، ۱۰۶۱، ۱۰۶۳، ۱۰۶۵، ۱۰۶۷، ۱۰۶۹، ۱۰۷۱، ۱۰۷۳، ۱۰۷۵، ۱۰۷۷، ۱۰۷۹، ۱۰۸۱، ۱۰۸۳، ۱۰۸۵، ۱۰۸۷، ۱۰۸۹، ۱۰۹۱، ۱۰۹۳، ۱۰۹۵، ۱۰۹۷، ۱۰۹۹، ۱۱۰۱، ۱۱۰۳، ۱۱۰۵، ۱۱۰۷، ۱۱۰۹، ۱۱۱۱، ۱۱۱۳، ۱۱۱۵، ۱۱۱۷، ۱۱۱۹، ۱۱۲۱، ۱۱۲۳، ۱۱۲۵، ۱۱۲۷، ۱۱۲۹، ۱۱۳۱، ۱۱۳۳، ۱۱۳۵، ۱۱۳۷، ۱۱۳۹، ۱۱۴۱، ۱۱۴۳، ۱۱۴۵، ۱۱۴۷، ۱۱۴۹، ۱۱۵۱، ۱۱۵۳، ۱۱۵۵، ۱۱۵۷، ۱۱۵۹، ۱۱۶۱، ۱۱۶۳، ۱۱۶۵، ۱۱۶۷، ۱۱۶۹، ۱۱۷۱، ۱۱۷۳، ۱۱۷۵، ۱۱۷۷، ۱۱۷۹، ۱۱۸۱، ۱۱۸۳، ۱۱۸۵، ۱۱۸۷، ۱۱۸۹، ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹۵، ۱۱۹۷، ۱۱۹۹، ۱۲۰۱، ۱۲۰۳، ۱۲۰۵، ۱۲۰۷، ۱۲۰۹، ۱۲۱۱، ۱۲۱۳، ۱۲۱۵، ۱۲۱۷، ۱۲۱۹، ۱۲۲۱، ۱۲۲۳، ۱۲۲۵، ۱۲۲۷، ۱۲۲۹، ۱۲۳۱، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵، ۱۲۳۷، ۱۲۳۹، ۱۲۴۱، ۱۲۴۳، ۱۲۴۵، ۱۲۴۷، ۱۲۴۹، ۱۲۵۱، ۱۲۵۳، ۱۲۵۵، ۱۲۵۷، ۱۲۵۹، ۱۲۶۱، ۱۲۶۳، ۱۲۶۵، ۱۲۶۷، ۱۲۶۹، ۱۲۷۱، ۱۲۷۳، ۱۲۷۵، ۱۲۷۷، ۱۲۷۹، ۱۲۸۱، ۱۲۸۳، ۱۲۸۵، ۱۲۸۷، ۱۲۸۹، ۱۲۹۱، ۱۲۹۳، ۱۲۹۵، ۱۲۹۷، ۱۲۹۹، ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۰۵، ۱۳۰۷، ۱۳۰۹، ۱۳۱۱، ۱۳۱۳، ۱۳۱۵، ۱۳۱۷، ۱۳۱۹، ۱۳۲۱، ۱۳۲۳، ۱۳۲۵، ۱۳۲۷، ۱۳۲۹، ۱۳۳۱، ۱۳۳۳، ۱۳۳۵، ۱۳۳۷، ۱۳۳۹، ۱۳۴۱، ۱۳۴۳، ۱۳۴۵، ۱۳۴۷، ۱۳۴۹، ۱۳۵۱، ۱۳۵۳، ۱۳۵۵، ۱۳۵۷، ۱۳۵۹، ۱۳۶۱، ۱۳۶۳، ۱۳۶۵، ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۳۷۱، ۱۳۷۳، ۱۳۷۵، ۱۳۷۷، ۱۳۷۹، ۱۳۸۱، ۱۳۸۳، ۱۳۸۵، ۱۳۸۷، ۱۳۸۹، ۱۳۹۱، ۱۳۹۳، ۱۳۹۵، ۱۳۹۷، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱، ۱۴۰۳، ۱۴۰۵، ۱۴۰۷، ۱۴۰۹، ۱۴۱۱، ۱۴۱۳، ۱۴۱۵، ۱۴۱۷، ۱۴۱۹، ۱۴۲۱، ۱۴۲۳، ۱۴۲۵، ۱۴۲۷، ۱۴۲۹، ۱۴۳۱، ۱۴۳۳، ۱۴۳۵، ۱۴۳۷، ۱۴۳۹، ۱۴۴۱، ۱۴۴۳، ۱۴۴۵، ۱۴۴۷، ۱۴۴۹، ۱۴۵۱، ۱۴۵۳، ۱۴۵۵، ۱۴۵۷، ۱۴۵۹، ۱۴۶۱، ۱۴۶۳، ۱۴۶۵، ۱۴۶۷، ۱۴۶۹، ۱۴۷۱، ۱۴۷۳، ۱۴۷۵، ۱۴۷۷، ۱۴۷۹، ۱۴۸۱، ۱۴۸۳، ۱۴۸۵، ۱۴۸۷، ۱۴۸۹، ۱۴۹۱، ۱۴۹۳، ۱۴۹۵، ۱۴۹۷، ۱۴۹۹، ۱۵۰۱، ۱۵۰۳، ۱۵۰۵، ۱۵۰۷، ۱۵۰۹، ۱۵۱۱، ۱۵۱۳، ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۱۹، ۱۵۲۱، ۱۵۲۳، ۱۵۲۵، ۱۵۲۷، ۱۵۲۹، ۱۵۳۱، ۱۵۳۳، ۱۵۳۵، ۱۵۳۷، ۱۵۳۹، ۱۵۴۱، ۱۵۴۳، ۱۵۴۵، ۱۵۴۷، ۱۵۴۹، ۱۵۵۱، ۱۵۵۳، ۱۵۵۵، ۱۵۵۷، ۱۵۵۹، ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، ۱۵۶۵، ۱۵۶۷، ۱۵۶۹، ۱۵۷۱، ۱۵۷۳، ۱۵۷۵، ۱۵۷۷، ۱۵۷۹، ۱۵۸۱، ۱۵۸۳، ۱۵۸۵، ۱۵۸۷، ۱۵۸۹، ۱۵۹۱، ۱۵۹۳، ۱۵۹۵، ۱۵۹۷، ۱۵۹۹، ۱۶۰۱، ۱۶۰۳، ۱۶۰۵، ۱۶۰۷، ۱۶۰۹، ۱۶۱۱، ۱۶۱۳، ۱۶۱۵، ۱۶۱۷، ۱۶۱۹، ۱۶۲۱، ۱۶۲۳، ۱۶۲۵، ۱۶۲۷، ۱۶۲۹، ۱۶۳۱، ۱۶۳۳، ۱۶۳۵، ۱۶۳۷، ۱۶۳۹، ۱۶۴۱، ۱۶۴۳، ۱۶۴۵، ۱۶۴۷، ۱۶۴۹، ۱۶۵۱، ۱۶۵۳، ۱۶۵۵، ۱۶۵۷، ۱۶۵۹، ۱۶۶۱، ۱۶۶۳، ۱۶۶۵، ۱۶۶۷، ۱۶۶۹، ۱۶۷۱، ۱۶۷۳، ۱۶۷۵، ۱۶۷۷، ۱۶۷۹، ۱۶۸۱، ۱۶۸۳، ۱۶۸۵، ۱۶۸۷، ۱۶۸۹، ۱۶۹۱، ۱۶۹۳، ۱۶۹۵، ۱۶۹۷، ۱۶۹۹، ۱۷۰۱، ۱۷۰۳، ۱۷۰۵، ۱۷۰۷، ۱۷۰۹، ۱۷۱۱، ۱۷۱۳، ۱۷۱۵، ۱۷۱۷، ۱۷۱۹، ۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۵، ۱۷۲۷، ۱۷۲۹، ۱۷۳۱، ۱۷۳۳، ۱۷۳۵، ۱۷۳۷، ۱۷۳۹، ۱۷۴۱، ۱۷۴۳، ۱۷۴۵، ۱۷۴۷، ۱۷۴۹، ۱۷۵۱، ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ۱۷۵۷، ۱۷۵۹، ۱۷۶۱، ۱۷۶۳، ۱۷۶۵، ۱۷۶۷، ۱۷۶۹، ۱۷۷۱، ۱۷۷۳، ۱۷۷۵، ۱۷۷۷، ۱۷۷۹، ۱۷۸۱، ۱۷۸۳، ۱۷۸۵، ۱۷۸۷، ۱۷۸۹، ۱۷۹۱، ۱۷۹۳، ۱۷۹۵، ۱۷۹۷، ۱۷۹۹، ۱۸۰۱، ۱۸۰۳، ۱۸۰۵، ۱۸۰۷، ۱۸۰۹، ۱۸۱۱، ۱۸۱۳، ۱۸۱۵، ۱۸۱۷، ۱۸۱۹، ۱۸۲۱، ۱۸۲۳، ۱۸۲۵، ۱۸۲۷، ۱۸۲۹، ۱۸۳۱، ۱۸۳۳، ۱۸۳۵، ۱۸۳۷، ۱۸۳۹، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ۱۸۴۵، ۱۸۴۷، ۱۸۴۹، ۱۸۵۱، ۱۸۵۳، ۱۸۵۵، ۱۸۵۷، ۱۸۵۹، ۱۸۶۱، ۱۸۶۳، ۱۸۶۵، ۱۸۶۷، ۱۸۶۹، ۱۸۷۱، ۱۸۷۳، ۱۸۷۵، ۱۸۷۷، ۱۸۷۹، ۱۸۸۱، ۱۸۸۳، ۱۸۸۵، ۱۸۸۷، ۱۸۸۹، ۱۸۹۱، ۱۸۹۳، ۱۸۹۵، ۱۸۹۷، ۱۸۹۹، ۱۹۰۱، ۱۹۰۳، ۱۹۰۵، ۱۹۰۷، ۱۹۰۹، ۱۹۱۱، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵، ۱۹۱۷، ۱۹۱۹، ۱۹۲۱، ۱۹۲۳، ۱۹۲۵، ۱۹۲۷، ۱۹۲۹، ۱۹۳۱، ۱۹۳۳، ۱۹۳۵، ۱۹۳۷، ۱۹۳۹، ۱۹۴۱، ۱۹۴۳، ۱۹۴۵، ۱۹۴۷، ۱۹۴۹، ۱۹۵۱، ۱۹۵۳، ۱۹۵۵، ۱۹۵۷، ۱۹۵۹، ۱۹۶۱، ۱۹۶۳، ۱۹۶۵، ۱۹۶۷، ۱۹۶۹، ۱۹۷۱، ۱۹۷۳، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۱، ۱۹۸۳، ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، ۱۹۹۳، ۱۹۹۵، ۱۹۹۷، ۱۹۹۹، ۲۰۰۱، ۲۰۰۳، ۲۰۰۵، ۲۰۰۷، ۲۰۰۹، ۲۰۱۱، ۲۰۱۳، ۲۰۱۵، ۲۰۱۷، ۲۰۱۹، ۲۰۲۱، ۲۰۲۳، ۲۰۲۵، ۲۰۲۷، ۲۰۲۹، ۲۰۳۱، ۲۰۳۳، ۲۰۳۵، ۲۰۳۷، ۲۰۳۹، ۲۰۴۱، ۲۰۴۳، ۲۰۴۵، ۲۰۴۷، ۲۰۴۹، ۲۰۵۱، ۲۰۵۳، ۲۰۵۵، ۲۰۵۷، ۲۰۵۹، ۲۰۶۱، ۲۰۶۳، ۲۰۶۵، ۲۰۶۷، ۲۰۶۹، ۲۰۷۱، ۲۰۷۳، ۲۰۷۵، ۲۰۷۷، ۲۰۷۹، ۲۰۸۱، ۲۰۸۳، ۲۰۸۵، ۲۰۸۷، ۲۰۸۹، ۲۰۹۱، ۲۰۹۳، ۲۰۹۵، ۲۰۹۷، ۲۰۹۹، ۲۱۰۱، ۲۱۰۳، ۲۱۰۵، ۲۱۰۷، ۲۱۰۹، ۲۱۱۱، ۲۱۱۳، ۲۱۱۵، ۲۱۱۷، ۲۱۱۹، ۲۱۲۱، ۲۱۲۳، ۲۱۲۵، ۲۱۲۷، ۲۱۲۹، ۲۱۳۱، ۲۱۳۳، ۲۱۳۵، ۲۱۳۷، ۲۱۳۹، ۲۱۴۱، ۲۱۴۳، ۲۱۴۵، ۲۱۴۷، ۲۱۴۹، ۲۱۵۱، ۲۱۵۳، ۲۱۵۵، ۲۱۵۷، ۲۱۵۹، ۲۱۶۱، ۲۱۶۳، ۲۱۶۵، ۲۱۶۷، ۲۱۶۹، ۲۱۷۱، ۲۱۷۳، ۲۱۷۵، ۲۱۷۷، ۲۱۷۹، ۲۱۸۱، ۲۱۸۳، ۲۱۸۵، ۲۱۸۷، ۲۱۸۹، ۲۱۹۱، ۲۱۹۳، ۲۱۹۵، ۲۱۹۷، ۲۱۹۹، ۲۲۰۱، ۲۲۰۳، ۲۲۰۵، ۲۲۰۷، ۲۲۰۹، ۲۲۱۱، ۲۲۱۳، ۲۲۱۵، ۲۲۱۷، ۲۲۱۹، ۲۲۲۱، ۲۲۲۳، ۲۲۲۵، ۲۲۲۷، ۲۲۲۹، ۲۲۳۱، ۲۲۳۳، ۲۲۳۵، ۲۲۳۷، ۲۲۳۹، ۲۲۴۱، ۲۲۴۳، ۲۲۴۵، ۲۲۴۷، ۲۲۴۹، ۲۲۵۱، ۲۲۵۳، ۲۲۵۵، ۲۲۵۷، ۲۲۵۹، ۲۲۶۱، ۲۲۶۳، ۲۲۶۵، ۲۲۶۷، ۲۲۶۹، ۲۲۷۱، ۲۲۷۳، ۲۲۷۵، ۲۲۷۷، ۲۲۷۹، ۲۲۸۱، ۲۲۸۳، ۲۲۸۵، ۲۲۸۷، ۲۲۸۹، ۲۲۹۱، ۲۲۹۳، ۲۲۹۵، ۲۲۹۷، ۲۲۹۹، ۲۳۰۱، ۲۳۰۳، ۲۳۰۵، ۲۳۰۷، ۲۳۰۹، ۲۳۱۱، ۲۳۱۳، ۲۳۱۵، ۲۳۱۷، ۲۳۱۹، ۲۳۲۱، ۲۳۲۳، ۲۳۲۵، ۲۳۲۷، ۲۳۲۹، ۲۳۳۱، ۲۳۳۳، ۲۳۳۵، ۲۳۳۷، ۲۳۳۹، ۲۳۴۱، ۲۳۴۳، ۲۳۴۵، ۲۳۴۷، ۲۳۴۹، ۲۳۵۱، ۲۳۵۳، ۲۳۵۵، ۲۳۵۷، ۲۳۵۹، ۲۳۶۱، ۲۳۶۳، ۲۳۶۵، ۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۷۱، ۲۳۷۳، ۲۳۷۵، ۲۳۷۷، ۲۳۷۹، ۲۳۸۱، ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۳۹۳، ۲۳۹۵، ۲۳۹۷، ۲۳۹۹، ۲۴۰۱، ۲۴۰۳، ۲۴۰۵، ۲۴۰۷، ۲۴۰۹، ۲۴۱۱، ۲۴۱۳، ۲۴۱۵، ۲۴۱۷، ۲۴۱۹، ۲۴۲۱، ۲۴۲۳، ۲۴۲۵، ۲۴۲۷، ۲۴۲۹، ۲۴۳۱، ۲۴۳۳، ۲۴۳۵، ۲۴۳۷، ۲۴۳۹، ۲۴۴۱، ۲۴۴۳، ۲۴۴۵، ۲۴۴۷، ۲۴۴۹،

شیخ شد کی حقیقت کیا ہے؟

سوال از: مرتضیٰ حسین ————— بیہوشی
امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دعا گو ہوں کہ طلسماتی دنیا
ترقی کرتے ہوئے آسمان کی بلندیوں کو چھو لے، دن و دوئی رات چوٹی
ترقی کرے آمین۔ ایک چھوٹا سا سوال ہے، امید ہے کہ آپ رہنمائی
کریں گے۔ شیخ سدو کی حقیقت کیا ہے، یہاں کئی قسم کی کہانیاں اس سے
وابستہ کی جاتی ہیں، اس سے بچنے کے لئے کوئی وظیفہ یا نسخہ جو بزرگ فرما کر
ارسال کریں مہربانی ہوگی۔ کوئی ایسا نقش ارسال فرمائیں، جو گھر کی
سندش، ہر آفت اور مصیبت سے بچا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں
برکت عطا کرے، ورنہ ہمارے سروں پر آپ کا سایہ قائم رہے۔

جواب

جناب عالی اس طرح کی حقیقتوں کا سراغ لگانا تقریباً ناممکن ہے،
کہیں نزول کی آفتیں ہیں، کہیں کوئی سرکے شہید پھر رہے ہیں، کہیں
کسی بزرگ کا سایہ شاہدوں میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے آپ کے علاقہ میں
شیخ شد لوگوں کے پیچھے چلے ہوئے ہوں گے۔ ہمارے خیال میں
شیطان مختلف روپ اختیار کر کے اللہ کے بندوں کو ستاتا ہے اور انہیں گمراہ
کرتا ہے، ان سے بچنے کے لئے لَاحُؤْلَ وَ لا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ ایک صحیح روزانہ پڑھا کریں اور ایک ایک نسخہ تعوذ و تسبیح
پڑھیں، انشاء اللہ شیطان کی وید سے کاربوں سے حفاظت ہوگی۔

گھر میں کسی حال سے یا نمازی سے یہ نقش نقل کرنا کر اور براں
کر لیں، نقش کو چال کے اعتبار سے پر کریں، ایک سے ۱۶ تک کے اعداد
چال بتانے کے لئے کونے میں لکھے گئے ہیں، بالترتیب نقش پر کریں،
انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے ہر طرح کے اثرات بد سے گھر کی
حفاظت ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۳	۱
۳۳۹۳	۳۳۹۶	۳۳۹۹	۳۳۸۵
۱۳	۲	۷	۱۲
۳۳۹۸	۳۳۸۶	۳۳۹۲	۳۳۹۷
۳	۱۶	۹	۶
۳۳۸۷	۳۵۰۱	۳۳۹۴	۳۳۹۱
۱۰	۵	۳	۱۵
۳۳۹۵	۳۳۹۰	۳۳۸۸	۳۵۰۰

حرمتہ الین نقش پڑھا کر خاتہ اس راغ شود

تعوذات و نقوش عقیدتاً غلط نہیں ہیں کیوں کہ ان میں خدا سے علم پر دل ہی،
کا تصور کارفرما ہوتا ہے اور جس علم و عمل میں خدا کے ناسوا کسی اور ذات کا
تصور ہو (ذات محمدی کو چھوڑ کر) اس علم و عمل سے ہزار بار خدا کی پناہ۔
امید ہے کہ یہ تشریح و توضیح آپ کیلئے کافی ہوگی اور سمجھ لیں گے کہ
اس بدوح کے عملیات و نقوش عقیدے کے اندر کوئی خامی اور جھول پیدا
نہیں کرتے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سریانی زبان کے اعمال

سوال از: بیکل احمد خان ————— محلہ منگھوارا، ضلع پرہی
بندہ ناچیز کچھ تحریر لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ آپ
سے پر خلوص امید رکھتا ہے کہ آپ اس تحریر کو نظر انداز کر کے ردی کی
نوٹری کے حوالہ نہ کریں گے۔

عرض گزاراں یہ ہے کہ میں نے عملیات کی کئی کتابوں کا مطالعہ کیا
اور طلسماتی دنیا کا بھی، ہمیشہ مطالعہ کرتا رہتا ہوں لیکن آپ سے یہ جاننا
چاہتا ہوں کہ جو عملیات سریانی زبانوں میں ملتے ہیں کیا ان کا پڑھنا
جائز ہے، اگر جائز ہے تو کیا سریانی زبان کے عملیات میں اثر ہوتا ہے
جتنا کہ قرآنی آیات میں ہوتا ہے۔ میں اس سے پہلے بھی آپ کو ای
بارے میں ایک خط ڈال چکا ہوں مگر جواب نہیں آیا۔
برائے مہربانی ہمیں جواب سے نوازیں تو یہیں نوازیں ہوگی۔

جواب

آپ اپنے رب کو کسی بھی زبان میں پکاریں وہ آپ کی پکار بے کاف
سریانی زبان کے وہ عملیات جن میں شرک کی آمیزش نہ ہو اور غیر اللہ سے
استمداد نہ ہو وہ سب جائز ہیں اور سب پڑا کر ہیں لیکن جہاں تک قرآنی
آیات کی تاثیرات کا معاملہ ہے تو وہ سب سے زیادہ فائق ہیں اور قرآن
کا مقابلہ کسی اور کلام الہی سے بھی کرنا مناسب نہیں ہے کیوں کہ قرآن و نیا
کی ہر کتاب سے زیادہ قابل احترام ہے اور اس کی آیات سے ہر کتاب کے
جملوں اور فقروں سے زیادہ پڑا کر ہیں یوں دوسری زبانوں کے کلمات بھی
بالکل بے حیثیت نہیں ہیں لیکن ان کا مقابلہ قرآن مجسم سے کرنا غلط ہے،
ہمارا ایمان ہے جتنا اثر قرآن کے الفاظ و معنی میں ہے، اتنا اثر عربی کی کسی
اور کتاب میں نہیں ہے، سریانی اور سریانی زبان تو بعد کی چیز ہے۔

یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور؟

سوال از: محمد عظیم حاجی محمد۔

کیا گنہگار کا استغما جائز ہے، آج کل یہ عام ہوا ہے کہ لوگ ہاتھوں میں پتھر بڑی انگلی پیٹتے ہیں، مگر بخاری شریف (اردو ترجمہ) کی ایک حدیث نظر سے گزری کہ رسول کا عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کو نکال پھینکا تھا، جب کہ ان سے انگلی سے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

خود میں نے چند ماہ کے لئے ایک گنہگار خرید لیا تھا جو بعد میں سمندر میں پھینک دیا، وہ صرف یہی کہ خریدنے کے بعد کام ہونے لگے اور دل میں یہ کہہ کر آیا کہ اس پتھر کے خریدنے سے تم مجھے فائدہ دے گا، کہیں پتھر شرک میں مبتلا نہ ہو جائوں، اس لئے اسے پھینک دیا کیوں کہ ہر چیز تو اللہ کی قدرت سے ہوتی ہے اور اچھی بری تقدیر پر ہر انسان کو مشا کر رہنا ہے، البتہ اس سے اپنی تکلیف کو دور کرنے کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ ہر ماہ کے ماہنامہ کے آخر میں اپنے نام کا حرف دیکھ کر حالات معلوم کرنا چاہتا تو اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی، اگر جائز ہے تو پھر جیسے میرا نام محمد عظیم ہے تو میرے نام کے کس حرف سے دیکھا جائے گی۔ ہم سے یا یمن سے، اگر کسی کا نام قیصر جیسا ہے تو قاف سے یا جیم سے۔

برائے مہربانی جن احادیث سے یا قرآنی آیت سے آپ ان سوالوں کا جواب دو گے تو باب نمبر صفحہ نمبر اور حدیث نمبر ضرور لکھیں، اسکی طرح قرآن کا ہر دو نمبر سورۃ آیت نمبر ضرور لکھیں۔

جواب

وہم اور تقویٰ کے راستے ایک دوسرے سے بہت قریب تر ہوتے ہیں، اگر انسان کو دین کا شعور اور توحید کی انگلی نصیب نہ ہو تو وہ عمر بھر اوبام دو ساس میں مبتلا رہتا ہے اور اسے خوش گمانی یہ ہوتی ہے کہ وہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی گزار رہا ہے۔

اس دنیا کی تمام نعمتیں حق تعالیٰ نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں اور ان میں اپنے فضل خاص سے طرح طرح کی افادیت اور متنوع قسم کی لذتیں اپنے بندوں کی ضروریات، خواہشات اور راحت و آرام کے لئے ودیعت کی ہیں۔ ان نعمتوں کو ٹھکرا دینا اور ان سے فائدہ اٹھانے کو شرک

سمجھنا بڑی محرومی اور نادانی کی بات ہے۔

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ کہیں تو شرک و معصیت کے دریا میں گلے گلے ڈوبے نظر آتے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ ناخن تر ہونے پر بھی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے اور جائز و ناجائز کی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں اور آپ یقین جانیں ایسا بات ہی ہوتا ہے، جب انسان دین کے شعور اور اسلام کی گہرائیوں سے نااہل ہو اور اردو کی چند کتابیں پڑھ کر وہ خود کو علامہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی سمجھنے لگے، جو لوگ قرآن و احادیث کے صرف ترجمے پڑھ رہے ہیں وہ کبھی حقیقت دین کی گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکتے وہ بسا اوقات خود بھی گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی غلط راستے بتاتے ہیں اور اس زعم میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ پرہیزگار ہو گئے ہیں اور یہ زعم شیطان کا پیدا کردہ ہوتا ہے جو بلاشبہ ہم سب کا عہدۑ مبین ہے (وہ ہمارا کھلا دشمن ہے) اور ہم سے زیادہ علم بھی رکھتا ہے، ہم سے زیادہ نفیات بھی جانتا ہے اور ہم سے زیادہ تجربات بھی رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ کس انسان کو کس طرح گمراہ کیا جاسکتا ہے جس کو دنیا کے ذریعہ گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا، اس کو وہ دین کے ذریعہ کر دیتا ہے اور انسان کو افرط و فطریہ میں مبتلا کر کے اسے وہ دن کا چھوٹا ہے اور نہ دنیا کا۔ جب کہ حضرت انسان یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ منزل ہمارے قدموں کے نیچے آگئی ہے۔

میں آپ کی ذاتی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ بتا دوں گا کہ انگلی پہننا گناہ نہیں بلکہ سنت رسول ہے اور سنت رسول ہی نہیں بلکہ سنت انبیاء ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت دانیال علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور نوح علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں چاندی کی انگلی پہنی ہے۔ خدا ہی جانے آپ نے اردو کی کس کتاب

نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس طرح کی روایات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ اگر ان میں کوئی قسم ہے بھی تو چلے انہیں نہ مانئے لیکن آپ کو معلوم ہوتا چاہئے کہ صحیح ترین روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر چاندی کی انگوٹھی استعمال کی ہے اور اسی کو ”مہربوت“ کہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد یہ انگوٹھی کافی مدت تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور جب یہ انگوٹھی ان کے پاس سے گم ہوگئی اسی وقت سے اس امت میں نئے نئے فتنوں کے دروازے کھلے۔

اس لئے اس بات کو آپ اپنے ذہن سے نکال دیں کہ انگوٹھی کا پہنا کر عام معصوم ہے، اب رہی پتھروں اور گنگنوں کی تاثیرات کی بات تو وہ بھی روایات اور انسانی قیاسات سے ثابت ہے اور بعض پتھروں کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی آیا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے غذاؤں میں تندرستی اور صحت بنانے کی تاثیر پیدا کی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں امراض کو دفع کرنے کی صلاحیت رکھی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پتھروں اور گنگنوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت پیدا کی ہے اور ان کو مفید اور ذریعہ ترقی کے تصور سے پہنچنے میں بھی کوئی قحاح نہیں ہے جب کہ ایمان و یقین نہ ہو کہ ہر چیز اور ہر تاثیر کا خالق، خالق کائنات ہی ہے۔ آپ نے کسی مفید پتھر کو اس لئے نکال کر پھینک دیا کہ اس کے پہنچنے کے بعد آپ کو کامیابیاں ملنے لگیں اس لئے آپ کے دل میں کھٹک پیدا ہوا کہ کہیں یہ شرک نہ ہو۔

ہمارے نزدیک آپ کا یہ کھٹکا قطعاً بے حق تھا۔ ذرا سوچئے اگر کسی انسان کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ میرے جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ بیوی سے محبت کا نتیجہ ہے اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہوا، یا یہ تو شرک ہو گیا اور پھر وہ اپنی بیوی سے محبت کرنا چھوڑ دے یا اس کو طلاق دیدے تو کیا اس کو تقویٰ نہیں گئے؟

اگر کوئی شخص نزلے کا مریض ہو، کسی معالج کے مشورے پر وہ جو شائدہ پی لے اور جو شائدہ کے کپینے سے اس کا نزلہ دفع ہو جائے اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو کہ میرا نزلہ جو شائدہ پینے سے ختم ہوا ہے اور پھر وہ فوراً اس کھٹکے سے بچنے کے لئے عمر بھر کے لئے یہ قسم کھائے

میں یہ پڑھ لیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی نکال کر پھینک دی، ممکن ہے کہ آپ نے کس صحابی کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھ لی ہو اور آپ نے اس کو نکال کر پھینک دیا ہو اس لئے کہ سونا مردوں کے لئے حرام ہے، سونے کا کسی زیور کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں ہے لیکن چاندی کی انگوٹھی تمام نبیوں کی سنت رہی اور یہ سنت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک برقرار رہی۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب رب کائنات نے حضرت حوا کو پیدا فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام سے ان کی رسم نکاح ادا ہوئی، اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو ایک انگوٹھی پروردگار عالم کی طرف سے مرحمت ہوئی جو آپ نے حضرت حوا کو بخش دی اور حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا خطبہ نکاح اپنے شاہان شان خود ہی پر صائب ہی سے منگنی اور نکاح کے وقت انگوٹھی دینے کی رسم چل رہی ہے۔

نقص الانبیاء میں مذکور ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو منجاب اللہ انگوٹھی عطا ہوئی تو پانچوں انگلیوں میں یہ بحث ہوئی کہ کون اس انگوٹھی کا مستحق ہے۔

انگوٹھے نے کہا کہ میں سرخ کی حیثیت رکھتا ہوں اس لئے حق میرا ہے کہ میں اس انگوٹھی کو پہنوں۔ انگوٹھے کی برابر والی انگلی نے کہا کہ مجھے شہادت کی انگلی ہونے کی وجہ سے برتری حاصل ہے، اس لئے حق میرا ہوتا ہے، درمیان کی انگلی نے کہا، میں سب سے بڑی ہوں اور بزرگ ہونے کی وجہ سے میرا استحقاق ہے، برابر والی بونی کہ یہ میری بناوت سب سے جدا کا نہ ہے اس لئے انگوٹھی کو پہننے کا حق میرا ہے، چھوٹی انگلی چپ رہی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تو نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے عرض کیا کہ اسے پیغمبر خدا سب کو اپنی بوائی اور بزرگی پر فخر ہے اور میں تو سب سے چھوٹی ہوں، بھلا مجھے اپنا حق جتانے کا کیا حق رہ جاتا ہے، میری تو کوئی بساط ہی نہیں ہے، اس پر وحی نازل ہوئی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں عاجزی پسند ہے اس لئے اسے سلیمان تم یہ انگوٹھی چھوٹی انگلی ہی میں پہنوں۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب نمرد نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک انگوٹھی لاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنادی تاکہ آگ انہیں کوئی

چیزیں نقصان پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے اور فائدہ پہنچاتی ہے تو بھی اللہ کے حکم سے۔

اگر آپ کسی پتھر کو اپنے ہاتھ میں پھنسنے کے بعد یہ یقین رکھیں کہ اس کے ذریعہ جو بھی مجھے فائدہ ہوگا وہ خدا فضل رب ہوگا کیوں کہ پتھروں میں نفع و نقصان پہنچانے کی صلاحیت حکم خداوندی کی محتاج ہے تو پتھر کا پہننا ہرگز ہرگز شرمگاہ نہیں ہو سکتا اور آپ یقین رکھیں جس طرح دوسری چیزوں میں اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے تاثیرات رکھی ہیں اسی طرح اللہ نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرنے کے لئے بے جان پتھروں میں بھی ہزاروں قسم کی تاثیرات رکھی ہیں، بعض پتھروں کے پھنسنے سے گردے کا دور ختم ہو جاتا ہے۔ بعض پتھروں کا استعمال انسان کے دماغ کو خوشدار رکھتا ہے، بعض پتھروں کا استعمال دولت و عزت کا ذریعہ بھی بنتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے اور جب اللہ کا حکم نہیں ہوتا تو پتھر تریاقِ زہر کا کام کرتا ہے اور غذا نہیں اور دوائیں انسان کے جسم کے اندر تھوڑی سی پیدا کرنے کے بجائے امراض پیدا کرنے لگتی ہیں۔

اچھی بری تقدیر پر شکر کر رہے کہ مطلب آپ غلط لے رہے ہیں اس دنیا میں جب تک انسان زندہ رہتا ہے اسے دین و دنیا کے لئے جدوجہد کرنے کا اور مختلف تدابیر اختیار کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے، جدوجہد کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں بس اسے ان پر شکر رہنا چاہئے، اسباب و علل کو ترک کرنا تقویٰ نہیں، ایک طرح کی نافرمانی ہے اور سنت انبیاء کے خلاف ہے اور اچھی بری تقدیر پر شکر رہنے کا مطلب اگر یہ ہے کہ انسان کوئی بھی بھگاؤ نہ کرے اور کوئی تدبیر اختیار نہ کرے تو پھر تو دینی مدارس میں بھی تالے ڈال دیئے جائیں اور تبلیغ کرنے والے اداروں کو بھی بند کر دینا چاہئے، بے نمازیوں کو دیکھ کر نماز کی صیحت نہیں کرنی چاہئے اور جو لوگ جہالت میں مبتلا ہیں ان کے لئے تعلیم و تدریس کے اہتمام نہیں کرنے چاہئیں اور یہ سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ بھی ہے ٹھیک ہے اور یہ سب اچھی بری تقدیر کے دائروں میں آتا ہے۔

یہ سوچ بے ظاہر بڑی خوشنما لگتی ہے لیکن اس سوچ کے ساتھ کہ ہمارے بالآخر انسان کو غلطیوں پر لے جاتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہا جب خوشنما نہیں ہیں گا تو کیا اس کو پرہیزگاری کا نام دیں گے؟ آج دینی مدارس والے یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن و حدیث ہماری وجہ سے باقی ہیں، جماعت والے یہ کہہ رہے ہیں کہ دین کی تبلیغ ہماری محنت کی وجہ سے ہو رہی ہے اور دوسرے طبقات کے لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں کہ دین کی بہاریں، ویدیداری، صحبت و بابرکت سے اور پیری مریدی سے پھیل رہی ہیں، یہ تمام چیزیں اگر نہ ہوں تو دین اسلام مٹ جائے۔ اس طرح کی تمام باتیں یہ کھٹکا پیدا کر سکتی ہیں کہ ہم شرک میں تو مبتلا نہیں ہو گئے، آپ کس کس چیز کا فائدہ اپنے گلے سے نکال کر بیٹھیں گے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینکنے کے بجائے اپنی سوچ بدل لے، اگر سوچ غلط ہوگی تو خواہ مخواہ ہاتھ میں کوئی انگوٹھی بھی نہ ہو انسان غلط سوچ سے شرک میں مبتلا ہو جائے گا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں مختلف چیزوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی جو صلاحیتیں ہیں وہ سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔ بڑا اندرونی نغمہ کوئی بھی چیز کسی کو نہ نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع۔ آگ میں جلانے کی صلاحیت باذن اللہ ہے، یہی آگ ہے حکم خداوندی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے گلزارِ بن گئی تھی اور برف کی طرح ٹھنڈی ہو گئی تھی۔

چھری کے اندر کاٹ دینے کی صلاحیت باذن اللہ ہوتی ہے، یہی چھری جب اللہ کا حکم نہیں ہوا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹ سکی۔ بارشوں سے کھیتیاں پروان بھی چڑھتی ہیں اور بارشوں سے کھیتیاں تباہ و بار بار بھی ہو جاتی ہیں، مال سے عزت بھی ملتی ہے اور مال سے انسان ذلیل و خوار بھی ہو جاتا ہے، اولاد ذریعہ راحت بھی بنتی ہے اور اولاد زحمت و کلفت میں مبتلا کر دیتی ہے اور عذاب جان بھی بن جاتی ہے۔

شریک حیات اس دنیا میں مثل جنت ہے اور یہی شریک حیات انسان کے لئے دوزخ بھی بن جاتی ہے۔

دوائیں تندرستی بنانے کے لئے ہوا کرتی ہیں اور یہی دوائیں ریکشن پیدا کر کے موت کی وجہ بھی بن جاتی ہے۔ اس طرح کی بے شمار حقائق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر چیز حکم خداوندی کی پابند ہے اگر

ہٹائے تو اسے از خود مغیبات کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔

لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ علم غیب کب تک ہے؟

علم غیب در حقیقت اس علم کا نام ہے جو انسان کو حواس خمسہ کے بغیر حاصل ہو اور یہ قطعاً ناممکن ہے اور جو علم حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل ہوگا اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے انسان کو پانچ قسم کی قوتیں عطا کی ہیں، سوچنے کی قوت، دیکھنے کی قوت، چھونے کی قوت، سننے کی قوت، جھکنے کی قوت۔ ان قوتوں کا سہارا لے کر جو علم حاصل ہوگا اس کو علم غیب نہیں کہہ سکتے۔ آپ ۲۳ دواؤں سے مرکب کوئی یونانی گولی کسی حکیم کو دیتے اور اس سے پوچھتے کہ اس گولی میں کون کونسی ادویات کا استعمال ہوا ہے وہ اس گولی کو اپنی زبان کی نوک پر رکھ کر آپ کو ساری ادویات بتانا شروع کر دے گا یہ علم غیب نہیں ہے کیوں کہ وہ دیکھنے کی قوت کے سہارے حقیقت کی کہانی تک پہنچ رہا ہے۔

آپ اپنی نبض کی کالی طبیب کو دکھائیں، وہ آپ کی نبض پر اپنا ہاتھ رکھ کر آپ کے جسم کے نظر نہ آنے والے اعضاء کے بارے میں بتانا شروع کر دے گا کہ جگر کی کیا حالت ہے؟ معدہ کس پوزیشن میں ہے اور گردوں پر کیا گزر رہی ہے؟ کیا یہ علم غیب ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں کیوں کہ طبیب جو کچھ بھی اور مشاؤ فرما رہے ہیں، چھونے کی قوت کا سہارا لے کر اور مشاؤ فرما رہے ہیں اس لئے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اس طرح کی مثالوں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جو علوم حواس خمسہ کے سہاروں سے حاصل ہوں، انہیں غیب کا علم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ آج کے سائنسی دور میں مختلف آلات کا سہارا لے کر پہلے ہی یہ بتا دیا جاتا ہے کہ کس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوگی اور کس علاقے میں چھینے پڑے گی، الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ حمل کے چوتھے مہینے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اسپتالوں میں مہلک امراض میں مبتلا مریضوں کے بارے میں ڈاکٹر لوگ پہلے ہی بتا دیتے ہیں کہ یہ شخص چار مہینے سے زیادہ نہیں جیے گا۔

لیڈر وی اور علماء کے مہینوں پہلے ہی پروگرام طے ہو جاتے ہیں کہ فلاں صاحب فلاں تاریخ میں فلاں جگہ تقریر کریں گے، اس طرح کی باتیں قطعاً علم غیب سے تعلق نہیں رکھتیں، یہ صرف انسانی تجربہ بات کے اندازے ہوتے ہیں اور یہ صحیح بھی ہو جاتا ہے اور غلط بھی اور پروفیسر

نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ دین و دنیا کے مسائل کے بارے میں تمام انسانی تجربات کی روشنی میں اقدامات کریں اور اقدامات کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں انہیں منجانب اللہ سمجھیں اور اسی کو تقدیر الہی جانیں لیکن اسباب و علل اور انسانی تجربات کو ٹھوکر مار کر اچھی بری تقدیر کی بات کرنے والا انسان اپنے اندر موجود اور قفل پیدا کرتا ہے اور اللہ کے بنائے ہوئے نظام کائنات کی ہنسی اڑاتا ہے اور یہ تقویٰ نہیں ہے بلکہ یہ تمغہ نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح کی نادانیوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں دین کا شعور عطا کرے تاکہ اللہ کے بنائے ہوئے اس نظام کائنات میں ہم ہیر وینکیں، لال بھٹکوں نہ رہ جائیں۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں ایک مسئلہ اور بھی اٹھایا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ اپنے نام کا سر حرف دیکھ کر اپنے احوال معلوم کرنا کیا جائز ہے اور اس کے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس طرح کی معلومات حاصل کرنے والے کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

بات تو بہت معقول ہے، لیکن اگر ارادہ جہات اس طرح کی باتیں دوائے عام کی طرح پھیل رہی ہیں، اس سے ضروری ہے کہ اس موضوع پر بھی آپ سے کچھ باتیں کریں تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آپ کے سوچنے کا انداز کتنا صحیح ہے اور کتنا غلط۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن نجومیوں کے پاس جانے سے روکا تھا وہ سب بددینی پھیلاتے تھے اور شیاطین تابع کر کے ان سے کچھ باتیں معلوم کر کے انہیں سونپ دیتے تھے کہ لوگوں کو بتایا کرتے تھے اور یہ دھوکا دیتے تھے کہ یہ غیب کی باتیں جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں، بعدی صد پیش آنے والی ہیں، اس طرح کی باتوں سے گمراہی پھیل جاتی تھی اس لئے ان سے روکا ضروری تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ غیب کا علم قوتی کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص کی بنا پر بعض غیب کی باتیں بعض بندوں پر ظاہر کر دیتا ہے، چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار غیب کی باتیں بتادی گئی تھیں۔ حد یہ ہے کہ قیامت سے پہلے پیش آنے والے واقعات بھی آپ پر ظاہر کر دیئے گئے تھے، چنانچہ قیامت کی نشانیوں میں بے شمار نشانیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے جو بتادی تھیں وہ آج حرف بہ حرف صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی ایک صاحب ایمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہئے کہ اگر اللہ جس کی آنکھوں سے پردہ نہ

کر کے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہوگا وہ ہم میں سے نہیں، لیکن مسلمانوں نے نمازیں پڑھنے کے باوجود وہ برائیاں نہیں چھوڑیں لیکن اس حدیث پر برابر عمل کرتے رہے کہ اگر کوئی کسی نجوبی کے پاس گیا تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی، حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت یہ بات ارشاد فرمائی، اس وقت اہل عرب علم نجوم اور علم کھانت کی خرابیوں میں گئے گلے تک دھنے ہوئے تھے اور ان باتوں سے روکنا ضروری تھا۔

آج مسلمان اس طرح کی بدعقیدگی کا باعوم شکار نہیں ہے بلکہ باعوم وہ دوسری خرابیوں میں مبتلا ہیں لیکن اس طرف ان کا دھیان نہیں ہے، حالانکہ وہ حیرت منگ کے لئے وہ خرابیاں تمام قس کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان سے دور رہنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ یہ علم نجوم ہی تو ہے جس کے ذریعہ ایک سال پہلے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ کس تاریخ میں کس وقت سورج گرہن ہوگا، کیا اس طرح کی معلومات حاصل کرنا گناہ ہے؟ کیا یہ طریف ہے؟ اگر کوئی شخص صدیوں کے تجربات کی روشنی میں یہ کہے کہ ۲۸ فروری کو سورج آٹھ بج کر اترے تو منٹ پر نکلے گا تو کیا یہ علم غیب ہے اور کیا اس طرح کی معلومات بتانے والے اور حاصل کرنے والے کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی؟

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جو علم غیب اور عقیدے کے سلسلہ میں ایسے حاس ہیں وہی لوگ دوسرے شرعی امور میں بالکل بے حس نظر آتے ہیں، ہمارے مراد آپ نہیں ہیں بلکہ ہماری مراد ان لوگوں کا ہے جو اس طرح کے معاملہ میں لمبے چوڑے دعوے کرنے کے ساتھ ساتھ بعض ایسی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں جو عقائد کی شریک کو کاٹ دیتی ہیں لیکن سطحی علم رکھنے کی وجہ سے وہ ان ہی باتوں کی چگالی کرتے ہیں جو ان کو غروب طبع ہوں، باقی دوسری خرابیاں اور بدعقید گیاں جو ان کا اور حنا چھوٹا بنی ہوئی ہیں ان کی طرف سے وہ نیکر غافل ہوتے ہیں اور ان کی سمیت کا انہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے نظام کائنات چلانے کے لئے ۱۲ برج بنائے ہیں اور ان کا ذکر قرآن حکیم میں اشارتاً موجود ہے اور دنیا میں بول چال کے لئے ۲۸ حروف پیدا کئے جو حروف تہجی کہلاتے ہیں، ہر حرف کسی نہ کسی برج سے تعلق رکھتا ہے، جب سورج اس برج میں داخل ہوتا ہے اور اس برج

بھروسہ کرنا شرعاً ممنوع ہے لیکن ان کا ادراک کر کے حزم و احتیاط کو ملحوظ رکھنا ممنوع نہیں ہے۔

اچھی بری تقدیر پر شاکر بننے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان موسم کے اثرات سے بچنے کے لئے گرم اور ٹھنڈے لباس کو خلاف تقدیر اور خلاف شریعت سمجھیں اور موسم سرما میں گھڑی کی کھڑکیاں بند نہ کرے اور بیمار ہو جائے تو اس کو تقدیر الہی سمجھ کر اس پر شاکر رہے اور علاج نہ کرے اور مختلف علوم کا سہارا لے کر مستقبل میں تدابیر اور احتیاط کو بروئے کار نہ لائے اور یہ سمجھے کہ انسانی اندازوں پر یقین رکھنے سے اس کی عبادت قبول نہیں ہوں گی، حالانکہ شریعت اسلامی سے کسی بھی علم اور انسانی تجربے کو بے حیثیت قرار نہیں دیا ہے، البتہ ان چیزوں میں اللہ کرہ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم تقدیر الہی کے خلاف کوئی تدبیر کرنے میں کامیاب ہو جائیں، قطعاً غلط ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جن باتوں سے انسان کا کردار مجروح ہوتا ہے اور جن باتوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا پورا زور دے کر ان سے روکنے کی کوشش کی ہے، ان باتوں کی طرف مسلمانوں کا دھیان نہیں ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو انسان اللہ کے بندوں کو ستائے گا اور اللہ کی نافرمانی میں مبتلا رہے گا اس کی نمازیں اس کے منہ پر ماری جائیں گی، آج نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہیں کہ ان کے پڑوسی ان سے خوش نہیں، ہزاروں لوگوں کے دل ان سے دیکھے ہوئے ہیں، جھوٹ، رشوت، بدکرداری، شراب نوشی، بزدلی کے بے مزنی، چھوٹوں سے بیزاری، ناپ تول میں کمی، امانت میں خیانت، کذب، بیانی، غیبت، تہمت اور نہ جانے کتنے عیبوں کے اندر مبتلا لوگ زندگی میں ایک بار بھی یہ سوچنا گوارہ نہیں کرتے کہ ہماری نمازیں ہمارے منہ پر تو نہیں ماری جائیں گی۔ دراصل نجوبیوں سے بچنا آسان ہے اور ان بے کرداریوں سے بچنا مشکل ہے اس لئے اس طرف دھیان دینے کی زحمت نہیں کرتے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مقدمات میں جھوٹی گواہی دے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی لیکن اس بات کا چرچا مسلم معاشرے میں زیادہ نہیں ہے کیوں کہ مسلمانوں کی اکثریت مقدمات میں جھوٹی گواہیاں دینے میں مبتلا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں بے کرداریوں کا ذکر

اگر آپ کا نام محمد عظیم ہے تو اس میں سر حرف م ہی ہے، کیوں کہ محمد آپ کے نام کا جزو ہے۔

آپ کا اپنا خط ختم کرنے سے پہلے لکھا ہے کہ ہم جو جواب دیں تو حدیث و قرآن کے حوالہ سے دیں اور یہ بھی تشریح کریں کہ حدیث اور آیت کس صفحہ پر ہے، تو میرے بھائی جب آپ نے اعتراض اٹھاتے وقت کسی کتاب اور صفحہ کا حوالہ نہیں دیا ہے تو ہمیں کیوں اس زحمت میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں، جب آپ حوالوں کے ساتھ اعتراضات کریں گے تو انشاء اللہ ہم حوالوں کے ساتھ ہی ان کا رد کریں گے، خواہ مخواہ کی در دوسری سے کیا فائدہ۔

مختلف مسائل

سوال (۱): نام پوشی پر کھنے کی فرمائش

محترم ایڈیٹر صاحب! آج کل سٹلی عمل کرنے والے ہر گلی کوچے میں لائن لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں، جن کو اپنی فیس سے مطلب ہے۔ خدمت خلق سے کوئی واسطہ نہیں، اللہ کے سیدھے سادھے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے میں مشغول ہیں۔ میں بھی ان برے حالات کا شکار ہو چکا ہوں، کافی پیسہ بردار کیا، رب بے سود رہا۔ ایسے میں آپ کا یہ رسالہ مجھے پڑھنے کو مل گیا جو ایک سچا کی حیثیت رکھتا ہے، ویسے آپ اور آپ کا یہ رسالہ طلسماتی دنیا لائحوں لا چاروں غریبوں، ضرور مندوں کی خاصی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ میں بارگاہ خداوندی میں ہمیشہ دعا گو رہوں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں آپ کو اور اس رسالہ کو اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نظر بند سے بچائے اور ہمیشہ قائم رکھے اور دن دوئی رات چوٹی ترقی عطا کرے آمین۔

کافی عرصہ سے میں بہت پریشان ہوں، ایک عجیب سی کیفیت رہتی ہے، ہر بل ہر گھڑی، ہر لمحہ، خوف اور سر میں سارے جسم میں درد سا رہتا ہے، ذرا سی آواز کی چیخ و پکار پر بے انتہا ڈر لگتا ہے اور جیسے کی تسنانہ رہتی ہے، جہاں کی طرح بے انتہا اپوسی، اداسی کے دن گزار رہا ہوں اور گھر میں بیوی بچوں میں بھی دل نہیں لگتا اور نہ ہی کاروبار میں۔

میرا ہوش لا کاروبار ہے، کام پر بالکل ہی توجہ نہیں رہتی اور کاروبار کے حالات بہت خراب ہوتے جا رہے ہیں، بالکل نہیں چل رہا ہے اور

کے اثرات ساری دنیا پر پڑتے ہیں اس وقت اس سے متعلقہ حروف پر جو بن آتا ہے اور بعض حروف پر زوال طاری ہوتا ہے، وہ حروف اگر کسی انسان کے نام کے شروع میں ہوں تو ان انسانوں کی کیفیات بھی متاثر ہوتی ہیں، اس لئے ارباب تجربہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مہینہ میں وہ حضرات جن کا نام فلاں حرف سے شروع ہوا ان پر یہ کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہوتا یہ صرف ایک امکانی بات ہوتی ہے اور کسی بھی معاملہ میں کسی علم کے ذریعہ کسی بھی امکان کا اظہار کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

اسلام کی بعث کا جو مقصد تھا وہ آج مسلم معاشرہ میں بالکل ہی فوت ہو چکا ہے اور بھائی لوگ لائینی باتوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ جب کسی درخت کی جڑ مضبوط ہوتی ہے تو اس پر برگ و بار بھی آتے ہیں، عقائد جب صحیح ہوتے ہیں تو انسان اچھا انسان بن جاتا ہے اور اس کے اعضاء پر اخلاق اور انسانیت کے گل بوٹے نکلتے ہیں، صرف باتوں کی بھول بھلیوں میں کھو جانے کا نام تو حیدر اور ایمان نہیں ہے۔

آپ اپنے اس عقیدے سے سنبھالے رکھیں کہ اس دنیا میں جو بھی نظام چل رہا ہے وہ باذن اللہ چل رہا ہے اور انسانی تجربات مجملہ حرام نہیں ہیں، رہی وہ باتیں جن کے بارے میں سو فیصد یقین کے ساتھ جھگی کچھ کہا جائے، عقائد کو خراب کرنے والی ہیں البتہ کسی بھی علم اور آلے کے ذریعہ اگر کچھ معلومات ہوں تو ان کے ممکن ہونے میں اور ممکن سمجھنے میں قطعاً کوئی خرابی نہیں ہے، اسی طرح حروف کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

الف، ثین وغیرہ سے شروع ہونے والے نام آتش مزاج رکھتے ہیں اور جن کے نامش سے شروع ہوتے ہیں ان کو غصہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہ باتیں جتنی جاتی ہیں، شرعی نہیں ہیں کہ ان پر سو فیصد ہمسرہ کر لیں، البتہ اگر انہیں امکانی بات سمجھیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟ اور اس میں کیا خلاف عقیدہ بات ہے؟ جب تجربات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حروف کی الگ الگ تاثیریں ہیں تو یہ بھی ماننے کو موسم کے اعتبار سے ان تاثیرات میں اتار چڑھاؤ آتا ہے اور اسی لئے اپنے نام کے حروف دیکھ کر مختلف اوقات میں انسان یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے کہ میرا کل کیا گزرے گا؟ حروف اور بروج اور ستاروں کی روشنی میں وہ جس بھی نتیجے پر پہنچے گا وہ صرف امکانی بات ہوگی وہ علم وحی نہیں ہے کہ اس پر سو فیصد یقین کر لیا جائے اور کوئی امکانی بات حرام نہیں ہوتی۔

اس کی قدر کرتا ہو تاں اور دعا کرتا ہو تاں کہ اللہ آپ کے حسن ظن کو باقی رکھے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کی توفیق عطا کرے آمین۔

غیر مسلمین کیلئے دعائے خیر پر اظہار شکایت

سوال از: (نام پوشہ مخفی)

دیکر عرض ہے کہ دسمبر ۹۷ء کے شمارہ میں آپ نے جو غیر مسلموں کو بددعا نہ دینے کی تلقین کی اور قوت نازل پڑھنے کے لئے کہا ہے تو آپ کو شاید اندازہ نہیں ہوگا، حکومت بھی ان کی، پولیس بھی ان کی، جتنے آفس ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے ان میں تمام یہ لوگ ہی قابض ہیں، عدالتیں ان کی، جو بھی فیصلے ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف ہوتے ہیں، ماڈا کا کالا قانون بھی مسلمانوں کے لئے ہے، گھپلے میں داؤدوشو کہنی کے مالک غلط مقدمہ میں چھٹا کر اس کی املاک کو نیاں کر دیا گیا، ۹۲ء دسمبر ۹۳ء جنوری میں باری مسجد کو شہید کر کے ممبئی پولیس اور شیو سینا والوں نے مل کر جو مسلمانوں کا حال کیا ہے وہ ۷۴ء ایسا فساد خونی بولناک کیا وہ تمام فسادوں کو مات کر دیا، جن کی بولناکی، بربادی، پولیس اور شیو سینا پر بی این کرشنا کہنی نے عائد کی، کیا آپ چاہتے ہیں کہ تہ تیغ بھی قاتل کو دعا دیں۔ ہمارے ایمان کمزور ہو سکے ہیں، ہماری طاقتیں آپسی سلوک اور بے بنیاد باتوں کو لئے کر دست کر بیاں ہیں۔ اگر آپ ہمارے پاس کچھ ہے تو وہ دعائیں جو ہمارے مسلمانوں کا ہتھیار ہے کیا آپ ہمیں اس سے بھی محروم کر دینا چاہتے ہو، آج تک جن لوگوں نے باری مسجد کو شہید کیا اور اس کا سکلے عام لی وی پر اعلان کیا۔ ۱۹۹۳ء کے فساد کا بال ٹھا کر نے لی وی پر اعلان کیا کہ یہ مسلمانوں کو سبق دیا گیا ہے، ان لوگوں کو آج تک نہ عدالت نے کوئی سزا دی ہے۔ زرمسار داؤ پر گھپلے کا کیس ہے ان کی جائیدادیں نیلام ہوئیں، لالو پرشاد یادو، ملائم سنگھ یادو اور کتنے لوگ گھپلے میں، لال کرشن ایڈوائی کیا ان کی جائیدادیں نیلام ہوئیں؟ نہیں ملکہ ان لوگوں کی ضمانتیں بھی ہو گئیں لیکن داؤد کہنی کے ہاتھوں کی اب تک ضمانتیں بھی نہیں ہوئیں۔

یہ ملک ہندوستان اب دارالامن نہیں رہا، بلکہ اب دارالحرب ہے اور آپ یہاں ان لوگوں کے لئے دعا کرنے کو کہتے ہیں۔ آج تک جو ممبئی ۱۹۹۳ء کے فساد میں مارے گئے ان لوگوں کو شیو سینا حکومت سے جو

میں قرض میں مبتلا ہوتا جا رہا ہوں، کچھ لوگوں کو میں نے قرض دے رکھا ہے پر میری ہمت نہیں ہوتی وصول کرنے کی اور گھر میں بیوی بچے بھی پیار رہنے لگے ہیں، بچے کافی دبلے اور کمزور ہو گئے ہیں، مہربانی کرنے بچوں کیلئے کوئی دغیف یا ترکیب بتائیے جس سے موئے اور صحت مند ہو سکیں۔ برائے کرم میرے لئے کوئی ایسا وظیفہ یا نسخہ یا ترکیب بتائیں جس سے میں بڑا اور فلاحی طاقت ور بن جاؤں اور میرے ہر کام میں رکاوٹ بہت آ رہی ہے، میرا امکان ہے، میں بیچ کر قرض ادا کرنا چاہ رہا ہوں، لوگ آ رہے ہیں، دیکھ رہے ہیں اور بات چیت ہوتی ہے پر دوسرے دن واپس نہیں آتے، کافی دنوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے جس سے میں بہت پریشان ہو گیا ہوں اور میں جو بھی کام کے لئے ہاتھ بڑھا رہا ہوں مجھے اتنا ہی ہوتا ہے ایسا کیوں ہے۔

برائے کرم ہمارے ناموں سے دیکھ کر مناسب علاج تجویز فرمائیں، جزاک اللہ الخیر الخیر۔

جواب

جو لوگ سفل عمل کے ذریعہ پیسہ کماتے ہیں انہیں کماتے دیتے، جس کی تقدیر میں جیسی روزی لکھی ہوئی ہے اسے مل کر رہے گی، اپنی فکر کیجئے اور حتی الامکان اس بات کی کوشش کیجئے کہ اللہ تعالیٰ حرام روزی سے محفوظ رکھے اور رزق طیب عطا کرے۔

آپ سے خاص طور پر یہ عرض ہے کہ ہر وقت پاک صاف رہنے کی کوشش کریں اور نماز کی پابندی رکھیں، روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کی تلاوت کریں اور ہفتے میں ایک مرتبہ درود سلام کا اہتمام کریں، اگر درود ابراہیم کو ترجیح دیں تو بہتر ہوگا۔ عشاء کی نماز کے بعد یا خاصہ یا ناظر یا شافعی یا حنفی یا مالک ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں، آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں، عشاء کی نماز کے بعد ہی اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد ۳۶ مرتبہ ”یا قوٹی“ پڑھا کریں۔ ان عملیات سے آپ کو یہ فائدہ پہنچے گا کہ آپ کا دل قوی ہو جائے گا، حرص ادا بھی ہوگا اور انشاء اللہ وصول بھی ہوگا اور آپ کی طبیعت پر نشاط طاری ہوگا، سستی اور کاہلی سے نجات ملے گی، جو نقصان ختم ہوگا اور لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھے گی انشاء اللہ۔

آپ نے فلسفاتی دنیا کے لئے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں

لے باری مسجد کے خلاف واہیا کیا اور رام رام جینا اور ایمال اپنا کی بہت پرانی کہادت پر عمل کر کے دکھایا، سیدھے سادے ہندو ان کے چکروں میں آگئے اور انہوں نے باری مسجد کی زمین کو رام مہم جھمی سمجھ کر اور ایڈوائی جی کو اس دور کا کشمن سمجھ کر ان کی ہاں میں ہاں ملائی شروع کر دی اور مسلمانوں کو راون کی فوج سمجھنے لگے۔

باری مسجد کو بچانے کی بات کرنے والے مسلم لیڈر بھی خود غرض اور مفاد پرست تھے، انہوں نے باری مسجد کی جلتی ہوئی دیواروں سے اپنے ہاتھ تاپے اور اسکے بنر و گنبد کے پورے پورے دام وصول کرنے کے لئے مختلف کمیٹیاں بنائیں اور باری مسجد کے ڈھانچے کی منہ مٹا گئی قیمت لینے کے لئے رابٹوں اور رضاہٹوں کی باتیں بنائیں، اس لائن کے سب سے بڑے مجرم مہن کا جرم ایل کے ایڈوائی سے بھی بڑا ہے وہ شہاب الدین ہیں جنہوں نے سوئے ہوئے ہندوؤں کو جگایا اور انہیں وہ راستہ دکھایا جس راستے سے ان کے باپ دادا بھی بے خبر تھے۔ آپ یقین کریں بروز شش جماعت وقت حق و باطل کی تمام کارروائیوں پر تحقیقات ہو رہی ہوں گی اس وقت بہت سے مسلمان لیڈر بھی مجرمین کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے اور نہ مات و شرساری کے پسینے سے گلے گلے تک ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ان مسلمانوں نے باری مسجد کے قتل عام پر اپنے پیک کیش کرانے کے بعد اپنی آنکھیں موند لیں اور اس کی تعمیر نو کے لئے ابا بیلوں کے لشکر کا انتظار کرنے لگے۔

رونا اس زمین پر ہے کہ ہندو مفاد پرست ہے، رونا تو اس پر ہے کہ مسلمان بھی اپنے مذہب کے بارے میں مخلص نظر نہیں آتا، اس کی زبان کا کلنا اور بند ہونا بھی محض اپنے دنیاوی مفادات کے لئے ہے۔ آپ یقین کریں ہندوستان میں جو کچھ بھی مسلمانوں کے ساتھ ۱۹۴۷ء کے بعد ہوا ہے وہ تقسیم ملک کا رد عمل ہے، ہندوستان کا ہندو مسٹر جناح کے جرم کی سزا ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو دینا چاہتا ہے اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو پاکستانی سمجھتا ہے اور وہ اردو زبان کو پاکستانی زبان سمجھتا ہے اور مسلمان آج تک یہ ثابت کرنے کی فکر بھی نہ کر سکا کہ ملک کی تقسیم کی ذمہ داری محمد علی جناح کے سر پر نہیں جاتی بلکہ ان برہمنوں کے سر پر جاتی ہے جو شی بھر ہو کر بھی پورے ملک کو بریغال بنائے ہوئے ہیں اور ہندو اور مسلمان دونوں کو بے وقوف بنا کر اپنے اقتدار کا الویدھا کرتے

معاوضہ حکومت ہند نے دینے کو ۱۹۹۳ء میں کہا تھا آج تک شیو سینا کی فرقہ پرست حکومت دینے کو تیار نہیں ہے، جب کہ گزراؤں مہاراشٹر اور ہوم منسٹر حکومت مہاراشٹر نے کئی مرتبہ امن کمیٹی سے میننگ پر دینے کو کہا ہے اور مسلمانوں سے بانڈ بھی بھرا کر جمع کیا گیا لیکن یہ منور جو شی اور بال ٹھا کرے نے دینے سے انکار کر دیا گیا۔ آپ ان کو دعا دینے کو کہتے ہیں، اللہ عالم الغیب ہے اور وہ علیہ وعلیہ وسلم ہے کہ ان ایمان لانے والا ہے اور کون نہیں اور بدعا انہی کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ لہذا براے مہربانی ایسی باتوں سے اپنے رسالے طلسماتی دنیا کو الگ رکھو، ظالموں کا ساتھ زبان سے، اپنی رائے سے، اپنا مال دینا بھی ظالموں میں شامل ہے اور مال ٹھا کرے نے تو ہمارے آقاؐ نے نامدار احمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر چکا ہے، کیا آپ ان لوگوں کو بدعا سے باز رکھنا چاہتے ہو۔

جواب

کسی مصلحت کی بنا پر میں نے آپ کے نام دینے کو مخفی رکھا ہے، میں آپ کے جذبات سمجھتا ہوں اور اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور مسلمانوں کی املاک بھی تباہ ہوئی ہیں اور ان کی قیمتی جائیں بھی ضائع ہوئی ہیں، مجھے معلوم ہے کہ آزادی کے بعد ۲۲ ہزار سے زائد فرقہ وارانہ قسدا میں زیادہ تر مسلمانوں کی جان و مال کا نقصان ہوا ہے اور حکومت کے کارندے خاموش تماشا بنے رہے ہیں اور پولیس نے ملٹی پرمی کا تیل چھڑنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔

کفر و اسلام کی لڑائی تو بہت پرانی ہے حق و باطل کی کشمکش عہد آدم سے ہی چلی آ رہی ہے، مثبت اور منفی یوریشین آغاز کا نکتہ ہی سے سرگرم عمل ہیں، اندھیرے اور آجالے کی جنگ اور حق و ناحق کا تصادم قاتل و ہاتل کے دور سے چلا آ رہا ہے لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا جو سیل رواں بہر رہا ہے اس کی وجہ مذہب نہیں سیاست ہے۔ ہندوستان کے تمام لیڈر اس انگریزی فارمولے پر عمل کر رہے ہیں کہ لڑاؤ اور حکومت کرو۔

باری مسجد کوڑنے والے رام کے بھگت نہیں تھے، وہ صرف سیاسی بازی گر تھے اور انہوں نے ہندوؤں کی نفسیات پر اپنا قبضہ جمانے کے

کرنے کے طور پر لیتے بھی بتائے جاتے ہیں۔ جب کہ جماعت اسلامی عرصہ دراز سے پہلے اپنی راہ بدل چکی ہے اور اب اس کے کارکنان کے پاس نرم و گلداز بستر و اور اسانجش کے ماسوا کچھ اور ہے بھی نہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ شیوینا بھی ایک فرقہ پرست تنظیم ہے اور یہ تنظیم عرصہ دراز سے مسلمانوں کے خلاف زہرا گھٹنے اور سنگ تراشی کے فرائض انجام دے رہی ہے لیکن یہ شیوینا کب قائم ہوئی آپ نے کبھی غور کیا؟ یہ شیوینا، آدم سینا کے بعد وجود میں آئی۔ امام عبداللہ بخاری صاحب کی آدم سینا برائے بیت سودے بازی کر کے خاموش ہو گئی اور شیوینا جس مقصد کے لئے بنی تھی وہ آج تک اسی مقصد میں لگی ہوئی ہے، اسی طرح مسلمانوں کی بے شمار تنظیموں کا حشر کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے، انہوں نے اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے خاندان کے لئے ردیہ پیسہ بنو کر دفتروں میں تالے ڈال دیئے ہیں اور آرام طلبی میں مبتلا ہو کر انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے اصولوں کا کلا خود ہی کھوٹ دیا ہے، کبھی کبھی ابھر اُدھر سے کوئی آواز اگر ابھرتی ہے تو وہ بھی محدود مقصد کے لئے ہے، من حیث القوم در ہمارے مذہب اسلام غور کرنے کا اب نہ کسی کے پاس وقت ہے اور نہ مفاد پرست لوگ اس کو اہمیت دیتے ہیں۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو استقلال کی تعلیم دی تھی لیکن آج دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ ارباب کفر مستقل مزاج ہیں اور اسلام کا دعویٰ کرنے والے مستقل مزاجی سے محروم ہیں، یہ جس جگہ کو کھلتے ہیں اسی شام کو مگر جمما جاتے ہیں۔ حکومت ہند نے اردو زبان کا گلا گھونٹا، اس پر بھٹنا بھی دوا کیا گیا جائے برحق، لیکن جب مسلمان ہی اردو زبان نہیں پڑھتے تو پھر شور مچانے سے کیا فائدہ؟

ہندو جب مسلمان کو مارتا ہے تو ہم اس کو ظلم کہتے ہیں اور اسے اثم و طغیان سے تعبیر کرتے ہیں لیکن جب مسلمان کو مسلمان مارتا ہے تو اس کو کیا نام دیں؟

آج زبان، قومیت اور علاقہ پرستی کی بنیادوں پر مسلمانوں میں جو تفرقات ہیں اور آپس کی جو ناچاقی ہے وہ کس صاحب نظر سے پوشیدہ ہے، آج مسلمان لائبرے، مسلمانوں ہی کے گھروں میں چوریاں کر رہے ہیں، مسلمان غنڈے مسلمانوں ہی کو قتل کر رہے ہیں۔ مسلمان خود مسلمانوں کی عزت و ناموس کے درپے ہے، اگر کسی علاقہ میں مسلمان

رہے ہیں، اس سیاست اور مفادات کی کشمکش میں مسلمانوں کو تو پھر بھی کچھ نہ کچھ ملتا ہے۔ مسلمان اس ملک میں ایم پی بھی بنے اور سبزی بھی بنائے گئے اور انہیں عہدہ صدارت بھی عطا ہوا لیکن اصلاً نقصان مذہب اسلام کا ہوا، ہندوستان میں اس کی تبلیغ کے دروازے بند ہو گئے اور اس کی جدوجہد صرف مسلمان ہی تک محدود ہو کر رہ گئی، آج مختلف جماعتیں صرف اصلاحی کاموں میں لگی ہوئی ہیں۔ غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کی ذمہ داری سے سب ہی سبک دوش ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہم مسلمانوں نے مسلمانوں کی زبوں حالی کا رونا تو روایا لیکن اس طرف ہمارا دھیان ہی نہیں گیا کہ ہندوستان کی آزادی کے بعد اصل درگت اسلام کی بنی اور وہ مذہب جو دنیا کا سب سے زیادہ سچا اور قابل قبول مذہب ہے اس کو مفلوج کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے، اب مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ اسلام کے غالب ہونے کے لئے ”مجزرے“ کے منتظر ہیں، خود کچھ کرنے کے لئے آمادہ نظر نہیں آتے۔

ہم مانتے ہیں کہ آر ایس ایس ایک فرقہ پرست اور فاشٹ جماعت ہے اور ہندوستان میں نفرت و خصومت کی آبیاری کرنے میں لگی ہوئی ہے اور یہ جماعت مسلمانوں کی خاص طور پر دشمن ہے، لیکن یہ جماعت وجود میں کب اور کیوں آئی اس پر آپ نے کبھی غور کیا؟ یہ جماعت، جماعت اسلامی کے بعد وجود پزیر ہوئی، جب جماعت اسلامی نے اسلامی قانون اور حکومت الہیہ کے بلند پایک دعوے کیے اور محض اسلامی حکومت کے نعرے لگائے تو اس وقت آرائیں ایس جیسی چھٹیں ابھریں جنہوں نے کفر کی باتیں بنائی شروع کی۔

جماعت اسلامی والے جس وقت غریب رہے اسلامی حکومت کی باتیں کرتے رہے، جب مسلم قوم نے انہیں نواز دیا اور وہ ڈالرو ریال سیٹھ میں کامیاب ہو گئے تو اس طرح اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے جس طرح صبح کے بھولے شام کو گھر آ جاتے ہیں۔ انہوں نے آرام و راحت کی چادریں تان لیں اور ان کی جگہ صرف کاغذی جنگ بن کر رہ گئی لیکن ان کے مقابلے کے لئے جو تنظیم قائم ہوئی تھی وہ آج بھی میدان کارزار میں لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنا تن من و جن سب کفر کی اشاعت میں لگا رکھا ہے اور مہمائی جدوجہد بھی ان کی جاری ہے، ان کے یہاں فوجی پریڈ بھی ہوتی ہے اور انہیں مسلمانوں کے خلاف حماز آرائی

ایک دوسرے کے گلے ملا دیں اور ان لوگوں کا کچھ سر نکال دیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہانے کے ذمہ دار ہیں، بدلے کی منزل بالکل سامنے تھی، دشمنوں اور بدخواہوں سے انتقام چٹکی بجا کر لیا جاسکتا تھا، خدا خود کہہ رہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل طائف بس اب آپ کے رحم و کرم کے تحت ہیں آپ چاہیں تو یہ لوگ سر مرہن بن سکتے ہیں۔ قادر مطلق جو کن جیکوں کی طاقت رکھتا ہے، خود ہی ظلم و ستم کے خلاف اپنا فیصلہ سنانے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ رہا تھا، اسی وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی وہ انسانیت کا سراونچا کرنے کے لئے اپنی مثال آپ تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کی بدتمیزی اور اپنے سسکتے ہوئے زخموں کی پرواہ نہ کر کے عوے فرمایا کہ اللہ اس قوم کو یوں دہایت سے مالا مال کر دے اور انہیں ہلاک نہ کرے، اگر یہ محروم قسمت ہیں تو ہو سکتا ہے کہ ان کی اولاد میں کوئی صاحب ایمان پیدا ہو جائے میں انہیں معاف کرتا ہوں تو بھی انہیں معاف کر دے۔ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس نے گالیوں کے بدلے دعا مانگیں دیں، جس نے کانٹوں کے بدلے پھول بچھائے جس نے نفرت کرنے والوں سے محبت کی، جس نے برا چاہنے والوں کا اچھا چاہا اور جس نے دشمنوں اور بدخواہوں کو اپنے گھر میں پناہ دی، ہم اسی پیغمبر کے اتھی تو ہیں۔ آخر ہمارے اور ان کے کردار عمل میں زمین و آسمان کا فرق کیوں ہے؟ کیا برا چاہنے والوں اور سازش کرنے والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا نہیں دی، کیا دشمنوں کے حق میں دعا کرنا آغشور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے؟

کیا سنت صرف داڑھی رکھنا اور تیغ پڑھنا ہی ہے، کیا سنت صرف یہی ہے کہ تم لنگی پہن لیں اور نیچا کرتا زیب تن کر لیں، کیا سنت رسول صرف یہی ہے کہ ہم سو اوا کر لیں اور آنکھوں میں سرمہ لگا لیں اور اپنے کپڑوں کو عطر سے مطر کر لیں، اگر ہم ان سنتوں پر قناعت کر کے بیٹھ گئے تو ان سنتوں پر عمل کرنے کے لئے جن سے نفس لتارہ کا گا گھٹنا ہے، کیا خدا کو اس قوم پیدا کرنی ہوگی؟ کیا مسلمان ان سنتوں کا اہل نہیں ہے؟ آغشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس صاحب ایمان نے میری سنت کو میری امت کے دور فساد میں مغربوں کے ساتھ پکڑ لیا اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

تھانیدار آجاتا ہے تو اس علاقہ کے مسلمانوں کی آبرو و خطرے میں پڑ جاتی ہے، اگر کوئی مسلمان غلطی سے کسی اہم عہدے پر فائز ہو جاتا ہے تو مسلمانوں کی فائیں ایک میز سے دوسری میز تک بھی نہیں پہنچتی پاتیں۔ آج اگر کوئی مسلمان ظلم کے خلاف کوئی منصوبہ بناتا ہے تو تھانے میں اس کی بختری کرنے والے ہندو نہیں ہوتے، خود اس کے بھائی ہند مسلمان ہی ہوتے ہیں اور آج مسلمان خود مسلمان کے لئے ہی نہیں بلکہ مذہب اسلام کے لئے بہت بڑی رکاوٹ اور دیوار بن رہا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں اگر ہم نے بصیرت کی نگاہوں سے دیکھنے کی، عبرت کے کانٹوں سے سننے کی اور حکمت کی زبان سے بولنے کی روش اختیار نہیں کی تو ہمارا نقصان اور خسار وجود ٹھن کی ہوشیاری اور چالاکی کی وجہ سے نہیں ہے۔ وہ ہماری بے وقوفی اور عاقبت نا اندیشی سے ضرب کھا کر المصاعف ہو جائے گا اس کا تمام فائدہ کفر کو پہنچے گا اور اسلام کے دامن میں محرومیاں پڑھیں گی۔ آغشور صلی اللہ علیہ وسلم صرف نبی اور رسول ہی نہیں تھے وہ صرف زحمتہ للعالمین اور فخر کا نکتہ ہی نہیں تھے بلکہ وہ دنیا کے سب سے اچھے سپہ سالار اور دنیا کے سب سے سبب دال بھی تھے۔ بڑے بڑے سورماؤں کی چٹھی انہوں نے چٹکی بجا کر کر دی تھی۔ انہوں نے جس نفرت کے احوال میں آنکھیں کھولی تھیں اور جس پر ہول اندیزے میں دین حق کا چراغ جلایا تھا وہ اندیزہ آج کی نفرتوں اور دشمنوں سے کہیں زیادہ ہیبت ناک اور پر خطر تھا کیونکہ آپ نے محبت اور انسانیت کے عمل سے نفرتوں اور دشمنوں کو شرمندہ کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اتارنے کا دعویٰ کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اچھا سر رکھنے پر مجبور ہو گئے۔

طائف والوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھا چھالے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین میں بھریا تو فرشتے بھی لرز اٹھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مظلومیت پر رحم آ گیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اسے فخر نسل آدم اہل طائف والوں کی گستاخیاں اور بدتمیزیاں حد سے سوا ہو گئیں، اپنے ہاتھ اٹھائے اور ان کے لئے بدعا کیجئے، رحمت باری بھی جوش میں آگئی، اس نے بھی اپنا پیغام جاری بھجوا دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اشارہ کرو تو ہم ان دونوں پہاڑوں کو جو طائف کے ادھر ادھر موجود ہیں

نفرت کے جواب میں محبت کی اور گالیوں کے جواب میں دعائیں دیں، ہمیں اپنے پیغمبر کے طرز عمل کے خلاف راستہ اختیار نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ ہماری پہچان وہی ہونی چاہئے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اگر ہم راستہ بدلےں گے تو ہمیں کامیابی نہیں ملے گی بلکہ ہمارے لئے اور دوسری الجھنیں پیدا ہوں گی اور پیدا ہو رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دو طرح کے دور گزرے ہیں ایک دور بے کسی کا دور تھا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے ذریعہ دلوں پر فتح حاصل کی اور ایک دور اختیار اور اورت فتح مبین کا دور تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقام کے بجائے محبت اور بھائی چارے کے ذریعہ انسانوں کے قلوب پر اپنی انسانیت اور عظمت کے پر چمکائے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ فتح مکہ کے موقع پر جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ آج کے دن کسی کی گرفت نہیں ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتوں کو کھلی معافی ہے، بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا، بوزروں کے ساتھ دوست درازی نہیں ہوگی، بھائے والوں کا پیچھا نہیں کیا جائے گا وہاں یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو ہمارے دشمن سفیان کے گھر میں پناہ لے گا ہم اس کو بھی نظر انداز کریں گے۔ یہ حسن انسانیت اور حسن سیاست کا وہ اعلیٰ نمونہ تھا جو دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے، آج اسی پیغمبر کی امت کا یہ حال ہے کہ وہ حکمت عملی اور دور اندیشی سے قطعاً بے نیاز ہو کر زندگی گزار رہی ہے اور اس بات پر بھی شکی نظر آتی ہے کہ رحمت خداوندی اس سے روٹی کیوں ہے۔

بال شاکر نے انہی چند دنوں قبل یہ اعلان کیا ہے کہ باری مسجد کی جگہ سے سواری ہٹائی جائیں اگر وہاں باری مسجد نہیں بنے گی تو پھر وہاں رام مندر بھی نہیں بننا چاہئے، یہ اعلان ممکن ہے کہ صرف سیاسی ہو لیکن اس اعلان کا اگر راز و سیاست بھی مسلمانوں کی طرف سے خیر مقدم ہوتا تو اس میں کیا قیاس تھا، مگر دن مروڑ کر بیٹھ جانے سے کامیابیاں نہیں ملتیں، اگر دشمن کوئی چال چل رہا ہے تو ہمیں بھی چالیں چلنے کا اختیار ہے۔ یہی حقیقت کبھی نہیں بدلتی چاہئے لیکن اس میدان کا رازار میں اگر کوئی کھلاڑی اپنی روش بدل لے اور اس میں کوئی مصلحت پیش نظر ہو تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔

بال شاکر نے منورہ جوشی اور ایڈوانی جیسے لوگ جس کام کے لئے

اس حدیث میں جس سنت کی طرف اشارہ ہے وہ نہ مسواک ہے نہ داڑھی اور نہ سر نہ وعظ، بلکہ وہ سنت، سنت دعا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ تھا کہ جب میری امت میں ایسا وقت آئے کہ لوگ تمہارے جان و مال کے دشمن ہو جائیں اور ملک میں فساد پھیل جائے اور زندگیاں فرقہ وارانہ فسادات کی زد میں آجائیں، اس وقت جو میری اس سنت دعا کو پانائے گا اس کو شہیدوں کا ثواب ملے گا کیوں کہ اس سنت دعا کو پانا اس وقت تک ممکن نہیں ہوگا جب تک ہم اپنے اس نفس کا قتل عام نہ کر دیں جو ہمیشہ جذباتی باتوں سے خوش ہوتا ہے اور جو خود انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

آپ یقین کریں مسلمان کتنے بھی گمے گزرے ہوں اور کتنے بھی بے دین ہوں لیکن دائرہ حیاں آج بھی بے شمار لوگ رکھتے ہیں، بے شمار لوگ مسواک کرتے ہیں، بے شمار لوگ صبح نہڑتے ہیں اور مسجدیں نمازیوں سے اس زوال و انحطاط کے دور میں بھی کچھ بھری ہوئی نظر آتی ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سنتیں جو انسانی کمر کی عظمت و رفعت کا آئینہ دار تھیں ان سے مسلمان خردم اور بیکسرحمی دامن نظر آتا ہے اور اسی لئے وہ عزت و رفعت کے اس مقام علیا پر فائز نہیں ہے جو اس کا اپنا پیدائشی حق ہے۔

بال شاکر نے اور منورہ جوشی صرف اس دور کی پیداوار نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ مختلف ناموں کے ساتھ پہلے بھی پیدا ہوئے رہے ہیں، کبھی یہ لوگ فرعون و ہامان کے نام سے پیدا ہوئے، کبھی نمرود و شمشاد کے نام سے، کبھی ابوجہل و ابولہب کے نام سے پیدا ہوئے اور کبھی یہ یزید و خلیفہ جال کے نام سے، منشی رول ادا کرنے والے کب پیدا نہیں ہوئے ان کے نام جدا گانہ تھے لیکن کام ایک ہی تھا، لیکن ولین و ولین ہی رہا ہے اس نے اپنی پہچان باقی رکھنے کے لئے ہمیشہ ظلم و ستم ہی کئے ہیں اور دنیا میں نفرت و عداوت کے اندھیرے ہی پھیلانے ہیں لیکن ولین کے مقابل جب بھی کوئی بیرواں دنیا میں آیا ہے اس نے بھی اپنی پہچان کو باقی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے، اس نے اندھیروں کے بدلے میں اجالے عطا کئے ہیں، کانٹوں کے بدل میں پھول پیش کئے ہیں، نفرت کے جواب میں محبت کی ہے اور وحشت و بربریت کے بدلے میں خلوص و محبت کے تھے اس دنیا کو بخشنے ہیں۔ ہم بلاشبہ اسی پیغمبر کی امت ہیں جس نے

آج بھی کچھ اندازہ نہیں ہے جس وقت میں یہ طور لکھ رہا ہوں اس وقت ہر پارٹی اپنے کچھ اصول طے کر رہی ہے اور آنے والے ایکشن میں اپنا حصہ طلب کرنے کے لئے پروگرام سیٹ کر رہی ہے لیکن مسلمانوں نے آج تک نہ کوئی پالیسی مرتب کی اور نہ ہی اپنا لوہا منوانے کے لئے کسی ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی ترکیب سوچی، ہر بچوں نے متحد ہو کر اپنا ایک مقام بنایا، شاہکاروں نے متحد ہو کر اپنی پارٹی بنالی، کسانوں نے اپنی قیمت وصول کرنے کے لئے اپنا راستہ الگ چن لیا، ایک لے دیکے مسلمان ہی ایسے ہیں کہ جن کی نہ کوئی جماعت ہے اور نہ کوئی اصول، نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے ۲۵ فیصد ووٹ انتشار کا شکار ہوں گے اور یہ پھر اس مقام سے محروم رہیں گے۔ جس کے یہ صرف حق داری نہیں بلکہ وارث بھی ہیں۔ جب تک کہ دوسروں کو دوش دیتے رہیں گے اور اپنے احوال پر نظر ثانی نہیں کریں گے تو نصرت خداوندی بھی ہم سے روٹھی رہے گی اس لئے کہ خدا اس قوم کی نہیں بدلتا جو قوم خود اپنی حالت بدلنے کے لئے بے قرار نہ ہو۔

میں پھر یہ کہوں گا کہ ہمیں صرف اپنے دنیاوی نقصانات کو نہیں دیکھنا چاہئے، دنیا اور اس کی نعمتیں سب آتی جانی چیزیں ہیں، ہمیں ہر حال میں اسلام کی اشاعت اور ترقی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر ہمارے گھر کو لوٹنے والا بھی ہماری دعاؤں سے ہدایت پا جائے تو یہ ہماری ناکامی نہیں کامیابی ہے۔

آپ نے تو ہندوستان کو دارالحرب بتایا ہے حالانکہ دارالحرب اس خطے کو کہتے ہیں جہاں شعائر اسلام پر پابندی عائد ہو، ہمارے ملک میں نہ اذانوں پر پابندی ہے اور نہ نمازوں پر اور نہ تبلیغ دین پر، اس ملک کو دارالحرب ہم کیسے کہہ سکتے ہیں اور آپ کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہندوستان کو دارالحرب مان کر آپ اپنی ذمہ داریوں میں اضافہ کر رہے ہیں، دارالحرب کا قانون یہ کہ یا تو آپ قتل کریں اور آپ اس کے اہل نہیں ہیں تو پھر یہاں سے ہجرت کریں، نہ قتل کریں نہ ہجرت کریں تو یہ بات اسلام کو پسند نہیں ہے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ اسی دارالحرب کو ”دارالاسلام“ بنانے کی جدوجہد کریں اور یہ جدوجہد سیاست کے راستوں سے نہیں بلکہ محبت اور انسانیت کے راستوں سے ہونی چاہئے اور یہ ملک دارالاسلام آج وقت

پیدا ہوئے ہیں وہ دہی کام کر رہے ہیں، ان کا کام نفرت پھیلانا ہی ہے، وہ بھی اگر اندھیارے دنیا میں نہیں بکھیریں گے تو اس دنیا میں اندھیارے کون پھیلانے کا لیکن اگر ہم بھی اسی روش پر چلنے لگے جو ہمارے دشمن کی روش ہے اگر ہم نے بھی وحشت بربریت کے راستوں کو اپنا لیا اور ظلم و طغیان کی تاریکیوں کو اچھا لانے کے طور طریقے اختیار کر لئے تو پھر حق کی شمع کون روشن کرے گا اور چراغِ محبت کی کو کا محافظ کون ہوگا۔

بلاشبہ دعا ہمارا سب سے قیمتی ہتھیار ہے اور اس دعا کے سہارے ہی زعفرہ جھانکتے ہیں لیکن کسی کافر کو مسلمان ہونے کی دعا دینا اور کسی ظالم کو ہدایت کی دعا دینا کوئی جرم نہیں ہے اور نہ اس میں اپنی شکست ہے۔ اگر بال شا کرے جیسے لوگ مسلمان ہو جائیں تو اس میں ہمارا نقصان نہیں فائدہ ہے۔

حبشی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بھی چہلہ تھا لیکن جب وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا تو مسلمانوں کے نزدیک وہ بھی قابل احترام تھا۔

بابری مسجد کی شہادت سے ملے مسلمانوں کو وقتی طور پر خفت اٹھانی پڑی تھی، یہ خفت مسلمانوں کو اس وقت بھی اٹھانی پڑی تھی جب میدانِ کارِ بلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے اور علیؑ اور فاطمہؑ کے لاڈلے کو قتل کیا گیا تھا اور ان کے ہموازوں کی لاشیں بچھائی گئی تھیں لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت حسینؑ کی مظلومیت پر جتنے آنسو بہائے گئے ہیں اگر ان کو جمع کر لیا جاتا تو کئی سمندر ان آنسوؤں سے تیار ہو جائیں اور یزید پر جتنی لعنت برسی اور برک زہی بے وہ بھی بے مثال ہے جو ذلت اور پشیمانی کا رنگ اور اس کے خاندان کے حصہ میں آئی، کون صاحبِ نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔

بابری مسجد جو درحقیقت خدا کا گھر تھا، اس کی شہادت کے بعد مسلمانوں کو اس ملک میں جو عزت عطا ہوئی ہے، کون صاحبِ نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔ آج ہر پارٹی مسلمانوں کو لیہانے کی کوشش کر رہی ہے، کیا معلوم خدا تعالیٰ نے اپنا گھر اسی لئے تڑوا لیا ہو کہ اس کے بعد اس ملک کے فرقہ پرستوں کو اندازہ ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی اہمیت و حیثیت کیا ہے؟

دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ہندو نے تو مسلمان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا لیا اسی لئے اس کے تیور بدل گئے لیکن خود مسلمانوں کو اپنی قدر و قیمت کا

میں سفر میں رہتا ہوں یعنی کشمیر میں، میں بہار کا رہنے والا ہوں، یہاں میں چاہتا ہوں کہ ٹیوشن وغیرہ زیادہ پڑھانے کو ملے تاکہ اس سے ضروریات وغیرہ پوری کر سکوں لیکن جتنا میں چاہتا ہوں نہیں مل پاتا ہے کیوں کہ یہاں کے عوام رقیہ علوم پر کافی روپے صرف کرتے ہیں لیکن دینی علوم پر نہیں کرتے تو براہ کرم معاش کی ایسا موثر وظیفہ یا ترکیب بتائیں جس سے رزق کے اسباب پیدا ہو سکیں کیوں کہ باہر رہنے والوں کے لئے اخراجات تو آپ خود جانتے ہیں۔ برائے کرم کوئی وظیفہ ضرور روانہ کریں گے، میں شدت کے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

جواب

ہمارے علماء کی یہ مجبوری ہے کہ ان کے چہرے میرے اور حلیئے کی وجہ سے عوام ان سے تعویذ طلب کرتے ہیں اور عوام کے بے پناہ اصرار کے سامنے وہ اپنے کھینے ٹھیک دیتے ہیں اور نہ جانتے ہوئے بھی کچھ نہ کچھ ادھر ادھر سے نقل کر کے دیدیتے ہیں۔

تعویذ شاید زندگی کی مجبوری بن چکا ہے اور نوے فیصد علماء تعویذوں میں کچھ نہ کچھ شغل رکھتے ہیں، کچھ لوگ ازراہ وقت تعویذ لکھ رہے ہیں، کچھ پیسٹ کی مجبوری کی خاطر اور کچھ علماء اپنی شکل و صورت کا مجرم رکھنے کے لئے لیکن فی ان کھینے میں سب کو شرم آتی ہے۔ کوئی مولوی اگر افتاء پڑھے بغیر فتویٰ دیتا ہے تو اس کے فتویٰ کا اعتبار نہیں ہوتا اور اسے کوئی مفتی کہنے کی غلطی بھی نہیں کرتا لیکن اس دنیا میں نہ جانے ایسے کتنے مولوی ہیں جو ان ہاڑے تعویذ کٹڈے کر رہے ہیں جب کہ انہیں علمیات کی الف بے کا بھی پتہ نہیں اور طر فتر شاہ یہ ہے کہ وہ عوام و خواص میں عامل کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں اور پر غم دھجی وہ خود کو عامل سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں۔

دینی تعلیم کا رسالہ پڑھنے کے بعد اگر کوئی شخص فاضل نہیں ہو سکتا، اگر طب یونانی کی چند کتابیں پڑھ کر کوئی طبیب نہیں بن سکتا، اگر سر جینی کی دس بیس کتابوں کا مطالعہ کرنے سے کوئی ڈاکٹر سرجن نہیں کہلا سکتا تو علمیات کی ایک دو کتابیں صرف خرید کر پڑھ کر بھی اس دنیا کے لوگ عامل کیسے بن جاتے ہیں اور اللہ کے صاحب عقل بندے بھی ان پر بھروسہ کیوں کر کرنے لگتے ہیں، یہ راز تو ہمارے بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس لائن کو اختیار کرنے کے لئے

ہی بن سکتا ہے جب کہ یہاں کا رہنے والا ہندو یا تو دعوت اسلام کے ذریعہ مسلمان بنے یا پھر ہماری دعاؤں کی تاثیرات سے۔ یہ قوم مسلمان ہو جائے گی تو باری مسجد کی تعمیر بھی انشاء اللہ ہل ہو جائے گی اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔

اے محترم بھائی! ہمارا اور آپ کا درد ”درد مشترک“ ہے، اس کا علاج یہ نہیں کہ ہم کچھ نہ کر دو اور اور پیدا کر لیں بلکہ علاج یہ ہے کہ ہم حکمت عملی کے ذریعہ ان پھوڑوں سے نجات پانے کی کوشش کریں۔ درد جب لاعلاج ہو جاتا ہے تو دعا کی ضرورت پڑتی ہے، اس ملک میں نفرتیں اور وحشتیں اس درجہ صحت مند اور انسانیت اس درجہ ویلی اور نحیف ہو چکی ہے کہ اب دواؤں سے کام نہیں چلے گا، اب ضرورت ہے دعا کی اور یہ دعا اگر قبول ہوگی تو انشاء اللہ ہمارے دنیاوی نقصانات کی بھی عطا فی ہوگی اور ان مظالم کا قلع قمع ہوگا جو ہمارے جان و مال کے لئے ایٹم بم بنے ہوئے ہیں، اب بھی اگر آپ کے میری بات کچھ میں سنا لی تو پھر اس شعر پر اپنے قلم کو کھڑا ہوں۔

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
وے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زبان اور

ہمارے علماء کی مجبوری

سوال: از: محمد معز الدین قاسمی
میں ایسے حلقے میں ہوں جہاں جادوگری اور جبر وغیرہ کی کافی ہوا چل رہی ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ باضابطہ طور پر عمل کرنا اور چلہ کشی کرنا شروع کر دوں کیوں کہ دم پھوٹنے کے میں عمل اور چلہ کشی کا خاص اثر ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو بھی میں اپنا رہنماؤں اور استاد بناؤں تو آپ کی کیا رائے ہے، کیوں کہ لوگوں کو ان مرض میں مبتلا دیکھ کر میرے دل کو کافی دکھ ہوتا ہے۔ ویسے جو مجھے زیادہ اصرار کرتے ہیں تو آپ ہی کے تعویذات نقل کر کے دیتا ہوں، ہماری دلی خواہش ہے کہ میں جہاں تک ہو سکے مخلوق کی خدمت کروں اور ان کو ان امراض کی تکلیف سے بچاؤں۔ کیا تعویذات لکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ عامل ہو یا کسی اچھے عامل سے تربیت یافتہ ہو یا چلہ کشی کی ہو، براہ کرم جواب عنایت فرمائیں۔

آپ یا تو مقامی طور پر کسی کو اپنا رہبر بنائے ورنہ خادم سے مراد است رکھے اور اپنا ایک عدد نوٹو سمجھائیں، میں آپ کو آپ کی اہلیت دیکھتے ہوئے اہم راز بتانے سے گریز نہیں کروں گا لیکن یہ بھی یاد رکھیں میں صرف تعریفوں سے خوش نہیں ہوتا، میں نے آپ کے اس خط کو نظر انداز کر دیا ہے جو میری تعریفوں پر مشتمل تھا، کچھ سیکھنا ہے تو سیکھنے کے طریقے سے سیکھنے ورنہ اس دنیا میں ایسے بھی استاذ مل جائیں گے جو پہلے ہی دن آپ کو ساتویں آسمان پر کندہ باندھنے کی اجازت دیدیں گے، میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ ایک دم آپ کو نقش لکھنے کی اجازت دوں گا۔ اگر ریاضت، مشقت اور چلہ کشی کا ارادہ ہو اور طبیعت میں صبر مضبوط بھی ہو تو جوابی لغافوں کے ساتھ مراد است کرتے رہئے۔ روحانی ذاک کے کالم میں بار بار آپ کے خطوں کے جوابات نہیں دیئے جائیں گے، سب سے پہلے آپ کے دو سوالوں کے جواب اب تک کی تحریر میں دیدیئے گئے ہیں۔

رزق کی فراوانی کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ سورۃ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھا کریں اور عشاء کے بعد نازان یا نوافل کے تین تہجدیں پڑھا کریں، انشاء اللہ رزق میں ترقی ہوگی اور جہاں جہاں سے کوئی گمان نہیں ہوگا وہاں وہاں سے بھی رزق ملنا شروع ہوگا، شرط یہ ہوگی کہ ایمان و یقین کے ساتھ مذکورہ وظائف کو کم سے کم چار ماہ تک جاری رکھیں۔

ایک سوال میں کئی سوالات

سوال از محمد یونس ————— مالکوں فرشتے نور سے بنتے ہیں اور اپنی مرضی سے روپ بدل سکتے ہیں، جن آتش ہیں، یہ بھی روپ بدلتے ہیں۔

دیو، یہ کس مٹی سے بنے ہیں اور کیا یہ بھی روپ بدلنے کی اہلیت رکھتے ہیں، جڑیل، بھوت، غیبت سے کیا ہیں؟ اور یہ کیوں کر بنتے ہیں یا کیسے بنتے ہیں۔

سوال ————— ہو سکتا ہے؟ ان کی تعریف کیا ہے؟ پری، کس مٹی کی بنی ہیں؟ پری مؤنث ہے تو اس کا مذکر کون ہے؟ اور جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ پری کے دو بازو ایسے ہوتے ہیں جیسے پرندوں کے، کیا یہ حقیقت ہے؟

باقاعدگی اور باضابطگی کو کچھ تو اہمیت دی، زیادہ خوشی، میں اس وقت ہوتی اگر آپ نے اب تک کسی کو ایک تعویذ بھی نہ دیا ہوتا ہوں گا اصرار اپنی جگہ لیکن حقیقت کا اظہار اپنی جگہ ہونا چاہئے، سچ جج کے مرد یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ بھی ہم اس بارے میں کچھ جاننے نہیں اور جب جاننے نہیں تو اس سلسلہ میں کچھ کریں گے نہیں۔ آپ یقین کریں جس انسان نے اپنی کم علمی کو محسوس کیا اور بلا اس کا اعتراف کیا وہ زیادہ دلوں تک علم نہیں رہتا، دولت علم حقیقت پسندوں ہی کو نصیب ہوتی ہے، جو لوگ عیار و کار ہوتے ہیں انہیں یہ دولت حاصل نہیں ہوتی اور اگر حاصل ہو بھی جاتی ہے تو پھر بہت جلد سلب بھی ہو جاتی ہے۔ ہم نے آج تک کوئی ایسا ڈاکٹر نہیں دیکھا جو کہتا ہو کہ میں باقاعدہ ڈاکٹر نہیں ہوں لیکن جب بستی کے لوگوں نے بار بار مجھ سے دوایا گئی تو میں نے نسخہ لکھ کر دیدیا لیکن ہماری دنیا میں ایسے روحانی ڈاکٹر ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مل جائیں گے جو عملیات کی الجھ سے بھی واقف نہیں ہوں گے جنہیں نقش مجربا تو بعد کی بات ہے، نقش کی سطریں پختہ بھی نہیں آتی ہوں گی لیکن بستی والوں کے اصرار پر انہوں نے تعویذ ضرور لکھ کر دیئے ہوں گے اور یہی نہیں کہ دو چار مرتبہ یہ غلطی کرنی ہوگی بلکہ اتفاقاً جب لوگوں کو کچھ فائدہ ہو گیا تو انہوں نے باقاعدہ تعویذ گنڈوں کی دوکان ہی کھولی ہوگی، لا حول ولاقوہ۔

ان ہی باتوں کی وجہ سے عملیات کی لائن جو ایک شاہی لائن تھی حد سے زیادہ بدمقام ہو گئی ہے، پہلے علم جفر میں حاکمیر اور شاہ جہاں وقت کے بادشاہ اور اولیاء اس میں دلچسپی رکھتے تھے، اب لٹو پٹو اس لائن کو پلٹے ہوئے ہیں اور جسے دیکھو اسے گھر پر بورڈ لکھ کر لوگوں کا الو بنارہا ہے اور اپنا الو سیدھا کر رہا ہے۔

جب آپ نے باضابطگی کا ارادہ کر لیا ہے تو استاذ تو آپ کسی کو ہٹائیں لیکن اب استاذ کے مشورے کے بغیر اس میدان میں ایک دم بھاگنے اور دوڑ لگانے کی طاقت نہ کریں، ترقی کی رفتار بھی ہوتی ہے، اگر آپ آہستہ آہستہ باقاعدگی کے ساتھ قدم اٹھائیں گے تو انشاء اللہ ایک دن آپ کو منزل مقصود مل کر رہے گی اور اگر سریت بھاگیں گے تو گرنے کا اور بار بار گرنے کا خطرہ رہے گا۔ عملیات ہی کی نہیں کوئی بھی لائن محنت و ریاضت اور کسی کی رضائی حاصل کئے منزل مقصود تک نہیں پہنچاتی۔

شیطان اعظم ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کر کے نیکی کرنے کی صلاحیت ہی کو سلب کرادیا ہے، اب وہ نیکی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا، اس طرح ذوالعقول مخلوقات میں تین قسم ہو گئیں، ایک وہ مخلوق جس میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، وہ فرشتے ہیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں نیکی کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، وہ شیاطین ہیں۔

ایک وہ جن میں نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت ہے، یہ انسان اور جنات ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ جماعت انبیاء کی جماعت ہے جو گناہ کی صلاحیت کے باوجود گناہ نہیں کرتی اس لئے ان کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ بلاشبہ فرشتے مختلف روپ اختیار کر سکتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مختلف روپ میں آیا کرتے تھے، فرشتوں کی طرح جنات بھی اپنا پیکر بدل لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی جسم بدلنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔

موئل بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے جو بنیادی نظام میں اللہ کے حکم پر غائبانہ اللہ کے بندوں کی مدد کرتے ہیں اور مخصوص علم و عمل کے ذریعہ انسانوں کے تابع بھی ہو جاتے ہیں لیکن جنات اور موئلین کو تابع کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، البتہ غائبانہ طور پر ان سے علم و عمل کے ذریعہ مدد کی درخواست کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیوں کہ یہ مغایب اللہ ہی خدمت خلق پر مامور ہیں اور اپنی اپنی حد اور دائرہ کار میں اللہ کے بندوں کی مدد کرتے ہیں، مثلاً حضرت میکائیل علیہ السلام روزی فراہم کرنے پر مامور ہیں حضرت عزرائیل علیہ السلام روح نکالنے پر مامور ہیں وغیرہ۔ اسی طرح حق تعالیٰ کے پیدا کردہ بے شمار فرشتے اپنی اپنی ذیولہ پر لگے ہوئے ہیں اور اپنی اپنی حد بند یوں میں اللہ کے بندوں کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ پری کس مٹی کی بنی ہے؟ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ شہزادی کس مٹی کی بنی ہوئی ہے تو آپ کا جواب کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام جنات کو ایک آگ سے پیدا کیا ہے اور تمام انسانوں کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا ہے، ایسا بھی نہیں ہوا کہ اللہ نے کالے انسانوں کو کالی مٹی سے اور گورے لوگوں کو سفید مٹی سے پیدا کیا ہو، اللہ نے آدم علیہ السلام کا پتلا ملی حلی مٹی سے تیار کیا تھا، بعد میں مختلف رنگ و روپ قدرت خداوندی کی بنیاد پر ہیں، اللہ کی قدرت کاملہ کا کرشمہ ہیں

خبیث روح سے کیا مراد ہے؟ جہاں تک میری سمجھ میں آتا ہے روح پاک شے ہے، جس کو ”جسم لطیف“ بھی کہا گیا ہے، بعض لوگ اسے ”جسم روحانی“ بھی کہتے ہیں تو پھر روح خبیث کیسے ہوئی؟

شیطان کس کس قسم کے ہوتے ہیں؟ شیطان کا مؤنث کیا ہے؟ ایک بڑے میال کہتے ہیں کہ شیطان کی دائیں ران میں ”ذکر“ اور بائیں ران میں ”فرج“ ہوتی ہے اور یہ اپنے آپ بختی کرتے ہیں اور اولاد دیں ہوتی رہتی ہیں، کیا یہ حقیقت ہے؟

جو خبرات میں نے دیے ہیں ان میں خبر ایک کو چھوڑ کر انسان اپنے عمل سے نمبر ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳

کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد میں لاکھوں اور کروڑوں قسم کے ناک نقشب اور رنگ روپ پیدا ہونے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ انسان کے طبقات میں نوکرانی، مالکن، چیراں، مہترانی، شہزادی وغیرہ الگ الگ مخلوق نہیں ہے بلکہ عورت زاد کے مختلف درجات کی وجہ سے مختلف نام ہیں اور انسان ہونے کے ناطے اگر نوکرانی مٹی سے بنی ہے تو اسی مٹی سے شہزادی بھی جو بادشاہ کی بیٹی ہوتی ہے بنی ہے۔

جنات میں بھی مختلف طبقات ہوتے ہیں۔ جنات میں جو عورتیں بے کردار اور بد قماش ہوتی ہیں وہ چڑیل کہلاتی ہیں یا پھر بد روحوں کو چڑیل کہا جاتا ہے اور جنات میں شاہی گھر انوں کی عورتوں کو پری سے تعبیر کیا جاتا ہے کیوں کہ یہ معیاری خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور عام عوام خوبصورت بھی ہوتی ہیں۔

پری کے لفظ معنی خوبصورت کے ہیں، خوبصورت لڑکی، پری چہرہ اور اچھے گھر کو پری خانہ کے الفاظ عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں جہاں تک اڑنے کی بات ہے تو جنات کو اللہ نے اڑنے کی صلاحیت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمائش پر ایک جن نے پلک جھپکتے ہی ملکہ سبا بتیس کا جو تختہ لاکر رکھ دیا تھا وہ اڑ کر ہی آیا تھا۔ پری سے مراد پری والی عورت نہیں ہے بلکہ پری سے مراد خوبصورت اور خاندانی جتنی ہے جسے محاورائی زبان میں پری کہا جاتا ہے، پری کے وجود پر تصویروں میں بنائے جاتے ہیں وہ محض تخیلاتی چیز ہیں۔ اللہ نے جنات میں جو اڑنے کی صلاحیت رکھی ہے وہ صلاحیت پروں کی محتاج نہیں ہے ان کے بازو خود پروں کا کام کرتے ہیں لیکن تصویروں میں پروں کے پردھانے جاتے ہیں جو صرف تصوراتی چیز ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں روح لطیف چیز کا نام ہے، لیکن رعوں کا پاک اور خبیث ہونا احادیث سے ہے، انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کی روح کی لطافت ختم ہو جاتی ہے اور روح میں خباثت پیدا ہو جاتی ہے، چنانچہ احادیث سے ثابت ہے کہ جب گناہگار کی روح قبض کی جاتی ہے تو فرشتوں کو قفس محسوس ہوتا ہے، اسی طرح نیک لوگوں کی روح جب نکلی ہے تو فرشتوں کو خوشبو محسوس ہوتی ہے، یہی خبیث روحوں یعنی ”بدر روحوں“ جب انہیں زمین و آسمان میں پناہ نہیں ملتی، پھٹکتی بھی ہیں اور انسانوں کو پریشان بھی کرتی ہیں۔

دو اور جن اور بصوت اور آسب ایک ہی مخلوق کے مختلف نام ہیں جس طرح انسان، آدمی، نابین آدم، بنی نوع ایک ہی مخلوق کے الگ الگ نام ہیں، اسی طرح جنات کو بصوت اور دیو بھی کہا جاتا ہے۔ دیو کا لفظی ترجمہ ہے طاقتور، جن چونکہ طاقتور ہوتا ہے اس لئے اس کو دیو بھی کہتے ہیں، اسی سے دیوی اور دیوتا بناتے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ دیوی اور دیوتا بے حد طاقت ور ہوتے ہیں اور اپنی طاقت سے بہت کچھ کر سکتے ہیں، بہر حال دیو کہتے ہیں طاقت ور مخلوق کو اور استعارے کے طور پر یہ لفظ جنات کے لئے بولا جاتا ہے، جنات ہی کو مری میں غول بھی کہتے ہیں۔ شیطان کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں جو روایت آپ نے نقل کی ہے، یہ بھی احادیث میں ملتی ہے اور احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ابلیس کی بائیں ران سے اللہ نے اس کی بیوی پیدا کی جس سے ابلیس کی نسل چلی۔ (واللہ اعلم)

تفصیلات کیلئے آپ طلسماتی دنیا کا شیطان نمبر پڑھیں، انشاء اللہ آپ کو شیطان سے متعلق اس نمبر میں اتنا مواصلہ جائے گا کہ آپ کو پچاس کتابیں پڑھ کر بھی اتنا محاصل نہیں ہو سکتا۔

آخر میں یہ عرض کروں گا کہ حق تعالیٰ نے انسانیت کو قوت عقل اور قوت علم سے مالا مال کیا ہے اور انسان اپنی علمی اور وجدانی قوتوں کا سہارا لے کر اور علم و عملیات کے نت نئے جال بنا کر دنیا کی ہر مخلوق کو گرفتار بھی کر سکتا ہے اور اسے غلام بھی بنا سکتا ہے، والا یہ ہے کہ انسان کی وحشی روحانی قوت پابال نہ ہو۔ اللہ کے نیک بندوں کے سامنے جنات اور دوسری مخلوقات اپنے سر جھکا تھے اور اپنے گھٹنے ٹیکتے تھے، آج کا انسان تو انسانوں ہی کو گرام نہیں کر سکتا جنات وغیرہ کو کیسے تابع کرے گا کیوں کہ انسانوں کی روحانی قوتیں اللہ کی مسلسل نافرمانی کی وجہ سے پابال ہو کر رہ گئی ہیں ورنہ حق تو یہ ہے کہ جنات بھی انسانوں سے ڈرتے ہیں اور جنگل کے وحشی جانور بھی انسان کو دیکھ کر خوف پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی اگر کوئی انسان اپنی خفیہ صلاحیتوں کو بیدار کر لے اور اپنی کھوپڑی ہونی طاقتوں کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیہر گاری کے ذریعہ بحال کر لے تو جنات ہو یا حیوانات سب انسان کے آگے پیچ ہیں اور سب انسان کی غلامی اور چاکری کرنے

میں فخر کرنے لگیں گے۔

علم نجوم کی جانکاری

سوال از: ضراراحمد

میں آپ کے رسالے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، ہر ممکنہ کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر ماہ اس کا مطالعہ کروں۔ ”طلسماتی دنیا“ واقعی بیش بہا قیمتی خزانہ ہے، اس سے ہر خاص و عام مستفید ہو سکتا ہے لیکن پھر بھی میری ناقص عقل کچھ باتیں سمجھنے سے قاصر ہیں، جیسے کہ ”ساعت عطاؤد“ زحل کی ساعت“ شمس کی ساعت“ برج عقرب“ قمر کی ساعت“ برج عقرب کا پانچواں وچہ طلوع۔“

برائے کرم ان کی عام زبان میں کیا اصطلاح ہے، خلاصہ تحریر کر کے کیوں کہ مندرجہ بالا الفاظ کا مفہوم سمجھنے میں مشکل ہو رہی ہے۔ برائے مہربانی ستاروں کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالیں۔

جواب

آپ دیکھتے ہوں گے ہماری اپنا میں ہر سال تین موسم ظہور پذیر ہوتے ہیں، گرمی، سردی اور برسات اور تینوں موسم نظام شمسی اور نظام آب و ہواں ہی کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ سورج ایک سال میں ۱۲ برجوں کا سفر طے کرتا ہے، سورج جب برج ثور میں داخل ہوتا ہے تو موسم گرما کی بنیاد پڑتی ہے۔ سورج جب برج اسد میں داخل ہوتا ہے تو برسات شروع ہو جاتی ہے اور سورج جب برج قوس میں داخل ہوتا ہے تو دنیائیں سردی کا موسم چڑ پڑنے لگتا ہے، موسموں کی تبدیلی میں اور بھی وجوہات اپنا کام کرتی ہیں اور یہ سب کچھ اس نظام کے تحت ہو رہا ہے جو کائنات بناتے وقت اللہ نے طے کر دیا تھا۔

جس طرح ہر سال موسم بدلتا ہے اسی طرح ہر سال انسانوں کی تقدیر کا موسم بھی تبدیل ہوا کرتا ہے۔ ایک انسان کے ستارے گردش میں بھی آ جاتے ہیں اور عروج پر بھی پہنچ جاتے ہیں، جب عروج پر ہوتے ہیں تو وہ انسان اگر شمس کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے اور جب اس کے ستارے گردش میں ہوتے ہیں تو اگر وہ سونے کو چھوتا ہے تو وہ سونا بھی مٹی بن جاتا ہے۔ تقدیر کی یہ الٹ چھپر ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کی رفتار اور چال سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اسی کا نام علم نجوم ہے۔

علم نجوم کا وہ حصہ جس میں غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں، شرعاً حرام ہے، اس لئے کہ پیش آنے والے بات کے بارے میں صد فیصد سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماسوا کوئی اور واقف نہیں ہے۔ جو نبی آنے والے زمانہ کے بارے میں پیشگی باتیں کرتے رہتے ہیں وہ عوام کو گمراہ کرتے ہیں، البتہ عالمین نے سیاروں کے مختلف بدروج میں داخل اور خارج ہونے کو مبارک اور غیر مبارک کی جو تشریح کی ہے وہ شریعت سے نہیں ٹکراتی۔

ماہرین نے حد سے زیادہ محنت، ریاضت سے یہ اندازے لگائے جاتے ہیں فلاں وقت فلاں سیارے کی حکومت ہوتی ہے اور فلاں سیارہ مبارک ہے اور فلاں غیر مبارک، مبارک سیاروں کی حکومت میں مبارک اور غیر مبارک سیاروں کی ساعتوں میں غیر مبارک کام کئے جاتے ہیں تو تاخیر جلد سامنے آتی ہے۔

مشہور عام سات سیارے ہیں اور ۱۲ برج ہیں اور یہ تمام سیارے مسلسل چلتے پھرتے رہتے ہیں اور یہی انسانوں کی قسمت پر باذن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں، وہ سات سیارے ہیں۔

سورج، چاند، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ اور زحل۔ اور وہ ۱۲ برج جن میں یہ سیارے داخل ہو کر پھر نکلتے ہیں وہ یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو اور حوت۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سوال کا جواب دیتے وقت میں اس بارے میں کچھ تفصیلات آپ کے گوش گزار کروں تاکہ طلسماتی دنیا کے دوسرے قارئین کو بھی اس بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔ سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ تمام ستارے سورج کے ارد گرد اپنے اپنے مدار پر حرکت کرتے ہیں اس لئے ان کے فاصلے ایک دوسرے سے مختلف ہیں، بیضوی مدار کی بنا پر کوئی ستارا زمین سے کم فاصلے پر آ جاتا ہے اور کبھی بہت دور چلا جاتا ہے، مثلاً کبھی زمین کے نزدیک ہوتا ہے تو صرف ۲۵ لاکھ میل کے فاصلے پر آ جاتا ہے اور یہ جب دور ہو جاتا ہے تو ۱۶۵ لاکھ میل کے فاصلے پر ہوتا ہے، اس دوری اور نزدیکی کے نام پر اصطلاح علم نجوم ہیں۔

سورج کے قریب

اقرب الشمس

اقرب الارض
بعد الشمس
بعد الارض

سورج سے نزدیکی کو خفیف شمس کہتے ہیں اور سورج سے دوری کو اوج شمس بھی کہتے ہیں۔ زمین سے نزدیکی کو خفیف شمس بھی کہتے ہیں اور زمین سے دوری کو اوج شمس بھی کہتے ہیں۔ یہ علم نجوم کی معروف اصطلاحیں ہیں اگر ان کا نام معلوم نہ ہو تو قاری کو تقویم بخشنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ستاروں کے بارے میں یہ تفصیلات بھی نوٹ کر لیں کہ چاند سورج ہی سے ٹوٹا ہوا ایک سیارہ ہے جو کہ سورج ہی کی روشنی سے روشن ہوتا ہے۔ یہ سیارہ ہماری زمین سے ۱۹ حصہ کم ہے، اس کی گردش کی رفتار کی گھنٹہ ۲ ہزار دو سو اسی (۲۲۸۰) میل ہے۔ یہ پوری زمین کے گرد ۱۲ گھنٹے میں گھوم جاتا ہے۔ چاند ۲۸ دنوں میں ۱۲ ہجرتوں کا سفر پورا کر لیتا ہے اور سو اودون میں ایک ہجرت کا سفر طے کرتا ہے۔

عطارد، اس سیارے کا طالع اور غروب سورج ہی کے ہمراہ رہتا ہے، یہ سیارہ زمین سے دو کروڑ ۵۸ لاکھ ۸ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے، اس کی لمبائی چوڑائی ۱۸۰ میل ہے، یہ سیارہ ۲۳ دن میں ایک ہجرت کا سفر طے کرتا ہے۔ اس حساب سے یہ ۶۷ دنوں میں ۱۲ ہجرتوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔ زہرہ، یہ سیارہ زمین سے ۶ کروڑ ۲۵ لاکھ کے فاصلے پر ہے، اس کی لمبائی چوڑائی سات ہزار ۸ سو میل ہے۔ زہرہ ۲۷ دن میں ایک ہجرت کا سفر طے کرتا ہے اور تقریباً ایک سال میں ۱۲ ہجرتوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

مرخ، یہ سیارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا ہے، یہ سورج سے ۱۳ کروڑ ۱۱ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے، اس کی لمبائی چوڑائی ۲ ہزار ایک ۸۰ میل ہے، یہ سیارہ اپنی رفتار بھی چلتا ہے اور اپنی سیدھی رفتار ہی سے ۱۲ ہجرتوں کا سفر کرتا ہے، یہ سیارہ ۳۵ دن میں اپنا سفر طے کرتا ہے اور ۱۲ ہجرتوں کا سفر ۵۴۰ دن میں مکمل کرتا ہے۔

مشتری، یہ سیارہ زمین سے ۱۲۵۰ گنا بڑا ہے اس کی لمبائی چوڑائی نو اسی ہزار میل ہے، یہ زمین سے اڑتالیس کروڑ ۱۳ لاکھ میل دوری کے فاصلے پر ہے۔ اس سیارے کی رفتار بہت سست ہے، یہ اپنے محور پر ۹ گھنٹے ۵ منٹ میں گھومتا ہے، یہ ایک ہجرت کا سفر ۱۲ ماہ میں طے کرتا ہے اور ۱۲

ہجرتوں کا سفر ۱۳ سال میں پورا کرتا ہے۔

زحل، زمین سے ۳۳ گنا بڑا ہے، اس کی لمبائی چوڑائی اتنی ہزار میل ہے، یہ زمین سے ستاویس کروڑ ۵۲ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ زحل ڈھائی سال میں ایک ہجرت کا سفر طے کرتا ہے اور ساڑھے ۲۹ سال میں ۱۲ ہجرتوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

ان کے علاوہ کچھ اور سیارے بھی ہیں جو ان ہی سیاروں کے ماتحت ہیں، ان سب ستاروں کی چالیں، سیدھی چال، الٹی چال اور ان سب ستاروں کا ہرج و مرج کے اندر ہونا اور وہاں سے پھر خارج ہونا انسانوں کی تقدیر پر بڑا اثر انداز ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں آسمان، ستاروں اور ہجرتوں کا ذکر کئی مقامات پر کیا ہے اور ان سب کو اپنی قدرت کا کرشمہ قرار دیا ہے، آسمان پر گھرے ہوئے ستارے صرف خوشنما کی لئے نہیں ہیں اور چاند اور سورج بھی صرف اندھیارے دور کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کی تخلیق کے لئے شمار و مقاصد ہیں یہ سب بحکم خداوندی انسانوں کی تقدیر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ماہرین علم نجوم نے ستاروں کی دوری اور قربت پر مفصل گفتگو کی ہے، اس ساری گفتگو کو نقل کرنا روحانی ڈاک کے صفحات میں ممکن نہیں ہے۔ اختصار کے ساتھ یہ سمجھئے کہ ستاروں کا ایک دوسرے سے دور جانا بھی دنیا میں اثر انداز ہوتا ہے اور ستاروں کا ایک دوسرے کے قریب ہونا بھی دنیا کی نظام پر بڑا اثر چھوڑتا ہے۔

جنوری ۹۸ء سے ہم نے ستاروں کی قربت اور دوری پر ایک مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے، اس کی دوسری قسط آپ اسی شمارے میں پڑھیں گے، کچھ باتیں یہاں بھی ہم نقل کر رہے ہیں تاکہ آپ کو بات سمجھانے میں آسانی ہو۔

جب دو ستاروں کے درمیان فاصلہ ۲۰ درجہ کا ہوتا ہے تو اس کو علم نجوم کی اصطلاح میں تثلیث کہتے ہیں، یہ نظر کامل دوستی کی نظر ہے اور جب دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ کا فاصلہ ہو اس وقت دوستی اور محبت نیز کاروبار اور رتی کے تعویذات لکھنا بہت جلد فائدوں سے ہمکنار کرتا ہے کیونکہ اس وقت اللہ کی ایک خاص رحمت دنیا پر برتی ہے۔ عالمین اس وقت کا انتظار کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کو موقع کی مناسبت سے

تعویذ لکھ کر دیتے ہیں۔

برجوں میں جا کر سبھی سارے بیہوش میں آجاتے ہیں اور بیہوش میں آکر ان کی قوت کئی گنا گھٹ جاتی ہے اور کبھی کبھی صفر کے برابر رہ جاتی ہے۔ ستارے کبھی سیدھی چال چلتے ہیں اور کبھی اٹھی راہ چلتے ہیں، اسی کو عملیات کی اصطلاح میں رجعت کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر زید کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے تو زید کو قدم قدم پر محبت ملے گی، وہ خود بھی دوسروں سے محبت کرے گا اور دوسرے بھی اس کی طرف ہمیشہ ملنقت رہیں گے لیکن یہی زہرہ جب حالت رجعت میں ہوگا تو زید کے کبھی سے جھگڑے شروع ہو جائیں گے، وہ خود بھی لوگوں سے لڑے گا اور لوگ بھی اس کے درپے رہیں گے اور یہ سب کچھ ایک طے شدہ نظام کے تحت ہوگا جو خالق کائنات نے تنہا اپنی مرضی سے قائم کیا ہے اس لئے کہ وہ اپنی پیدا کردہ دنیا کا نظام بنانے میں کسی سے رائے لینے کا محتاج نہیں تھا وہ خالق ہی ہے، مالک بھی ہے، رازق بھی ہے اور خود مختار بھی ہے، اس نے جانداروں اور ستاروں کو اپنی اپنی ڈیوٹی پر لگا دیا ہے جس طرح فصلوں کے موسم بدلے رہتے ہیں اسی طرح سیاروں کی گردش کی بنا پر انسان اُٹھتا ہے اور ستاروں ہی کی گردش کی بنا پر انسان گر جاتا ہے، ہر شخص کی زندگی میں کبھی خوشحالی آتی ہے کبھی بدحالی، کبھی عروج آتا ہے کبھی زوال، کبھی عزت ملتی ہے کبھی ذلت، کبھی انسان مقبول ہو جاتا ہے کبھی مغموم، کبھی وہ لوگوں کے پیچھے پھرتا ہے کبھی لوگ اس کے پیچھے پھرتے ہیں گردش ہی کی بنا پر فقیر بادشاہ ہو جاتے ہیں اور بادشاہ فقیر، امیر، غریب ہو جاتے ہیں اور غریب امیر، چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں اور بڑے چھوٹے، عزت دار ذلیل ہو جاتے ہیں اور کم ظرفوں کے ہاتھوں میں اقتدار آ جاتا ہے اور یہ سب ستاروں کے عروج و زوال سے ہوتا ہے اور ستاروں کا عروج و زوال حکم خداوندی کا پابند ہے۔

ہر روز ستاروں کی چالیس اور ساتتیس دن میں ۱۲ مرتبہ بدلتی ہیں، منگل کے دن کا حاکم مریخ ہے اس لئے منگل کو پہلی ساعت مریخ کی ہوتی ہے اور یہ ساعت بغض و عداوت کے کاموں کے لئے مومنہ بھی جاتی ہے۔ بدھ کے دن کا حاکم عطارد ہے اس لئے بدھ کے دن پہلی ساعت عطارد کی ہوتی ہے اور یہ ساعت تسخیر و محبت اور علمی کاموں کے لئے مومنہ بھی گئی ہے۔

جمعرات کے دن کا حاکم مشتری ہے اس لئے جمعرات کے دن

فاصلہ جب دو ستاروں کے درمیان ۶۰ درجہ کا رہتا ہے، یہ آدمی دوستی کی نظر ہے، اس وقت بھی مثبت کام کرنے چاہئیں لیکن یہ گھڑی تثلیث کے مقابلے میں کمتر بھی جاتی ہے۔

نظر مقابلہ یہ کامل دشمنی کی نظر ہے اس وقت دو ستارے ایک دوسرے کے سامنے ڈک و دشمنوں کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیان ۸۰ درجے کا فاصلہ ہوتا ہے، اس وقت اگر نفرت، عداوت، کسی کا جاندار کرانے، کسی کو برا دکرانے، کسی کی بندش وغیرہ کرانے کے تعویذات کئے جائیں تو باذن اللہ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں، یہ گھڑی شخص اکبر کہلاتی ہے۔

ترتیب اس نظر کو کہتے ہیں جس میں دو ستاروں کے درمیان ۹۰ درجہ کا فاصلہ باقی رہ جائے، یہ نیم دشمنی کی نظر ہوتی ہے اس میں بھی نفرت اور عداوت کے تعویذ لکھے جاتے ہیں، اسے علم نجوم کی اصطلاح میں شخص اصغر کہتے ہیں۔

ستاروں کو بعض برجوں میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے اس وقت اس ستارے کی قوت پورے شباب پر ہوتی ہے اور دنیاوی نظام پر یہ قوت اپنی صلاحیت اور صفات کے مطابق پوری شدت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے، چنانچہ مریخ کا شرف برج ثور میں ہوتا ہے۔

عطارد کا شرف برج سنبلہ میں ہوتا ہے۔ زہرہ کا شرف برج حوت میں ہوتا ہے۔ شمس کا شرف برج حمل میں ہوتا ہے۔ مریخ کا شرف برج جدی میں ہوتا ہے۔ مثلاً جب شمس کو برج حمل میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے اس وقت اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے، اس وقت بنائے گئے کاروبار اور ترقی کے تعویذ حد سے زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں اور کبھی خطا نہیں کرتے، یا مثلاً زہرہ کو برج حوت میں شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے اور اس وقت اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے یہ وقت سال میں ایک مرتبہ آتا ہے اور بہت ہی قیمتی وقت ہوتا ہے اس وقت مومنہ چاندی کے پترے پر تسخیر کے نقش بنائے جاتے ہیں جو باذن اللہ بے حد موثر ہوتے ہیں اور کبھی خطا نہیں کرتے۔

جس طرح مختلف برجوں میں مختلف سیاروں کو شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے اور اس وقت ان کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اسی طرح مختلف

لئے دوسرے قارئین کا خیال کرتے ہوئے میں اپنے قلم کو روکتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب میری اس تحریر سے مل گیا ہوگا، باقی باتیں جو اتفاقاً ہمارے اس جواب میں نہ آسکی ہوں ان کے لئے جوابی الفاظ کے ساتھ پھر یاد دہانی کرادیتے انشاء اللہ مدد و صاحت کے آپ کو شفای دینے کی کوشش کریں گے۔ اللہ ہمارے قلم کو اتنی طاقت دے کہ ہم اس کے بندوں کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔

سوال در سوال

سوال از محمد شارق انصاری ————— کانپور
امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، بفضل تعالیٰ یہ مراسلت کا سلسلہ قائم و دائم رہے۔ رسالہ طلسماتی دنیا مارچ ۲۰۰۳ء پڑھ کر ایک عجیب بات سامنے آئی ہے میں جب ایک دوکان پر کام کرتا تھا تو میں اپنے نام ”شارق“ سے شہور تھا لیکن جب دوکاندار نے مجھے Gift Pack دیا تو اس پر شریف نام لکھا جب کہ اس دوکان میں کوئی بھی شخص شریف نام کا نہ تھا۔ یہی منظر اس رسالہ میں نظر آیا جو صفحہ نمبر ۲۸ پر عامل بننا چاہتے ہیں کی تفصیل درج ہے، چونکہ تحریر سے میں سمجھ گیا وہ بات الگ ہے کہ نام بدل کر کوئی رام ہو قانون کے مطابق، شکر ہے کہ اس مالک دو جہاں کا جس نے مجھ پر ترس لکھا یا اور جواب سے محروم نہ رکھا، اللہ تعالیٰ آپ کی دلی تمنا پوری کرے آمین۔

”مجموعہ اعداد کا Confuion“ آپ نے جو ہمارے جوابات درج کئے ہیں اس میں Confuion ہے، اعدادی مجموعہ کچھ اس طرح سے ملتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر ایک: سورۃ اخلاص کے کل اعداد ۱۰۰۲ نظر آتے ہیں (تقویم کے مطابق صفحہ نمبر ۲۳۲ پر سورۃ اخلاص کے اعداد ۲۰)۔

نمبر ۲: سورۃ فلق کے کل اعداد ۵۸۶۷ دیتے ہیں۔

نمبر ۳: سورۃ ناس کے کل اعداد ۵۲۹۶ نظر آتے ہیں۔

نمبر ۴: سورۃ کافرون کے کل اعداد ۳۸۲۷ نظر آتے ہیں، میزان ہوا ۱۸۸۰۰۱، آپ کے اعداد ۱۲۸۰۵ ہیں۔

نمبر ایک: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جو قرآن پاک میں اعداد لکھتے ہیں ان کے مطابق سورۃ یٰسین کے کل اعداد ۶۷۵۳۷۷۷۷ ہیں۔

پہلی ساعت مشتری کی ہوتی ہے اور یہ ساعت رزق اور ترقی کے کاموں کے لئے ہا اثر تصور کی جاتی ہے۔

جمعہ کے دن کا حاکم زہرہ ہے اس لئے جمعہ کے دن کی پہلی ساعت زہرہ کی ہوتی ہے اور یہ ساعت شادی، محبت، اور پیغام نکاح کے لئے مؤثر ہے۔

ہفتے کے دن کا حاکم زحل ہے، اس لئے ہفتے کے دن کی پہلی ساعت زحل کی ہوتی ہے۔ اگرچہ زحل غیر مبارک ستارہ ہے اور اس کی ساعت میں نفرت و عداوت کے کام ہی موزوں ہوتے ہیں لیکن ہفتے کے دن زحل کی پہلی ساعت مبارک سمجھی گئی ہے اور اس میں کوئی بھی شبت کام کیا جاسکتا ہے۔ اتوار کے دن کی پہلی ساعت شمس کی ہوتی ہے کیوں کہ اتوار کے دن کا حاکم شمس ہی ہے اس کی ساعت میں رزق، کاروبار، حصول ملازمت کے نقوش مؤثر ہوتے ہیں۔

ہیرے کے دن کا حاکم قمر ہے اس لئے ہیرے کے دن کی پہلی ساعت قمر کی ہوتی ہے اور قمر کی ساعت میں کوئی بھی اچھا کام کیا جاسکتا ہے کیوں کہ اس کی ساتیں سعید ہوا کرتی ہیں۔

اس تفصیل سے آپ سمجھ گئے ہوں گے نظام کائنات کو چلانے والے ۱۲ برج ہیں اور ۹ سیارے ہیں، ان میں سے سات سیارے شہور ہیں۔ سیارے ان ۱۲ برجوں کا سفر کرتے رہتے ہیں، ایک سیارہ ۱۲ برجوں میں داخل ہوتا ہے اور پھر خارج ہوتا ہے اور اس کے دخول و خروج سے دنیا میں مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

آخر میں یہ بھی سمجھ لیجئے کہ ایک برج کے ۳۰ درجے ہوتے ہیں

ایک درجہ ۶۰ دقیقہ کا ہوتا ہے، ایک دقیقہ ۶۰ ثانیہ کا ہوتا ہے اور ایک ثانیہ ۶۰ ثالثہ کا ہوتا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح گھنٹہ منٹ، سیکنڈ ہوا کرتے ہیں۔ سورج برج حمل میں جب ۱۹ درجے کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو شرف مقام حاصل ہوتا ہے اسی طرح زہرہ جب برج حوت میں ۲۸ درجے کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو مقام شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سورج جب

برج میزان میں ۱۹ درجے کو پہنچتا ہے تو اس کو ہبوط ہوتا ہے اور زہرہ جب برج سنبلہ میں ۲۸ درجے کو پہنچتا ہے تو درجہ ہبوط میں ہوتا ہے، ہر ایک ستارے اور برج کی تفصیل لکھنے کا مطلب ہوگا طلسماتی دنیا کے پچاس صفحات سیاہ کر دیئے جائیں، ویسے مجھے یہ موضوع انتہائی خشک ہے اس

نمبر ۲: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی سولہ سورہ میں سورہ یٰسین کے اعداد لکھتے ہیں جو یہ ہیں ہکل اعداد ۹۴۳۵۲۶۵۰۔

نمبر ۳: حضرت کاش البرہنی صاحب اپنی کتاب قواعد عملیات میں لکھتے ہیں ان کے مطابق سورہ یٰسین کے کل اعداد ۱۰۷۵۶۳۱۰ ہیں۔

نمبر ۴: حضرت احمد مصطفیٰ راہی صاحب اپنی کتاب رہنمائے عملیات میں سورہ یٰسین شریف کے کل اعداد لکھتے ہیں ۱۲۱۵۶۵۰ اور آپ کے مطابق سورہ یٰسین شریف کے کل اعداد ۲۲۱۴۱۰ ہیں، ان میں سے کونسے اعداد درست ہیں؟

عملیات محبت نمبر میں صفحہ نمبر ۱۵۹ پر جو عزیمت جعزی کا عمل دیا ہے اور یہی عمل رسالہ ۲۰۰۲ء کے طلسمائی دنیا میں بھی دیا ہے جو صفحہ نمبر ۲۵ پر ہے اس میں لکھا ہے دوران عمل پاس سرخ کپڑا، صفحہ نمبر ۱۵۹ پر لکھا ہے کہ جب سورج نکلنے والا ہو ٹھنڈا پانی پینے کے واسطے رکھیں، عزیمت پڑھنے سے پہلے حصار ضرور کریں، جب کہ صفحہ نمبر ۲۵ والے میں دو ٹھنڈا پانی لکھا ہے نہ حصار، یہ عمل بنا حصار، یا سرخ کپڑا رکھ کر کیا جاسکتا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟ دوران عمل میں ٹھنڈا پانی تھوڑا تھوڑا کر کے بعد پیا جاسکتا ہے یا بیچ میں پی سکتے ہیں۔ برائے مہربانی حضرت جی پورے طور پر وضاحت فرمادیں۔

نمبر ایک: جو آپ نے عملیات محبت نمبر میں روحانی ڈاک کے کالم میں صفحہ نمبر ۱۰۶ پر جو نقش مجھے لٹکانے کے لئے دیا ہے اس کا وقت ۹۳۹۰۰۹ ہیں، یہ نقش معظم کس سورت پاک کا مجموعہ ہے، برائے کرم تحریر کریں۔

نمبر ۲: کیا نقش باموکل بھی ہوتے ہیں وہ کس طرح سے پڑکے جاتے ہیں، مثلاً "یاد باب" کے اعداد ۱۱۳ ہیں اس کو باموکل کس طرح سے پڑ کریں گے، اکثر کتابوں میں لکھا ہوتا ہے یہ نقش باموکل ہے۔

نمبر ۳: اکثر کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ یہ نقش سات کا ہے اور یہ آٹھ کا ہے اور یہ تیرہ کا نقش ہے، اس سے کیا مراد ہے، یہ کس طرح سے پڑکے جاتے ہیں، ان نقوش کی کیا پہچان ہے اور یہ کس خاص مقاصد کے لئے ہوتے ہیں۔

ہماری تحریر سے آپ یہ نہ مت سمجھئے گا کہ ہم گنڈا تعویذ کرنے کے لئے معلوم کر رہے ہیں صرف ذاتی معلومات کے لئے تاکہ ٹھیک طرح

سے آپ ہماری رہنمائی کر کے مستفیض فرمائیں اور وقت ضرورت پر کسی کو ہم بھی رہنمائی دے سکیں تاکہ وہ بھی غلط خامیوں سے محفوظ رہ سکیں آج کے دور میں کوئی بھی عامل ایسا نظر نہیں آتا جو کسی کی پوری طرح سے رہنمائی کر سکیں جو لوگ جانا کمال بھی ہیں تو وہ بڑے بخل سے کام لیتے ہیں پر میں تو ان چکروں میں پڑنا نہیں لیکن بات بن جائے تو جی جان سے قدر کرنے کی قوت رکھتا ہوں۔ یہ تو آپ کے رسالہ طلسمائی دنیا کا کمال ہے تیر کی طرح وار کر کے اس نے مجھے اس رسالہ کو پڑھنے پر مجبور کر دیا، اس رسالہ میں ایسا طلسم موجود ہے کہ جس کی نظر ایک بار اس پر پڑتی تو یہ ساری زندگی اپنا ساتھی بنا لیتا ہے۔ اس رسالہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے پھر آپ جیسے عامل فاضل اس دنیا میں بہت کم ہیں جو اپنی تحریروں سے دینی دنیاوی تقریروں سے مستفیض فرما رہے ہیں، ایک طرف اگر عملیات کا دور دورہ ہے تو دوسری طرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عایدشان بھی درج ہے جو اللہ کی طرف توجہ کرنے کا اشارہ کرتا ہے اور اگر اسی سے محفوظ رہتے کا بھی۔

کیا نقش میں کسی بھی اسم الہی یا کسی سورت پاک کے اعداد میں کمال عدد بھی شامل کئے جاتے ہیں جیسے ۹، ۵، ۷، وغیرہ۔ کاش البرہنی چہار قل شریف کے اعداد ۱۰۷۵۶۳۱۰ لکھتے ہیں جو یہ ہیں ۲۱۹۳۹۔

آپ نے جو عملیات محبت نمبر میں علاج بالقرآن میں لکھا ہے، پہلی آیت اگر سات مسجدوں کے پانی پر دوسرہ مرتبہ دے کر مریض کو سات دن تک لگا تاں اس طرح سات ہفتوں تک سات بولیں محرزہ کو پانی جائے تو سحر سے نجات مل جاتی ہے (صفحہ نمبر ۱۵) ہم نے جمعہ کے دن ایک مسجد میں امام صاحب کو تقریر کرتے ہوئے سنا تھا کہ مسجد سے پانی لے جا کر استعمال کرنا یا پانی پینا حرام ہے اس مسئلہ کی پوری وضاحت فرمادیں اور کچھ عامل سات سینڈ پپ کا پانی منگواتے ہیں یہ عمل کس طرح کا ہوتا ہے اور یہ کس مقاصد میں کام دیتا ہے، کسی بھی آیت کو لکھ کر اور نیچے عزیمت لکھ دیں تو اس کو اپنے پاس رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ امید ہے کہ ان تمام سوالوں کے جوابات رسالہ میں درج ذیل فرمائیے عین نوازش ہوگی، خدا آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

جواب

شارق کو شریف لکھ دینے کا اتفاق کوئی انوکھا اتفاق نہیں ہے اس

کرنے میں کتابت کی غلطیاں بھی ہوجاتی ہیں اس لئے ہرگزوں کی طرف سے جس سورت کے جو بھی اعداد بعد کے لوگوں سے نقل کئے گئے ہوں اور ان میں کوئی غلطی موجود ہو تو اس کو ہرگزوں کی غلطی نہیں سمجھنی چاہئے بلکہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ ان کو نقل کرنے میں کوئی بھول چوک ہو گئی ہے۔ عملیات محبت نمبر کے جس عمل کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ اکابرین سے دوطریقہ سے منقول ہے اور ہم نے دونوں ہی طریقوں کو نقل کر دیا ہے، یہ عمل دونوں ہی طریقوں سے درست ہے لیکن آپ خود ملاحظہ کریں کہ اس عمل میں بنیادی اختلاف نہیں ہے۔ طریقہ کار میں معمولی سا اختلاف ہے جسے کوئی بھی صاحب عقل انسان خود بھی حل کر سکتا ہے اور اس طرح کے عمل میں جس میں معمولی سا اختلاف ہو عامل کا دل جس طریقہ پر پھنسے اس پر عمل کرنا کو قیوت دینی چاہئے، کوشش اس بات کی کریں کہ دوران عمل پانی نہ پئیں، عمل کے اختتام پر ہی پانی پئیں لیکن یہ بھی افضل اور غیر افضل کی بات ہے اگر کوئی عامل دوران عمل پانی پی لے تو بھی عمل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

عملیات محبت نمبر کے صفحہ نمبر ۱۰۶ پر جو نقش ہم نے دیا ہے وہ سورۃ بقرہ کا نقش ہے لیکن اس میں محمد شارق اور ”رزق“ کے اعداد شامل ہیں کسی مصلحت کی وجہ سے سورۃ بقرہ کے کل اعداد میں آپ کے نام کے اعداد اور رزق کے اعداد شامل کر کے نقش بنایا تھا تا کہ اثرات بد بھی ختم ہو جائیں اور آپ کے لئے رزق کے دروازے بھی کھل جائیں، البتہ یہ بات طے ہے کہ یہ نقش جو روحانی ذاک میں دیا گیا تھا صرف آپ کے لئے ہی کارآمد ہے کسی اور قارئین کے لئے کارآمد نہیں ہے۔

بامؤکل نقش بنانے کے مختلف طریقے عالمین سے منقول ہیں لیکن مشہور عام طریقہ یہ ہے کہ جس اسم الہی کا نقش بنایا ہو اس کے سر حرف کا مؤکل جو بھی ہو اس کے اعداد بھی شامل کر لینے چاہئیں جیسے ہمیں ”یاد ہب“ کا نقش بنانا ہے اور اس کے اعداد ۱۳۲ ہیں۔ اس اسم الہی کا سر حرف ”و“ ہے اور واؤ کا مؤکل رفتا نیل ہے اس کے اعداد ۷۵ ہیں تو ان اعداد ۱۳۲ میں شامل کر کے جو نقش بنے گا وہ بامؤکل کہلائے گا اور جو بھی طریقے بامؤکل نقش بنانے کے ہیں ان کو کئی کتابوں سے سمجھنا چاہئے۔ ۱۵ سے کم کا کوئی نقش نہیں ہوتا، ۱۵ کا نقش حوا کا نقش ہوتا ہے یہ ہر نقش کی بنیاد ہے۔ آپ نے جس کتاب میں یہ پڑھا ہو کہ یہ نقش کا ہے

طرح کے اتفاقات کو کتابت کی غلطیوں کی وجہ سے کتب اور رسائل میں آنے دن ہوتے رہتے ہیں۔ شارق اور شریف میں چونکہ حرف شین شروع میں آیا ہے تو اس کی وجہ سے پڑھنے اور لکھنے میں مغالطہ ہوجاتا ہے لیکن اگر آپ ایک بار ناموں کی اس لسٹ پر نظر ڈال لیں جو انکیشن آفس سے دوڑوں کے لئے جاری ہوتی ہے تو آپ اپنے نام کے بارے میں اس معمولی سی تبدیلی پر جو آپ کی زندگی میں متعدد بار ہو چکی ہے۔ اللہ کا شکر ادا کریں گے کیوں کہ دوڑوں والی لسٹ میں تو دیوی کوڑا کو دیوی کا گھوڑا، امروامیاں کو مروامیاں اور رضیہ خاتون کو قرض کا خون لکھ دیتے ہیں۔ ناموں میں ایسی ایسی تبدیلی ہوجاتی ہے کہ اس نام پر یہ بتاتے ہوئے کہ اس کا نام ہے بہت شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے تاہم نام ایک ایسی چیز ہے جو انسان کی شخصیت سے جڑا ہوا ہوتا ہے اور انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کا نام صحیح تلفظ کے ساتھ پکارا جائے۔ اگر کوئی شخص کی کا نام صحیح تلفظ کے ساتھ نہیں پکارتا تو صاحب نام کو دکھ ہوتا ہے اور اس کو پکارنے والے کی طرف مخاطب ہونے میں چپکا پھٹ ہوتی ہے اور اگر نام کے اندر ایسی تبدیلی کر دی جائے جس سے برے معانی پیدا ہو جائیں تو صاحب نام کو جتنی بھی اذیت ہو کم ہے۔

آپ کا نام محبت نمبر میں بالکل درست چھپا تھا البتہ مارچ ۲۰۰۳ء کے شمارے میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے محمد شارق کے بجائے محمد شریف چھپ گیا ہے جو ہمارے لئے باعث شرمندگی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس بھول کو نظر انداز کریں، کیوں کہ کتاب و طاعت میں اس طرح کی بھولوں کا احتمال رہتا ہے، یہ دانستہ نہیں کی جاتیں۔

آپ نے مختلف سورتوں کے جو اعداد نقل کئے ہیں وہ درست ہیں، تقویم میں غلطی سے سورۃ اخلاص کے اعداد ۲۰۰۰ چھپ گئے تھے جب کہ سورۃ اخلاص کے کل اعداد ۱۰۰۰ ہیں۔ سورۃ فلق کے اعداد ۸۶، سورۃ ناس کے اعداد ۵۳۹۶ اور سورۃ کافرون کے کل اعداد ۳۸۲۷ ہیں۔ ان کا مجموعہ ۱۸۸۰۰ (اٹھارہ ہزار اٹھ سو ہوتا ہے) اگر ہم نے ان کا مجموعہ کم لکھ دیا ہے تو وہ غلط ہے۔

سورۃ یٰسین کے اعداد کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ہم نے تحقیق کرنے کے بعد جو اعداد لکھے تھے وہی درست ہیں۔ ہمارے نزدیک سورۃ یٰسین کے اعداد دو لاکھ اکیس ہزار چار سو دس ہیں، اعداد نقل

ہے لیکن اگر مسجد کا پانی ازراہ برکت یا شفا کسی مریض کو لے جا کر پلایا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ان اکابرین سے یہ طریقہ منقول ہے جو حلال و حرام کو ہم سے زیادہ سمجھنے والے تھے۔

آیت قرآنی کے منجے کوئی عزیمت نہ لکھیں تو بہتر ہے البتہ کسی بھی نقش کے نیچے عزیمت لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر عزیمت میں صرف اللہ کو مخاطب کیا جا رہا ہو تو آیت قرآنی کے نیچے بھی عزیمت لکھی جاسکتی ہے، مثلاً کسی شخص نے بسم اللہ لکھنے کے بعد یہ آیت لکھی، ان اللہ یزونی من یشاء بغیر حساب، اس کے بعد اس کے نیچے یہ لکھا۔

بسم رب العالمین قرآن حکیم کی اس آیت کی برکت سے میرے رزق میں اضافہ فرما دے تو اس طرح کی عزیمت لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عقرب تخبۃ العالمین منظر عام پر آ رہی ہے اس میں بے شمار سوالوں کا آپ جیسے حضرات کو جواب مل جائے گا اور تمام مبتدی قسم کے عالمین اور شائقین کی زبردست ہر موضوع پر رہنمائی ہو جائے گی۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تندرستی کو برقرار رکھے تاکہ اس سلسلہ کے باقی کاموں کو ہم خوش سولہی کے ساتھ انجام دے سکیں اور روحانی عملیات کے نام پر گمراہی اور جہالت کے جو اندھیرے غلط قسم کے عالموں نے ہر طرف بکھیر دیئے ہیں انہیں طلسماتی دنیا حکم خدا اور کر سکے۔

قابل قدر سوچ

سوال: اڑھائی کھانہ کنگھ پائل _____ الہ آباد
حضرت آج سے ۵، ۴ سال پیشتر مجھے ایک رسالہ طلسماتی دنیا دستیاب ہوا تھا مگر افسوس کہ اس کا دور چند اوپری صفحات پڑھا ہوا تھا جس میں آپ کا پتہ وغیرہ ہوتا ہے، میں ہمیشہ اس خیال میں رہتا تھا کہ کاش اس ماہنامہ رسالہ کا مقامی پتہ معلوم ہوتا تو ہم ہر ماہ یہ رسالہ منگواتا مگر کیا کروں جناب افسوس!

اسی سال ماہ جون میں، میں الہ آباد گیا تھا ایک کتاب خریدنے کے واسطے تو میری نگاہ ماہنامہ طلسماتی دنیا پر پڑی میں ایک دم چونک گیا، بک سیل سے دریافت کیا کہ کیا براہ اس رسالہ کو منگاتے ہو تو اس نے جواب دیا ہاں۔ پھر حضرت مجھے یہیں سے آپ کا رسالہ کا قاری بننے کی توفیق عطا ہوئی، آج میں بڑے شوق سے آپ کے رسالے کا مطالعہ کر رہا

۸۸ کا ہے اس کا حوالہ دیں تب ہی غور کریں گے کہ لکھنے والے نے کس نقش کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن ہم یہی سمجھتے ہیں کہ ۱۵ کا نقش جو حوا کا نقش ہے سب سے کم اعداد کا نقش ہوتا ہے اور اسی سے نقش کی طبی چال نقش مثلث میں مقرر ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عالمین کی اکثریت اس معنی کا بخیر اور نیک نظر ہوتی ہے کہ وہ کسی کو بھی روحانی فارمولے کی ایجاد سمجھانے کی کوشش نہیں کرتے اور اسی وجہ سے روحانی عملیات میں غلط طریقے برآمد ہو گئے ہیں، جب طلب گاروں کو صحیح طریقوں کی نشاندہی نہ ہو سکی تو انہوں نے اپنی عقل سے گھڑ کر خود ہی طریقے نکال لئے ہیں اور اس طرح روحانی عملیات کے ذخیرے میں صحیح کے ساتھ غلط بھی شامل ہو گیا ہے جو آج تک درد مرہا ہوا ہے۔ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ جو تحریک شروع کی ہے اس میں غلط طریقوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ صحیح طریقوں کی رہنمائی کا سلسلہ جاری ہے اور قیمتی سے قیمتی عمل کو نہایت فراخ دل اور وسعت نظر کے ساتھ ہم اپنے قارئین تک پہنچا رہے ہیں۔

ہم نے جنات نمبر، جادو یا نمبر، حاضرات نمبر، ہمزاد نمبر اور محبت نمبر میں بعض بعض طریقے ایسے بھی دیئے ہیں جو لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ اس فراخی اور فراخی پر ہم اس مالک دو جہاں کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اس کی توفیق دی وہ اگر توفیق دے تو انسان نہ فیاض ہو سکتا ہے نہ وسیع الطفر۔

کسی بھی آیت کریمہ یا اسم الہی کا نقش بنانے وقت کسی مخصوص مقصد کے پیش نظر مطلوبہ اعداد بھی اس میں شامل کئے جاسکتے ہیں یا نقش کی افادیت کو بڑھانے کے لئے موکلین کے نام کے اعداد میں جوڑے جاسکتے ہیں۔

ازراہ ضرورت کسی بھی مسجد کے پانی کو گھر لے جانا اور کسی خاص مقصد کے تحت اس کا استعمال کرنا قطعاً جائز ہے، جن امام صاحب نے اس کو احرام قرار دیا ہے انہوں نے احتیاط سے کام نہیں لیا اور انہوں نے مسئلے کی باریکی کو یا تو سمجھا ہی نہیں یا اس کو کسی خاص وجہ سے نظر انداز کر دیا۔ ایک مسجد کا پانی لے کر اگر دوسری مسجد میں جا کر وضو کریں تو ظاہر ہے کہ یہ درست نہیں ہے، اسی طرح ہر کسے اگر کوئی شخص مسجد سے پانی لے کر اپنے گھر اس سے وضو کرے یا غسل کرے تو یہ بھی ایک فضول بات ہے

کرم ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا اور نماز روزہ کی پابندی کر لی، دوسرے سے بھی نجات حاصل ہو گئی مگر حضرت میری زندگی میں تاریکیاں چھا گئی اس مرض کی وجہ سے میری یادداشت متاثر ہو گئی۔ آج یہ حال ہے حضرت کہ جو پڑھتا ہوں چند لمحے بعد بالکل بھول جاتا ہوں کچھ یاد نہیں رہتا کہ کیا پڑھا کیا لکھا۔ حدوتہ ہو جاتی ہے جب نماز میں بعد دو رکعت کے اتھتیا پڑھ کر جب سوم رکعت کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں نے اتھتیا پڑھا ہی نہیں ایسی صورت میں یا تو میں سجدہ ہو کر تارک ہوں یا تو نماز ترک کر کے پھر سے نیت کر کے پڑھتا ہوں، جب کہ حضرت مجھے پورا یقین ہے کہ میں اتھتیا پڑھا ہوں اس لئے کہ تارک ہوں کبھی کبھی یاد آ جاتا ہے کہ میں نے اتھتیا پڑھا ہوں اس لئے مجھے پورا یقین ہے کہ میں اتھتیا پڑھتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ آپ حضرت کے قدم مبارک میں میری مرض ہے کہ یادداشت واپس لینے کے لئے کوئی پرائز اور مجرب آسان سائل (آسان اس لئے کہ میں اردو تو اچھی طرح پڑھ لکھتا ہوں مگر عربی زبان پر اتنا زور نہیں ہے کہ درست طریقے سے پڑھ سکوں)۔

ایک خط کے ذریعہ روانہ کرنے کی عظیم عنایت فرمائیں۔ آپ حضرت کے قدم مبارک میں خدا کا واسطہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر یہ عرض کرتا ہوں کہ اللہ پاک کی راہ اور رسول پاک کے صدقے میں مجھے اپنا ہی چٹا بھٹا کچھ کہ میری بھی زندگی میں خوشنما روشنی منور کرے، میری بھی زندگی سنوار دیجئے۔ عمل ایسا ہو کہ آسانی کے ساتھ ساتھ میری بہت اور جلد اثر انداز کرنے والا ہو۔ اللہ پاک رسول پاک کے سائے میں حضرت آپ کا بھلا کرے اور حضرت کاش! آپ سے بھی کچھ ہو سکے تو آپ بھی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے طلسمانی دنیا کے سفر کو تاقیامت جاری رکھے اور آپ کو عظیم درجہ سے نوازے اور اللہ تعالیٰ آپ کے علم کو ماندور یا کر دے تاکہ خدمت دین میں دن رات رواں رہے۔

میں آپ کے عطا کردہ تحفہ کا بے صبری سے انتظار کروں گا۔ آپ حضرت سے آخر میں پھر بار بار عرض ہے کہ اپنی عظیم تحفہ جلد از جلد روانہ فرمائیے گا، میں جوانی لفافہ بچ رہا ہوں۔ عمل کی مکمل تفصیل لکھ بھیجے گا کہ عمل کیسے؟ کب؟ کہاں؟ کرنا ہے۔ اب میں قلم کو روک رہا ہوں آپ

ہوں مگر پھر افسوس کہ مجھے ماہ اگست کا رسالہ دستیاب نہیں ہو سکا، اس ماہ کا رسالہ میں آپ کے یہاں سے منگانے کے لئے ۴۰ روپیہ کا سنی آرڈر کیا مگر وہ بھی ابھی آپ کے پاس نہیں پہنچ سکا ہے، ویسے میں اس کی درخواست متعلق ڈاک خانہ میں دیا ہوں کاش انشاء اللہ تعالیٰ میرا سنی آرڈر آپ کے پاس پہنچ جائے تو ماہ اگست کا رسالہ جلد از جلد روانہ فرمائیے گا۔ میں آپ کے تمام خاص ممبران کو لینے کے لئے پیسے کا انتظام کر کے الہ آباد گیا مگر حضرت میں پورا خاص نمبر نہیں سکا، وجہ یہ تھی کہ ماہنامہ رسالہ کے پیچھے جلد پر جو قیمت درج تھی اس سے کہیں زیادہ اصل کتابوں کی قیمت متعلق کتاب میں پورا خاص نمبر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو مل گیا وہی کافی پھر مجھ کی کوشش کر رہا ہوں باقی نبرات کو لینے کے لئے اللہ پاک نے رحمت کا ساتھ دیا تو ضرور خریدیں گے۔

حضرت میں آپ سے ملنے کی مرضیوں پر بھی رابطہ قائم کر چکا ہوں اور چند اپنی حقیقت سے آگاہ کیا ہوں، حضرت میں ایک عرب طبقے سے ہوں اور میرا تعلق غیر مومن خاندان سے ہے، مجھے تھوڑا دوسال ہوئے اسلام قبول کے مگر ابھی اعلان نہیں کیا ہوں وجہ یہ ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ میرا خاندان بھی شریک اسلام ہو جائے، میں رفتہ رفتہ اپنے اہل خاندان کو راہ راست پر لانے کی جدوجہد کر رہا ہوں اب آپ تمام حکیم اسلام مومن حضرات سے میری بار بار عرض کر اؤں ہے کہ ہمارا گاہ اپنی ہی پر زور دعا کریں کہ اللہ پاک میرے کافر خاندان کو مہارت فرما دے راہ راست پر لائے اور شریک اسلام کر دے آمین۔

حضرت میں نماز روزہ کا پابند ہوں، حضرت میں نے اسلام قبول کیے کیا سوچ کر قبول کیا، خط طویل ہونے کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اگلے خط میں اس کا ذکر کروں گا، اگر اس کا ذکر کرتا ہوں تو خط لکھنے کا مقصد ختم ہو جائیں گے۔

حضرت میں مستقبل میں دو مرتبہ بی، ایس سی (B.S.C) میں ناکام رہا ہوں اور اس سال بی اے میں داخلہ لیا ہوں۔ بی ایس سی میں ناکام ہونے کا اور بی اے میں داخلہ لینے کے پیچھے یہ وجہ ہے حضرت کہ ۱۹۹۸ء میں میرے مائیکرین کا دورہ آنے لگا تھا اور مسلسل دو سال اس مرض میں مبتلا رہا اللہ پاک کا کرم ہے کہ علاج کرایا اور اس مرض سے نجات تو مل گئی مگر مدت دن مسلسل دو درمیں مبتلا رہا، یہ بھی اللہ پاک کا ہی

حضرت مع دعاؤں کے یاد رکھئے گا، آپ کا ایک بہت مست فو مسلم بیٹا۔

جواب

ہم مختصر جواب ڈاک سے روانہ کر چکے ہیں، مفصل جواب بذریعہ روحانی ڈاک اس لئے دے رہے ہیں تاکہ دوسرے قارئین بھی استفادہ کر سکیں۔

خوشی کی بات ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو دولت ہدایت سے سرفراز فرمایا اور اپنے خصوصی فضل و کرم سے ایمان کی روشنی عطا کی جس دور گمراہی میں مسلمان صراطِ مستقیم سے ہٹ کر رہے ہیں اس دور گمراہی میں کسی بھی غیر مسلم کا اسلام قبول کر لینا ایک بہت بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس حکام عطا کرے اور آپ تازہ زندگی دین اسلام پر قائم رہیں۔

ہمارے لئے یہ بات قابلِ فخر ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا سے جس طرح عامۃ المسلمین، خواص المسلمین مستفیض ہو رہے ہیں اسی طرح غیر مسلم حضرات بھی اور فو مسلم حضرات بھی اس رسالے سے استفادہ کر رہے ہیں، درحقیقت طلسماتی دنیا اللہ کے بندگان کو اللہ سے ملانے کی خدمت انجام دے رہا ہے، بظاہر یہ ایک عملیات کا پرچہ ہے لیکن درحقیقت یہ ایک چراغ ہے جو اس بے راہ روی کے دور میں گھر گھر حق کی روشنی پھیلانے کی زبردست خدمت انجام دے رہا ہے جو لوگ پابندی سے اس رسالے کو پڑھ رہے ہیں ان میں مدح و تحاریر کیا اور باقی اور وہ نام کے مسلمان سے کام کے مسلمان بن رہے ہیں۔

ہمیں ہر ماہ ایسے سیکڑوں خطوط موصول ہوتے ہیں جن میں اس بات کا اعتراف ہوتا ہے کہ انہوں نے طلسماتی دنیا پڑھ کر دین اسلام کی حقیقت کو سمجھا اور وہ نماز روزے کے پابند ہو گئے، حالانکہ ہم باقاعدہ تبلیغ دین کا مظاہرہ نہیں کرتے لیکن اپنی حکمت عملی سے مسلمانوں پر یہ بات واضح کر رہے ہیں کہ نماز روزے کی کیا اہمیت ہے اور نماز روزے کی پابندی کر کے ہی مسلمان کی قابلِ بقا ہے، ہم شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ صرف نماز روزے ہی مسلمان کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ ہر مسلمان دین کی مکمل ہدایات کا احترام کرے اور ستون قائم کر کے بیٹھ جائے، بے شک نماز دین کا ستون ہے لیکن ذرا سوچو اگر کوئی شخص اپنے گھر کی تعمیر کرتے وقت صرف پلر نصب کر کے اپنا کام ختم کر دے اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جائے کہ اس نے اپنا مکان

بنالیا، بہت بڑی نادانی ہے۔ دین اسلام میں نماز کی حیثیت پلر کی ہے اور آج کے دور میں پلر ستون ہی کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن جب تک ان پلروں کے سہارے دیواریں نہ ہیں لیٹر نہ ڈالے گا، درود دیوار پر سنٹ نہ ہو، لائٹ وغیرہ کی فلنگ نہ ہو، رنگ روغن کا اہتمام نہ ہو تب تک تعمیر مکان مکمل نہیں ہو سکتی۔ بیشتر لوگ صرف نماز روزے پر قناعت کر کے بیٹھ جاتے ہیں جو بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی مکان کی تعمیر کے وقت صرف پلر اٹھا کر پنا کام ختم کر دے، ایسے لوگ نہ دیکھ سکتے ہیں کہ کتنے دنوں اور اندیش، ایمان اور دوا اندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہمیں دین کے تمام تقاضوں پر عمل کرنا چاہئے تب ہی ہم صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کے حق دار بنیں گے۔ آج کل کے ان نمازیوں کے بارے میں جو نماز پڑھیں چھوڑتے اور اگر انہوں نے کسی کامکان دوکان یا کوئی اور جائیداد بیکساری ہو وہ بھی نہیں چھوڑتے۔

علامہ اقبال نے یہ شعر کہا تھا۔

دل ہے مسلمان نہ تیرا میرا

تو بھی نمازی میں بھی نمازی

ہم آج کل اپنے ماحول میں ایسے ہزاروں لوگوں کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جو نماز روزے کے پابند ہیں لیکن ان کی عام زندگی کا حال یہ ہے کہ وہ پابندی کے ساتھ جھوٹ بھی بولتے ہیں۔ پابندی کے ساتھ شہیت بھی کرتے ہیں، مقدامات میں جھوٹی گواہی بھی دیتے ہیں، اپنے سے زیادہ خوش حال مسلمانوں سے حسد بھی رکھتے ہیں، بیابہ شادی کے موقعوں پر خرافات میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں، موقع مل جائے تو بدکاری، چوری، بے ایمانی اور کھلا کاری سے بھی نہیں چوتے گھر سے باہر دالوں کی بات تو پھر دیگر گروں سے لیکن اکثر نمازیوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی انصاف کا معاملہ نہیں کر پاتے اور حدود اللہ کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی چنانچہ اکثر مسلم گھرانوں کا حال یہ ہے کہ کہیں بہو پٹ رہی ہے، ساس اور زندیں اور خود شوہر تک اس کی نافرمانی کر رہے ہیں اور اس کو کچر کی جوتی سمجھ کر اس کے ساتھ وہی سلوک کر رہے ہیں جو پرانے اور ٹوٹے ہوئے جوتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اکثر نمازیوں کا حال یہ ہے کہ ان کی نمازیں چل رہی ہیں، تسبیحات کا بھی دور دورہ ہے لیکن ان کے پڑوی ان کی شرارتوں اور خباثتوں سے پریشان ہیں، اکثر

ہوا کپڑا پہن کر صحیح طہارت کے ساتھ اور حسن نیت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز قبول ہوتی ہے اور ان کو خدا کی نافرمانیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور ان کو دین اسلام کے تمام احکامات پر چلنے کی رہنمائی کرتی ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوبَ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ** اے ایمان والوں دین اسلام کے اندر پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی اتباع نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کائنات کے خالق کو مسلمانوں سے صرف نماز اور روزے مطلوب نہیں ہیں بلکہ وہ مسلمانوں سے مکمل دین کی تابعداری کا خواستگار ہے۔ آدھا تھیرا آدھا بیرو کوئی بھی پسند نہیں کرتا، پھر اس دنیا کے خالق و مالک اپنے بندوں کی طرف سے کچھ کفر کچھ ایمان کا کیسے قبول کر لیں گے ان کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہمیں سر تا پا صاحب ایمان بننا پڑے گا اور صحابہ والا طرز زندگی اختیار کرنا پڑے گا۔ تاریخ اٹھا کر دیکھئے تمام صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ وہ عبادت و ریاضت میں بھی ممتاز تھے، بننا ہونے کی حیثیت سے بھی بے مثال تھے، باپ ہونے کی حیثیت سے بھی قابل تعریف تھے اور پردی ہونے کی حیثیت سے بھی ان کا اپنا مخصوص کردار تھا، زندگی کے کسی بھی رخ پر نظر ڈالو صحابہ کرام کی زندگی ہر اعتبار سے ممتاز اور بے مثال نظر آئے گی۔ ہمارا اور بیشتر مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان کی زندگی کا کوئی ایک پہلو قابل تعریف ہوتا ہے اور دوسرے پہلو اپنے اندر جھول رکھتے ہیں جو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہماری نمازیں اور ہماری عبادتیں مکمل نہیں ہیں اور قابل قبول بھی نہیں ہیں۔ اگر اللہ ہماری عبادات کو قبول کر لے تو یہ محض ان کا فضل و کرم ہے۔

آپ کو مسلم ہیں اور جو لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوتے ہیں وہ اسلام کے ایک ایک رکن کو اہمیت دیتے ہیں کیوں کہ یہ دولت دین اپنی چاہت اور اپنی جدوجہد سے حاصل ہوتی ہے وہ موروٹی مسلمان کی طرح ناقہ نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ دین اسلام کے ایک ایک جزو عمل کر کے اپنے رب کی خوشنودی کے حق دار بن جائیں گے، آپ کا یہ جذبہ کہ آپ کے تمام خاندان والے اسلام قبول کر لیں یقیناً ایک قابل قدر جذبہ ہے، اللہ آپ کو سارے پرہیزگار دین

نمازیوں کا حال یہ ہے کہ ان کے غلط رویوں کی وجہ سے پورے محلے کا ناک میں دم رہتا ہے اور اللہ کے بندوں کو سزا کر اور انہیں خون کے آنسو رلا کر پانچوں وقت مسجد کی پہلی صف میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔

آپ مسلمانوں کے گھر والوں میں جھانک کر دیکھئے کہ ہر گھر میدان کر بلا محسوس ہوگا، آپ محسوس کریں گے کہ ظالم و مظلوم کی وہ جنگ جو میدان کر بلا کر بلا میں ہوئی تھی وہ ابھی تک جاری ہے۔ ہر گھر میں آپ کو ایک حسین نظر آئے گا جو بڑی بڑی دلخیزیاں میں ہوگا اور اس کے ساتھ وہی نا انصافی ہو رہی ہوگی جس طرح کی نا انصافی چودہ سو برس پہلے خاندان نبوت کے ساتھ بڑی بڑی ذہن رکھنے والوں نے کی تھی، کتنے ہی گھر والوں میں پانچوں وقت کی نماز پڑھنے والے معصوم لوگ تر کے اور دراشت کا ذکر کر رہی آگ بگول ہو جاتے ہیں، کیوں کہ ترکہ اور دراشت کے احکامات پر عمل کرتے وقت ان کو اپنا حصہ کم ہوتا نظر آتا ہے، گھر گھر کا حال یہ ہے کہ بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ نا انصافی ہو رہی ہے اور پانچوں وقت کی نماز پڑھنے والے لوگ قرآن حکیم کی ہدایات کی حکم بخلاف روزی کر کے اپنی بہنوں یا اپنے کمزور بھائیوں کا حصہ ہڑپ کر رہے ہیں، یہ سب کیا ہے؟ اس سب ہی کو بے دینی اور کراہی کہتے ہیں اور اس طرح کی بے دینی اور کراہی میں مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ مبتلا ہے۔

ایک قابل غور بات یہ بھی ہے کہ جب قرآن حکیم میں یہ فرمایا گیا ہے کہ نماز برائیوں سے اور خش کاموں سے محفوظ رکھتی ہے تو پھر نماز پڑھنے والوں کی اکثریت برائیوں اور خرابیوں میں کیوں مبتلا ہے؟

اس کا مٹی بر حقیقت جواب یہ ہے کہ بے شمار نمازیوں کی نماز بھی نہیں ہوتی اور جب وہ نماز نہیں ہوتی تو اس کے اثرات ہی مرتب نہیں ہوتے۔ نماز جب سچ سچ کی نماز ہوتی ہے تو اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ نمازی کی برائیوں سے نافرمانیوں سے اور بے کرداروں سے بچاتی ہے۔ نماز اس لئے بھی بے اثر ہوتی ہے کہ نمازی حلال و حرام کی تیز سے لاپرواہ ہوتے ہیں، نماز اس لئے بھی مے اثر رہتی ہے کہ نمازی طہارت ظاہری اور باطنی سے نااہل ہوتے ہیں اور نماز اس لئے بھی بے اثر ہوتی ہے کہ نمازی کی نیت صاف ستھری نہیں ہوتی وہ عادتاً نماز پڑھتے ہیں عبادتاً نہیں۔

قرآن حکیم کا اپنا فرمان حق ہے جو لوگ حلال روزی سے خریدنا

کو اہمیت دیں گے۔

چاند کے جھگڑوں سے پریشانی

سوال از ————— زبیر احمد اعظمی

”طلسماتی دنیا“ کے زیریں اور افاق سے روحانی عملیات کے بارے میں حیرت انگیز معلومات حاصل ہوئیں، علم فلکیات کے بارے میں بھی جان کاری حاصل ہوئی، درحقیقت یہ اپنی نوعیت کا پہلا رسالہ ہے جو اتنی قیمتی معلومات فراہم کر رہا ہے کہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بھی وہ معلومات دوسرے عاملوں سے نہیں حاصل ہو سکتیں، اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقی کی راہ پر گامزن کرے، دراصل خط لکھنے کا انشاء ہے کہ آج کل چاند کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا ناممکن ہے کہ ابھی رمضان کا چاند کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ ۲۹ کا ہوا ہے یا ۳۰ کا لیکن ۳۰ کے حساب سے ۱۳ تاریخ کو چاند میں گرہن اور بھی صبح کو جبکہ تجربہ کار لوگوں کا کہنا ہے کہ چاند میں گرہن ۱۴ تاریخ کو لگتا ہے اور بجے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اور آپ کی کیا تحقیق ہے ذکر کریں۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کب لگتا ہے کیا اس کے اصول اور قاعدے بھی ہیں کہ جس کو پہلے ہی معلوم کیا جاسکے کہ گرہن کس تاریخ کو لگے گا، کون سا چاند صومرا رمضان اور عید کا ۲۹ کا ہوگا یا ۳۰ کا، اس کے بھی کوئی قاعدہ ہے اور اصول ہوں تو ذکر کریں تاکہ قارئین کی جانکاری میں اضافہ ہو۔ امید ہے کہ آپ چاند اور سورج کے متعلق ایک نافع مضمون شائع کریں گے۔

جواب

چاند کے سلسلے میں جو اختلافات ہوتے ہیں ان اختلاف سے اس امت کی اور بالخصوص علماء دین کی شجیدگی پامال ہوتی ہے اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ ماہ رمضان اور ماہ شوال کے چاند کا اختلاف تو اب ہر سال ہونے لگا ہے اور اس اختلاف کو ختم کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش علماء کی طرف سے نہیں ہو رہی ہے، اس سال بھی ماہ رمضان کے چاند میں اختلاف تھا اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ماہ مبارک کے چاند کا ۲۹ چاند اس وقت تسلیم کیا گیا جب ماہ مبارک کا آخری عشرہ شروع ہو گیا تھا، اس طرح آخری عشرہ کی وہ طاق راتیں جو امت کے لئے عظیم نعمت ہوا کرتی

اسلام کی دولت سے محروم کر دیں گے۔ آپ نے دین اسلام کیا سوچ کر قبول کیا اگر اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے تو اس کو ہم طلسماتی دنیا میں شائع کر دیں گے تاکہ اسلام پسند غیر مسلمین کے لئے آپ کی تحریر سبق آموزی کا ذریعہ بن سکے۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ کو بھول جانے کی بیماری ہے اور اکثر آپ اتھیتا پڑھ کر بھول جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک بات یاد رکھیں کہ اگر آپ کا دل یہ کہتا ہے کہ آپ نے اتھیتا پڑھ لی ہے تو آپ کی نماز ہو جاتی ہے اس لئے قعدہ آخر میں صرف بیٹھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے، بشرطیکہ آپ نماز سے اپنے ارادے اور مرض سے خارج ہو جائیں اور اگر آپ کا دل یہ گواہی دے کہ آپ نے اتھیتا پڑھ لی ہے تو پھر وہم کا شکار نہ ہوں اور دل کی گواہی کو کافی سمجھیں۔ کہہ دوں گی سب سے بڑا ہرہ اور دل ہی سب سے بڑا مفتی ہے تاہم روڈانہ سورۃ الم نشرحت سات مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے اگر آپ صبح کو خالی پیٹ یہ پانی پیئیں گے تو آپ کی قوت حافظہ بڑھ جائے گی اور یادداشت کی کمی کی شکایت چند ماہ میں دور ہو جائے گی۔

آپ طلسماتی دنیا کی قدر کرتے ہیں اور آپ نے دعا دی ہے کہ طلسماتی دنیا تاقیامت اپنی روشنی پھیلاتا رہے اس پر ہم آپ کے مشکور ہیں اور ہم بھی آپ کو یہ دعا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کے معاملہ میں آپ کو مزید استحکام عطا کرے آپ کی دینی معلومات میں اضافہ کر کے آپ کو قرآن پڑھنے کی اور اسے سمجھنے کی صلاحیتوں سے نوازے اور آپ کو خدمتِ خلق کی بھی توفیق عطا کرے تاکہ آپ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا سہارا بنے سر بندھوا لیں اور دین و دنیا کے ثواب سے مکمل طور پر بہرہ ور ہو جائیں۔

ایک وظیفہ بطور خاص آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد ۱۳۱ مرتبہ ”یسا سلام“ نماز ظہر کے بعد ۳۵ مرتبہ ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ اور نماز مغرب کے بعد ”يَا مُغْنِي“ تین سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ نے ابھی تک اپنا نام تبدیل نہیں کیا، نام بھی اپنی جگہ ایک اہمیت رکھتا ہے۔ جب آپ نے دین اسلام کو قبول کر لی لیا ہے تو نام بھی ایسا رکھیں جو دین اسلام کی نظروں میں پسندیدہ ہو اچھے نام سے بھی انسان کی ایک پہچان ہوتی ہے۔

امید ہے کہ اس بارے میں غور و فکر کریں گے اور ہمارے مشورے

تھیں اختلاف کی نذر ہو گئیں، چاند کا اختلاف کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے کہ جس کو کل نہیں کیا جاسکتا بلکہ علماء دین کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی پیچیدہ کوشش مکمل میں نہیں آتی اور رویت ہلال کینی اس درجہ آرام طلب ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کرتی۔

چاند کے سلسلے میں اکابرین نے شہادت کے جو اصول طے کئے تھے ان کا بھی قتل عام ہو کر رہ گیا ہے، آج اپنے مدارس کے علماء اور مفتیان بھی ان اصولوں کی جوان کے بدوں نے قائم کئے تھے پر پچھے اڑاتے نظر آتے ہیں، اکابرین نے شہادت اور خبر دونوں کو ایک دوسرے سے مختلف قرار دیا تھا، شہادت اس کو کہتے ہیں جو قاضی کے دروہ بیان کی جائے اور خبر اپنے گھر سے بیٹھ کر بذریعہ فون اور بذریعہ ٹیکسٹ میسج وغیرہ دی جاسکتی ہے، دنیا کے کسی بھی مقدمہ میں جبر کی کوئی اہمیت نہیں ہے، مثلاً اگر کسی مقدمہ میں ملک کا وزیراعظم گواہ ہو تو اس کی گواہی فون پر معتبر نہیں ہوگی، بعد اسی طرح دینی قضیات میں بھی گواہ قاضی کے دروہ آکر گواہی دے گا تب اس کی گواہی کا اعتبار ہوگا، گواہی دینے والا اپنی ذات کے اعتبار سے کتنا بھی معظم اور کتنا بھی صادق القول ہو اس کی گواہی اسی وقت قابل اعتبار ہوگی جب وہ قاضی کی موجودگی میں آکر گواہی پیش کرے، افسوس کی بات ہے کہ آج کل علماء نے اس احتیاط کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا ہے اور عوام کو اپنے سروں پر چڑھا لیا ہے، اس لئے ماہ مبارک میں ۲۹ کے چاند کی خبریں عصر کے بعد ہی شروع ہو جاتی ہیں۔

اکابرین نے خبر کے مقابلے میں شہادت کو جو اہمیت دی تھی وہ بے وجہ نہیں دی تھی، گواہی دینے والے کو جب سفر کر کے ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانا پڑتا تھا تو اس کو بھی کچھ زحمت اٹھانی پڑتی تھی اور کچھ مصائب بھی برداشت کرنے پڑتے تھے، اس لئے گواہی دینے والے جھوٹی گواہی کے چکر میں نہیں پڑتے تھے اور اس زمانہ کے قاضی بھی بہت سخت اور اللہ سے ڈرنے والے ہوتے تھے، وہ گواہی دینے والے کو مسائل میں الجھنے کی کوشش کرتے تھے اور سوالات پر سوالات اس لئے کرتے تھے تاکہ اگر وہ جھوٹ بول رہا ہو تو ڈر جائے، مثلاً اس سے پوچھا جاتا تھا کہ تم نے چاند کس وقت دیکھا، اس وقت کیا بجا تھا تمہارے شہر میں ایر تھا یا نہیں تھا، تم جانتے ہو کہ جھوٹی گواہی دینے والے کی نمازیں اور روزے

برباد ہو جاتے ہیں اور اس کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور جھوٹی گواہی دینے والے پر اللہ اور اس کے رسول کی لعنت ہوتی ہے اور تم جانتے ہو کہ تمہاری گواہی کی وجہ سے اگر چاند ہونے کا اعلان کر دیا گیا تو اس کی ذمہ داری اور کروڑوں انسانوں کے روزوں کی ذمہ داری تمہاری گردن پر آجائے گی وغیرہ، اس طرح کے سوالوں کی موجودگی سے گواہی دینے والوں کے چہرے کے جو بھی تاثرات ہوتے تھے قاضی ان سے بھی بچا اور جھوٹ کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا تھا اور آج کے دور کا حال یہ ہے کہ چاند کی خبر پہنچانے والے فون اٹھا کر یہ اطلاع دیدیتے ہیں کہ ہم نے چاند دیکھ لیا ہے اور ہمارے علماء اتنی سی بات پر مطمئن ہو کر خوش بھی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایک دم چاند کا اعلان کر دیتے ہیں ۲۰۰۰ میں چاند کی خبر یقیناً ہوا تو آپا سے پہلی میں اور پھر اس خبر احاد کو خبر متواتر بنانے کے لئے بعض علماء نے عجیب عجیب ذرائع سے رچائے تھے، ان ذرائعوں سے یہ پتہ چلتا تھا کہ اب خوف خداوندی دشنام سے رخصت ہو چکا ہے۔

آج کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ بالخصوص ان مسلمانوں کا جو رمضان کے روزے نہیں رکھتے ہیں انہیں ۲۹ کا چاند چاہئے، ۲۹ ویں روزے کو نذر کے بعد ہی سے چاند کی خبر شروع کر دیتے ہیں اور پھر شہر دل کے یہ روزہ سے محروم لوگ عید کا چاند عصر کے بعد سے تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ایک آواز یہ شور مچاتے ہیں کہ بعد از شہر دل سے آج کا چاند ہو گیا، رویت ہلال کینی کے وہ مہبران جو ”مفقود الخیر“ کی حیثیت سے لاپرواہی سے ہیں ان کی بھی اچانک تالیف ہو جاتی ہے اور وہ بھی ان غیر حیدہ مسلمانوں کی تائید کر دیتے ہیں کیونکہ انہیں بھی مزید ایک روزہ رکھنا اچھا نہیں لگتا، ایک زمانہ میں ماہ مبارک کا آخری دن عید کا دن ہوتا تھا اور مہمان گرامی کے رخصت ہونے کا افسوس ہر مسلمان کو ہوا کرتا تھا، آج کے مسلمانوں کا بس نہیں چلتا کہ عید کا چاند ۲۸ ویں روزے ہی کو نظر آجائے، غیر مسلم حضرات مسلمانوں کی ان حرکات کی وجہ سے یہ اندازہ کرتے ہیں کہ مسلمان اس ماہ مبارک سے کس درجہ پریشان تھے اور کس درجہ اس میں غم و غصہ کرتے تھے۔

اس سال ایسے مسلمانوں کی ہنرمندی دیکھئے کہ ماہ مبارک کا چاند ۳۰ کا تسلیم کیا اور جب ماہ مبارک کا آخری عشرہ شروع ہوا تو اس چاند میں اختلاف ڈال کر اس کو ۲۹ کا ثابت کر دیا، اس سے طاق راتوں کا سلسلہ

منکھوک ہو گیا، اس طرح کی بار بار کی حرکتوں کے باوجود علماء دین اپنی

ذمہ داری کو کچھ بھروسہ نہیں کرتے اور وہ چاند کے معاملہ میں جنوں کے توں
ہر سال غیر محتاط نظر آتے ہیں، ”علم فلکیات“ کی رو سے چاند گرہن ہر ۱۸
چاند کی ۱۳ تاریخ کو ہوتا ہے، کبھی اتفاقاً ۱۳ تاریخ کو ہو جاتا ہے لیکن
۱۳ تاریخ میں جب بھی ہوتا ہے تو یہ ۱۳ تاریخ تک اس کے اثرات
رہتے ہیں، چنانچہ ۲۰۰۲ء میں ۲۳ مئی کو چاند گرہن ہوگا اور اس دن رجب
الاول کی ۱۳ تاریخ ہوگی، یہ گرہن رات ۱۲ بج کر ۱۹ منٹ پر شروع ہوگا،
چاند کی ۱۴ ہوگی، مئی کی ۴ اور چند منٹ کے بعد مئی کی ۵ تاریخ
ہو جائے گی۔

آج سے چودہ سو برس پہلے سرکارِ دو عالم B نے فرمایا تھا کہ ذی
الحجہ کا مہینہ اور ماہ مبارک کا مہینہ ایک سال میں دونوں کامل اور ایک سال
دونوں ناقص نہیں ہوتے، اس ارشاد کے پیش نظر جب ہم نے کئی سالوں
کے کلکٹر چیک کئے تو ہم نے سرکارِ دو عالم کے ارشاد کو پیش بردِ حقیقت مانا،
آپ دیکھ لیں کہ اس سال ۲۰۱۹ء میں ذی الحجہ کا مہینہ ۲۹ دن کا ہے اس
حساب سے رمضان کا مہینہ پورے ۳۰ دن کا ہے لیکن رمضان آئے گا تو
اس امت میں جو محبت محمدی کے پویدار ہیں زبردست اختلاف پڑ جائے
گا اور کچھ کے قسم کے قسم کے مسلمان ۲۹ ویں روزے کو چاند ہونے کا نفاذ
بجاء دیں گے۔

ملک اور بیرون ملک سے چھپنے والی سینکڑوں جہتوں میں اسی
”علم فلک“ کا سہارا لے کر ایک سال پہلے ہی بتا دیا جاتا ہے کہ چاند اور
سورج گرہن کب ہوں گے، یہ کوئی علم غیب نہیں ہے، یہ علم ایک ایسی
چیز ہے جس کا سہارا لے کر آنے والی خبروں کی پیشین گوئی کی جاسکتی ہے،
حکیم شخص دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے جگر میں کی خرابی ہے؟ ڈاکٹر
کسی عورت کا پیشاب ٹیسٹ کر کے یہ بتا سکتے ہیں کہ عورت حاملہ ہے،
مانسون دیکھ کر ریڈیو پر یہ خبر ایک دن پہلے آ جاتی ہے کہ کل کس کس شہر میں
بارش ہوگی اور کہاں صرف چھینے پڑیں گے، یہ سب کچھ علم غیب نہیں ہے،
جو علم حواسِ خمسہ یا کسی آلے کے ذریعہ حاصل ہو وہ علم غیب نہیں ہوتا، اسی
طرح اگر علومِ فلکیات کا سہارا لے کر جہتوں کی مرتب کرنے والے پہلے ہی
یہ بتا دیں کہ کب چاند گرہن ہوگا اور کب سورج گرہن ہوگی کوئی علم غیب
نہیں ہے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ہمارے علماء ان علوم کی سیرِ مخالفت
کرتے ہیں اور ان باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، حالانکہ یہ علماء ان تمام
کیلنڈروں سے استفادہ کرتے ہیں جو چھ ماہ پہلے ہی مرتب ہو جاتے
ہیں، سائنس کے اس دور میں جب ساری دنیا نے علم اعداد اور علم نجوم کی
حقیقت کو مان لیا ہے اور یہ علوم براہِ راست دین اسلام سے نکراتے بھی
نہیں بلکہ دین اسلام کی حقانیت کو ثابت کرتے ہیں پھر ان علوم کی مخالفت
کرتا اپنی تو بین و تدبیر کرانے کے برابر ہے، چاند اور سورج کا جو نظام
ہے اس کا طے شدہ ہونا قرآن سے ثابت ہے، اللہ خود فرماتا ہے کہ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ اللہ نے چاند اور سورج کو ایک حساب
سے چلا رکھا ہے، جب نظامِ شمسی کا اندازہ پہلے ہی سے ہو سکتا ہے تو پھر

تعویذ کے بارے میں غلط فہمی

سوال: ابو محمد سلیم
عرض خدمت یہ ہے کہ ہمارے یہاں کچھ لوگ دعوت کے کام سے
جڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ دارالعلوم دیوبند کے فارغ بھی
ہیں۔ ان سب کا دعویٰ یہ ہے کہ تعویذ لگنے میں ڈالنا شرک ہے اور ایک بار

اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ حرم کی پہلی تاریخ کو جودن
ہوتا ہے وہی دن غمِ شوال کو ہوتا ہے، اس حساب سے غمِ حرم پیر کے دن
پڑ رہا ہے اور غمِ شوال مئی کے دن پڑ رہا ہے لیکن کوئی اصول اور کوئی بھی
قاعدہ اس امت پر اثر انداز نہیں ہوتا، جبکہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ نظام
شمسی کی طرح نظامِ قمری بھی ایک سچے تسلسلے انداز سے چلتا ہے وہ بھی کوئی
اٹل غلط نہیں ہوتا، اب رہا چاند دیکھنے والا معاملہ تو چاند تو خواہ تقیبنی طور پر
معلوم بھی ہو فلاں دن دکھائی دے گا تب بھی سنت یہ ہے کہ مسلمان
چاند دیکھے اور دعا مانگے، مثلاً کسی بھی مہینے کا ۳۰ کا چاند تقیبنی ہے لیکن
بزرگوں کی عادت تھی کہ چاند دیکھتے تھے اور اس طرح کی دعائیں کیا
کرتے تھے کہ اللہ جس طرح یہ چاند آہستہ آہستہ بڑھے گا اور کامل ہوگا اسی
طرح تو ہمارے دقار اور ہمارے روزگار کو آہستہ آہستہ بڑھا دے اور کامل
کر دے، ہمارے خیال میں اب وقت آ رہا ہے کہ ہم ان دنیاوی علوم سے
استفادہ کریں جو ہمارے دین سے براہِ راست متصادم نہ ہوں تاکہ یہ
امت، یہ علماء امت مزید رسوائی اور جگ بھائی کا نشانہ نہ بنیں۔

پاتے اور باہر نکلنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔

تاریخ اسلام یہ بتاتی ہے کہ دیہات کے کچھ لوگ جنہیں اعرابی کہا جاتا تھا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اسلام کو سمجھ کر ایمان لانے کی خواہش رکھتے تھے، ان میں سے ایک دیہاتی نے گلے میں ایک تعویذ بھی لٹکا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں تعویذوں کا جن موجد تھا لیکن ان تعویذوں میں لات وعزہ جیسے بتوں کا نام درج ہوتا تھا اور اسلام سے پہلے ان ہی بتوں سے استعانت طلب کرنے کا رواج تھا جو یقیناً شرک تھا۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کو مستعان سمجھنا لاریب ایک شرک ہے، ایک گمراہی ہے اور توحید و سنت کے منافی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یقین کے ساتھ کہ اس تعویذ میں غیر اللہ سے مدد طلب کی گئی ہوگی آپؐ نے اس تعویذ کو اس کے گلے سے اتر دیا کہ پھینک دیا اور ان لوگوں کا یہ یقین بنانے کی کوشش کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی مستعان بھی نہیں۔ اس واقعہ کو بطور استعمال کر کے ان تعویذوں کی بھی مخالفت کرنا جو کلام الہی اور اسما حسنی پر مشتمل ہوں ایک طرح کی دھاندلی بازی ہے اور کلام الہی اور اسما حسنی کے ساتھ ساتھ توحید و سنت کی بھی توہین کرنے کے مترادف ہے۔ معذرت کے ساتھ یہ عرض ہے کہ اس طرح کے مخالفین تعویذ کو خواہ وہ کتنے بھی صاحبِ بدِ اقدار ہوں کیوں نہ ہوں، جو علم و عقل سلیم سے اور عقل سلیم سے پوری طرح محروم ہوتے ہیں، لیکن خود کو بزرگ اور مدبرین سمجھنے کا خط ان پر پوری طرح سوار ہوتا ہے اور اس دنیا کی سب سے بڑی حماقت سب سے بڑی بے وقوفی یہی ہے کہ انسان خود کو ایک لڑکا ہوتے ہوئے سوکڑا سمجھنے لگے اور کچھ نہ جانتے ہوئے بھی دن دہاڑے ہمدانی کا دعویٰ کرنے لگے اور اندھے کی لاٹھی بن کر ہر طرح گھومنے کی حماقتوں کا مرتکب ہونے لگے۔ دین دار بننا اچھی بات ہے، لیکن خود کو دین دار سمجھ کر باقی دوسرے لوگوں کو بے دین سمجھنا صرف جہالت اور جہالت ہے۔ اللہ اس جہالت سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔

ابھی حال ہی میں ہم نے عملیات اکابرین نے شرح کیا ہے جس میں سیکڑوں اکابرین کے مجرب عملیات نقل کئے گئے۔ یہ اکابرین وہ حضرات تھے جن کا تقویٰ، جن کا تدبیر، جن کی پاکیزگی اور عبادت آج کل کے چھٹ بھیدوں سے کہیں زیادہ معتبر تھی۔ اگر تعویذ گڈے شرک ہوتے تو اللہ کے یہ نیک بندے ان تعویذوں کا لین دین کیوں کرتے؟

ایک صحابی کے گلے سے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ کو توڑ کر پھینک دیا تھا۔ ان باتوں کی کیا حقیقت ہے۔ آپؐ بھی تو دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں۔ آپ اس پر روشنی ڈالیں تاکہ لوگ سمجھنے سے محفوظ رہیں۔

جواب

جو لوگ دوت کے کام سے جڑے ہوئے ہیں وہ سب مخلص تو ہیں لیکن ان میں کی اکثر علم صحیح سے محروم ہے اور علم بشرطیکہ وہ عقل سلیم سے وابستہ ہوں انسان کی صحیح رہنمائی کرتا ہے اور انسان کو گمراہ ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ یاد رکھیں اور علم محض بھی بہر صورت مفید ثابت نہیں ہوتا۔ اگر علم عقل سے ہم آہنگ نہ ہو تو وہ انسان کے لئے ترقی ثابت نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی اس طرح نقصان پہنچاتا ہے، جس طرح زہر انسان کو نقصان پہنچاتا ہے اور موت سے ہمکنار کر دیتا ہے اور نئی عقل بھی انسان کے لئے مضری ثابت ہوتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عقل حیار ہے، سو ہمیں بدل لینی ہے۔ عقل ہی تاویلات کے دردناکوں کو کھولنے کا سبب بنتی ہے اور عقل ہی انسان کو گمراہی کے آخری کناروں تک پہنچا دیتی ہے۔ علم اور عقل کا دونوں ہی مفید ہیں، لیکن یہ دونوں اگر ایک دوسرے ہمکنار ہو کر نہ چلیں تو نت نئے طریقوں سے گمراہی اور مصلحت کے راستے کھولنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ وہ صاحب علم جو عقل سلیم سے محروم ہوں اسے اچھے کارناموں کی امید نہیں کی جاسکتی اور وہ مدبرین جو علم صحیح سے محروم ہوں ان سے بھی اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ کیا کوپار لگانے کا کارنامہ انجام دیں گے۔ بے علمی اگر انسان کو فرعون بناتی ہے تو بے عقلی بھی انسان کو ادھر ادھر بھٹکانی ہے اور انسان خوش فہمی کے مرض لاعلاج میں مبتلا ہو کر اپنی روحانیت کو فنا کرنے کا خود ہی ذمہ دار بن جاتا ہے اور اس کا اندرون خود کشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ہم متعدد مرتبہ طلسماتی دنیا میں یہ لکھ چکے ہیں کہ جن تعویذوں میں کلام الہی اور اسما حسنی سے استمداد طلب کی گئی ہو وہ بزرگ بزرگ توحید باری تعالیٰ سے متصادم نہیں ہوتے۔ کلام الہی اور اسما حسنی کو شرک بتانا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو توحید و سنت کے صحیح مفہوم سے ناواقف ہیں۔ یہ لوگ کنوئیں کے ان مینڈکوں کی طرح ہیں جو کنوئیں کی چہار دیواری سے آگے تک نہ دیکھ سکتے ہیں اور انہیں ان کی نظریں خدا کی بنائی ہوئی اس وسیع کائنات کا مشاہدہ کر سکتی ہیں۔ شیطان لعین ایسے ”نیک لوگوں“ کو خوب بھٹاتا ہے اور یہ بے چارے خوش فہمی کے جنگل سے کبھی باہر نہیں نکل

ہمیں موصول ہوا تھا۔ اس سوال و جواب کو ہم دوبارہ نقل کر رہے ہیں۔ آپ تاہید ایڈووکیٹ کا سوال بھی پڑھ لیں اور ہمارا جواب بھی دیکھ لیں۔ انشاء اللہ اسے پڑھ کر آپ خوش ہو جائے گی۔

سوال از: نانایڈیڈو کیٹ
ایک مولوی صاحب کی طرف سے ایک پمغلیٹ شائع کیا گیا ہے جو برائے ایصالِ ثواب تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس پمغلیٹ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ۸۶ء بم اللہ کا بدل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ۸۶ء ہری کرشنا کے اعداد انہیں اور بم اللہ کے اعداد ۱۲۱۸ ہوتے ہیں۔ انہوں نے اعداد کو یونانیوں، یہودیوں اور رافضیوں کی سرائی بتایا ہے اور اس کو کفر تک قرار دیا یہ جانتا ہے۔ یہ پمغلیٹ میں آپ کو بھیج رہی ہوں۔
پمغلیٹ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ۸۶ء

برادران اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن مجید کی ایک مستقل آیت ہے اور سورۃ نمل پارہ ۱۹، آیت ۳۱ میں آیت کا جزء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ۱۱۳ سورتوں (سورۃ توبہ کے علاوہ) کا آغاز بم اللہ الرحمن الرحیم سے فرمایا ہے۔ اس کی تفصیلات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو، بم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے برکتوں سے خالی ہوتا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مراسلات (خط و پیغام) میں بم اللہ لکھوایا۔ بم اللہ کی اہمیت اس لئے ہے کہ یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف اور ذکر و ثناء پر بڑے بیخ و بن اور جامع طریقے پر دلالت کرتی ہے۔ بم اللہ کی دینی اہمیت اور شرعی حیثیت کے باوجود ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے اکثر و بیشتر مسلمان اپنی لاعلمی کی وجہ سے بم اللہ کی جگہ ۸۶ء کا عدد لکھتے ہیں۔ کیا عدد کے ڈالنے کا ثبوت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر اس کی ضرورت کیا ہے؟ حالانکہ قرآن مجید اپنے الفاظ و معانی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کو ہندوؤں میں تبدیل کرنا یقیناً اللہ کے مقدس کلام کی توہین ہے اور ان من گھڑت اعداد کو آجوں کا بدل تصور کرنا قرآن شریف میں تحریف (ردو بدل) کرنا ہے، بلکہ کفر کے مترادف ہے۔

ہمارا تجربہ تو یہ کہتا ہے کہ روحانی علاج کی لائن دعوت و تبلیغ کا موثر ذریعہ ہے، اس لائن کو اگر خدمتِ خلق کی نیت سے جاری رکھا جائے تو لوگ کامِ الہی کی اہمیت سمجھتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور وہی اس دنیا کا نظام چلا رہا ہے، اس کی مرضی کے بغیر نہ ہوا کیں چلتی ہیں، نہ بانوں میں پھول کھلتے ہیں، نہ بادلوں سے پانی برستا ہے، نہ کسی مریض کو مرض سے نجات ملتی ہے۔ تعویذ کرنے والوں کے اگر عقائد درست ہوں تو وہ دوسروں کے عقائد کی صحیح طریقہ سے حرمت کر سکتے ہیں اور انہیں مخالفت و گمراہی سے بچ سکتے ہیں، لیکن جو لوگ تعویذ گنڈوں کی حقیقت سے واقف نہیں ہیں ان کا کام تعویذوں کے خلاف نہ بلکہ کرنا ہے اور خود کو توحید پرست سمجھ کر تعویذوں کے خلاف ایسی دہشت گردی مچانا ہے کہ جس کا کوئی تعلق نہ دین ہدئی سے ہے نہ علم صحیح سے اور نہ عقل سلیم سے۔

وہی ۸۶ء کا غم

سوال از: جمشید خاں
آج کل ہمارے علاقے میں یہ بحث چل رہی ہے کہ علم اعداد کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ علم اعداد کی مخالفت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ اس بات پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ بم اللہ کی بجائے ۸۶ء لکھنا شرعاً ناجائز ہے، ان کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ ۸۶ء بم اللہ کے اعداد انہیں ہیں بلکہ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟
بے شمار لوگوں کو آپ کے جواب کا انتظار ہے گا۔

جواب

اس موضوع پر ہم کئی بار لکھ چکے ہیں۔ جن لوگوں کا مزاج تر چھا ہوتا ہے وہ کچھ بھی ہو حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے، ان سے بحث کرنا یا انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنا زندقہ کی فیتی وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں حق کی تلاش ہوتی ہے، ان ہی لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے اور انہیں صراطِ مستقیم دکھانے کے لئے ہم اپنا قلم اٹھاتے رہے ہیں۔

کچھ ہرمہ پہلے اسی طرح کا ایک سوال ایک پمغلیٹ کے ساتھ

کے اعداد ۸۶ نہیں ہیں؟ ماہنامہ طلسماتی میں مفصل جواب سے ہماری تشفی فرمائیں، نوازش ہوگی۔

جواب

۸۶ پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم علم الاعداد کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو جائے کہ اس علم کی حقیقت کیا ہے اور اس علم کے ذریعہ ہم کتنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ بعض عاقبت نااندیش قسم کے علماء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے۔

شیخ ہے کہ علم اعداد ایک سے لے کر ۹ اعداد تک اپنی وسعت رکھتا ہے، گویا کہ علم اعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ایک ہے اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ ہے۔ باقی دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں ان سے مرکب ہو کر بنتے ہیں، لیکن مفرد اعداد صرف ایک سے ۹ تک ہیں۔

ہم اسے اتفاق نہیں کہتے کہ اسماء حسنیٰ میں حق تعالیٰ کا ایک نام ”اول“ بھی ہے اور حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ”آخر“ بھی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اسماء حسنیٰ سے حق تعالیٰ کے وہ صفاتی نام مراد ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے، جیسے مذکورہ یہ دو نام بھی قرآن حکیم میں مذکور ہیں۔ **هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ**۔ اس بات کو کہیں کہ حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ازل سے ہے، وہ اول ہے۔ اس کے کل اعداد ۳۷ ہیں اور اس کا مفرد عدد ایک ہے۔ جو اعداد میں سب سے پہلا عدد ہے اور حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات گرامی الٰہیت رہے گی، وہ آخر ہے اور اس کے کل اعداد ۸۰ ہیں اور اس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ حق تعالیٰ کے دو ناموں سے علم اعداد کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔ اس کے اسم اول سے ایک اور اس کے اسم آخر سے ۹ بنتا ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی ذات گرامی ازل سے ہے اور الٰہیت رکھتا ہے۔ اسی طرح اس کا نعت کے اختتام تک ایک سے لے کر ۹ تک تمام چیزوں کا احاطہ کئے رکھیں گے اور ان کے مطالبے سے بعض ایسی چیزوں کا انکشاف ہوگا جو کسی علم ظاہر سے ممکن نہیں ہے اور یہی بات قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمائی گئی ہے۔ **وَاحْصِیْ كُلُّ**

حروف تجہی کے اعداد، یونانی، یہودی اور شیمی (رہفشیو کی) سازشوں کا نتیجہ ہے۔ جنہیں کاروباری ملاؤں نے فروغ دیا۔

۸۶، بسم اللہ کا بدل نہیں، بلکہ ہندوؤں کے بھگوان ”ہری کرشنا“ کا نمبر ۸۶ ہے۔ مسلمانوں اور مشن ان اسلام کی ہر قسم کی سازشوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔

خبردار!!

بسم اللہ یا قرآن کی کسی آیت کو نمبر نہیں لکھنا قرآن میں تحریف ہے اور یہ صریح گمراہی ہے۔

ہری کرشنا	ہ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۵	۱	۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۵	۱	۱

ر	ر	ح	م	ا	ن	ا	ح	ی	م
۲۰۰	۳۰۰	۸	۲۰	۱	۵۰	۳	۲۰۰	۲۰۰	۸
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

ابجد کے نمبرات قاعدہ بغدادی سے لئے گئے ہیں۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ف	ق	ر	ش	ص
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۱۰
ث	ب	ت	ث	ج	ذ	ض	ظ	ع	غ
۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	۱۱۰۰	۱۲۰۰

چلو آج سے ہم یہ عہد کریں کہ آئندہ انشاء اللہ بھی ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہ ۸۶ نہیں لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک صحیح اسلامی تعلیمات سے پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حافظ و مولوی خورشید عالم

برائے ایصال ثواب

شیخ محی الدین علیہ الرحمہ و لشادہ رحمہم علیہما الرحمہ

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا ان کا دعویٰ درست ہے؟ اور کیا اعداد قرآن حکیم میں تحریف کرنے کے مترادف ہیں۔ یہ کیا بسم اللہ

سورتوں اور مختلف آیتوں کو پرکھنے کا کام کیا تو ان پر روشنی کی طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ قرآن بے شک اللہ کی کتاب ہے، یہ کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ جب ہم قرآن حکیم کو علم الاعداد کی روشنی میں پرکھتے ہیں تو ایسے ایسے حقائق کھلتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔ ۱۱۴ کے اعداد ۱۹ کے عدد سے جو ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے برابر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

$$\frac{114}{19} = 6$$

یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا استعمال بھی ۱۱۴ ہی ہوا ہے۔ حالانکہ سورہ توبہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ مگر سورہ توبہ پر قرآن حکیم میں بغیر بسم اللہ کے نفل کی گئی ہے۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۳ بنتی ہے جب کہ سورتیں ۱۱۴ ہیں لیکن قرآن حکیم کی ایک سورت سورہ نمل میں بسم اللہ الگ سے نازل کی گئی اور فرمایا گیا کہ **وَأَنذِرْهُمْ أَنِ اسْمِ اللَّهِ الْوَاحِنِ الرَّحِيمِ**۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ ہی ہو گئی اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جس سورت میں یہ بسم اللہ الگ سے نازل ہوئی وہ قرآن حکیم کی انیسویں سورت ہے۔ جو قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کی حقانیت پر دلالت کرتی ہے۔

مزید دیکھئے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ۴ کلمات کا استعمال ہوا ہے۔ نمبر: ایک، دوم، نمبر: ۲۰، اللہ، نمبر: ۳۳، الرحمن، نمبر: ۳، الرحیم۔ یہ تمام کلمات بھی قرآن حکیم میں اتنی بار استعمال ہوئے ہیں کہ یہ سب ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

مثلاً لفظ بسم پورے قرآن میں ۱۹ بار استعمال ہوا ہے اور یہ ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اسم ذات اللہ پورے قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے اور یہ بھی ۱۹ کی تقسیم سے برابر کٹ جاتا ہے، دیکھیں۔

$$\frac{2698}{19} = 142$$

طسعی و غمدۃ اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ قرآن حکیم کی جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات اول ہے وہی آخر ہے، وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات ظاہر بھی ہے اور وہی باطن بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح علم اعداد میں ایک سے لے کر ۹ تک ۹ اعداد اپنی ابتدا اور انتہا کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح دوسرے علوم سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں کچھ علوم ظاہری ہیں اور کچھ علوم باطنی۔ اس دنیا میں انسان کو حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ تقریباً وہ تمام صفات جو حق تعالیٰ کی ہیں کم بیش وہ صفات انسان کی بھی ہیں اور اگر انسان میں حق تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو حدیث پاک میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ **تَخْلُقُوا بِاخْلَاقِ اللَّهِ** تم سے اللہ کے اخلاق بنانا اور اپنے اندر وہی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو جو صفات حق تعالیٰ کی ذات گرامی میں موجود ہیں۔ اس وقت چونکہ ہم ایک خاص موضوع سے متعلق بات کر رہے ہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اجمالاً یہ عرض کریں گے کہ اس دنیا میں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ خفی علوم کا بھی ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کی بھی مخالفت علم اعداد ہی کی طرح کی گئی ہے۔ جب کہ دین و شریعت کسی بھی علم کی یہ حیثیت علم مخالفت نہیں کرتے صرف اس کے جائز و ناجائز پر گفتگو کرتے ہیں، لیکن ہمارے علماء کی اکثریت ایسے تمام علوم کو مسترد کر دیتی ہے جو باقاعدہ اپنا وجود رکھتے ہیں اور اہل دنیا ان علوم سے باقاعدہ استفادہ بھی کر رہے ہیں اور علم اعداد کی حقانیت قرآن حکیم سے بھی ثابت ہوتی ہے لیکن ہم نے گہرائی کے ساتھ کبھی غور و فکر کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ دیکھئے علم اعداد کی ابتدا عدد ایک سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا عدد ۹ پر ہوتی ہے اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۰ بنتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہی مرکب عدد ایک جگہ سورہ مدثر میں استعمال ہوا ہے۔ فرمایا گیا ہے۔ **عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ** اور دوزخ ۱۹ گہراں مقرر ہیں۔ ماہرین علم الاعداد نے جب اس انیس کے عدد پر غور کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے وہ حرف جو کھنکے میں آتے ہیں ان کی تعداد بھی ۱۹ ہی ہے۔ ماہرین علم اعداد نے یہ بات سمجھی ہے کہ وہ بسم اللہ جو قرآن حکیم کی ہر سورت میں پڑھی جاتی ہے وہی قرآن حکیم کو پرکھنے کا ایک پیمانہ ہے۔ اس کے بعد ماہرین علم اعداد نے قرآن حکیم کی مختلف

اسم الرحمن قرآن حکیم میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔

$$\frac{57}{19} = 3$$

اسم الرحیم قرآن حکیم میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔

$$\frac{114}{19} = 6$$

مزید دیکھئے قرآن حکیم کی سب سے پہلی وحی جو وحی اولیٰ میں نازل ہوئی تھی۔ اس وحی میں صرف آیات لے کر حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے، وہ پانچ آیات ہیں۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝
اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
مَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ ۝ اس کے بعد سورہ مدثر نازل ہوئی اور اس کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں۔ اس سورہ کی تیسویں آیت میں فرمایا گیا۔ عَلَّمَ الْقَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یعنی دوز پر مقرر ہیں ۱۹ فرشتے۔ اس کے بعد جب تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر تشریف لائے تو بجائے اس کے کہ سورہ مدثر کی بقیہ ۲۶ آیات لے کر آتے وہ سورہ علق کی بقیہ ۱۳ آیات لے کر تشریف لائے اور اس طرح سورہ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہو گئی۔

قرآن حکیم کی پہلی سورت سورہ علق ہے جو قرآن حکیم کی پہلی سورت ہے، یعنی جو بسم اللہ کے طور پر نازل ہوئی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حروف ۱۹ ہیں۔ قرآن حکیم کی پہلی سورت سورہ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہے۔ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورہ نبأ سے جو ۳۰ ویں س پارہ کی پہلی سورت ہے، سورہ علق ۱۹ ویں نمبر پر ہے۔ اس سورت میں کل کلمات ۷۶ ہیں جو انیس کی تقسیم پر پورے آتے ہیں۔ اگر قرآن حکیم کی آخری سورت سورہ ناس سے الٹی منتی شروع کریں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

سپارے میں ہے وہ قرآن حکیم کی ۲۷ ویں سورت ہے۔ ۲۷ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ پہلی سورت ۲۷ ویں سورت کے مفرد عدد ۹ کو جب برابر برابر رکھتے ہیں تو ۱۹ بنتا ہے، کیا یہ سب محض اتفاق ہے؟ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی ایک حقیقت ہے اور علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقائق اور رموز و نیت ثابت ہوتی ہے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی متعدد سورتوں میں جو حروف مقطعات استعمال ہوتے ہیں وہ سب بھی مختلف انداز سے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

سورہ شوریٰ میں حروف مقطعات حتم عسق کل ۵ حروف ہیں۔ ح، م، ع، س، ق۔ اگر سورہ شوریٰ میں ان پانچوں حروف کا شمار کریں تو ان کی اعداد اس طرح ہے۔

ح	۵۳	حرف
م	۳۰۸	حرف
ع	۹۹	حرف
س	۵۳	حرف
ق	۵۳	حرف

ان حروف کی کل اعداد ۵۴۰ بنتی ہے جو ۱۹ پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح حرف ص قرآن حکیم کی تین سورتوں کے حروف مقطعات میں آیا ہے۔ سورہ اعراف، سورہ مریم، سورہ ص۔ ان تینوں میں حرف ص کی اعداد یہ ہے۔

سورہ اعراف میں حرف ص ۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورہ مریم میں حرف ص ۳۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورہ ص میں حرف ص ۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
ان کی مجموعی تعداد ۱۵۲ بنتی ہے۔ دیکھئے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔

$$\frac{152}{19} = 8$$

سورہ ص اور سورہ ق میں ایک اور حیرتناک حقیقت سامنے آتی ہے وہ یہ کہ سورہ ص میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ اس کے معانی پھیلاؤ کے ہیں۔ یہ حرف سورہ بقرہ میں بھی استعمال ہوا ہے اور قرآن حکیم کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے، لیکن اس کا صحیح تلفظ حرف ص

برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی بے شمار شواہد ایسے ہیں جن سے قرآن حکیم کی حقانیت کے ساتھ ساتھ علم الاعداد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے اور کل کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک باقاعدہ علم ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اگر ہم علم الاعداد کی روشنی میں مطالعہ کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عدد ۹ کی آپ کی زندگی پر چھاپ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی سب سے چھیتی بیوی تھیں ان سے آپ کا نکاح اس وقت ہوا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹ سال تھی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ ۹ سال ۹ مہینے ۹ دن ۹ گھنٹے مقیم رہے اس کے بعد بخمد کا واقعہ پیش آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ ۶۳ کے ۳ اور ۱ کو باہم جوڑیں تو ۹ ہی بنتے ہیں وغیرہ۔

اگر بے جا مخالفت سے کام نہ لے کر تحقیق اور ریسرچ کی بات کی جائے تو یہی اعتراف ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی بھی ایک حقیقت ہے اور اس کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اسی طرح جب ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ علم الاعداد کی روشنی میں کرتے ہیں تو ہمیں ان کی زندگی آئینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھول نظر نہیں آتا۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے اس علم کی مخالفت کرتے ہیں دراصل وہ اس علم کی حقیقت سے نااہل ہیں اور انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جس چیز سے یہ انسان نااہل ہوتا ہے اس کی مخالفت شروع کر دیتا ہے۔

مقدمہ عمری اور فارسی کی کتابوں میں جو حاشیہ ہوتا ہے وہاں حاشیہ کے ختم پر ۱۲ تحریر کر دیا جاتا ہے۔ یعنی کہ حاشیہ یہاں ختم ہے، یہ حاشیے کی حد ہے۔ اور بابِ قلم حد لکھنے کے بجائے ۱۲ لکھ دیا کرتے تھے۔ علم الاعداد میں ح کے آٹھ ہوتے ہیں اور د کے ۴، دونوں کا ٹوٹل ۱۲ ہوتا ہے۔ مراد ہوتی تھی حد۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم حاشیہ نگار علم الاعداد کے قائل تھے۔ اب کسی کا کہنا کہ یہ اعداد رافضیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں اور مشرکوں کی سازش کی بنا پر رائج کئے جا رہے ہیں، محض ایک کوری جہالت اور محض ایک حماقت فاش ہے اور اس بات کی کھلی علامت ہے کہ بولنے والا تاریخ اور حقائق سے بالکل نااہل ہے۔

ہرے کرشنا ہندی زبان میں ॐ हरे हरے کرشنا لکھا جاتا

سے نہیں، حرف س ہے۔ لیکن سورہ اعراف میں جب یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو اس کو حرف ص سے لکھا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا صحیح تلفظ ہی سے ہے تو حرف ص کے اوپر اس بنا دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر بسططہ کو حرف س ہی سے لکھ دیتے تو سورہ اعراف میں ایک ص کم ہو جاتا اور پھر اس کی مجموعی تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم نہ ہوتی۔ اسی طرح سورہ ق کی تلاوت کریں، اس سورت میں حق تعالیٰ نے قوم لوط کا ذکر اخوان لوط کے ساتھ کیا ہے جب کہ قرآن حکیم میں تقریباً ۱۲ جگہوں پر یہ ذکر قوم لوط کے ساتھ ہی ہے اور تاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بیٹا نہیں تھا اور سورہ ق میں اخوان لوط بول کر حق تعالیٰ نے قوم لوط ہی مراد لی ہے، لیکن اگر سورہ ق میں اخوان لوط کے بجائے قوم لوط کا لفظ استعمال ہوتا تو ایک ق کی تعداد بڑھ جاتی اور پھر ۱۹ کی تقسیم پر برابر نہ ہوتی۔ جسے شک ہے موزونیت جبرِ حاکم ہے اور اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ یہ کلام ہے شک کا کام لگتی ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ موزونیت ممکن ہی نہیں ہے۔

سورہ اعراف حروف مقطعات السمحن سے شروع ہوتی ہے۔ ان چاروں حروف مقطعات الف، ل، م، ص، کی اس سورت میں تعداد اس طرح ہے۔

الف	۱۱۶۵
ل	۱۵۲۳
م	۲۵۷۲
ص	۹۸
ٹوٹل	۵۳۵۸

اور یہ تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم ہو جاتی ہے، دیکھئے۔

$$\begin{array}{r} ۱۹ \times ۲۸۱ = ۵۳۳۸ \\ ۲۸ \\ \hline ۱۵۵ \\ \hline ۱۵۲ \\ \hline ۲۸ \\ \hline ۲۸ \\ \hline \times \end{array}$$

سورہ یٰسین میں حروف مقطعات کی اور س کی مجموعی تعداد ۲۸۵ ہے اور یہ ۱۹ سے برابر تقسیم ہو جاتی ہے۔

سورہ ط میں حرف ط اور د کی مجموعی تعداد ۳۳۴ ہے اور یہ ۱۹ سے

شروع میں آتا ہے تو قابل احترام نہیں ہوتا۔ ب۔ شروع میں بھی ہے اور بدی کے شروع میں بھی لیکن۔ اور بدی ایک دوسرے کے ضد ہیں۔ اسی طرح دین اسلام میں نسبت کی بھی ایک حقیقت ہے، کسی مسلمان کے بچے سے اینٹ لاکر اگر شراب خانہ کی دیوار میں نصب ہو جائے تو وہ مسلمان کے بچے کی ہونے کے باوجود مردود ہو کر رہ جاتی ہے اور اگر کسی ہندو کے بچے سے اینٹ لاکر کسی مسجد کی دیوار میں لگ جائے تو وہ مسجد کی نسبت کی وجہ سے قابل احترام ہو جاتی ہے۔ جب کوئی شخص ۸۶ء لکھ کر اس کی نسبت، بسم اللہ کی طرف کرتا ہے تو اس کو گناہ گار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ۸۶ء کی نسبت اگر کسی رے گلے کی طرف ہو تو اس کو قابل احترام نہیں مانتے لیکن ۸۶ء کی نیت اگر کسی ایتھے گلے کی طرف ہو تو اس نسبت کو باعث برکت سمجھنا ہرگز ہرگز گناہ نہیں ہے۔

صاحب پمغلیٹ نے اعداد کو بالکل ہی ناجائز قرار دے کر لاکھوں علماء کی توہین کی ہے جسے حکیم الامت حضرت مولانا شرف علی تھانوی، علامہ انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا مایاں صاحب دیوبندی جیسے اکابرین نے تعویذوں میں اعداد کا استعمال کیا ہے۔ ہر لوگ صاحب پمغلیٹ سے زیادہ متقی، پرہیز گار اور علوم شریعت کے ماننے والے تھے۔ اگر انہوں نے اعداد کو قرآن حکیم میں تحریف کا وسیعہ دیا ہوتا تو یہ لوگ اپنے قلم سے کوئی تعویذ عددی لکھنے کے مرتکب نہ ہوتے۔ سچ یہ ہے کہ آج کے چھٹ بھیسے اپنی بساط سے زیادہ زبان چلا رہے ہیں اور کچھ بھی لکھتے وقت اپنی اوقات کو بھول جاتے ہیں۔ صاحب پمغلیٹ سے ہم پوچھتے ہیں کہ جب اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے تو انہوں نے قاعدہ بغدادی ہی سے اعداد نکال کر بسم اللہ کے اعداد کیوں نکالے ہیں؟ جب یہ ایک طرح کی تحریف ہے تو اس تحریف کو انہوں نے خود شجر ممنوعہ کیوں نہیں سمجھا؟ جو علم وہ دوسروں کے لئے غلط سمجھتے ہیں اس کا استعمال ان کے لئے کیوں کر جائز ہو سکتا ہے۔ صاحب پمغلیٹ نے اپنے پمغلیٹ کے شروع میں یہ لکھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے تو وہ برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ صاحب پمغلیٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں مراد بسم اللہ پڑھنے سے ہے، بسم اللہ لکھنے سے نہیں ہے۔ کسی بھی کام کی ابتدا بسم اللہ سے کرنی چاہئے اور لکھنے کی اگر نوبت آئے تو

ہے۔ ہرے کرشنا कृष्ण ह्रस्व نہیں لکھا جاتا۔ لیکن انہوں نے ہرے کرشنا کو ہرے کرشنا اس لئے لکھا ہے کہ اس کے اعداد ۶۷۷ کے بجائے ۷۸۶ ہو جائیں۔ صاحب پمغلیٹ نے یہ لکھ کر کہ انہوں نے حروف کے اعداد قاعدہ بغدادی سے نقل کئے ہیں، اپنے علم کی حقیقت کھل دی ہے۔ اگر وہ دیانت دار ہوتے تو اس بارے میں قلم اٹھانے سے پہلے اس فن کی کتابوں کو ٹٹولتے، امت کے کروڑوں لوگوں پر الزام تراشی کرنے کے لئے قاعدہ بغدادی پر قناعت کر لیتا اس بات کی علامت ہے کہ ان کے علم کا جغرافیہ اس سے زیادہ ہے ہی نہیں۔ اگر انہوں نے تفسیر جلالین کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں یہ پڑھنے کو ملتا، مشہور مفسر اور کتبہ عظیم کتابوں کے مصنف علامہ جلال الدین بیہقیؒ نے تفسیر جلالین میں بسم اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے میں سے ادنیٰ کا احتمال ہو تو علماء سلف کی نقل کی وجہ سے اس کے اعداد ۷۸۶ پر انحصار باعث برکت ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علامہ بیہقیؒ جیسے حضرات ہی نے نہیں بلکہ علماء سلف بھی بسم اللہ کی جگہ ۸۶ء لکھنے کو جائز سمجھتے تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ ۸۶ء کی بیماری کا فروغ، شرکوں یا قرآن حکیم میں تحریف کرنے والوں کی پھیلائی ہوئی ہے محض ایک نہت تراشی ہے اور نہت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہوتے ہیں ۷۸۶ نہیں۔ ہر زیر کے ساتھ ہندی زبان میں ماترے کے ساتھ لکھا جاتا ہے، یہ کے ساتھ نہیں۔ جن لوگوں کو ۸۶ء کی نیت کرنی تھی یہ ان کی کارگیری ہے کہ انہوں نے زیر کوئی میں اس لئے بدل دیا تاکہ ۸۰ اعداد کا فائدہ اٹھایا جاسکے، تاہم اگر زور زدستی سے یہ ثابت بھی کر دیا جائے کہ ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہیں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ۸۶ء تو ذبح اللہ کے اعداد بھی ہوتے ہیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لقب تھا، لیکن ۷۸۶ لکھنے والے کی نیت نہ ہرے کرشنا کی ہوتی ہے اور نہ ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بلکہ ان کی نیت تو بسم اللہ کی ہوتی ہے اور اسلام میں عمل سے زیادہ نیت کا دار و مدار ہے۔ صاحب پمغلیٹ کو یہ بھی خبر نہیں کہ دنیا کی تمام تحریریں، تمام اقتباسات اور تمام نام ۲۸ حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔ الف، الف ہی ہے لیکن یہ الف جب اللہ کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام ہوتا ہے اور یہی الف جب ابلیس کے

۷۸۶ پر قناعت کرنا کسی بھی طرح ناجائز نہیں ہے، لکھنے اور پڑھنے میں واضح فرق ہوتا ہے، اس فرق کو نظر انداز کرنا قطعاً غلط ہے۔

آئیے اب بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کا جائزہ لیں جس کے بارے میں آپ نے مفسرین کا یہ اعتراض لکھا ہے کہ ۷۸۶ اعداد ہرے کرشنا کے ہیں اسی لئے ان کا استعمال بجائے بسم اللہ کے ناجائز ہے۔

اس موضوع پر اگرچہ ہم متعدد مرتبہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن قارئین کی تسلی اور آپ کے اطمینان کی خاطر ایک بار پھر ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس گفتگو کے بعد آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ مفسرین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے اور ان کی سوچ و فکر قطعاً غیر اسلامی ہے۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ دینی مسئلے سے لوگ گھنٹوں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہیں اور سنت رسول کی اہمیت پر صبح سے شام تک دلائل پیش کرتے ہیں، حالانکہ ان کا ایک بالشت کا چہرہ سنت رسول سے محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم نے سیکڑوں ایسے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ توحید پر اظہار خیال فرما رہے ہیں اور توحید کے معاملات میں دوہرتے ذکی افس ہیں کہ انہیں سورۃ فاتحہ کے نقش سے بھی اور دیگر تعویذات سے بھی شرک کی بو آتی ہے، لیکن ان ہی کی زبان سے ایسے کلمات بھی بار بار سنا کولتے ہیں کہ مجھے

توفانہ فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے ہوتا ہے اور مجھے توفان فلاں عذرا ہی راس آتی ہے وغیرہ۔ کیا اس طرح کی باتیں خلاف توحید نہیں ہیں، جب کہ غذا اور دوادوں ہی انسان کو فائدہ اس وقت پہنچتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو، اللہ کی مرضی کے بغیر وہ انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور نقصان۔ جو لوگ تعویذوں پر یقین نہیں رکھتے وہ آسانی سے جھوٹے پرغیرہمروارید پر، ڈیکار ایول پر ایمان لے آتے ہیں اور ان چیزوں کی افادیت کے شدت سے قائل ہوتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں افادیت بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر کوئی بھی شخص اس دنیا میں تعویذ کا استعمال یہ سوچ کر کرے کہ اللہ چاہے گا تو مجھے اس تعویذ کی برکت سے شفا ہوگی تو اس میں خلاف توحید کیا بات ہے؟ دنیا کی دوسری چیزیں جب اس نیت کے ساتھ استعمال کی جاسکتی ہیں اور ان کا استعمال کرنا ناجائز ہوتا ہے تو تعویذوں کو اسی نیت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟ وہ تعویذات جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو، بے شک حرام

ہیں لیکن وہ تعویذات جن میں کلام الہی یا اسماء حسنی کے ذریعہ مدد طلب کی گئی ہو ان کو بھی شرک سمجھنا ان ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو بے چارے توحید کی حقیقت سے نااہل ہیں اور جن کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ کلام الہی سے استمداد کرنا بجائے خود اللہ سے استعانت طلب کرنے کے برابر ہے۔

بسم اللہ کے اعداد کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اعداد اور ہندسوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے انہیں ایک بار چار سو بیس کہہ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح آپ سے باہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۳۲۰ کے اعداد کو انہی نہیں ہے، لیکن وہ جس مفہوم میں بولے جاتے ہیں وہ مفہوم اس قدر معروف ہو چکا ہے کہ ان اعداد کو کسی کے لئے استعمال کریں گے تو وہ یہ سمجھے گا کہ اسے گالی دی جا رہی ہے۔

کسی کا یہ کہنا کہ اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے صرف نا سمجھی اور کم علمی کی بات ہے۔ آج کے دور میں جب کہ اخبارات و رسائل میں ٹی وی پر اعداد اور ہندسوں کے بارے میں آئے دن مضامین اور پروگرام نشر ہو رہے ہیں اور دنیائے ان کی افادیت کی بھی قائل ہو گئی ہے، اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو شرعاً ناجائز بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو دور اندیشی سے محروم ہوں اور حکمت عملی سے بھی کوسوں دور ہوں اور اگر علم الاعداد کی حقیقت کو مان لیا جائے تو پھر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کو تسلیم نہ کرنا خواہ مخواہ کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں قائل غور ہو سکتا ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہیں تو بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ دیکھئے بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہی ہیں۔

ب ۲

س ۶۰

م ۴۰

اللہ ۶۶

۳۱

ر ۲۰۰

ح ۸

م ۴۰

کو علیہ السلام اور رد کو رضی اللہ عنہ اور رد کو رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھتا ہے۔
پڑھنے کی صورت میں مخفف پڑھنا درست نہیں ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا
کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ عربی کی قدیم
کتابوں میں حاشیہ ہوتا ہے اس کے قلم پر ۱۲ لکھا ہوتا ہے اور ۱۲ سے مراد ہوتا
ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں، لیکن اگر کوئی حاشیہ
پڑھ کر کسی کو سنا رہا ہو تو وہ ۱۲ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ پڑھے گا حاشیہ ختم، کیوں
کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہوتا ہے۔

جو لوگ ۸۶ کو لے کر یوں فرماتے ہیں کہ اس سے تو لوگ بم اللہ
پڑھنے کے بجائے ۸۶ کہنے پر قناعت کرنے لگیں گے اور قرآنی سورتوں
کی تلاوت کے بجائے ان کے اعداد بولنے پر اکتفا کرنے لگیں گے وہ
عقل مند نہیں عقل زدہ لوگ ہیں اور ایسے ہی لوگ درحقیقت فتنے
پھیلاتے ہیں۔ آج اہل مذہب علم الاعداد کے ذریعہ اپنے اپنے مذہب
اور اپنے اپنے دھرم کی چٹائی ثابت کرنے کی فکر میں تگ و دو کر رہے ہیں
اور ہم مسلمان اس مسئلے کو لے کر ایک دوسرے کی ناگ کھینچنے میں مصروف
ہیں۔ یہ بات کسی لطیفے سے کم نہیں ہے کہ بیشتر ہندو بھائی ۸۶ کا احترام
اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس کو بم اللہ کے قائم مقام ہی سمجھتے ہیں، لیکن
بعض مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں ۸۶ کا غم نہ حال کئے دے رہا
ہے کیوں کہ وہ اس فاسد خیال کا شکار ہیں کہ ۸۶ کا مطلب صرف
ہرے کرشنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ جانتی ہے سمجھتی ہے اور اس
بات کی دہرایا بھی ہے کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل
مختلف نیتوں کی وجہ سے مختلف بن جاتا ہے اور مختلف اعمال ایک ہی نیت
کی وجہ سے ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔

ایک صحابی نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا اور ان کی نیت یہ تھی
کہ جب بھی اذان اذان ہو ان کے گھر تک آواز آئے کیوں کہ پہلے اذانیں
لاؤ ڈاؤنٹیکر پر نہیں ہوتی تھیں اور اذان بلانی سننے کے لئے ضروری تھا کہ
گھر مسجد نبوی کے قریب ہو۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی
کے طرز عمل کی تعریف کی اور ایک دوسرے صحابی کے طرز عمل کی بھی تحسین
فرمائی جب کہ ان کا طرز عمل اس سے بالکل مختلف تھا اور انہوں نے اپنا
گھر مسجد نبوی سے کافی فاصلے پر بنایا تھا، ان سے جب کسی نے پوچھا کہ
آپ نے اپنا گھر مسجد سے اتنی دور کیوں تعمیر کیا ہے تو انہوں نے جواب

ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۲۰
ٹوٹل	۷۸۶

اگر ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۸۶ ہی ہوں تو اس سے یہ کہاں
ثابت ہوتا ہے کہ ۸۶ لکھنے والوں کی نیت ہرے کرشنا لکھنے کی ہے۔
دین اسلام میں جب تمام اعمال کا دارو مدار نیت ہی رہے تو پھر
۸۶ لکھنے والوں کو یہ سمجھنا کہ وہ ۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لے رہے
ہیں محض ایک حماقت ہے اور یہ جہالت کی کوکھ سے نکلتی ہے۔
بال نام کا اگر کوئی شخص برائیوں میں اور جرائم میں مبتلا ہو اور کوئی
شخص حضرت بلال حبشیؓ کی وجہ سے اسم بلال کا احترام کرنا ہو تو اس وقت
کسی کا یہ کہنا کہ ہم اس بلال اور تقویٰ پر پتھار ہے ہیں جو جہالت میں مبتلا
ہے۔ یقیناً نادانی کہلائے گا، کسی بھی اچھی چیز کی مناسبت حروف اور اعداد
کی وجہ سے اگر بری چیز سے ہو جائے تو اچھی چیز کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔
ہندوستان میں جتنے بھی مندر رہے ہوئے ہیں ان کا رخ خانہ لعبہ
کی طرف ہی ہے۔ جب کہ تمام مساجد کا رخ بھی خانہ لعبہ ہی کی طرف
ہوتا ہے۔ مندروں کے رخ کو دیکھ کر جو مغرب کی طرف ہوئے ہیں مساجد
کے رخ کی مخالفت کرنا یا درست ہوگا؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر ۸۶ کی
مناسبت اگر ہرے کرشنا سے ہو جاتی ہے تو اس میں ہر بن ہی کیا ہے۔
آپ دنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ایسا دکھائیں گا کہ ۸۶ لکھتے وقت
اس سے مراد ہرے کرشنا لیتا ہو۔ جہاں تک لکھنے اور پڑھنے کا تعلق ہے تو
یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر کسی بھی کام کی شروعات میں بم اللہ الرحمن
الرحیم پڑھا جائے تو افضل ہے۔ پڑھنے کی صورت میں ۸۶ کہنا درست
نہیں ہوگا۔ یہ بالکل ایسا ہی جیسے حضرات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان
اسماء گرامی پر صرف بنادی جاتی ہے اور اس سے مراد علیہ السلام ہوتا
ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے وہ بنادیا جاتا ہے اور اس
سے مراد رضی اللہ عنہ ہوتا ہے اور اسی طرح اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے
بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتا ہے لیکن پڑھنے والا

کون بد بخت مسلمان ایسا ہوگا جو ۸۶ لکھ کرسم اللہ کے بجائے کسی اور چیز کی نیت یا تصور کرتا ہو اور جہاں تک بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا معاملہ ہے تو اس کی افضلیت میں کوئی کلام نہیں ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ فضل تو یہی ہے کہ کسی بھی حجر کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بسم تعالیٰ لکھنا چاہئے، لیکن ہم ۸۶ کو ناجائز یا بدعت نہیں مانتے اور اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ ۸۶ لکھنے والے بسم اللہ کے بجائے ہرے کرشنا یا کسی اور کلمے کا تصور کرتے ہیں یا بسم اللہ کے اعداد ۸۶ نہیں ہیں۔ بے شک بسم اللہ کے اعداد ۸۶ ہیں اور بسم اللہ کا تصور کر کے ۸۶ لکھنے میں کوئی قیاحت نہیں ہے۔ جب کہ کسی بھی اہم کام کو کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔ صاحب پمغلیٹ نے بسم اللہ کے جو حروف لکھے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں، لیکن صاحب پمغلیٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۳ لکھے ہیں جو سراسر ایمانی ہے۔ انہوں نے حروف کی تعداد اس لئے بڑھائی ہے تاکہ اعداد ۸۶ سے بڑھ کر ۱۲۱۸ ہو جائیں اور انہیں تالیاں پینے کا موقع مل جائے۔ جہاں جہاں تشدید ہے وہاں وہاں انہوں نے ایک حرف کو کر لکھا ہے جو اصول علم الاعداد کے منافی ہے۔ علم الاعداد میں نو پر نو اور پیش کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، لیکن انہوں نے ہر کرشنا کو ہرے کرشنا لکھ کر وحدانی بازی کا ثبوت دیا ہے اور اس طرح ازراہ مکاری ۷۶ کے ۷۶۵ بن گئے ہیں۔

صاحب پمغلیٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۳ ثابت کئے ہیں جو قطعاً بدیہاتی ہے۔ ساری دنیا اس بات سے باخبر ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں، لیکن صاحب پمغلیٹ نے بسم اللہ کے اعداد بڑھانے کے لئے بسم اللہ کے حروف ۲۳ لکھے ہیں اور انہوں نے مشد حروف کو ذیل تسلیم کیا ہے جو عالمی اور کم فہمی کی کھلی دلیل ہے۔ صاحب پمغلیٹ کو ایصال ثواب کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ ایک اختلافی مسئلہ کو ”عبادت“ سمجھ کر کسی کو ایصال ثواب کرنا ایک بدعت کی ایجاد ہے اور کوئی بدعت ایصال ثواب کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

اللہ ہم مسلمانوں کو عقل سلیم دے۔ خود کو طرز خاں ثابت کرنے کے لئے ہم ایسی چھٹائیں بھی لگا دیتے ہیں جنہیں دیکھ کر بندوں کو بھی شرمسار ہو پڑتا ہے، انسان تو بے چارہ پھر انسان ہے۔ ☆☆

دیا تھا کہ محض اس لئے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب کوئی مسلمان نماز یا جماعت پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں تو میں نے سوچا جب میرا گھر مسجد سے فاصلے پر ہوگا اور دن میں پانچ مرتبہ قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے تو میں بے شمار نیکیوں کا حق وار ہو جاؤں گا، بے شمار گناہ میرے معاف ہو جائیں گے۔ دیکھئے عمل ایک دوسرے سے مختلف تھے، لیکن سوچ و فکر ایک جیسی ہے اور حسن نیت دونوں عمل میں موجود ہے۔ اس لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور دونوں کو حتیٰ قرار دیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اور بھی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے مسجد نبویؐ کے دروازے پر لکڑی کا ایک کھوٹا گاڑ دیا تھا۔ دوسرے صحابی نے اس کھوٹے کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جب ان دونوں صحابوں کے ایک دوسرے سے مختلف عمل کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپؐ نے دونوں کے عمل کی تعریف کی اور دونوں کو اجر کا حق قرار دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جن صحابی نے مسجد نبویؐ کے دروازے کے پاس کھوٹا گاڑا تھا ان کی نیت یہ تھی کہ لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس اونٹ یا بکری چنی ہوئی ہے اگر وہ اس کھوٹے سے اپنا جانور باندھ دیں گے تو انہیں استیمان رہے گا اور وہ سکون وطمینانیت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ دوسرے صحابی نے اس

کھوٹے کو محض اس وجہ سے اکھاڑ کر پھینک دیا کہ کسی نمازی کو اس سے ٹھوکر لنگ جائے اور خواہ مخواہ ان کا بیڑ زخمی ہو جائے۔ ان دونوں صحابہ کا عمل ایک دوسرے سے مختلف تھا، لیکن حسن نیت کی وجہ سے دونوں صحابہ اجر و ثواب کے حق دار قرار پائے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت ہی پر اعمال کا دار و مدار ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں واضح انداز میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کے لئے ہے اور جس نے ہجرت کی کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہے اور اس کو کہا جرح سمجھ لینا غلط ہے۔ جو اسلام نیت کو اعمال میں روح قرار دیتا ہو اس کے ماننے والے ۸۶ جیسے مسائل میں آنکھیں بند کر کے الجھے ہوئے ہیں

عمل یا وہاب

مندرجہ ذیل نقش نو چندری جمعرات کی ساعت میں گلاب و زعفران سے لکھیں اور لکھتے وقت ان باتوں کا اہتمام کریں۔ اوپر سے نیچے تک بغیر سلا ہوا سبز لباس پہن لیں۔ تازہ غسل کریں۔ اور اگر بتی جلائیں۔ اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کریں۔ پھر اس نقش کو اپنی دائیں ران کے نیچے رکھ کر اَجَب یا خَيْرُ الْاَنْبِلِ بِحَقِّ يَا وَهَّاب ۵۹۵ مرتبہ پڑھنا ہے روزانہ ایک وقت اور ایک جگہ خلوت کی اختیار کر کے لگاتار ۴۱ دن تک پڑھنا ہے اور ہر روز تعویذ اپنی دائیں ران کے نیچے رکھنا ہے۔ عمل کے بعد روزانہ تعویذ کسی جگہ بند کر کے رکھ دیں۔ آخری دن تعویذ غائب ہو جائے گا اور تعویذ کی جگہ ایک اشرفی لگے گی۔ اور اسی وقت منکھل حاضر ہوگا اور عامل جتنا بھی مال طلب کرے وہ ادا کر دے گا، لیکن عامل کو چاہئے کہ ایک اشرفی سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے۔ اور اگر آخری دن منکھل حاضر نہ بھی ہو تو تعویذ ضرور تم ہو جائے گا اور اس کے بعد ایک اشرفی روزانہ عامل کو دست غیب کے طور پر ملتی رہے گی۔ ۴۱ دن کے بعد اس عمل کو روزانہ ۲۱۵ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھتے رہیں۔

عمل کے پہلے دن ڈھائی کلو میڈا، ڈھائی کلو گائے کا اصلی گھی، ڈھائی کلو سفید شکر، ڈھائی کلو بادام، ڈھائی کلو تیل مار لے کر اس کا حلوہ بنائیں اور کم سن بچوں کو تقسیم کر کے اس کا ثواب خود چکان چشت کو پہنچائیں۔ در ران عمل ۴۱ دن تک بیڑی، حقہ، سگریٹ اور کوئی بھی نشتہ والی اور بدبوداری چیز کا استعمال نہ کریں۔

یہ عمل عجیب و غریب ہے اور بزرگوں کا ایک مخصوص ترکہ ہے۔ جو لوگ دست غیب کو تسلیم نہیں کرتے وہ اس کو تمام شرائط کے ساتھ کریں اور کرشمہ قدرت الہی آنکھوں سے ملاحظہ کریں نقش یہ ہے۔

۷۸۶

د	ب	ا	ب
ب	ا	د	د
د	د	ا	ا
ا	ب	د	د

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۳	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، دسمبر ۲۰۰۷ء)

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی بدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مقررہ عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد بگنی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا امم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ - 600/- روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یا دہرہ و وقت پیدائش، یوم پیدائش و رشتہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ - 400/- روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

اذان بت کدہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مستقل کالموں میں ایک کالم اذان بلکدہ بھی ہے۔ یہ کالم ہنسی، مسکراہٹ اور تہقہوں سے بھرا ہوتا ہے۔ ابوالخیال اپنے سامعین کو ہر ماہ مسکرائیں اور تہقہ عطا کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ حد سے بھی گزر جاتے ہیں اور ان کی تحریروں میں بے باکی اور جرأت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ بعض پڑھنے والے انہیں شک کی نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں اور انہیں کھنڈر اور شعبدے باز سمجھنے لگتے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ ان کی ہر مسکراہٹ کے پیچھے ایک درد ہوتا ہے، ہر تہقہ کے پیچھے ایک تشویش ہوتی ہے اور ہر طنز کے پیچھے ایک مقصد ہوتا ہے۔ وہ طنز و مزاح کا سہارا لے کر ان لوگوں کے چہروں سے نقاب اٹھنے کی کامیاب کوشش کرتے ہیں جن کا ظاہر کچھ ہوتا ہے اور باطن کچھ اور۔

بظاہر یہ کالم صرف تفریق پر مشتمل ہوتا ہے لیکن اس کالم کے پیچھے جو مقصد چھپا ہوتا ہے وہ مقصد اہم بھی ہے اور عظیم بھی اور یہ رفیع الشان بھی۔

یہ کالم ایک آئینہ آئینہ ہے اور اس آئینہ کو ایک خاص فریم میں جڑوا کر ہر ماہ ابوالخیال فرضی لوگوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اس آئینہ کو دیکھ کر اپنے خود خال کی اصلاح کر لیتے ہیں، انہیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان کے ذہن کے نہا خانوں میں پانی کہاں کہاں مر رہا ہے اور روح کی دیواروں پر سیلابی دیوہے کہاں کہاں بدتمانی پیدا ہو گئی ہے اور کہاں کہاں خیر کی عمارت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کچھ لوگ اس آئینہ کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتے ہیں اور اس آئینہ پتاؤ لگانے لگتے ہیں اور یہ کہنے لگتے ہیں کہ:

میرے چہرے پر نہ تھیں اتنی خراشیں یا روئے ملا تم نے ٹوٹا ہوا آئینہ دکھایا ہے مجھے
اس کالم کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے اس کو بغور دیکھئے اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالئے اور
بذاتِ خود یہ اندازہ لگائیے کہ ابوالخیال فرضی کیا صرف ہمارے ہیں یا اپنے قارئین کو طنز و مزاح
کا سہارا لے کر کسی مقصد تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مقصودی طنز و مزاح

اذان بت کدہ

الہٰیخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

طلسماتی دنیا کا ایک اہم کالم "اذان بت کدہ" ہے یہ کالم بظاہر طنز و مزاح کا کالم ہے، لیکن الہٰیخیال فرضی اس کالم میں ان لوگوں کے چہروں سے نقاب اتارنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں جو لوگ برے نہیں ہوتے لیکن وہ اپنی ناانگوں پر لمبے بانسن باندھ کر بہت اونچے نظر آنے لگتے ہیں، دکھاوا، ریاکاری، خود پرستی اور انانیت کے خطرناک جرم موٹوں کی نشاندہی الہٰیخیال فرضی کا قلم اچھے انداز سے کرتا ہے اور لوگوں کو آئینہ دکھانے کی ذمہ داری خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اس کالم کو پڑھ کر کچھ لوگ آئینے پر تازہ دکھانے لگتے ہیں اور کچھ لوگ اپنے خدوخال کی اصلاح کر لیتے ہیں اور کچھ بچے بڑے بن جاتے ہیں۔ اس کالم کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے۔ (ح۔ہ)

ڈنکا بجے گا اور صاحب عقل تک آپ کی باتوں سے محفوظ ہوں گے، کس قدر خوشی کی بات ہے لیکن ایک آپ ہیں جو ہر وقت ناشکری اور نفاق دہی کی باتیں کرتے ہیں اور شریفوں کے مرادوں پر دھول اڑاتے ہیں، لا حول ولا قوۃ۔

میرے پیارے قارئین! آپ ہی بتائیے کہ میں کہاں جا کر اپنا سر پھوڑوں اور کس سے جا کر فریاد کروں اور کون سے قبرستان میں اپنی قبر کھدواؤں۔ جب بیوی بھی تم خیال نہیں ہے اور اسے بھی میری رسوائیوں کی فکر نہیں ہے تو اس دنیا میں بھلا کون میرا رخصتہ اور ہمرد ہو سکتا ہے اور میرے پیارے بچوں اپنا دست شفقت رکھ سکتا ہے۔

سنائے کہ پرانے زمانہ کی بیویاں اپنے شوہر کے لئے یہ منزلہ لباس کے ہوا کرتی تھیں اور ان کے پیار میں ماں کی مستی بھی شامل ہوا کرتی تھی، وہ ہرگز اس بات کو گوارہ نہیں کر سکتی تھیں کہ ان کے خاوند کا کوئی عیب بھی دنیا میں نشر ہو اور یہ آج کل کی بیویاں اس بات پر خوشی سے پھولنے نہیں سہار دی ہیں کہ ان کے شوہر کی آپ بیتی پر رسالوں میں جیسے گی اور ساری دنیا کی انگلیاں ان کے شوہر کی طرف باقاعدہ اٹھیں گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ کہیں کہیں لٹھیاں بھی اٹھ جائیں اور کہیں کہیں ٹھانڈا اور گندے اٹنے بھی اچھالے جائیں۔ آف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ، اندیشہ اس بات کا پیدا ہو گیا ہے کہ بیویوں کا یہی حال رہا تو بے چارے

میں ایک زمانہ میں نیتا بھی رہا

شامت اعمال ہمارے رسالہ کے خود ساختہ ایڈیٹر کو ایک دن نہ جانے کیا سوچھی کہ انہوں نے میری الہٰی کو (جو انا قاسم تانا ناقص اقل اور اسے بے وقوف بنانا مادرِ ادبے وقوفوں کے لئے بھی کوئی مشکل بات نہیں ہے) بلا کر یہ حکم صادر فرمایا کہ میں اپنی بیوی کا انگوٹھا شوہر پر خرچ سے اپنا تقارف طلسماتی دنیا کے لئے پیش کروں اور ساری دنیا کو اس بات سے باخبر کروں کہ میں کب اور کیوں پیدا ہوا تھا۔ جسکے صلہ میں اس تانا شامی حکم کو سلطنت مغلیہ کا کوئی تمغہ سمجھ کر ہستی بل کھاتی اپنے غریب غلام پر نشر یافت لائیں اور بایں الفاظ مجھ کو نصیب سے یہ فرمانے لگیں، ابی مبارک ہو، آج ایڈیٹر صاحب نے آپ سے آپ کی آپ بیتی لکھنے کی فرمائش کی ہے، زہ نصیب!

تو اس میں مبارک باد دینے کی کیا بات ہے۔ محترمہ! اگر آپ اپنی اوپر والی منزل کی صفائی کر کے سوچیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ فرمائش نہیں بلکہ حکم ہے، نوکروں سے فرمائش نہیں کی جاتی بلکہ ان کو آرڈر دیا جاتا ہے کیوں کہ وہ غلام ہوتے ہیں اور ان کے دل و دماغ تنخواہ کے بعض مالکان کے گھر گروی پڑے ہوتے ہیں۔

آپ بدگمانیاں کر رہے ہیں، بیوی چراغ پا ہو کر بولی، جب آپ کی اپنی داستانیں رسالوں میں چھپیں گی تو ساری دنیا میں آپ کے نام کا

دمقصد کیا تھا۔ عاشق حضرات شاید ہے کہ میری کچھ قدر کر لیں کیوں کہ میں نے انہیں ہی بار لائف لائن عطا کی ہے۔ جی ہاں اگر انسان کو لائف لائن میسر نہ ہو تو وہ ہاوش و دواس کسی نابالغ عورت سے بھی اظہار عشق کی جرأت نہیں کر سکتا، یہ تو لائف لائن ہی کا کمال ہے کہ اچھا خاصا آدمی بھی خواہ مخواہ اور عمر کے کبھی بھی دور میں کسی پر بھی اچانک عاشق ہو جاتا ہے اور مر مٹنے کی دھمکیاں دینے لگتا ہے اور ہاں جب میں اپنے شوہر ہونے کا حال زار بیان کروں گا وہ دقت سب سے تشویشناک ہوگا، کیوں کہ اس وقت میں شوہروں کے ایسے سربستہ راز کھولوں گا کہ دنیا بھر کی عورتیں سڑکوں پر آکر اپنا سر پیٹ لیں گی اور مردوں سے اپنی صدیقی کی عظمت کا اظہار محلوں میں لینے کی کوشش کریں گی اور اس سے ماحول اور بھی زیادہ خراب ہوگا، جن مردوں کے ہاتھوں میں شوہر بننے کی لکیر ہی نہیں وہ بھی آپ سے باہر ہو جائیں گے اور مارے شرم کے وہ بھی تھانہ میں عورتوں کی رہنے لکھواتے پھر میں گے، کس قدر نفسا نفسی کا عالم ہوگا، بس ان ہی باتوں سے میری روح تنگ کانپ رہی ہے اور دماغ کے کھنڈرات میں ہزاروں اندیشے اور راز دقتیوں کی طرح فلاپایاں کھا رہے ہیں لیکن میرے بچوں کی سگی ماں محض اس لئے خوش ہے کہ میرے کارنامے دنیا میں پھیلیں گے اور ایڈیٹر صاحب ہر ماہ تین سو روپے اب زیادہ عنایت کیا کریں گے۔

اس لئے سچ کہا تھا کہ یہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں اگر یہ مردوں کو جنم دینے کی غلطی نہ کرتیں تو مردان کا دنیا میں آنے کا راستہ ہی بند کر دیتے۔

میں اپنی تشویشناک کو ابھنوں سے ضرب دے کر حاصل ضرب پر غور کر رہا تھا کہ بیگم صاحبہ پھر قریب آکر ہو لیں۔

خدا کے لئے اب بسز چھوڑ دو اور راز بازار ہو آؤ۔

تمہیں بازار کی پڑی ہے اور میری کھوپڑی میں بھل جھڑیاں چھٹ رہی ہیں اور معدے میں قراقرم ہو رہا ہے۔

آخر ہوا کیا، کیوں آپ کے چہرے پر پابند رہے ہیں۔

بیگم، یہ لب ولہجہ تمہیں دوزخ میں لے جائے گا میرے چہرے پر بارہ بیماریاں ہوا اپنے چہرے کی طرف دیکھو، اس گھڑی کی طرح لگ رہا ہے جس کے سیل منٹ گئے ہوں۔

مرد تو نکاح کو شجر ممنوعہ سمجھتے لگیں گے اور نکاح سے پہلے ہی طلاق کی ایک سیکنہ بنانے لگیں گے۔ میں اسی طرح کی ابھنوں میں گرفتار تھا کہ ماہ پارہ صاحبہ میرے نزدیک آکر ہو لیں۔

کیوں جی، خاموش کیوں ہو؟ چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں۔ بہت خوش ہو رہی ہو؟ جی صاحبہ! جب جھپکے گی میری داستان پارہ، یہ تمہارے ہاتھوں کے کوئے بھی اڑیں گے۔

عوارہ طوطے اڑنے کا ہے جی، کوئے اڑنے کا نہیں۔

بیگم، اٹوٹے طریقوں کے ہاتھ میں ہوا کرتے ہیں، ہم جیسے لوگوں کے لئے تو کوئے ہی مناسب ہیں، خواہ مخواہ میرا دماغ گدلا کرتی ہو اور مجھے حیوان ناطق بننے پر کساتی ہو۔

محترم قارئین، میری بیگم صاحبہ محض اس لئے خوش ہیں کہ ایڈیٹر صاحب نے میری تنخواہ میں تین سو روپے کا بقدا اضافہ کر دیا ہے اور اس بات کا حکم صادر کیا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ سچ بول کر یہ ثابت کروں کہ میں کب کس روپ میں اس دنیا میں آیا تھا اور میری ہر دور کی نفسیات اور خصوصیات کیا تھیں۔

آہ! نادانوں کو یہ بات کون سمجھائے گا کہ بہت سے سچ ایسے ہوتے ہیں جو جھوٹ سے زیادہ دلچسپ ہوتے ہیں لیکن انہیں برداشت کر لینے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی بلذہن بری طرح خود اپنی طرف سے دعوت نامہ روانہ کرے۔ جی ہاں، سچ بولنا جس قدر دشوار ہے اس سے کہیں زیادہ سچ کو برداشت کرنا دشوار ہے اور بخدا بعض سچ تو ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں جھوٹ کا رنگ شامل کر کے بھی انہیں خوشگوار نہیں بنایا جاسکتا، ڈرتا ہوں کہ جب میں اپنی مخصوص عادت کی وجہ سے سچ بولتا چلا جاؤں گا تو میرا حشر کیا ہوگا، ظاہر ہے کہ مولوی حضرات مجھ پر فتوے

داشیں گے۔ کیوں کہ ان بے چاروں کے پاس فتوؤں کے سوا اور کچھ دینے کو ہے ہی نہیں اور کیوں کہ دین اسلام پر ان کی اجارہ داری ہے تو وہ مجھے دائرہ اسلام سے گیٹ آؤٹ کر دیں گے، لیڈر حضرات مجھے ایس آئی ایس کا گرگا بنائیں گے، شاعر حضرات میرے وجود کو آقا خدا پر مبرا دے کر میری عقل کا مذاق اڑائیں گے اور میرے ان شعروں کو قابل ضبط قرار دیں گے جن کا مفہوم سمجھنے کے لئے میں خود کوئی بارجم لے چکا ہوں لیکن آج تک خود میری یہ سمجھ میں نہیں آسکا ہے کہ میرے فلاں شعر کا مطلب

خلاف تمام بچوں کو بھڑکا دیا، اسکول میں اسٹر انک ہو گئی اور ماسٹر لوگ اسکولوں میں اکیلے رہ گئے، اسی حال میں کئی دن گزارنے کے بعد میں نے خود ہی اسکول کے ماسٹروں سے رابطہ کیا اور بچوں سے ہتھیار ڈالنے کی ذمہ داری قبول کی، اسکول کے ان بچوں کو یہ اپدیش دیا کہ ماسٹر دنیا میں سب سے زیادہ ہمارے محسن ہوتے ہیں کیوں کہ وہ ہمیں دولت علم عطا کرتے ہیں حالانکہ چند دن پہلے میں بڑا خون خرابا نہیں یہ سمجھا رہا تھا کہ دنیا میں جو کچھ بھی برائیاں پھیل رہی ہیں وہ سب ان ہی ماسٹروں کی دین ہیں لیکن اب میں نے اچھی اچھی دلیلوں کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ اگر دنیا میں ماسٹر نہیں رہیں گے اور ہم ان ماسٹروں کا احترام نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی یہ کائنات قیامت سے پہلے ہی قیامت سے وابستہ ہو جائے گی اور ہم سب زلزلوں کا شکار ہو کر اپنی اپنی قبروں میں جا کر لیت جائیں گے اور میدانِ حشر کی ہاؤ کا انتظار کرنے لگیں گے۔

بے چارے معصوم بچے میرے دلائل سن کر رونے لگے اور انہوں نے اسٹر انک ختم کر دی، اسکولوں میں پھر رونق ہو گئی اور اس طرح میں اپنے اسکول کا دائمی ماسٹر بن گیا، اسی طرح میں نے اپنی مخصوص صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے مختلف محلوں میں برادری وادی آگ کو ایک بار خوب بھڑکا یا اور نصاریوں کو قریشیوں کے خلاف اور پٹھانوں کو تیلیوں کے خلاف کھڑا کر دیا۔ جب ماحول حد سے زیادہ گرمیزا اور اندیشہ آلود بن گیا تو میں نے اللہ کا کوئی بندہ آکر اس ماحول کا فائدہ نہ اٹھا لے اور امن و امان پیدا کر کے ہیرو نہ بن جائے تو میں نے خود ہی امن و امان کی باتیں شروع کر دیں اور لوگوں کو بتایا کہ اسلام میں اس طرح کے اختلافات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمان سب بھائی بھائی ہیں اور کسی نصاریٰ کو کسی قریشی پر اور کسی قریشی کو کسی تیلی پر کسی طرح کی کوئی نفیست نہیں ہے۔ میری آواز میں اتنا درد و ہوا کرتا تھا کہ اکثر و بیشتر تو میں اپنی دردناک آواز سے متاثر ہو کر خود ہی رو پڑتا تھا، مجھے آج تک یاد ہے کہ اس زمانہ کی مدلل تقریریں سن کر پیدائشی غنڈے سے تک نیک بننے کا ارادہ کر بیٹھے تھے اور فرقہ وارانہ کشیدگی آنا فنا کا ختم ہو گئی تھی، لوگ اس طرح ایک دوسرے سے گٹھلے رہے تھے جس طرح عید کے دن ملا کرتے ہیں اور امن و امان قائم کرنے کا ہر امیر و سر پر بندہ گیا تھا اور یہ بات کسی کو معلوم نہیں تھی کہ ہنگامہ آرائی کا ذمہ داری میں ہی تھا اور

برامان گئے، چلو معاف کر دو اور بازار سے چینی لا دو تو چائے بنا کر پلاؤں گی۔

مجھے نہیں پتہ ایسی چائے جس میں نفرتوں کا زہر بھی شامل ہو، میں بڑبڑاتا ہوا بستر سے اٹھ کر ہاتھ روم چلا گیا اور غور کرنے لگا کہ مالک دو جہاں تو نے ہم مردوں کو کس قدر مجبور اور بے بس بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ یہ عورتیں سو فیصد ہمارا استحصال کر رہی ہیں اور ہمارے شوہر ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں اور نکاح کے ذریعہ ہمارے حقوق اپنے حق میں ضبط کر کے ہمارے استحقاق مردانگی کا ملیا میٹ کر رہی ہیں اور ہمیں خود کشی کرنے پر اور اس بات پر بھی مجبور کر رہی ہیں کہ ہم نکاح ناموں میں دیا سلائی لگا کر جنگ کی طرف روانہ ہو جائیں اور اپنی ویلا لگ بائیں۔

اما بعد! اے محترم قارئین، جب میری پرانی تو مجھے اپنی داستان بیان کرنی ہی پڑے گی، آپ دعا کریں کہ میری داستان پڑھنے والے کچھ نہ سمجھیں گے کیوں کہ اگر پڑھنے والے سمجھ گئے تو پھر طلسمانی دنیا کے حلقے میں بہت برفساد برپا ہوگا اور مجیدہ اور امتیاز قیسم کے کوئڈھیار لاٹھی ہاتھ میں لئے میرے مکان کا پتہ پوچھتے پھر میں گے۔

کون مجھے ان ہونے والے مظالم سے بچائے گا کیوں کہ جو ہم مجھے بچا سکتی تھی اس ٹیم کے خلاف بھی میں لکھ چکا ہوں گا، چلو اللہ مالک ہے اور آج کی محفل میں سننے تذکرہ اس دور کا جب میں بیٹا تھا۔ آپ اپنے چہرے کو کتنا بھی سکیڑ لیں لیکن مجھے یہ بیان کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہو رہی ہے کہ مجھے بچپن ہی سے لیڈر بننے کی آرزو تھی اور لیڈروں کو سفید لباس میں دیکھ کر ہاتھوں جب وہ کلف دار لباس پہنے ہوئے ہوتے تھے دل میں ایک ہوک سی اٹھتی تھی اور دل کی وادیوں میں حسرتوں کے ہزاروں ققمے سے روشن ہو جایا کرتے تھے اور یہ ایک تلخ سچائی ہے کہ لیڈر بننے کی صلاحیتیں میرے اندر بچپن ہی سے تھیں اور میں بڑے بڑے مسائل کو خلاف عقل بھی ہوا کرتے تھے انہیں چٹکی بجاتے حل کر دیا کرتا تھا، کسی کو کسی سے بھڑولا دینا میرے بائیں ہاتھ کا کام تھا اور ہنستے ہوئے کور لا دینا بھی میرے لئے کچھ مشکل نہ تھا۔ ایک محلے کے بچوں کو دوسرے محلے کے بچوں سے برسر پیکار کر دینا میرے لئے بہت آسان تھا۔ ایک مرتبہ میں نے ایک اسکول میں بچپروں کے

اس طرح میں نے اپنے وقت کے عقل مندوں سے ”محب اسن“ کا خطاب دن و باڑے وصول کر لیا تھا۔

۱۲ سال کی عمر میں، جب کہ شاید میرے دودھ کے دانت بھی پوری طرح نہیں ٹوٹے تھے، قوم سے خطاب وصول کر لینا کوئی معمولی بات نہ تھی، خاندان کی عورتوں نے میری باقاعدہ نظر اتاری اور امام ضامن کا تعویذ میرے گلے میں ڈال کر مجھے دشمنوں کی بدخواہی سے محفوظ کر دیا گیا، اس کے بعد میدان سیاست میں باقاعدہ میرے قدم اٹھنے لگے اور میں آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگا۔ کم عمری ہی میں مجھے پولیس والوں سے بھی ساز باز کرنی پڑی کیوں کہ برصغیر لیڈر کے لئے پولیس کا متبر بننا بہت ضروری ہوتا ہے، چنانچہ اس منجبری کے نتیجے میں میں نے جزو سیاست سمجھتے ہوئے پوری ایمانداری سے نبھایا اور پوری و بیانت کے ساتھ بڑے بڑے شریف لوگوں کی شرافت سے پردے ہٹا کر پولیس والوں کو اس بات سے باخبر کیا کہ ہمارے شہر میں شریف کم ہیں اور شریف نمازیادہ لوگوں کے گھریلو جرائم سے پردے کھسکا کر پولیس والوں کے کام کو یسے لے آسمان کردیا اور بہت معمولی محتانہ پر جو شہرت ہی میں سے مجھے پاپت ہوا کرتا تھا پولیس والوں کو بہت گہری گہری باتیں بتا دیا کرتا تھا۔ اس طرح میں نے ایسے کئی شریف اہل نسل لوگوں کو جو پہلی سات پتھوں سے شریف چلے آ رہے تھے پولیس کی نظروں میں میں ذلیل و خوار کر کے ان کی ایسی کیسی کرا دی تھی، پولیس کے ساتھ سختت بڑھا کر خدا کی عطا کردی، مجھے اس بات کا اندازہ ہوا تھا کہ ہرے بک میں جتنی بھی خبریاں ہیں اس کی ذمہ دار پولیس ہے اور پولیس میں جو خبریاں ہیں اس کے ذمہ دار لوگ ہیں اور بیعتوں میں جو خبریاں ہیں اس کے ذمہ دار وہ ماں باپ ہیں جو عیناؤں کو جنم دیتے ہیں۔

مجھے آج تک یاد ہے کہ ایک بار میں نے ایک شریف انسان کی جو فی الحقیقت شریف تھا، اپنی ایک ذاتی پر خاش کی وجہ سے ان کی منجبری کر دی، ان کے گھر ایک پاکستانی مہمان آئے تھے اور انہیں اسٹری گرائے میں دودن کی تاخیر ہو گئی تھی، مجھے ان سے ایک بات کا بدلہ لینا تھا چنانچہ میں نے ایک پولیس انسپکٹر سے جا کر بتا دیا کہ فلاں صاحب کے گھر جو کچے دین دار ہیں اور دیکھنے میں بھی بٹے کے اور کچے مسلمان دکھائی دیتے

ہیں ان کے گھر کچھ پاکستانی آئے ہوئے ہیں، ذرا جا کر خبر لو۔ انسپکٹر صاحب جو کئی دن سے چکن پلاؤ کے پکڑ میں پریشان تھے، انہوں نے موقعِ قیمت سمجھ کر ان سچ کے شریف بزرگوار پر دھما دھول دیا اور انہیں تھانہ میں لے گئے، اس دور میں انسان جنم میں جانے میں اتنی توہین محسوس نہیں کرتا جتنی توہین وہ اس وقت محسوس کرتا ہے جب اسے کسی پولیس چوکی میں طلب کیا جائے، پھر غنڈوں اور اوباش لوگوں کی زبان اتنی بری نہیں محسوس ہوتی جتنا برا لب و لہجہ ہمارے بعض پولیس والوں کا ہوتا ہے۔ یہ توہین و تضحیک کرنے کی ہر قسم سے اور ذلیل و خوار کرنے والے ہر لہجہ سے واقف ہوتے ہیں، یہ جانتے ہیں کہ شریف لوگوں کے لیے بے طرح اس طرح کے اتر دوا لے جاتے ہیں، مجھے کچھ یاد ہے کہ ان صاحب نے جو سچ کے شریف تھے ان کو پولیس چوکی میں طلب کر کے اس طرح کے حالات اسی طرح کے لب و لہجہ میں کئے گئے تھے۔ سفید دواؤں کا کر بڑا شریف بنا پھرتا ہے، ہے تا تو پاکستان کا ایجنٹ، ہر ماہ کتنے پاکستانیوں کو بلاتا ہے، سالے جوتوں کا ہار گلے میں ڈال کر جب تجھے سارے قے میں لئے لئے پھریں گے تب تجھے پتہ چلے گا کہ اپنے ملک کے ساتھ خدا کی کیا مہارہ ہوتا ہے۔

ارے ملا، اپنی انصافیں نیچے کر، کیا گھور گھور کے دیکھتا ہے اس طرح کی دلخراش باتوں سے شریف لوگوں کا جی متلانے لگتا ہے اور وہ پیدے کر اپنی عزت بچانے میں اپنی مافیت سمجھتے ہیں، اس طرح اپنے منجبری کا سہارا لے کر میں نے کئی شریفوں کی عزت خراب کی۔ ۲۰ سال کی عمر تک وہ لوگ مجھے لیڈر سمجھتے رہے لیکن میں لیڈر نہیں صرف اس وقت پولیس کا متبر تھا اور کیشن بنیاد پر شریفوں کی شرافت اور ذلیوں کی رذالت کا سودا کر لیا کرتا تھا اور چند سہندوں میں اچھے اچھے لوگوں کو بڑے بڑے مسائل میں مبتلا کر دیا تھا اور پھر ہوتے ہوئے زندگی میں وہ مبارک وقت بھی آیا جب ممبری کا الیکشن لڑنے کے لئے مجھے محلہ کے چند نیم شریف لوگوں نے آسمانیا اور خود بھی میرے یہ بات سمجھ میں بیڑا سانی آگئی کہ اگر میں اس میدان میں نہیں آیا تو مگر پالیکا کی بیوہ کی طرح اجڑ کر رہ جاؤں گی اگر مگر پالیکا کی بیوہ ہو جانے سے بہت سارے کرم چاری بناؤ گھسارے محروم ہو جائیں گے، چنانچہ باقاعدہ الیکشن میں کھڑے ہونے کی تیاری کر لی گئی، اور اس زمانہ کے تمام فلاسفروں کو حکم دیدیا گیا کہ کوئی اچھا سانفرہ

خیال ہوا کہ جب استغی کی زمت گوارہ کرنی ہی ہے تو مٹی کے ڈھیلے سے استغیا کر کے سنت پر عمل کیا جائے لیکن مشکل تو یہ تھی کہ استغیا بھی کرنا مجھ سے نہیں آتا تھا اور یہ بات اپنے دوست سے پوچھنا بھی شرم کی بات تھی پھر مٹی پوچھنا تو پڑا ہی، ساری تفصیل بتانے سے کوئی فائدہ نہیں، الحاصل جب مسجد میں برائے نماز پہنچتا ہوں تو سب کی نگاہیں اس طرح میری طرف اٹھ گئیں جیسے میں کوئی جرم کرنے آیا ہوں، بعض لوگ آپس میں چیمکیاں کرنے لگے۔ ایک صاحب کی آواز کانوں میں آئی جو دوسرے صاحب سے کہہ رہے تھے یہ مسجد میں کیوں آگیا۔ دوسرے صاحب نے کہا: مہری کا ایکشن لڑ رہا ہے، اگر اب بھی مسجد میں نہیں آئے گا تو کب آئے گا۔ یہی لوگ تو اللہ میاں کو بھی رشوت دینے سے باز نہیں آتے۔

لو بھی لو، مسجد میں جا کر بھی ہم جیسے شریف لوگوں کو بٹہ بنے ہیں، لوگوں کی اشقی ہوئی نظر نہ کرکھ کر تھکے تھکے نہیں رہی اور نماز کا طریقہ ذہن سے نکل گیا، یاد پڑتا ہے کہ نسبت اس طرح کی تھی، کرتا ہوں، نیت واسطے ایکشن کے جا کر رکعت نماز میں نہر اکر پالیکا کی طرف اللہ اکبر۔

نماز تو ظاہر ہے کہ پڑھنی آتی ہی نہیں تھی، صرف نیت کا طریقہ یاد کیا تھا، اعتراض کرنے والوں نے اس کا بھی بیڑہ غرق کر دیا۔ نماز کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا اس طرح کی تھی۔

اے رب دو جہاں! شاید تجھے معلوم نہیں کہ نگر پالیکا کے ایکشن میں کیسے کیسے گھٹیا لوگ کھڑے ہو گئے ہیں اور برادری واد کا زہر مند میں لئے سڑکوں پر گھوم رہے ہیں جس کا کوئی باپ نہیں وہ بھی خود کو اصل النسل قرار دیتے کہ مجھ جیسے آئی شریف لوگوں کو آواز بالکل ہی بد کر دے گی ہے، تیرے نیک بندوں کے اسرار پر میں ایکشن کے لئے کھڑا ہو گیا ہوں، اگر میں ہار گیا تو تمام نیک لوگوں کا دل ٹوٹ جائے گا اور تقویٰ کی بدنامی ہوگی اس لئے اپنے نیک بندوں کی خاطر میرے بیڑے کو پار کر دے اور مجھے اس ایکشن میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب..... تو یہ تو بہ زیادہ سے زیادہ دونوں سے کامیاب کر دے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ فقیروں والے نیک بندوں میں ایک مسجد بنواؤں گا اور جہد کے بعد نماز بھی پابندی سے پڑھتا رہوں گا اور مسجد کے گنگے میں سکے بھی پابندی سے ڈالتا رہوں گا۔ اے رب تیری قسم اگر جیت گیا تو میں تین دن کے لئے دعوت کے کام میں بھی جڑوں گا، جماعت والے بے چارے بار بار گھر کی کنڈی بجاتے ہیں اور

تحقیق کر کے لائیں کیونکہ ہمارا جنت نشان ہندوستان صرف نعروں ہی کی بنیاد پر زندہ ہے۔ ہزاروں نعروں سے گھرے گئے، لیکن مجھے ایک نعرہ بھی اچھا نہیں لگا پھر ایک صاحب جنہیں بیسویں صدی کا ارسطو کہا جاتا تھا اور واقعتاً ان کا مزاج ارسطو کے مزاج سے کافی ملتا جلتا تھا، ان کی زوجہ ان سے سخت ناراض تھیں کیوں کہ شادی کے بعد ارسطو صاحب نے اپنی بیوی سے اتنی محبت بھی نہیں کی تھی جتنی محبت دل چاہی تھی قسم کے لوگ دوسروں کی بیویوں سے خواہ مخواہ بھی کر لیتے ہیں لیکن ارسطو صاحب کا کمال یہ تھا کہ ازدواجی زندگی کے کشیب و فرار پر گھٹنوں پکچر دیا کرتے تھے، خود بہت بد اخلاق تھے مگر حسن اخلاق پر جم کر گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے اس زمانہ میں سو تین روپے میں یہ نعرہ تیار کر کے دیا تھا یعنی ولایتی، شہر کو بچائے، یہ نعرہ بہت پسند کیا گیا اور اسی کو بنیاد بنا کر ایکشن کی تیاریاں پورے زور و شور کے ساتھ کی گئیں، میرے اپنے محلہ میں ۵۰ اور لو جو ان میرے مقابلے میں کھڑے ہوئے تھے، نہ پوچھئے کہ اس زمانہ میں کس قدر ہنگامے برپا ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کی پکڑیاں اچھالی گئیں۔ میں اپنے دوستوں سے کہا کرتا تھا کہ کوئی ایسا عجیب تلاش کر جو س سے سامنے والوں کو ذلیل کیا جاسکے، مجھے یاد ہے کہ جتنے بھی عجیب ممکن تھے ایک ایک کر کے سب کا استعمال کر لیا گیا، دن رات کی صحبت بھرنے کے بعد ایک دن مسجد میں بھی جانا پڑا، مسجد جانے کی تیاری ہی دن تک چلی۔

میرے دوستوں میں ایک دو نمازی بھی تھے، ان میں جو زیادہ بھلا تھا اس سے رائے مشورہ لیا گیا کہ پروگرام یہ ہے کہ مسجد میں حاضری دیں، رات کی تنہائی میں جھاڑو بھی لگادیں تاکہ اللہ میاں کو بھی خوش کیا جاسکے۔ ایکشن جیتنا کوئی معمولی بات تھی تو میرے دوست نے مشورہ دیا کہ جھاڑو لگاؤ نہ لگاؤ لیکن مسجد میں جا کر نماز ضرور پڑھو، باپ رے باپ، یہ مشورہ سن کر بدن کا نپ اٹھا، تمام تو سبھی پڑھی ہی نہیں تھی، پھر بھی میں نے اپنے دوست سے کہا جہاں اتنی صحبت بھر رہے ہیں وہاں نماز بھی پڑھ لیں گے، لیکن بھائی ہم سے تو دشمنو کا بھی نہیں آتا، دوست نے شفقت بھرے لہجے میں کہا وہ تو ہم سکھائیں اور اس بے چارے نے باقاعدہ ایک دن وضو کرنا سکھایا، وضو کے بعد نماز کیسے کا نہر تھا، خدا خدا کر کے تین دن میں تو طریقہ نیت یاد ہوا، دوست نے یہ بھی تاکید کی کہ جس دن نماز کا ارادہ ہوا اس دن صبح سے پیٹاب کے بعد استغیا کا ہتھام ضرور کریں،

میں بار بار ادا کر کے انہیں شرمندہ کرتا ہوں۔

اب آپ سے کیا پردہ، میری اس دعا کا حشر خراب ہوا اور میری ضمانت بھی ضبط ہوگئی، مجھے صرف ۲۷ ووٹ ملے اور اسی دن مجھے اندازہ ہو گیا کہ الیکشن میں جیتنے کے لئے صرف آپ کی شرافت کافی نہیں ہے۔

اس کے بعد بھی سیاست سے میرے تعلقات بحال رہے اور میں کانگریس پارٹی میں کافی دنوں تک گھس رہا۔ میرا عقیدہ تھا کہ اس دنیا میں کانگریس ہی وہ پارٹی ہے جو مسلمانوں کا سفینہ پار لگا سکتی ہے کانگریس ہی کی وجہ سے میں ایک پیر صاحب سے مرید ہو گیا تھا، یہ پیر صاحب خواجہ کھڑے بڑے کے مادر زاد داماد تھے اور پانچوں وقت کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھتے جاتے تھے، پیدل چلتے تھے اور پیک چمکتے تھے میری ساری پہلی صف میں پہنچ جاتے تھے، ان ہی بزرگ نے ایک مہینہ نماز جو خالصتاً عربی زبان میں تھا، یاد کرایا تھا جو میں مدینہ منورہ میں شام پڑھ کر کانگریس پارٹی سے اظہار بندگی کرتا رہا اور جب صبح میں سیاست کی بھول بھلیوں میں رہا تب میں نے کانگریس سے وفائی کرنے کی غلطی نہیں کی، وہ دعا جو دوران سیاست حرز جان تھی وہ یہ ہے۔

اَمَنْتُ بِالْكَانِغَرِيسِ وَلَوْزَرِ اَعْمَ وَالْاَمْرَاءِ خُصُوصاً عَلِيٍّ
اَصْحَابِ الْاَفْقَادِ يَتَمَكَّنُ وَفِي الْكُرْسِيِّ وَالْعَرَّاشِ وَالْقَالِئِ
بِالصَّلَاحِ اَوْ بِالْجَبْرِ وَالْاَكْرَادِ اَوْ بِالْمَكَارَةِ اَوْ بِالشَّرَاةِ
وَالضَّلَالَةِ الْفُتْنِ اَمَنْتُ عَلٰى اَوْلَادِ الْاَمْرَاءِ وَلَوْزَرِ اَيْضاً
شَرِيفاً اَوْ ذَلِلاً اَوْ ذَلِلاً اَوْ كَمِيناً وَاَمَنْتُ عَلٰى رَجَالِهِ وَتَسَانِئِهِ
وَطَفِيلِهِ وَلَوْ فِي بَطْنِ اُمِّهِ وَغَدْمِ مَاسِمَةِ الْهَارِثِ سَبْحَانَهُ
اَعْظَمُ شَانَهُ وَاَنْطَقَ بِلِسَانِ الْهِنْدِيَّةِ الْمُقَدَّسَةِ وَزُوَّتْ مَنْ
مَقَامَاتِ الْمُقَدَّسَةِ كَاثَرِ فُؤَادٍ وَالْكَاشِي وَالْمَتَهَرِّ وَغَيْرِ
ذَلِكَ وَجَسَّوْتُ فِي الْاِيْوَانِ الرَّاجِيَةِ السَّهْبَا كَانَ اسْمُهُ
پارلیمنٹ وَاَنْتَ فِذَاكَ اُمِّيْ وَاَبِيْ وَاَوْلَادُ وَاَحِبَّاءُ بِيْ جَمِيعاً
وَفِدَاكَ فَهَمِي وَعَقَلِي وَلِسَانِي وَضَمِيرِي عَلٰى الْاِعْلَانِ

وَاصْحَةُ كَامِلَةٌ فَاضِلَةٌ دَائِمَةً يَامَعْمَرُ الْاِفْقَادِ ! اِيَاكَ لِيْ نَعْمَ
الْوَكِيلُ وَاَزُقْنِيْ مِنْ جَبِيْكَ اَوْ مِنْ تَجَوْرَتِكَ بِالرَّضَاءِ
وَالرَّغْبَةِ وَاَعْطَانِيْ رُؤْيَاً وَلَوْ هَابَتْ مَا هَيَّ اَشَدَّ الْفَجَارِ وَاخْصُ
الْاَشْرَارِ وَاتَّكُرُ الْكُفَّارِ وَالْحَمْدُ لِلصِّدِّقِ الْجَمُّوْرِيِّ وَالْهَرْدَهَانِ

المتنوی وَالْوُزَارِہِ وَاَهْلُ بَيْتِہِ وَالْجَہْرِ اِسْبَہِ اِجْمَعِیْنَ
کَمِ وِثَیْلِ اس کا ترجمہ یہ ہوتا ہے۔

ایمان لایا میں کانگریس پر اور اس کے وزیروں اور اس کے حکمرانوں پر، خصوصاً ان صاحب اقتدار لوگوں پر جو تشریف فرما ہیں کرسیوں پر عالی شان بستروں پر اور قالیقوں پر، اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے یا زور و زبوت کی وجہ سے یا مکاری، شرارت، یا گمراہی اور فتنہ کاری کی وجہ سے، ایمان لایا میں حکمرانوں اور وزیروں کی اولادوں پر بھی، خواہ وہ شریف ہوں، خواہ وہ ذلیل ہوں، خواہ وہ ذلیل ہوں اور خواہ کیسے ہوں اور ایمان لایا میں ان کے مردوں پر ان کی عورتوں پر اور ان کے بچوں پر خواہ وہ امی ماں کے بیٹے ہی میں ہوں، عبادت کرتا ہوں میں اس زمین مقدسہ کی جس کا نام عبادت کے اور پاک ہے جس کی شان بہت زیادہ اور پیار کرتا ہوں میں ہندی زبان سے اور زیارت کی امید رکھتا ہوں میں تمام مقدس مقامات کی جیسے ہر وارہ کاشی اور مقررہ اور غیرہ امید رکھتا ہوں میں ایوان حکومت سے نام جس کا راجہ سچا ہے اور اس کا نام پارلیمنٹ بھی ہے اور آپ پر فدا کرتا ہوں اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور اپنے دوستوں کو اور خیران کرتا ہوں آپ پر میں اپنا نام، اپنی عقل، اپنی زبان، اپنا ضمیر کھلے عام پوری وضاحت کے ساتھ کھلے طریقے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

اے اقتدار و اولیٰ کی جماعت! چاہتا ہوں میں تم سے اپنے لئے ایک پتھر وکالت کرنے والا اور رزق دیجئے مجھے اپنی جب خاص سے یا اپنی ذاتی جنوری کے رضا و رغبت سے اور عطا کریں مجھے روپیہ بہت زیادہ، مجھے پریم جیسے میری مدد کریں، بالخصوص مودودیوں اور دیوبند کے مقابلے میں کیوں کہ یہ لوگ حد سے زیادہ شریر اور حد سے زیادہ فاسق اور گناہگار ہیں، میں تعریف کرتا ہوں صدر جمہوریہ کی اور ان کے اہل بیت کی اور ان کے نوکر کی۔

اس کے بعد مجھے سیاست نے اور سیاست کو میں نے چھوڑ دیا کیونکہ اندازہ یہ ہو گیا تھا کہ کسی بھی شریف انسان کو جو اتفاقاً جیلے ہوئے پر قادیان، اس کی دال سیاسی گلیوں میں نہیں گھٹی۔

ایک راز کی بات بتا دوں، جس وقت میں سیاست کی دایوں میں داڑھی سمیت دندانہا تھا اس زمانہ میں سیاست کی اندھی گلیوں میں مولوی ملاؤں کی تعداد بہت کم تھی بعض اوقات لٹلی داڑھی موچھے لگا کر مولویوں کی

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

سے رابطہ کریں

فون نمبر: 9358002992

اذان بت کدہ

اگر آپ کے اندر آئینہ دیکھنے کی جرأت ہے؟

اگر آپ آئینے کے دربر کھڑے ہو کر اپنے چہرے کے صحیح عکس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

اگر آپ اپنی خود نمائی، اپنی شناخت، اپنی دروغ گوئی، اپنی ریاکاری، اپنے جالانہ زہم اور اپنی بے کرداری کو محسوس کر کے ان سے چھٹکارا چھڑانے کا حوصلہ رکھتے ہیں تو پھر دیر نہ کریں اور ابھی فوراً بلا تاخیر ”اذان بت کدہ“ کا مطالعہ کریں، مٹھ و مزاح میں ڈوبی ہوئی یہ کتاب آپ کو آپ کا چہرہ پکڑ کر کسی مقصد تک لے جائے گی اور آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ جو لوگ پھول نظر آتے ہیں وہ تو محض کاغذ کا پھول ہیں اور یقین کیجئے کہ

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے کہ خستہ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے کیا سمجھے؟ اگر سمجھ گئے تو اذان بت کدہ خرید کر پڑھئے۔

اگر نہ سمجھیں ہوں تو اذان بت کدہ کسی کی اٹھا کر پڑھ لیجئے لیکن ایک بار پڑھ ضرور لیجئے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو جائے کہ آپ خود کتنے پانی میں ہیں اور آپ کوئی بسم اللہ کی گنبد میں زندگی گزار رہے ہیں اور اس گنبد سے نکلنے کیلئے آپ کو کیا کرنا ہوگا۔

قیمت 90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند 247554

فون نمبر: 09756726786

کی پوری کی جاتی تھی، اس کے باوجود میں سیاست میں اپنا مقام نہ بنا سکا دراصل کبھی کبھی مجھے سچ بولنے کی بیماری لاحق ہو جاتی تھی اور میری بد نصیب زبان سے دوران تقریر ایسی باتیں بھی نکل جاتی تھیں جو خود میرے لئے تازیانہ بنتی تھیں اس لئے سیاست نے زیادہ دنوں تک مجھے جینہ نہیں لگا یا اور خود میں نے بھی اسی میں عافیت سمجھی کہ اس عمری کو خیر آباد کہہ دوں جہاں سر خرہو نے کے لئے بے تھکان اور بغیر شرمائے جھوٹ بولنا لازمی ہو۔

موجودہ دور کی صورت حال بدلی ہوئی ہے، اب تو سیاست کی اندھی گلیوں میں ایک مولوی ڈھونڈتے تو ہزاروں پر ہاتھ پڑتا ہے اور ایسی ایسی داڑھیوں کے لوگ سیاسی میدان میں نظر آتے ہیں کہ جن کی داڑھیاں دیکھ کر فرشتے تک شرماتے لگتے ہیں۔ دراصل پہلے زمانہ میں مولوی حضرات جھوٹ اور مکاری سے کوسوں دور ہو کر تھے اور غلطی سے ایک بار جھوٹ بول کر انہیں ہفتوں تک نہیں آتا تھا۔ اب صورت حال دگرگوں ہے، اب مولوی حضرات جھوٹ سے اس درجہ بیزار نہیں ہیں اس لئے میدان سیاست میں ان کا ڈاکٹریہ تک گرنے نہیں پاتا اور وہ دنیا داروں کے مقابلے میں اچھے خاصے رن بناتے ہیں اور موقع ملے بغیر چوکے اور چٹکے بھی مار لیتے ہیں۔ مولویوں کی ترقیاں دیکھ کر دل سے ایک ہوک سی نکلتی ہے اور رشک آتا ہے، ان مولویوں پر جو دنیاؤں کے کاندھوں سوار ہو کر اپنا سفر بہرہ گاری جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کی عاقبت بھی نہ جانے کیوں محفوظ ہے اور نہ جانے کیوں خالق خدا بھی ان سے خوش نظر آتی ہے

(طلسماتی دنیا ۲۰۱۹ء)

☆☆☆

☆ چوری ایک بڑا گناہ ہے لیکن بعض لوگ چوری کے ذریعہ جنت خریدنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ لوگ وہ ہیں جو عمرہ کے ذریعہ جرم میں داخل ہو جاتے ہیں، پھر چور بن کر چمچے رہتے ہیں، جب حج ہوتا ہے یہ چوری کا حج پڑھ کر ہمیشہ کے لئے حاجی الحرمین بن جاتے ہیں۔

☆☆☆

قیامت نامے

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے

ہیں، اس عنوان کے تحت ہر ماہ شائع ہونے والی خطوط طلسماتی دنیا

کے نام آتے ہیں۔ جن کے ایک ایک حرف میں محبت، عقیدت، خلوص اور

لئہیت موجود ہوتی ہے۔ ان میں چند خطوط کو ہم بطور شکرانہ شائع کر دیا کرتے تھے۔

ان خطوط کو پڑھ کر ہمیں اندازہ ہوتا تھا کہ ہمارا روحانی سفر صحیح سمت میں جاری ہے اور لوگ

طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک سے متاثر بھی ہو رہے ہیں اور مستفیض بھی۔

روحانی عملیات کا سلسلہ تو نہ جانے کب سے جاری تھا لیکن اکابرین کا چھوڑا ہوا اثاثہ

اخلاف کی غلطیوں اور نادانیوں کی وجہ سے رطب و یابس سے بھرا ہوا تھا۔ طلسماتی دنیا نے اس

اثاثے پر پڑی ہوئی گرد و صاف کیا اور مشکل ترین عبارتوں کو ہل بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا۔

یہ موضوع جو بالکل خشک تھا، تخرین کر سامنے آیا اور عوام نے اس طرح تحریک کی اور

مخلصانہ کاوش کی پذیرائی کی اور طلسماتی دنیا کی حوصلہ افزائی بھی۔ نتیجتاً ہنوز یہ چراغ جل رہا

ہے اور چار دانگ عالم میں اپنے اجالے پھیلا رہا ہے، کچھ خطوط کو بطور تہرک نقل کیا

جا رہا ہے انہیں پڑھئے اور اندازہ کیجئے کہ لوگ اس رسالے کو کس طرح

چاہتے ہیں اور اس کے قدموں میں اپنے عقیدت کے پھول

کس طرح چھانکے ہیں۔ منت داری

اس کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے

محترم المقام جناب ایڈیٹر صاحب (طلسماتی دنیا)
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرمی!

یوں تو ہر جگہ سے دینی و دنیوی بے شمار
پرچے و رسائل شائع ہوتے ہیں لیکن اس پرچہ کی
حقیقت ہی کچھ اور ہے کہ یہ تمام پرچوں سے زیادہ
افادیت کا حامل ہے کیوں کہ اس میں وہ تمام
باتیں موجود ہیں جس سے عوام کو آئے دن واسطہ
پڑتا ہے۔

میں تو یہ کہوں گا کہ اس پرچہ کا ہر گھر میں
رہنا از حد ضروری ہے، اس کی کتابت و طباعت
اپنی مثال آپ ہے۔ اس کو ایک بار سہم کر کے
طبیعت نہیں بھرتی، بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے
اور جتنی بار پڑھا جائے، نئی معلومات کا اضافہ ہوتا
ہے، آئندہ سے یہ شمارہ براہ راست دفتر سے طلب
کروں گا، دعا ہے کہ اللہ رب العزت اسے عالم
میں مزید مقبولیت کا باعث بنائے، آمین۔

مرکز

اسماعیل جوگی، کوپر گاؤں
معتمد مفتاح العلوم جامع مسجد کوپر گاؤں (اتحاد نگر)

ایک سے زائد بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے

محترمی جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

اس مرتبہ آپ نے جنوری اور فروری کا شمارہ ایک ساتھ نکالا، اب
ہم کو آپ کے شمارہ کا راج تک انتظار کرنا پڑے گا اور یہ انتظار اتنا طویل
ہے کہ اس کا اندازہ صرف قاری ہی کو ہو سکتا ہے۔ آپ کا پرچہ ہاتھ میں

آنے کے بعد ختم کرنے تک ہاتھ سے نہیں چھوٹنا، بعض مرتبہ ایک سے
زائد بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے، اب آپ ہی اندازہ لگائیے کہ مارچ تک
کتنی لمبی مدت ہوگی، پرچہ ہاتھ میں آنے تک گو آپ کا پرچہ ۱۰۰ صفحات
کے اندر ہی ہوتا ہے مگر اس قدر معلومات آفریں ہوتا ہے کہ پڑھ کے ختم
کرنے تک ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔

جنوری اور فروری کے شماروں میں آپ نے
سانپ اور بچھو کے متعلق جو مضامین چھاپے ہیں
اس کے لئے آپ قابل مبارک باد ہیں کہ اتنے
مختصر اور معلومات آفریں مضامین بہت کم دیکھنے کو
میلے ہیں۔ ”اللہ والے“ کے عنوان کے تحت آپ
اولیاء کرام کے حالات کا بیان جو شروع کئے ہیں،
وہ بھی قابل تحسین و مبارک باد ہیں، اللہ آپ کے
مشن کو بڑھتی رکاوٹ کے جاری و ساری رکھے،
آمین ثم آمین۔

ایک اہم بات آپ سے دریافت طلب ہے، وہ یہ
کہ علی عباس بوٹی نے سورۃ یٰسین کے پڑھنے کے
طریقوں میں ایک طریقہ سید سلطان کا بتایا ہے
وہ کیا طریقہ ہے اور کیا اس کو پڑھنے کے لئے اس
کی اجازت ضروری ہے، تفصیل سے روشنی

ڈالئے

عالم اب اس سے قبل بھی میں نے آپ سے استدعا کی تھی کہ پرچہ کا
نام طلسماتی دنیا کے بجائے کچھ اور رکھیں کیوں کہ آپ جن علوم کا پرچار اس
پرچے کے ذریعہ کر رہے ہیں وہ علوم طلسماتی نہیں ہیں، روحانی ہیں، کیا
ہی اچھا ہو کہ آپ اس کا روحانی دنیا رکھ دیں، جب کہ آپ کے مرکز کا نام
آپ روحانی مرکز رکھتے ہیں، اگر آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس نام کا ایک
پرچہ پاکستان سے چھپتا ہے تو چھپنے دیجئے، انڈیا سے تو اس نام کا کوئی پرچہ
نہیں چھپتا، امید ہے کہ اس مرتبہ اس بات کے جواب سے آپ ضرور
سرفراز فرمائیں گے۔

فقط ناچیز

محمد عبدالقوی فاروقی یاقوت پورہ، حیدر آباد (اے، پی)

رہے اور ہمیں فائدہ پہنچتا رہے۔

والعظیم فقط

عبداللہ بلال

مکان نمبر: ۱۰۴۸، اکمال پورہ (بالیگاؤں)

طبیعت باغ باغ ہوگی

محترم بزرگ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیاسال کے ساتھ ساتھ رمضان مبارک ہوا خدا کرے آپ بخیر ہوں، ایک سال قبل کی بات ہے کسی صاحب کے ہاتھ میں ایک پرچہ دیکھا، عجیب سا نام ”طلسماتی دنیا“ لفظ ظلم اور طلسماتی دنیا کا تاثر ہی کچھ اور ہوتا ہے، خیر و برکت دانی کرنے میں کیا حرج ہے۔

”عملیات“ وغیرہ قسم کی چیزوں میں دلچسپی، طبیعت اور ذوق کے تقاضے سے ہوتی ہے اور کچھ عمیق تقاضے بھی ہوتا ہے، سرسری دیکھ لیا مگر اور بھی مضامین پڑھے خاص کر آپ کی نگارشات! تو میرے دل کو لگا!

حقائق اور دلائل اور پھر آپ کی منفرد تحریر اور انداز بیان متاثر ہوتا گیا، اب عالم یہ ہے کہ ہر ماہ شہر سے خرید کر لاتا ہوں اور مطالعہ کرتا ہوں اور دل ہی دل میں بارگاہ الہی میں آپ کے لئے دعا گو رہتا ہوں کہ اللہ آپ سے جس طرح کا کام لے رہا ہے اس کے بدل میں اللہ آپ کو خوب نوازے۔ دوسری طرف حقیقت تو یہ ہے کہ میری حیثیت دعا گو کی نہیں بلکہ محتاج دعا کی ہے اور رہے گی! مجھے پورا احساس ہے کہ ابھی جو کچھ لکھ گیا آپ کی طرز نگارش کے متعلق یہ سورج جو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، جہاں یہ آپ گنجائش محسوس کریں کہ میں اپنی حد سے تجاوز کر گیا ہوں آپ مجھے معاف کر دیں گے۔

جنوری، فروری ۱۹۹۷ء کا ”طلسماتی دنیا“ کل پڑھ رہا تھا، رمضان مبارک کی مناسبت سے عمدہ عمدہ مضامین پڑھنے کو ملے، طبیعت باغ باغ ہو گئی! اس قدر کہ یہ میرا مسئلہ سمجھ گیا ہوں۔

میں خود ستری لپیٹ میں ہوں اور ابھی عمر سیدہ ہے، زندگی کے نشیب و فراز سے کس کو مفر ہے، تکالیف، فکر و تردد، پریشانیاں اور گرتی ہوئی صحت وغیرہ وغیرہ، ایسے میں ”طلسماتی دنیا“ کا مطالعہ نعمت سے کیا

پاکیزگی اور اصلاح کے ساتھ

محترم عالی جناب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف، خیریت دارم، دستخواہم۔

عرض یہ ہے کہ پرچہ ماشاء اللہ اس دور میں نہایت پاکیزگی و اصلاحی طریقہ پر شائع ہو رہا ہے، خداوند کریم! گمراہ حضرات کو رحمت کاملہ سے دان دوئی رات چوٹی ترقی و خوشحالی بخشے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کو مستفیض ہونے کا شرف بخشے خداوند کریم، آمین ثم آمین۔
صوفی عابد حسین، راجستھان

خرافات اور عریانیت سے مبرا

محترم القام علی و قاریڈیٹر صاحب، و اظہم السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالی قدر آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا چنانچہ ایک رسالہ ہے، خرافات و عریانیت سے بالکل مبرا، اللہ آپ کے اس نیک ارادے کو تقویت عطا فرمائے، نیز ہم نشکان علم کو ایسے رسائل پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سبحان جنوری، فروری ۱۹۹۷ء کا شہرہ آفاق سابقہ خوبوں سے بڑھ کر نظر نواز ہوا، ادارہ پڑھ کر اس مردہ قوم کو جو بے مہارت الناس کے لئے بنائی گئی ہے، پر آنسو بہانے کو جی چاہا کہ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کی سزا ہندوستان کے ہر مسلمان کو مل رہی ہے، اگر آج سچ ویسا ایمان آجائے کہ اذان سن کر گلیاں محلے خالی اور مسجد بھرجائے تو کسی بھی غیر کی یہ مجال نہیں کہ ہم پر اپنی گستاخ نظر اٹھالے، پھر سے ہماری عصمتوں کی دھجیاں نہ اڑیں، پھر سے ہماری عبادت گاہوں کی بے حرمتی نہ ہو۔ مگر ایڈیٹر صاحب اس کے لئے ہر مسلمان کو کمر بستہ ہو کر اپنے ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی بازیابی کرتا ہے، خیر! ادارہ پر دل کو چھو گیا، ویسے پورا شمارہ سمندر کو کوزے میں بند کے مصداق بہتر ہے، مگر ادارہ پر لکھنے پر خاص طور سے یہ ٹوٹے پھوٹے جملے ارسال خدمت کر رہا ہوں، اللہ سے دعا ہے کہ آپ کا قلم یونہی داعی بن کر جگمگاتا

کم ہے، البتہ کو بھی بہت ذوق ہو گیا ہے اس پرچہ سے، اللہ کرے ہم لوگوں کے ایمان و عمل میں جلا پیدا ہو، اللہ اپنے بندوں سے وہ کام لے لے جو اس کو پسند ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو اور کیا کہوں۔ اپنی دعاؤں میں کبھی کبھی یاد رکھ لیں گے تو بہت ممنون ہوں گا، بہت ضرورت مند ہوں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، جانے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سلام کرنے آئے اور اپنا مقصد سفر بھی بتایا تو اور باتوں کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ عمرہ کے دوران خاص خاص مقامات پر اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا اور آقاؐ و جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی کلام کو حضرت عمرؓ نے تاحیات سپہ کر رکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا کہا تھا، مجھ سے ایسی فرمائش کی تھی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہی حال رہا وہی کیفیت دل کی رہی جو میری تھی یہ کے الفاظ میں۔

دل پرخوں کی ایک گلابی سے
عمر بھر ہم رہے شرابی سے
ایک بار پھر آپ سے درخواست کروں گا اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں گے۔ ”کبھی کبھی“ اس لئے کہا کہ آپ کی ضرورت کا مجھے اندازہ پہلے سے ہے۔

فتنۃ الاسلام

محتاج دعا خانہ برائیں

پوسٹ بھٹہ ضلع کوادہ (بہار)

یہ ایک غیر معمولی رسالہ ہے

محترم القام عالی جناب حسن الباشی صاحب مدظلہ العالی
سلام مسنون

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

دیگر یہ کہ آپ کے رسالے ”طلسماتی دنیا“ کے صرف سروسٹی سے شناسا تھا لیکن جنوری، فروری ۱۹۹۶ء کا شمارہ لے کر انارونی صفحات پر نظر ڈالی اور گھر جا کر رات کو ایک ہی نشست میں تمام رسالہ پڑھ ڈالا اور احساس ہوا کہ یہ ایک غیر معمولی رسالہ ہے، اس کے مضامین بالخصوص

پچانوہم (احساس کمتری)، اپنی عمر کا حساب لگائیے، روحانی ڈاک، وہم اور دیگر مضامین اپنی نگاہ غیر معمولی نوعیت کے حامل ہیں) مادیات کی رواں دواں انسانیت جو مسائل و مصائب کے ساحل پر کھڑی ہوئی ہے، انہیں ”روحانیت“ کی طرف لانے اور ان کی مشکلات و مصائب کے حل کے لئے آپ نے جس مشکل کام کا بیڑہ اٹھایا ہے وہ قابل ستائش ہے، حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمان روحانی اعتبار سے سخت پریشان ہیں، ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے، غریب مسلمانوں کو غیر دانستہ طور پر اپنے ایمان کے لالے بڑے ہوئے ہیں، ایسے پُر آشوب دور میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی تنگ دود، یقیناً دین و دنیا میں کامیابی کو دھارنی کا باعث ہوئی، اس کی وسیع اشاعت کے لئے راقم الحروف بھی خدمت کرے گا۔

عبدالقدیر عزم

نامہ نگار ”سیاست“ بوہن

مکان نمبر ۵۱ نیو ۳۵۰۳۱۸، ضلع نظام آباد اے، پٹی

میں کہاں رکستا ہوں عرش و فرش کی آواز سے

محترم القام جناب حسن الباشی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ کے حوائج بخیر ہوں گے۔

عرش ہے کہ رسالہ طلسماتی دنیا کی ماہ سے میرے زیر مطالعہ ہے، ماس میں علم نجوم و حکمیات پر ہندو پاک میں جو رسالے شائع ہوئے یا جو بھی جاری ہیں ان کا رابطہ عوام سے نہ رہنے کی وجہ سے اشاعت کی تعداد محدود رہی، چنانچہ جو رسائل معیاری تھے وہ مقبول بھی ہوئے خواص تک، مگر ”طلسماتی دنیا“ جسے آپ نے عوام کی پسندیدگی و دور جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو انداز دیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔

جناب دانش عامری کی طلسماتی پیٹنگ اور دیدہ زیب و دلکش طباعت نے اسے دہلی سے شائع ہونے والے ان دیدہ زیب رسائل کی صف میں لاکھڑا کیا ہے، جس کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر قاری اسے خریدنے پر مجبور ہو جاتا ہے، مگر اسے پل بھر کی ذہنی آسودگی کے سوا کچھ نہیں ملتا، انہی فرش رسالوں کی قطار میں موجود طلسماتی دنیا اپنے نام و جناب دانش عامری صاحب کی طلسماتی پیٹنگ کے ذریعہ خریدار کے

ہے کہ ہر قاری اس رسالے کو بام عروج پر دیکھنے کا خواہش مند ہے اور میرا یہ مشورہ ہے کہ اگر آپ اس میں چند تبدیلیاں کریں تو رسالہ واقعی فلسفاتی ہو جائے گا۔

اول سوال و جواب (روحانی ڈاک) کے باب میں یہ تبدیلی کریں کہ رسائل کے سوالات کو ترتیب نمبر کے ایک ماہ کے رسالے میں شائع فرمائیں، دوسرے ماہ ان کے جوابات مع ترتیب نمبر کے شائع ہوں۔

جوابات یوں ہوں گے کہ اس کے لئے ایک اعلان و گزارش مؤثر انداز میں دیں کہ رسائل کے مسائل کے مجرب حل جن کو معلوم ہوں، خلق اللہ کے فائدے کے لئے بلا تعلیل و فقر فلسفاتی دنیا میں روانہ فرمائیں۔

یہ رسالہ ملا تعداد ہاتھوں میں جائے گا جن میں بہت سارے حضرات داخل علم کے پاس ان مسائل کے مجرب حل تعویذات و عملیات یا نسخہ جات کی صورت میں ضرور موجود ہوں گے، ان کے روانہ کردہ جوابات کو مع ان کے نام کے شائع فرمادیں اگر کسی کا جواب کسی خاص مسائل کا نہ آئے تو آپ جواب دیں، آپ کا وقت بھی بچے گا اور رسالے کی وقعت میں بھی اضافہ ہوگا۔

دوم یہ کہ اعلان کریں کہ اس رسالہ کے لئے اہل علم حضرات بلا تعلیل مختلف پر اسرار علوم پر اپنے مجربات شائع فرمائیں، یہ گزارش مستقبل باب مجربات کے اوپر ہو، آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ چند ماہ میں ہی آپ کے دفتر میں مجربات کا خزانہ جمع ہو جائے گا کہ رسالہ کے صفحات کم ہوں گے، گھر اس کے لئے فراخ دلی شرط اول ہے، کسی بھی مسئلہ کے بزرگوں کے نام ادب سے لکھیں اور رحمۃ اللہ کا خفیف ضرور دیں جیسا کہ آپ نے اعلان جادوؤں نامبر میں جادو کا علاج کس نے کس طرح کیا ہے باب میں احمد رضا خاں صاحب بریلوی میں مختلف نہیں دیا ہے۔

امید ہے کہ آپ فراخ دلی سے کام لے کر قارئین کو مایوس نہیں کریں گے۔

رسالے کو بام عروج پر دیکھنے کا منتہی

علی حسن صدیقی

کوہ نور پریس چوڑی پٹی کشن گنج

(۸۵۵۱۰۸) (بہار)

دلی و دماغ کو اپنے سحر میں گرفتار کر کے اسے خریدنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد قاری کو کوئی اسودگی بھی ملتی ہے روحانی سکون بھی، معلومات بھی حاصل ہوتی ہے، علم بھی۔ پھر اس کے بعد قاری اس کے علاوہ تمام رسائل کو چھوڑ دیتا ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ ترقی کے زینے طے کرتا جائے گا۔

مجھے یہ شعر یاد آیا کہ

میں کہاں رکتا ہوں عرش و فرش کی آواز سے

مجھ کو جانا ہے بہت دور حد پرواز سے

مگر افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ رسالہ ابھی مائل پرواز ہے اور ابھی آغاز پرواز سے ہی اس کے پر کترنے کی تیاریاں اس کی خوبصورتی پرواز لگانے کی تیاریاں آپ نے کیوں شروع کر دیں؟

فرقہ داریت کی بنیاد پر کسی جماعت کو طرز و مزاج کا نشانہ بنانا یا بچھڑا اچھا نام از کم آپ کو زب نہیں دیتا میں تو آپ کو ہی ہوں گا کیوں کہ ایڈیٹر تو آپ ہی ہیں، پتہ نہیں کون سے بزرگ ہیں جو اہل انصاف العرب کی کاہلادہ اوڑھے طرز و مزاج کی آڑ میں شرانگیزی میں مصروف ہیں۔ مثلاً ”مسجد سے بیٹانہ تک“ میں ہونے کے مسئلہ پر یوں بیہودہ طرز میں مصروف ہیں، پیر کی اولاد تک کا بوسہ جانے ہی کے لئے سوال کیا، اگر لڑکی ہو تو پھر کچھ پرواہ نہیں، لڑکی لڑکاسب برابر، پھر سوال کیا کیا اگر جوان ہو تو پھر جواب ملا سلی بھی جوان ہی تھی، بے چارہ حامل ناما کر تھی رہ گیا مگر اسنے میں اہل سنت و الجماعت نے اس کی اچھی خاصی مذمت کر دی۔

دو چار سطریں نہیں پورا مضمون ہی بے ہودہ الفاظ و فحش جملوں سے پُر ہے اور سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ طرز و مزاج میں طرز یہ حدیثیں و روایات تحقیر آمیز جملوں کے ذریعہ پیش کی گئی ہیں جو قابل مذمت ہی نہیں قابل مرمت بھی ہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ علمائے کرام کے زیرِ نگرانی شائع ہونے والے رسالے میں اس طرح کے مضامین ہوں کہ ایک عام مسلمان بھی سوچنے پر مجبور ہو جائے۔ اگر اہل سنت و الجماعت پر طرز ہی کرنا ہے تو براہ کرم رسالے سے فحش جملے و طرز یہ حدیثیں پیش نہ کریں مگر میرا نیک مشورہ ہے کہ اہل سنت و الجماعت پر تنقید بھی اگر آپ کا شن ہو تو آپ اس کے لئے الگ سے کوئی رسالہ جاری کر سکتے ہیں کیوں کہ فلسفاتی دنیا کا امید

یہ ایک جادوئی کتاب ہے

ایڈیٹر طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ میں عام طور پر انگریزی میگزین زیادہ پڑھتا ہوں لیکن ۱۶ جنوری کو میں نے اچانک بک سٹر کے پاس سے گزر رہا تھا اور وہ میگزین اچھی طرح سجاتا تھا اور میری نظر طلسماتی دنیا میگزین پر پڑی، کچھ دیر کے لئے میں سمجھا کہ شاید کوئی جادوگری کی کتاب ہے، جب میں نے اس کے اوراق اٹائے تو کچھ قرآنی آیات پڑھ میں نے ارادہ کیا کہ میں ایسا میگزین ہمیشہ کے لئے خریدتا رہوں گا۔

آپ کا طلسماتی دنیا میگزین پڑھ کر بہت مسرت ہوئی کہ واقعی یہ ہم جیسے لوگوں کے لئے ایک جادوئی کتاب ہے جو مجھے اور سوچنے والا ہو اس کے لئے یہ کتاب ہزاروں بیماریوں سے محفوظ لاکھوں برائیوں سے دور، دنیاوی مصیبتوں کا حل اور دین اسلام کی باتیں مجھے والی کتاب ہے، خدا آپ کو دعوت علم اور صحت و سلامت رکھے آمین۔

فقط والسلام

محمد اکرم سرینگر (کشمیر)

اندھیرے میں ایک چراغ

محترم القام مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت دنوں سے آپ کے نام خط لکھنے کو جی چاہ رہا تھا لیکن گھر اور پیشگی مجبوریوں کی وجہ سے فرصت ہی نہیں مل رہی تھی، آج تھوڑی سی فرصت ملی تو خط لکھنے بیٹھ گیا، باہر کڑا کے کی سردی پڑ رہی ہے اور اندر ہم کانگڑی تاپے لحاف میں دبکے ہوئے خط لکھ رہے ہیں۔ رات کے تقریباً پورے نو بجے کا وقت ہے، آپ کا پرچہ، پرچہ کیا اندھیرے میں ایک چراغ کی مانند چمک رہا ہے اور ہم جیسے کم گشتہ لوگوں کو روشنی دکھا رہا ہے اور ہم جیسے کم مایہ لوگوں کو روحانی دنیا میں لے جاتا ہے، پہلے شمارے سے ہی آپ کا پرچہ ہمارے ہاں آ رہا ہے اور شوق و ذوق سے پڑھا جا رہا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ پرچہ پھولے پھلے اور آفتاب صحافت پر ہمیشہ

درخشش تارے کی مانند چمکتا رہے، آمین۔

پیر زادہ ریاض احمد ایڈووکیٹ

(بانڈی پورہ، کشمیر)

لاٹانی میگزین

محترم امجد دم جناب ہاشمی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ ہم بخیر ہیں اور آپ کی خیریت نیک کے لئے بارگاہ ایزدی

میں دست بدعا ہیں۔

میں نے آپ کے نیک لاٹانی و نایاب میگزین ”طلسماتی دنیا“ کی اشاعت کا آغاز کر کے اگر ایک طرف دین اسلام کی تعلیمات کا پرچار کرتے ہوئے نواب دارین و خوشنوی خداوندی کے حق دار قرار پائے ہیں تو دوسری طرف روحانی جسمانی امراض میں مبتلا افراد کے لئے قرآنی علاج فراہم کرتے ہوئے سچا کاردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ کی اس خدمت پر نہ تو کوئی واقعی معقول میں تشکر ہو سکتا ہے اور نہ ہی ایک خدمت کا جو کہ حقیقتاً اللہ و رسول ﷺ کی خوشنودی (چونکہ حسن اخلاق کا حال فرد ہی انسانیت کی خدمت کر سکتا ہے اور حسن اخلاق اللہ کے نزدیک و ہادی عالم کے نزدیک ایک انتہائی سرائی ہوئی اور پسندیدہ صفت ہے) کے لئے بے کوش و بے غرض انجام دی جا رہی ہے، اس کا معاوضہ کون ادا کر سکتا ہے تاہم ایک ایک کی طور پر میں اس خدمت پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے رسالے کو دن و رات چوگی ترقی عطا فرمائے آمین۔

فقط والسلام

حسان شیرازی

رائے پورہ (ورنگل)

طلسماتی دنیا کا کمال

مشفق و مہربان جناب ہاشمی صاحب، سلام و رحمت

خدا کے فضل و کرم سے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

پریشان حال لوگوں کیلئے امید کا روشن چراغ، معلومات کا خزانہ، انمول تجلی، قیمتی مضامین، غرض کہ ہر طرح سے خوب و خوب سیرت۔

فقط

محمد راشد الرحمن قادری

شاہی بڑی مسجد، کٹرہ نیل، مانی کی منڈی، آگرہ (یو پی) ۲۸۲۰۱۰

تصویر ہی توجہ کا باعث بنی

الکثرم والکثرم الاستاذ جناب حسن الہاشمی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرام نفیس مالک دو جہاں کے لئے ہیں جو ہم سب کا رب ہے، اس کی ذات بڑی رحیم و کریم ہے جس نے انسانوں کی فلاح بہبود اور راسخی کے لئے پیغمبروں کو بھیجا، رب سے آخر میں حضور سیدنا امام الانبیاء، سرور کونین، سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، مجھے اور آپ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امت بنایا، ایمان و یقین کی دولت سے سرفراز فرمایا، اندھیروں سے نکال کر روشنی عطا فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین کا خطاب عطا فرمایا، ایسے عظیم المرتبت بنی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں سلام۔

آپ کی عمر اور علم میں اللہ برکت دے آئیں۔

استاذ صاحب امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے، بڑی ہمت کر کے یہ چند سطروں آپ کی نذر کر رہا ہوں، توجہ فرما کر شکریہ کا موقع مجاہد فرمایا۔

اتفاقاً دسمبر ۱۹۹۶ء کا رسالہ ”طلسماتی دنیا“ ایک بک اشال پر نظر آیا، تجسس کے تحت خرید لیا، مروجہ پر تصویر بڑی عجیب و غریب تھی، یہ تصویر ہی توجہ کا باعث بنی تھی۔ رسالہ کا مطالعہ کرنے کے بعد بڑی خوشی اور حیرت ہوئی تھی۔

خوشی اس بات کی کہ آپ نے سمندر کو کوڑے میں سونے کی بھرپور کوشش کی ہے اور حیرت اس پر کہ آسمان کتاب سے ہم زیادہ تر حضرات ناواقف ہیں، ظاہری طور پر پڑھنا جانتے ہیں مگر اس سے استفادہ نہیں کرتے۔ اللہ ہمیں زیادہ سے زیادہ قرآنی علوم حاصل کرنے کی توفیق بخشے اور آپ کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے تاکہ اس کے بندے

لوگوں کا یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ اس جیسا رسالہ موجودہ وقت میں دستیاب نہیں، میں کافی عرصہ سے اس کا مطالعہ کر رہا ہوں، دین کی خدمت کا جو سلسلہ آپ نے شروع کر رکھا ہے اور جو محنت آپ کر رہے ہیں اس کا اجر صرف خدا ہی دے گا، بندے کے بس کی بات نہیں۔

اس سے پہلے ایک جوانی لفافہ ارسال کر چکا ہوں مگر جواب سے محروم ہوں، ہو سکتا ہے ڈاک کی گڑبڑ ہو، خیر یہ طلسماتی دنیا کا کمال ہے یا آپ کے زور قلم کا کمال ہے کہ میں نے داڑھی بھی رکھ لی ہے اور نماز کی پابندی بھی کر رہا ہوں، (یہ ذکر داڑھی کا اس لئے کر رہا ہوں کیوں کہ ماڈرن عورتیں خاص کر شہری اس کی مخالفت کرتی ہیں)

ایک گزارش اور چند سوالوں کے جوابات چاہتا ہوں، امید ہے کہ مایوس نہیں کریں گے۔ گزارش یہ ہے کہ استاذ صاحب دینی رسالے میں جس سے ہم دینی طور پر منسلک ہیں۔ ایک سلسلہ ”خوفناک حویلی“ شروع کر رکھا ہے، اس کی خوفناکی دیکھتے ہوئے اسے دس سطحوں میں ہی ختم کر دینا چاہتا تھا، اسے بچے تو برداشت کر سکتے ہیں، کوئی ذی شعور آدمی اسے دو صفحوں کو کال کرنے اور وقت کا ٹاپا بنی سمجھے گا، آپ ان دو صفحات میں کوئی تاریخی سلسلہ، عملیاتی سلسلہ، لغتوں اور مفتوحوں سلسلہ یا جو بھی مواد آپ کے پاس ہو جو جگہ دے سکتے ہیں، اس حویلی کو اب اس رسالے میں دیکھ کر ایک دینی کوفت ہوتی ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد حنفی

مکان نمبر: ۳۳۷، گلی: ۱۸، جعفر آباد، دہلی نمبر ۵۳

روشن چراغ

مکرمی جناب حسن الہاشمی صاحب، ایڈیٹر طلسماتی دنیا دیوبند

سلام ستون

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ ممبئی کی تفریح کے دوران ”طلسماتی دنیا“ دیکھنے کو ملا، اوراق پلٹنا گیا اور سرسری نظر ڈالتا گیا، موجودہ رسالوں میں سب سے الگ انداز کا پایا، لے کر رکھ لیا۔ آگرہ آکر مطالعہ کیا، بے پناہ خوشی محسوس ہوئی، یہ رسالہ کئی خوبیوں پر مشتمل ہے، وقت گزاری کا بہترین ذریعہ،

آپ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکیں، آمین۔

فقط والسلام

محمد خالد کرا (ویٹ مینی)

اس کمی کو پورا کر دیا

قبلہ محترم جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں، اللہ رحمٰن ورحیم سے دعا گوں ہوں کہ وہ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے آمین۔

عرض گزار ہے کہ احقر کئی مہینوں سے آپ کے بطور شکر و سپاس کے سلسلہ میں خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر طرح طرح کی مصروفیات غفلت و کاہلی کے سبب خط نہ لکھ سکا۔

ہندی میں پچھلے کئی سالوں سے سڑکیں ٹھیک ہو چکی ہیں اور اب سڑکیں بھی بہتر ہو چکی ہیں، ان ماہناموں کو دیکھ کر دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ کاش اردو میں بھی سڑکیں ٹھیک ہو جائیں اور کوئی میگزین نہ ہو، اس کی آپ نے پورا کر دیا، ایسا منفرد و عمدہ ماہنامہ دیکھنے کے لیے پڑھنے کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد۔

آپ کے اس ماہنامہ نے میری اس غلط فہمی کو ختم کر دیا ہے کہ عملیات اور جبری مریدی کا آپس میں گہرا تعلق ہے، نیز اخیر کسی غیر سے بیعت ہونے کوئی عملیات نہیں کر سکتا اور اگر بلا غیر کے کوئی عمل کیا بھی تو اثر نہ آئے گا، آپ کے اس ماہنامہ نے جبروں کی روایتی سادھ و گمراہی اور گمراہی جھکا دیا ہے۔

فقط والسلام

محمد اسلم شاہد، کدمہ (جشدی پور)

ایک خیر خواہ کے تاثرات

مکرمی ایڈیٹر صاحب ”ماہنامہ طلسماتی دنیا“، دیوبند

سلام سنون

امید کہ مزاج عالی بخیر ہو گئے۔

بعد ادب و تسلیمات عرض ایکہ میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا تقریباً

۴۰ سال سے بڑی پابندی کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں، الحمد للہ ہر ماہ کے رسالہ کو خوب تر پابیا، اس سے قبل کئی خطوط کے ذریعہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا تھا لیکن بد قسمتی سے مراسلات کے کالم میں جگہ نہیں با سکا۔ مجھے امید ہے کہ اس بار آپ ضرور میرے تاثرات کو دیگر قارئین طلسماتی دنیا تک پہنچا دیں گے۔ اس سے قبل میں گلابی کرن، خاتون مشرق وغیرہ جیسے رسالوں کا مطالعہ کرتا تھا، لیکن جب سے میں نے اس نایاب اور منفرد رسالہ ”طلسماتی دنیا“ کو پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے تب سے ذہن کسی دوسرے رسالے کی طرف بالکل ہی راغب نہیں ہوتا، حقیقت یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے جس قدر معلومات میں اضافہ ہوا ہے کسی دوسرے رسالہ سے نہیں ہوا تھا۔ طلسماتی دنیا نے اس مختصر عرصہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور ذہن کو رچے پختہ کے پجاری عالمین سے ہوشیار کر کے جس طریقہ سے ایک ہر کامل کا حق ادا کیا ہے اسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا، اگر خدا خواست طلسماتی دنیا کی روحانی روشنی بھی ہوگئی تو بھی اس کی یاد دہائیاں اور درخشاں اور جاوداں رہے گی۔

میرے چند احباب جو اب تک ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تحت مخالف تھے ان کی نظر میں طلسماتی دنیا کا پڑھنا باعث شر، اس کا گھروں میں رکھنا بے برکتی اور نیک دینی کا موجب اور تباہی و گمراہی کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا وہ اپنے آپ کو اجداد کے رسم و رواج کو دین و حق سمجھ کر گمراہی کے گنجش میں لٹ پٹ تھے۔ انہوں نے بھی طلسماتی دنیا کے سمور کن روحانی اور ان کی عظمت و افادیت کو تسلیم کر لیا ہے اور ان کے گھروں میں بھی طلسماتی دنیا کو ذوق شوق سے پڑھا جانے لگا ہے۔ مجھے باری تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ یہ روحانی مشن عنقریب کفر و الحاد میں پھنسے ہوئے انسانوں کو کفر و الحاد کی تاریکیوں سے نکال کر دین کی ڈگر پر قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ حرف آخر ایک رسالہ کے اندر چند اوراق کا مزید اضافہ کر کے اس کی قیمت چندہ کے بجائے عین کر دی جائے تاکہ قارئین کے لئے کسی بھی طرح کی تنگی باقی نہ رہے۔ میں باری تعالیٰ سے طلسماتی دنیا کے جملہ کارکنان کے لئے عافیت اور طلسماتی دنیا کی ترقی کی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

عظیم الدین عثمانی، جھیر وادھوینی (بہار)

حق کا بول بالا

محترم القام عزت باب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت فیضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتا ہوں کہ عزراں عالی مقام ٹھیک ہوگا، دراصل ایک دو ماہ قبل آجنگاہ کی ناسازی طبیعت کے بارے میں سننے میں آیا تھا، بہت صدمہ ہوا، دعا محنت بھی کی اور اب بھی دعا کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ آپ کی ہر نظر بد سے حفاظت فرمائے اور عمر خضر عطا فرمائے نیز آپ نے جس عظیم القدر مقصد کے تحت اس مشن کا آغاز فرمایا ہے اس میں دن دوئی رات چوٹی ترقی نصیب فرمائے، پھر سارے عالم میں حق کا بول بالا ہو جائے، باطل منکلا ہوا جائے آمین ثم آمین۔

فقط والسلام

محمد ذوالفقار

اللہ آپ کو حیات جاوداں بخشے

بخدمت شریف عالی جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

سلام سنوں

بعد سلام کے عرض ہے کہ آپ کا رسالہ طلسمانی دنیا چھ مہینوں سے بلاناغہ قریبی بک اسٹال "اسلامی بک ڈپو" تانہ پور بمال گل پور سے خرید کر پڑھ رہا ہوں۔

یہ رسالہ بے پناہ خوبیوں اور مفید معلومات کا نایاب خزینہ ہے جس میں قیمتی موتی، میرے اور جو اہرات سے بڑھ کر پوشیدہ علوم کو آپ نے بڑی محنت و جانفشانی سے اکٹھا کیا ہے، اس کے لئے آپ مبارک باد کے مستحق ہیں اور اللہ جل شانہ سے دعائیں کرتا ہوں کہ اپنے فضل و کرم کی بارش آپ پر اور آپ کے متعلقین پر دن رات فرماتا رہے تاکہ یہ رسالہ بندۂ خدا کی صحیح اور مکمل رہنمائی کرتا رہے۔ (آمین ثم آمین)

اس سے قبل تو میں نے ان تمام موضوعات پر آج تک دوسرا کوئی رسالہ نہیں دیکھا تھا، جس میں اس طرح کے پوشیدہ علوم کو دل کھول کر عام اردو دان کو "موسلما" بننے پر بانٹا گیا ہو۔ میرا ذاتی تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ جو بھی عالمین اس طرح کے علوم کی جانکاری رکھتے تھے وہ اس کو اپنے سینے میں

رکھے ہوئے اس فانی دنیا سے چلے گئے اور جو حضرات حیات بھی ہیں تو اس طرح کی علوم کو اپنے سینے میں بند کر رکھا ہوا ہے، لہذا ہر وہ شخص جس کو یہ رسالہ ہاتھ لگے گا وہ اپنی اور دوسروں کی نفع رسانی ہی کرتا رہے گا اور آپ کا مشکور و ممنون ہوگا۔ اللہ سے دعا ہے کہ آپ کی حیات کو جاودانی بخشے اور زیادہ سے زیادہ دنوں تک اپنے پریشان بندوں کی مصیبتوں کا روحانی علاج آپ کے ذریعہ فرماتا رہے، آمین ثم آمین۔

فقط والسلام

آپ کی دعاؤں کا محتاج

ڈاکٹر علاؤ الدین آل (ہومیوپیتھ)

شاہ کنڈ، بھالپور، بہار ۸۱۳۱۰۸

امید کی کرن

عالی جناب حسن الہاشمی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کا رسالہ ماہنامہ طلسمانی دنیا دو ماہ سے مطالعہ کر رہا ہوں، اس سے پہلے میں ہدی خرید کر تھا، آج سے دو ماہ پہلے میں ہدی خریدنے اخبار کی دوکان پر گیا، اس کا ایک میری نظر "طلسمانی دنیا" پڑی، ہدی چھوڑ کر طلسمانی دنیا خرید لیا، وہیں پیچھ کر کم از کم ایک گھنٹہ مطالعہ کیا، آپ کا یہ رسالہ مجھے بے حد پسند آیا۔

میں ایک پریشان حال بے روزگار ہوں، بس آپ سے کیا بتاؤں میری بے بسی کا عالم یعنی میں اندھیروں اور ناامیدیوں کے سمندر میں غوطہ لگا رہا ہوں، کوئی مدد و معاون مجھے نہیں دکھائی دیتا تھا جو اس سمندر سے نکالے، لیکن جس وقت سے میں نے طلسمانی دنیا خرید اور اس کو خوب اچھی طرح پڑھا تو ایسی امید کی کرن میری زندگی میں آئی، گویا میں اندھیروں اور ناامیدیوں اور بے بسی کے سمندر سے غرق ہی مجھے کوئی نکالنے والا لگ گیا ہے اور کچھ عجیب کیفیت امیدوں کی میرے دل میں پیدا ہونے لگی، یہ سب کچھ کہ آپ کے اس رسالہ طلسمانی دنیا کا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو میرا اہم در اور رہنما بنا کر بھیجا ہے، آج میرے سامنے یہ بات کھل کر آئی کہ مومن کو خدا کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا چاہئے، مجھے پورے روزگار سے اب پوری امید ہو گئی ہے کہ

ہور ہے ہیں جس کے اجر عظیم کے آپ مستحق ہیں۔

لفظ والاسلام
کوارٹر ۳۳ کلکتہ، ٹیلیفون ایسیکچنگ اننگز حوض
حیدرآباد (اے پی ۵۰۰۰۸)

ایک معتبر اور ذمہ دار مفتی کی تحریر

مخلص و محترم حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی
(فاضل دارالعلوم دیوبند) چیف ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ مع جملہ متعلقین بخیر و عافیت ہوں۔
میں نے اس سے قبل بھی آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال
کیا تھا، لیکن جواب سے محروم رہا، شاید ڈاک کی نذر ہو گیا ہو۔ بہر حال یہ
دوسرا مکتوب ارسال خدمت ہے، شاید یہ مکتوب کچھ طویل ہو جائے لیکن
آنجاب کی ذات گرامی سے توقع ہی نہیں یقین ہے کہ آپ اس کی جانب
توجہ فرمائیں گے۔

میرا نام والدہ کا نام والد کا نام اور
الہیہ کا نام میری تاریخ پیدائش ۲۹ جولائی ۱۹۵۶ء مطابق
۱۹ ربیٰ المرجب ۱۳۷۵ھ بروز شنبہ بوقت ۲ بجے دن ہے۔ میں نے ۱۹۷۹ء
میں مظاہر العلوم سہارنپور سے دورہ حدیث کرنے کے بعد ۱۹۷۹ء میں
باضابطہ ہیں سے افتاء کی تربیت حاصل کی ہے، پھر ۱۹۸۲ء تک دارالافتاء
امارت شرعیہ پشاور کی شریف پنشن میں بہ حیثیت مفتی مفتی نویسی کی خدمت
انجام دیتا رہا اور اس کے بعد سے تادم کردہ سرگزینہ بہار شریف ضلع
نالنندہ (بہار) میں تدریس حدیث فقہ اور فتویٰ نویسی کی خدمت انجام
دے رہا ہوں۔ مجھ جیسے نااہل اور کم علم کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی
بخاری شریف کے تدریس کی خدمت بھی سونپی گئی ہے، قبولیت کے لئے
دعا فرمائیں۔

ابھی دوران میں حضرت مولانا سلطان احمد صاحب جو دارالعلوم
دیوبند کی لائبریری میں تھے، ان کے ایک خاص شاگرد سے کچھ عملیات
کی گئیں، انہوں نے بے بضابطہ مجھ سے کچھ محنت کرائی، چند تنویدات اور
نفوس ہزاروں کی تعداد میں نکھوا کر ذکوۃ دلوائی، پھر کچھ دنوں بعد اپنی

میں آپ کے اس رسالہ میں بتائے ہوئے وظیفہ پڑھ کر میں اپنی دینی
و دنیاوی جائز خواہشوں کو اور اللہ پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے کامیابی
حاصل کروں گا، اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

لفظ والاسلام

آپ کا ناچیز

محمد نجی الدین مکان B.۱۷ اندر کالونی خیریت آباد
حیدرآباد ۵۰۰۰۰۴ (اے پی)

برائے مہربانی ایک مسجد اور توڑ دو

مکرمی و محترمی حسن الہاشمی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں تقریباً دو سال سے ”طلسماتی دنیا“ کا قاری ہوں، آپ کا
پرچہ خوب سے خوب تر پارہا ہوں اور پہلی بار کچھ لکھنے کی جسارت کر رہا
ہوں، وہ اس لئے کہ آپ کا تازہ پرچہ (ستمبر و اکتوبر) پڑھنے کے بعد
آپ کے تحریر کردہ ادارے سے بے حد متاثر ہوا، آپ ادارہ یہ کیا تھا،
ملت اسلامیہ کی ترقی تھی۔

امید کہ آئندہ بھی اسی طرح کے بے باک اور کھری کھری باتوں
پر مبنی مضمون والے ادارے پڑھنے کو لیں گے اور عنوان بھی آپ نے
نہایت موزوں چنا ہے۔ ”برائے مہربانی ایک مسجد اور توڑ دو“ جس کے
لئے میں بصد احترام آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا
ہوں کہ ملت کے آپ جیسے درخشاں ستارے آسمان اسلام پر ہمیشہ
جگمگاتے رہیں، آمین ثم آمین۔

آپ جس لائن کا پرچہ نکالے ہیں اس لائن میں اکثر عالمان اور
ان کے متعدد معتقدین گمراہی اور شرک کی شاہراہ پر گامزن ہیں، ایسے دور
میں آپ نے توحید اور کلام الہی کی راہ پر چلنے کی تلقین کرنے والے پرچہ کی
اشاعت شروع فرما کر ایسے بدقشاطر عالموں کے ہوش خراب کر دیئے
ہیں۔ آپ کی شروع کردہ مہم سے ملت اسلامیہ سرفراز ہو رہی ہے، اللہ
پاک آپ کی تحریک کو استقامت اور ترقی عطا فرمائے، فی زمانہ آپ کی
نسبی شخصیت بے شمار لوگوں کی امیدوں کا مرکز نگاہ بنی ہوئی ہے اور
فی الحقیقت آپ کی ہدایت و اشاعت سے بندگان خدا مستفید بھی

چلیں تاکہ کم وقت میں آپ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں تو بہت ہی بہتر ہو۔

بابت درحقیقت یہ ہے کہ اس لائن میں عموماً لوگ نہایت بخیل ہوتے ہیں ان علوم کو اپنے سینے میں لے کر قبر میں چلے جانا پسند کرتے ہیں لیکن کسی کو ہمتا اور سکھانا پسند نہیں کرتے، جن لوگوں سے اچھے تعلقات اور راہروں سے ان سے بھی بعض دفعہ تجربا ہوتے کہ کسی عمل کا انکار تو نہیں کر سکتے لیکن یا تو کچھ شرائط چھپائے یا نقش غلط کر دیدیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے

اس بڑی روایت کو توڑا اور نہایت دریا دی کی ساتھ ایسے ایسے اعمال اور نقوش منظر عام پر لائے جو کہ لاکھوں لاکھ روپے خرچ کر کے سالہا سال میں مانا جاتی تقریباً ناممکن تھا، پھر آپ نے یہ بھی اعلان کر رکھا۔ ہے کہ جو اس علم کو سیکھنا چاہیں وہ آکر مل کر کہوں کر کے بذریعہ خط ہر طرح سیکھ سکتے ہیں، ان کی صلاحیتوں کے مطابق ان کو بتایا جائے گا، دراصل میں جس جگہ رہتا ہوں کہ یعنی ہمارے شرف میں یہ بزرگوں کی جگہ شیخ شرف الدین نجفی منیری اور ان جیسے سیکھوں بزرگوں یہاں زیر زمین آرام فرما ہیں، مصیبت زدہ پریشان حال لوگوں کے ساتھ ان محارمات کے جاہل لوگ اور بدبیز چاروین ان کی وہ درگت بھاتے ہیں کہ الامان والحفیظ یہ ان کی عزت و حرمت باقی رہتی ہے، نہایتی مشکلات دور ہوتی ہے اور جیب الگ خالی ہوتی ہے، اسی قسم کے لوگوں نے اس لائن کو بدنام کر رکھا ہے۔ یہ سب دیکھ کر اور اس پر قلمی تکلیف ہوتی ہے، اسی وجہ سے اگر کوئی مریض آتا ہے تو اس کو انکار نہیں کرتا، اللہ کا نام لے کر ان میں سے کچھ دیدیتا ہوں اور اللہ شفا دیتا ہے۔

میں اپنی ایک عدد تصویر بھی روانہ کر رہا ہوں، امید کہ آپ مجھے کچھ سیکھنے اور خدمت خلق کا موقع عنایت فرمائیں گے، آپ کی مشغولیت کا لحاظ کرتے ہوئے مزید آپ کا وقت براہ نہیں کرنا چاہتا۔ امید کہ آپ جلد از جلد جواب سے نوازیں گے۔

(نام مخدوف، بہار)

(طلسماتی دنیا جنوری ۱۹۹۸ء)

☆☆☆

پوری بیاض جو سیکڑوں صفحات پر مشتمل تھی وہی اور کہا کہ سب کی اجازت تم کو دیتا ہوں جو کام کی چیز اور ضرورت کے تعویذات ہوں نقل کرلو، چنانچہ میں نے اس وقت جو ضروری نقوش و تعویذات سبجہ نقل کر لئے۔

ایک بات اور عرض کر دینا مناسب ہے، میں زمانہ طالب علمی ہی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ سے بیعت ہو گیا تھا اور کچھ ذکر و اذکار میں بھی لگا تھا، پھر میں بہار آگیا تو سستی ہو گئی۔ حضرت کے انتقال کے بعد ان کے ایک خادم و خلیفہ سے بیعت کر لی (رجوع کر لیا) حضرت شیخ الحدیثؒ کے یہ خلیفہ بھی مجھ کو ماننے ہیں ان کو حضرت مولانا سید احمد مدنی مدظلہ کے پورے بیاض کی اجازت ہے اور اس کا فوٹو اسٹیٹ ان کے پاس تھا، ہمارے حضرت نے اس کا فوٹو مجھے عنایت فرما کر اجازت دی ہے، وہ بھی میرے پاس محفوظ ہے اور کچھ خدمت خلق حسب موقع کر لیتا ہوں۔

ادھر تقریباً دو سال سے آپ کا ہامنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہا ہوں، شیطان نمبر، جنات نمبر اور ہمارا نمبر کا بھی مطالعہ کیا، جادو ٹا نمبر اب تک نہیں مل سکا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس دور و اختطاط میں آپ نے اس طرح کا ہامنامہ جاری کر کے جہاد کی کیا ہے، اب تک اردو زبان میں کوئی کتاب ان موضوعات پر نہیں ملتی جس میں ان موضوعات پر اترتی معلومات ایک جگہ جمع کر دی گئی ہوں جو ان نمبر میں ہیں۔

آپ کا ہامنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے کے بعد شدت کے ساتھ یہ احساس بیدار ہوا کہ میں تو ابھی اس لائن کا نقل کتب ہوں اور آپ کے اس لائن کی معلومات سے میں متاثر بھی ہوا، اس میں آپ سے کچھ سیکھنے کے خیال سے یہ خط لکھ رہا ہوں، حالات، زمانہ اور صحت کے اعتبار سے جو جہادات، محنت پرہیز ممکن ہے، انشاء اللہ اس سے دریغ نہیں کروں گا اور جب آپ کو اس لائن کا استاذ بنا رہا ہوں تو اس لائن میں آپ کے حکم ہی نہیں بلکہ منشاء کے خلاف بھی کرنے کو جرم عظیم تصور کرتا ہوں ہاں البتہ اتنی گزارش کرنے کی جرات ضرور کروں گا کہ کتاب پیدائش کے مطابق میری عمر ۳۵ سال بلکہ سن بھری کے مطابق ۴۷ سال ہو چکے ہیں اور عموماً اس امت کی عمر ۶۰ سے ۷۰ کے بیچ ہے اس لئے یوں تو موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں لیکن اس اعتبار سے اب ۱۵ سال اور زندگی کے وہ گئے اور یہ دو شرات کورس کا دور ہے، اس لئے اگر شرات کورس سے لے

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہور اسوئیٹس

اپیشل مٹھائیاں

افلاطون * نان خطائیاں * ڈرائی فروٹ برنی
ملائی میٹکو برنی * قلاقند * بلاوامی حلوه * گلاب جامن
دروہی حلوه * گاجر حلوه * کاجو کستی * ملائی زعفرانی پیڑہ
مستورات کے لئے خاص بٹیسہ لڈو۔
و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لنڈ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسوئیٹس®



بلاس روڈ، ناگپاڑہ ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

مختلف مضامین کا گل دستہ

گزشتہ ۲۵ سالوں میں ”ماہنامہ طلسماتی دنیا“ نے ”روحانیت“ اور علم روحانیت کو اجاگر کرنے کے لئے اپنے قارئین کی خدمت میں بے شمار مضامین پیش کئے۔ ان مضامین سے ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا۔ یہ مضامین ہمارے اکابرین کے چھوڑے ہوئے علمی اثاثے کی یاد دلاتے ہیں اور ان مضامین سے مترشح ہوتا تھا کہ ہمارے بزرگوں نے روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی زبردست خدمت کی۔ اور انھیں وہ راستہ دکھایا جو توحید و سنت سے گزرتا ہوا منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔

”ماہنامہ طلسماتی دنیا“ نے ۲۵ سال پہلے جو روحانی تحریک شروع کی تھی الحمد للہ وہ کامیاب رہی اور لوگوں کو یہ اندازہ ہوا کہ قرآن حکیم کی ایک ایک آیت کس قدر موثر ہے اور ایک ایک آیت جہانی اور روحانی مسائل حل کرنے میں کس قدر راہم رول ادا کرتی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ قرآن حکیم کی ہر آیت کریمہ قدرت ہے۔ لاریب قرآن حکیم کے نزول کا اصل مقصد بندوں کو در خدا تک پہنچانا ہے۔ بے شک قرآن حکیم زشد و ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ لیکن اس قرآن کے ان فوائد کا انکار نہیں کیا جاسکتا جو ہزاروں حجرات و مشاہدات سے بار بار اوروں کو چار کی طرح ہونچکے ہیں۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ روحانی عملیات کے ذریعہ بہت سی خرابیاں اور گمراہیاں مسلم سماج میں چھلکیں۔ اس گمندی کو محسوس کیا جاسکتا ہے جو خوفِ خدا سے بے نیاز عاملوں نے دنیا میں پھیلائی اور اپنے گندے کارناموں کے بہ سبب ضلالتوں کو منظم طریقہ سے تقسیم کیا اور اللہ کے بندوں کے عقائد پڑاؤ کے ذرائع بن گئے۔ لیکن یہ اس لئے ہوا کہ ہم مسلم سماج کو اور عام کائنات کو قابل اعتبار عاملین دینے سے قاصر رہے۔

تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک جب دنیا کی ایک ضرورت بن چکے ہیں تو پھر اس ضرورت کا صحیح راستہ اختیار کرنا اور اس کو توحید و سنت سے ہم آہنگ کر کے پیش کرنا از بسک ضروری تھا اور اس سلسلہ ضرورت زندگی سے ہم نے انحراف کیا پھر نتیجہ یہ ہوا کہ خوفِ خدا سے بے نیاز عاملین نے خوب چاند ماری کی اور خوب اللہ کے بندوں کو گمراہ کیا۔ اور جی بھر کے لوگوں کے عقائد پڑاؤ کر دئی کی۔

اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا ۱۹۹۲ء میں روحانی تحریک شروع کی۔ اُن آدق مضامین کو جو کسی کے لئے نہیں پڑتے تھے لیکن ان میں زبردست افادیت تھی آسان زبان میں تبدیل کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا۔ اور اپنے روحانی تجربے بھی ہدیہ ناظرین کئے۔ اسی روحانی تحریک سے لوگوں کی رہنمائی بھی ہوئی اور لوگ اس نتیجہ تک بھی پہنچے کہ اس کائنات کا اصل فرماں روا اللہ ہے، اسی کے حکم سے لوگوں کے کام بنتے ہیں۔ اور اسی کی مرضی سے بیماروں کو شفا اور کمزوروں کو صحت عطا ہوتی ہے۔

آیات قرآنیہ سے شرطیہ علاج

تحریر: سید فیض عمر (لاہور)

میں شفاء عطا فرمائے گا۔

فالح کا علاج:۔ سورۃ ملک کو کلونی کے تیل پر ۱۱۱ مرتبہ پڑھیں وہ تیل فالح کی جگہ مردان لگائیں اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔

امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کا عمل:۔ یا مہدی یا قیوم ۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور ۱۷ دن سورۃ لکھنؤ ۱۲۱ مرتبہ پڑھیں اللہ تعالیٰ امتحان میں نمایاں پوزیشن اور کامیابی دے گا۔

دل کے مریض کا علاج:۔ سورۃ یٰسین ۱۱۱ مرتبہ پانی پر پڑھ کر وہ پانی ۱۷ دن تک پینیں اور دعائیں جو سن کبیر کا تعویذ گئے ہیں ڈالیں۔

ذہن پریشانی کے مریضوں کا حل:۔ سورۃ القدر رات کو سوتے وقت ۱۲۱ مرتبہ پڑھ کر سوئے۔ اللہ تعالیٰ ہر برے خیال ڈراؤنے خواب سے نجات دے گا۔

زشتوں، شادی کی رکاوٹ کا حل:۔ صبح سویرے ۱۴۱ مرتبہ سورۃ الرحمن نماز فجر کے بعد ۱۲۱ مرتبہ تلاوت کریں۔ سورۃ الرحمن کا نقش گلے میں ڈالیں ان شاء اللہ رکاوٹ ختم ہو جائے گی۔

کاروباری بندش کا حل:۔ سورۃ واقعہ کو زعفران و عرق ہاب کے ساتھ کھ کر گلے میں ڈالیں اور رات کو نماز عشاء کے بعد ۵۱ مرتبہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کریں کاروباری بندش ختم ہو جائے گی۔

شومر و بیوی میں محبت کا عمل:۔ سورۃ نزل کا نقش گلے میں ڈالیں صبح و شام یا مہدی یا قیوم ۱۰۰۰ مرتبہ تلاوت کریں۔ خداوند کریم میاں بیوی میں محبت پیدا کرے گا۔

گمشدہ چیز کا حل:۔ اگر کوئی چیز چوری ہو جاتی ہے تو ۲۱۰ مرتبہ سورۃ القدر پڑھیں اور ۱۴۱ دفعہ روز و شریف پڑھیں اور رات کو سو جائیں چور کی شاخت اللہ تعالیٰ خواب میں کرا دے گا۔

(”ماہنامہ طلسماتی دنیا“ جون ۲۰۱۵ء)

تمام قارئین کی خدمت میں، میں سلام پیش کرتا ہوں اللہ بھی کو سلامتی عطا فرمائے بندہ احقر کو اس قابل سمجھے، میرا یہ پیغام تمام اہل ایمان تک پہنچا کر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد و آل محمد علیہ السلام کے خاندان کے جتنے بھی مرحومین ہیں خدا ان کو جنت فردوس میں جوار آئینہ معصومین نصیب فرمائے اور تمام قارئین طلسماتی دنیا کو صحت و سلامتی عطا فرمائے آمین۔

دانت کے درد کا علاج:۔ دانت کے درد کے لئے سورۃ فاتحہ سفید کاغذ پر تحریر کر کے اور جس کے دانت میں درد ہو اس پر شہادت والی انگلی رکھ کر سات بار پورے کے تیل کے اوپر دم کر کے کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ تحریر ہو سیت قریبی درخت پر ٹھونک دے ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

یرقان کے لئے:۔ لوگ روزمرہ کی غذا میں بےقاعدگی سے یرقان کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دینی ادویات کا استعمال اور مصرتحت خوراک سے مکمل پرہیز کریں۔ اور مریض کے قدم کے برابر کچے سوت کا دھاگہ لے کر اس کی گیارہ تہ لگائی جائیں۔ پورے ہندوستان میں بس کچھرا کی بوٹی عام مل جاتی ہے۔ انگلی کے پورے کے برابر اکیس کٹڑے بس کچھرا کے کی شاخ کے کاٹ لیں۔ یہ چھوٹے چول والی اور ذرا موٹی جڑ والی بوٹی ہوتی ہے۔ ہر کٹڑے کے اوپر ایک بار الحمد شریف اور چار بار آیت الکرسی پڑھ کر دھاگے سے باندھ جائیں۔ جب اکیس کٹڑے پورے ہو جائیں تو مریض کے گلے میں ڈال دیں ان آیات کی برکت سے جوں جوں یہ مرض ختم ہوتا جائے گا۔ تو گلے میں ڈالے ہوئے ہار کی لمبائی خود بخود پستی رہتی ہے۔ ان شاء اللہ جودہ دونوں کے اندر مکمل صحت یاب ہونے پر دھاگا والا ہار اتار کر شفا کریں۔

شفا امراض بواسیر (خونی و بادی):۔ پارہ نمبر ۱۵ سورۃ نبی اسرائیل ۱۲۱ مرتبہ پانی پر پڑھ کر وہ پانی پینیں اور دعائیں جو سن کبیر کا نقش زعفران کے ساتھ کھ کر گلے میں ڈالے اللہ تعالیٰ مردان

بذریعہ صدقات

علاج

مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

زندگی میں بعض اوقات ایسی گردشیں بھی آتی ہیں کہ ہر کام میں دشواری اور کاٹ پیدا ہوتی ہے۔ کام بننے بجڑنے لگتا ہے اور ہر ارادہ کسی نہ کسی وجہ سے پورا نہیں ہو پاتا۔ آمدنی ہوتی نہیں اور اگر آمدنی ہوتی ہے تو خیر و برکت کی کمی یا فقدان کی وجہ سے مسائل جن کے توں باقی رہتے ہیں۔ ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آسمان قسمت پر ٹھنکی کی کنگھو رکھنا چھائی ہوئی ہیں اور خوش حالی کا آفتاب ان گھٹاؤں میں نہیں چھپ گیا ہے۔ ایسے حالات میں صدقہ انسان کو تمام گردشوں اور تمام مشکلوں سے نجات دلاتا ہے۔ جب کبھی ایسے حالات محسوس کریں کہ بظاہر جن کا کوئی حل نہ ہو تو پھر اس مخصوص صدقہ کی طرف دھیان دیں۔ سب سے پہلے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کے نام کا پہلا حرف کیا ہے۔ اگر آپ کے نام کا پہلا حرف 'ا' ہے، یا 'ب' ہو تو سواکھو پے لاکر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر گیارہ مرتبہ سلام غسلی الباسمین پڑھ کر دم کریں پھر ان چوں کو جنگلی کبوتروں کو بیٹھنے کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے ڈال دیں۔ انشاء اللہ آپ کو گردشوں سے نجات ملے گی۔ اگر حالات شدید تر ہوں تو ۴ ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ حتمی ہمیشہ سنبھلے دن ادا کریں۔

اگر آپ کے نام کا پہلا حرف 'ب' ہے، یا 'ج' ہو تو سواکھو پے لاکر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سلام غسلی الباسمین پڑھ کر دم کریں اور بدھ کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے اپنے ان کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات ملے گی۔ اگر آپ کے نام کا پہلا حرف 'ز' ہے، یا 'ح' ہو تو آپ کئی یا چھ لاکر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سلام غسلی الباسمین پڑھ کر دم کریں اور بدھ کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے اپنے ان کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات مل جائے گی۔ سورج زوال کے بعد ڈھلنے لگتا ہے اور زوال کا وقت بارہ اور ساڑھے ۱۲ بجے کے درمیان شروع ہوتا ہے۔ صدقہ ۱۲ بجے سے پہلے پہلا ادا کر دینا چاہئے اگر ایسی جگہ دستیاب نہ ہو جہاں جنگلی کبوتر ہوں تو جنگل میں جا کر کسی بھی درخت کے نیچے صدقہ کی اشیاء بکیر دیں۔ ایک بار اس صدقہ کو آزار نہ دیکھیں۔ انشاء اللہ جتنا تک نتائج ظاہر ہوں گے، ان کے بعد کسی کی طرف سے صدقہ ادا کیا جا رہا ہو اگر وہ خود آیات قرآنی پڑھتے تو بہتر ہے اگر نہیں پڑھ سکتا تو کہہ سے کم صدقہ اپنے ہاتھوں سے ادا کرے اور جب صدقہ کی اشیاء ۲۴ گھنٹے میں موجود ہوں تو وہ شخص پاک صاف رہے یعنی اس پر غسل جنابت نہ ہو۔

اگر آپ کے نام کا پہلا حرف 'م' ہے، یا 'ن' ہو تو سواکھو پے لاکر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سلام غسلی الباسمین پڑھ کر دم کریں اور بدھ کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے اپنے ان کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات مل جائے گی۔ سورج زوال کے بعد ڈھلنے لگتا ہے اور زوال کا وقت بارہ اور ساڑھے ۱۲ بجے کے درمیان شروع ہوتا ہے۔ صدقہ ۱۲ بجے سے پہلے پہلا ادا کر دینا چاہئے اگر ایسی جگہ دستیاب نہ ہو جہاں جنگلی کبوتر ہوں تو جنگل میں جا کر کسی بھی درخت کے نیچے صدقہ کی اشیاء بکیر دیں۔ ایک بار اس صدقہ کو آزار نہ دیکھیں۔ انشاء اللہ جتنا تک نتائج ظاہر ہوں گے، ان کے بعد کسی کی طرف سے صدقہ ادا کیا جا رہا ہو اگر وہ خود آیات قرآنی پڑھتے تو بہتر ہے اگر نہیں پڑھ سکتا تو کہہ سے کم صدقہ اپنے ہاتھوں سے ادا کرے اور جب صدقہ کی اشیاء ۲۴ گھنٹے میں موجود ہوں تو وہ شخص پاک صاف رہے یعنی اس پر غسل جنابت نہ ہو۔

اگر آپ کے نام کا پہلا حرف 'م' ہے، یا 'ن' ہو تو سواکھو پے لاکر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سلام غسلی الباسمین پڑھ کر دم کریں اور بدھ کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے اپنے ان کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات مل جائے گی۔ سورج زوال کے بعد ڈھلنے لگتا ہے اور زوال کا وقت بارہ اور ساڑھے ۱۲ بجے کے درمیان شروع ہوتا ہے۔ صدقہ ۱۲ بجے سے پہلے پہلا ادا کر دینا چاہئے اگر ایسی جگہ دستیاب نہ ہو جہاں جنگلی کبوتر ہوں تو جنگل میں جا کر کسی بھی درخت کے نیچے صدقہ کی اشیاء بکیر دیں۔ ایک بار اس صدقہ کو آزار نہ دیکھیں۔ انشاء اللہ جتنا تک نتائج ظاہر ہوں گے، ان کے بعد کسی کی طرف سے صدقہ ادا کیا جا رہا ہو اگر وہ خود آیات قرآنی پڑھتے تو بہتر ہے اگر نہیں پڑھ سکتا تو کہہ سے کم صدقہ اپنے ہاتھوں سے ادا کرے اور جب صدقہ کی اشیاء ۲۴ گھنٹے میں موجود ہوں تو وہ شخص پاک صاف رہے یعنی اس پر غسل جنابت نہ ہو۔

اگر آپ کے نام کا پہلا حرف 'م' ہے، یا 'ن' ہو تو سواکھو پے لاکر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سلام غسلی الباسمین پڑھ کر دم کریں اور بدھ کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے اپنے ان کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات مل جائے گی۔ سورج زوال کے بعد ڈھلنے لگتا ہے اور زوال کا وقت بارہ اور ساڑھے ۱۲ بجے کے درمیان شروع ہوتا ہے۔ صدقہ ۱۲ بجے سے پہلے پہلا ادا کر دینا چاہئے اگر ایسی جگہ دستیاب نہ ہو جہاں جنگلی کبوتر ہوں تو جنگل میں جا کر کسی بھی درخت کے نیچے صدقہ کی اشیاء بکیر دیں۔ ایک بار اس صدقہ کو آزار نہ دیکھیں۔ انشاء اللہ جتنا تک نتائج ظاہر ہوں گے، ان کے بعد کسی کی طرف سے صدقہ ادا کیا جا رہا ہو اگر وہ خود آیات قرآنی پڑھتے تو بہتر ہے اگر نہیں پڑھ سکتا تو کہہ سے کم صدقہ اپنے ہاتھوں سے ادا کرے اور جب صدقہ کی اشیاء ۲۴ گھنٹے میں موجود ہوں تو وہ شخص پاک صاف رہے یعنی اس پر غسل جنابت نہ ہو۔

تسخیر موکلات کا

ایک عجیب و غریب طریقہ

اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر حسب قاعدہ مربع آتش پر کریں۔ خانہ ۹ میں جو عدد ہے اگر وہ اکائی تک ہے تو اس کو لیں اگر اکائی سے زیادہ ہے تو دھائی کا پہلا عدد لیں۔ اور دوسرے کو چھوڑ دیں۔ مثلاً نوں خانہ میں ۲۵ عدد ہے تو پانچ کو لے لیں اور ۲ کو چھوڑ دیں۔ اگر مکمل عشرات میں مثلاً ۲۰، ۳۰، ۴۰، ۵۰، اس حالت میں دوسرا حرف لے لیں، جیسا ۲۰، ۳۰، ۴۰، ۵۰ وغیرہ۔ یعنی اس صورت میں مفر کو نظر انداز کر دیں۔

اسی طرح خانہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ کے عدد سے لے لیں اور دو چھوڑ کر موکل بنائیں۔ جیسے خانہ ۹ سے ۱۱۵ اور خانہ ۱۵ سے ۶ لیا۔ موکل ھوا نکل۔ (ہوا نکل) اسی طرح ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ دو دو خانوں کا ایک موکل بن کر نکل۔

اب الٰہ کی نسبت تیار کر لیں۔ اس طرح

عزمت و اقبست علیکم
موکل کے نام لکھیں۔ احضر و اطعوا یعنی یا حی یا قیوم۔ اسی عمل کو اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر ۸ روز تک کیا جائیگا یعنی ۸ روز تک۔ اگرچہ کہ اس عمل میں کوئی چیز سامنے نہیں آئے گی لیکن آپ کو محسوس ہوگا کہ کوئی کمرے میں موجود ہے آپ عمل کے اختتام پر جو حاجت بیان کرو گے وہ انشاء اللہ غائبانہ پوری ہوگی۔

عالم کو چاہئے کہ اپنے نام کا جو نقش وہ تیار کرے گا اس کے نیچے چاروں موکل کے نام لکھ دے۔ یا موکلین کے نام نقش کے چاروں کونوں پر لکھ دے۔ اور اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ موکلین غائبانہ طور سے عامل کی مدد کرتے رہیں گے۔ عامل مذکورہ عزیمت کو ۸ روز کے بعد روزِ اربعہ اپنے نام کے مفر و عدد کے مطابق پڑتار ہے تاکہ عمل قابو میں رہے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا، جنوری فروری ۲۰۱۳ء)

ایک عجیب نقش

جو شخص اس نقش کو نوچندی، جھرات کو ساعت مشتری میں بنا کر اپنے پاس رکھے گا اس کے تمام کام انشاء اللہ ہو جائیں گے اور تمام مشکلات اور مسائل سے نجات ملے گی، قلب قوی ہوگا۔ روح میں طہارت پیدا ہوگی اور اس کی اخلاقیات میں بہتری آئے گی۔ چاہات اٹھیں گے ذہن میں بخشنے معزول کرنے جیسے معاملات میں تفصیل کریم بہت زود اثر ثابت ہوتا ہے۔ نقش کے ساتھ باوضو ہو کر اس نقش کو قبلہ رو ہو کر گھسیں اور نقش کے بعد اس دعا کو ایک ایک پڑھ کر دم کریں۔

وَلَا تِلْكَ الْمَقْصُومُ بِالْمِمْ الطَّمِيسِ الْاَيْتَرُوْ بِالْسَلْمِ وَبِالْاَرْبَعَةِ هِي كَالْكَافِ بِلَا
مَعْصَمِ بِالْهَاءِ الْمَشْقُوقَةِ وَبِالْوَادِ الْمَعْظَمِ صَوْرَتِهِ اسْمُكَ الشَّرِيفِ الْاَعْظَمِ اَنْ
تَضَلِّيْ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ حَرْفٍ حَرِّبْ بِه الْقَلَمُ تَقْصِيْ حَاجَتِي وَهِي
كَذَا وَكَذَا اس کے بعد اپنی حاجت بیان کریں اور نقش پڑھ کر دیں۔

☆		م	#		‘
‘	☆	‘	‘	#	
#		‘	‘	☆	‘
‘	☆	#		‘	‘
	‘	‘	#		‘
‘		‘	‘	☆	‘
‘	‘	‘	‘	‘	‘

بندشوں سے نجات

بندش شادی کا علاج

پیغام نکاح

جس لڑکی یا عورت کا نکاح کا پیغام نہ آتا ہو۔ یا کسی نے نکاح و نسبت باندھ دی ہو۔ یا شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے پھر عمل بڑا لا جواب ہے۔ یہ تحریر کر کے محو کر کے گلے میں ڈال جائے۔ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَا تُوَكُّرُجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَمْلَأَ صُلُوحاً وَيَسْبِي بَنَاتِ فُلَانٍ بِحَقِّ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ اور مسجد سے مٹی لے کر اس کی سات انگلیاں بنائی جائیں۔ پھر ہر ایک کلیہ پر یہ آیت تحریر کریں۔

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَا تُوَكُّرُجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ پھر ایک کلیہ لے کر جمیع المبارک کے دن جب امام منبر پر ہو، لڑکی کلیہ بدن پر ملے اور غسل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات مٹے گزرنے نہ پائیں گے کہ کسی جگہ نکاح و نسبت ہو جائے گی۔

پیغام شادی

جس لڑکی کے لئے شادی کا پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کر کے گلے میں ڈال دیں یا پائیں یا زور باندھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتوں کے اندر اندر اچھا پیغام موصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا	وَفَتَحَ قُرَيْبُ نَصْرٍ مِنَ اللَّهِ	إِنْ تَسْتَفِيحُوا	أَنَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا
۱۳۰۱	۱۳۳۲	۸۷۹	۱۳۰۱
۱۳۳۱	۱۳۷۲	۱۳۰۳	۸۸۰
۱۳۰۳	۸۸۱	۱۳۳۰	۲۱۷۳

اگر کسی کا نکاح و شادی بذریعہ سحر باندھ دی گئی ہو اور اس کی نسبت و نکاح نہ ہوتا ہو، اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل تیار کریں تاکہ وہ اپنے گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ بہت جلد کسی صالح مرد سے نکاح و نسبت ہو جائے گی۔ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زر	درد	درد
س	س	س
زر	درد	درد

أَقِمْنَ يَمْنَىٰ مِكْبًا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْلِي أَثْمَلُ يَمْنَىٰ سَوْنًا عَلَىٰ

صراطِ مستقیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۳	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۳	۲۱۷۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنكَ وَزْرَكَ
الَّذِي أَقْنَصَ ظَهْرَكَ وَزَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ
فَارْغَبْ ۝

نسبت یا شادی کی بات کہی ہو جائے نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸
۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴

اچھے رشتوں کے لئے

جس لڑکی کے لئے رشتہ نہ آتے ہوں یا مات بن بن کر بگز جاتی ہو۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل نقش تحریر کر کے بزرگ کے کپڑے میں لپیٹ کر رکھنے میں ڈالنے والے کو ناری دوشیزہ اسے اپنے گلے میں ڈالے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۶
۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷	۸۸۸۱۳
۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۹
۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲	۸۸۸۰۹

اِنَّاكَ تَعْلَمُ وَاِنَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

اور وہ احزاب سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کر کے ہنر و نگاہ سے لپیٹ کر رکھنے میں لپیٹ کر رکھنے کی ایک ڈبیہ میں خوشبو لگا کر رکھ دیں۔ سورۃ کے آخر میں اس لڑکی کا نام جس کے رشتہ نہ آتے ہوں، مع والدہ بھی تحریر کریں۔ پھر اس ڈبیہ کو کوس میں کپڑوں کے درمیان رکھ دیں اور لڑکی روزانہ ایک مرتبہ اسی سورۃ کی تلاوت کرتی رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اچھے رشتے آنا شروع ہو جائیں گے۔

من پسند رشتوں کے لئے

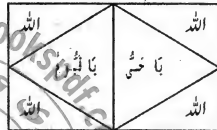
اگر کسی لڑکی کی نسبت نہ ہو تو اس کے لئے سورۃ ط کا یہ نقش بڑا مفید ہے۔ نقش تحریر کر کے لڑکی کے گلے میں ڈالا جائے اور لڑکی سات یوم تک روزانہ ایک مرتبہ سورۃ ط کی تلاوت کر کے اپنی نسبت یا شادی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر ہی نکاح

الہی بخرمت این نقش مبارک فلاں بنت فلاں کا بخت کشادہ ہو

لڑکی کی شادی جلد ہو

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کے لئے لکڑی کی کنگھی پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کریں۔ اس کے بعد یہ کنگھی لڑکی صبح و شام اپنے بالوں میں (حالت پاک میں) کرتی رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام آئے گا۔
نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



برائے پیغام نکاح

جس لڑکی کے رشتہ نہ آتے ہوں اس کی کمر میں یہ نقش تحریر کر کے باندھا جائے۔ نقش کمر پر رہنا چاہئے۔ گرہ آگے لگائیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام وصول ہوگا نقش یہ ہے۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ص	ط	خ	رک
ک	ص	ط	خ
ق	ک	ص	ط
ح	ن	ی	ص
ط	ف	ی	خ

یا اللہ جل جلالہ بخرمت این نقش فلاں بنت فلاں کا پیغام نکاح جلد آئے ہیں

(۱۲) برائے نکاح و نسبت

اگر کسی لڑکی کی نسبت نہ ہو تو اس کے لئے سورۃ ط کا یہ نقش بڑا مفید ہے۔ نقش تحریر کر کے لڑکی کے گلے میں ڈالا جائے اور لڑکی سات یوم تک روزانہ ایک مرتبہ سورۃ ط کی تلاوت کر کے اپنی نسبت یا شادی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر ہی نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۸۱	۷۳	۷۹
۷۵	۷۸	۸۰
۷۷	۸۲	۷۴

نام لڑکی مع والدہ الحب نام لڑکا مع والدہ

پیغامات نکاح کے لئے

اگر کسی نوجوان لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو سورہہ منجیدہ ایک نشست میں پانچ مرتبہ پڑھ کر لڑکی اپنی شادی کے لئے دعا کرے اور اس عمل کو مسلسل پانچ روز تک کرے۔ اگر لڑکی خود نہ کر سکے تو اس کی والدہ یا کوئی بہن بھائی عمل کرے اور پھر اس لڑکی کا نام لے کر شادی کے لئے دعا کرے۔ عمل سے قبل مندرجہ ذیل نقش جو ایسے سورہہ مبارکہ کا ہے، تحریر کر کے لڑکی کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد رشتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۵۳۳۰	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۷
۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۲
۲۵۳۳۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵	۲۵۳۳۲
۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۹

بخت کشادہ فلاں بنت فلاں

بندش نکاح ختم کرنا

جس کسی نوجوان لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو یا کسی نے سحر تعطیل الزوج کے ذریعہ باندھ دیا ہو۔ اس کے لئے یہ عمل کریں تو سحر و جادو کا اثر ختم ہو جائے گا اور اس کا جلد ہی کسی جگہ پر نکاح یا نسبت طے ہو جائے گی۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک قفل مقفل لے کر اسے آگ میں گرم کریں۔ پھر اس لڑکی کو کہہ دیں کہ وہ اس قفل پر پیچا کرے تاکہ

پیچا کرے وہ قفل ٹھنڈا ہو جائے۔ یہ عمل جمعرات کے دن کیا جائے پھر اس قفل پر مزدجات مع مولات تحریر کریں۔

ب د و ح ا ب د و ح ا ب د و ح ا

بند و حائیل کتمہ سقائیل زخخصائیل

پھر اس بارہ لڑکی کو کسی بڑے دروازہ میں کھڑی کر کے اس کے سر پر قفل کو کھولا جائے اور اسے کسی بڑی نہریا دریا میں ڈال دیا جائے۔ پس سحر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

برائے نکاح

اگر کوئی عورت اپنے خاندان سے نفرت کرتی ہو یا کسی نوجوان اور غیرہ کا نکاح نہ ہو رہا ہو اور شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے یہ عمل قوی اللہ ہے۔ سفید کاغذ پر تحریر کر کے اسے کندہ کاغذ پر دیں اور لڑکی اسے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا۔ عمل یہ ہے۔

نہش - کھل - صاوش - بارش - سدوش - ہوش - نوش - نواش - فہواش - اِنْحَلَّتْ عَقْدَةُ فُلَانٍ بِنْتِ فُلَانٍ وَرَغِبَ فِيَّ عَطِيَّتُهَا كُلِّ مَنْ رَاَهَا يَحَقُّ هَذِهِ الْاَسْمَاءُ وَالْعَظِيْمَةُ وَبِالْفِ الْاَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ الْوَحَا الْعَجَلِ السَّاعَةِ.

رشتوں کا پیغام آئے

اگر کسی کنواری کی مکئی نہ ہوتی ہو یا رشتہ کا کوئی پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کریں تاکہ لڑکی اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام آئے یا مکئی وغیرہ ہو جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۵۱	۲۴۶	۲۵۳
۲۵۲	۲۵۰	۲۴۸
۲۴۷	۲۵۵	۲۴۹

("ماہنامہ طلبہ سائنسی دنیا، جنوری، فروری ۲۰۱۹ء")

مولانا حسن الہاشمی

علم جفر

جفر کے لغوی معنی کشادگی کے ہیں اور عالمین کے نزدیک علم جفر اس علم کو کہتے ہیں جس میں حروف کے اسرار و رموز پر بحث کی جائے بعض عالمین کے نزدیک جفر، جعفر کا مخفف ہے اور جعفر سے مراد ہے امام جعفر صادقؑ۔ آپ شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۸ھ میں زہر خورانی کی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی اور اس طرح آپ نے بھی اپنے جادہ کی طرح شہادت کا درجہ پایا۔ سیدنا امام جعفر رضی اللہ عنہ نے اس علم کے چند عظیم الشان نکات بیان کئے تھے جو اپنی تاثیر کے لحاظ سے بے مثال تھے اس لئے اس علم جفر واعداء کی نسبت حضرت امام جعفرؑ سے منسوب ہوگئی اور اس کا نام علم جفر پڑ گیا۔

علم جفر کی بنیاد

اس علم کی اصل بنیاد ابجد کے ۲۸ حروف ہے، ابجد ۸ چھوٹے خطوط پر مشتمل عربی حروف تہجی کا مجموعہ ہے، ابجد ہوزحطی وغیرہ کی شکل قری کہلاتی ہے اور ابجد تہجی کی شکل تہجی کہلاتی ہے۔

علم ابجد : عربی کے ۲۸ حروف کو عرب کر کے جملہ بنائے گئے ہیں۔ ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، نخشد، حضطغ۔ یہ ایک ذہنی مجموعہ ہے لیکن بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ابن عرب کا مشہور عالم تھا اور اس کے اٹھ بیٹے تھے، بیان ہی بیٹوں کے نام ہیں۔ روحانی علمیات اور علم جفر کے قواعد اس علم ابجد کے پابند ہیں۔

حروف مکتوبی : ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ان کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی رہے، یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۳ حروف ہیں، ہم، نون، واؤ۔

حروف مسروری : ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ہر حرف دو حرف میں بدل جائے، جیسے با، تا، ثا، ثاء، خا، را، ز، طا، ظا، فاء، ہا، یا۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۲ حروف ہیں۔

حروف صوامت : بغیر نقطے والے حروف کو کہتے ہیں، ان کی کل تعداد ۳۰ ہے۔

حروف ناطقہ : نقطے والے حروف کو کہتے ہیں، ان کی کل تعداد ۱۵ ہے۔

حروف نورانی : ان حروف کو کہتے ہیں جو حروف مقطعات میں شامل ہوں، ان کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

حروف ظلمانی : ان حروف کو کہتے ہیں جو حروف نورانی کے علاوہ ہوں، ان کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

حروف اتصال : ان حروف کو کہتے ہیں جنکے تلفظ کے وقت دونوں ہونٹ مل جائیں، یہ ۲۸ حروف میں سے کل تین حروف ہیں، ج، ل، م۔

حروف انفصال : ان حروف کو کہتے ہیں جن کے تلفظ کے وقت دونوں ہونٹ ایک دوسرے سے جدا رہیں، یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۲۵ حروف ہیں۔

الف، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ز، ر، ز، س، ش، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، م، ن، و، ہ، ی۔

چند ضروری اصطلاحات

جمل کبیر : ان اعداد کو کہتے ہیں جو نو سے زیادہ ہوں، جمل کبیر کو اعداد مفصل بھی کہتے ہیں۔

جمل صغیر : اس کا دائرہ ایک سے ۹ تک محدود ہے، جمل صغیر کو عدد مفرد بھی کہتے ہیں۔

زہر بینات : ہر حرف کا پہلا حرف زہر اور باقی حروف بینات کہلاتے ہیں، مثلاً الف میں زہر کہلائے گا اور لف بینات۔

بسط کرنا : بسط کرنے کا مطلب ہے کہ کسی بھی نام کو الگ الگ حروف میں لکھنا مثلاً خالد کو اس طرح لکھنا۔ خ ا ل و۔

امتنزاج دینا : یعنی ایک حرف طالب کا لینا اور ایک حرف مطلوب کا لینا مثلاً طالب کا نام خالد ہے اور مطلوب کا نام عارف ہے تو ان دونوں کا امتزاج اس طرح ہوگا۔ خ ا ل و ع ا ر ف۔

استعطاق کرنا : مجموعہ اعداد کو دائیں سے بائیں کو جوڑنا اور مفرد عدد برآمد کرنا مثلاً ۸۲۵ کے کو استعطاق اس طرح کریں گے۔

۸+۲+۵=۱۵ ۲+۲=۴ ۴+۲=۶ اس طرح ۸۲۵ کے مجموعہ اعداد کا مفرد عدد ۴ بنتا۔

کبیر، وسیط، صغیر : مجموعہ اعداد کو کبیر مرکب، اعداد کو وسیط اور مفرد عدد کو صغیر کہتے ہیں۔ ۸۲۵ عدد کبیر ہے، ۲۴ عدد وسیط ہے، اسی کو عدد مرکب کہتے ہیں۔ ۴ عدد صغیر ہے اسی کو عدد مفرد بھی کہتے ہیں۔

تلخیص کرنا : یعنی کسی بھی اسم سے مکرر حروف کو صاف کر دینا مثلاً اسرار احمد کی تلخیص یہ ہوگی۔ اس روح مد۔

ترفع عددی : کسی بھی حرف کے اعداد کو پس گنا کر دینا مثلاً الف کو سی پوری کو ق کے اعداد سے بدل دینا اسی طرح ق کا ترفع عدویٰ ہوگا۔

ترفع اقراری : ایک حرف کو چھوڑ کر دوسرے حرف کی ترفع اقراری کہلاتا ہے مثلاً الف کا ترفع اقراری ج ہوگا۔

ترفع زواجی : ہر حرف کا چوتھا حرف ترفع زواجی کہلاتا ہے مثلاً الف کا ترفع زواجی والی ہوگا اور وال کا زواجی ہوگا۔

بسط تضعیف : ہر حرف کے عدد کو گنا کر کے حرف لینا بسط تضعیف کہلاتا ہے مثلاً ان کا بسط تضعیف ق ہوگا۔

بسط تصنیف : ہر حرف کے عدد کا نصف کر کے حرف لینا بسط تصنیف کہلاتا ہے مثلاً ایم کا بسط تصنیف کاف ہوگا۔

حروف ملفوظی : الف، ب، ج، د، ذ، ز، س، شین، صاد، ضاد، عین، غین، قاف، کاف، لام۔ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۳ حروف

ملفوظی کہلاتے ہیں۔ ملفوظی ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں وہ تین حروف میں بدل جائیں مثلاً "ا" کو جب الف لکھا تو الف تین حرف بنے۔

حروف مکتوبی : ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ان کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی رہے مثلاً ایم، لون، واو، یہ ۲۸ حروف میں کل تین حروف ہیں۔

حروف مسروری : ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ہر حرف دو حرف میں بدل جائے گا جیسے با، تا، ہا، خا، ہا، ز، ا، طا، خا،

ہا، یا اور قا۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۲ ہیں۔

ر	ص	ع	س	م	ل	ک	ط	ح	و	ہ	ا	(۱۳) حروف صوامت
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------

ق	ف	غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	ن	ی	ز	ج	ب	(۱۵) حروف ناطقہ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------

ر	ق	ص	ع	س	ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	و	ہ	ا	حروف نورانی
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-------------

غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	ن	ی	ز	ج	ب	و	د	ف	حروف ظلمانی
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-------------

ترفع عددی

اکائی	ح	ز	و	ج	ب	ا	حروف اصلی
-------	---	---	---	---	---	---	-----------

دہائی	ف	ع	س	ن	ل	ک	ی	حروف ترفع
-------	---	---	---	---	---	---	---	-----------

دہائی	ص	ف	ع	س	ن	ل	ک	ی	حروف اصلی
-------	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------

ترفع	ق	ر	ش	ت	ث	خ	د	ض	ظ	سیکڑہ
حروف اصلی	ق	ر	ش	ت	ث	خ	د	ض	ظ	سیکڑہ
ترفع	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	ہزار

ترفع اقراری

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
حروف اقراری	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر
حروف اصلی	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ								
حروف اقراری	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ										

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اوپر والی جدول میں ہر وہ حرف جو پہلی سطر میں درج ہے، اس کا بیٹھ عزیز ی نیچے والا حرف ہے اور وہ حرف جو دوسری سطر میں درج ہے اس کا بیٹھ عزیز ی اوپر والا حرف ہے مثلاً ب کا بیٹھ عزیز ی الف ہے اور الف کا بیٹھ عزیز ی ک پ ہے۔ م کا بیٹھ عزیز ی ان ہے اور ان کا بیٹھ عزیز ی م ہے۔

ترفع زواجی

یعنی طبیعت کے اعتبار سے حروف کو نفعت دیتا ہے، اگر کوئی کہے کہ ”د“ کا ترفع طبیعتی ہوتا تو جواب ہوگا ج۔

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق
حروف زواجی	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت
حروف اصلی																			
حروف زواجی																			

بیٹھ عزیز ی

بیٹھ عزیز ی علم الاخیار یعنی علم مستحصلہ میں ایک کثیر الاستعمال قاعدہ ہے۔ عملیات میں تو کبھی کبھی کام آتا ہے لیکن علم مستحصلہ میں اس کی بسا اوقات ضرورت پڑتی ہے، اس لئے ایک عامل کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کو بھی ذہن نشین رکھے۔

ذیل میں جو فہرست دی جا رہی ہے اس میں اوپر والے حرف کا بیٹھ عزیز ی نیچے والا حرف ہے، اگر کسی جگہ آپ یہ پڑھیں کہ م کا بیٹھ عزیز ی کرو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ م کی جگہ آپ ن کا استعمال کریں، اگر لکھا ہو کہ ظ کا بیٹھ عزیز ی کرو تو ظ کی جگہ غ کا استعمال کرنا چاہئے۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

ترفع طبعی

حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ
-----------	---	---	---	---	---	---	---

ط	ث	ق	س	ک	ز	ج	ترغ طبعی حروف آبی
ض	ت	ص	ن	ی	و	ب	حروف بادی
ذ	ش	ف	م	ط	ہ	ا	ترغ طبعی حروف اسٹی

مراتب حروف

ہر حرف کو اپنے قیام کے اعتبار سے ایک مرتبہ حاصل ہے، مثلاً الف مرتبہ اول پر ہے اور ”غ“ ۲۸ ویں مرتبہ پر ہے، مندرجہ ذیل فہرست سے حروف کے مراتب کو پہچانیں۔

حروف	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ش	ٹ	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	
مرتبہ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

ابجد کی ایک اور قسم

حروف اوتاد، مائل اوتاد، زائل اوتاد، حروف اوتاد، زمانہ حال پر استدلال کرتے ہیں، مائل اوتاد زمانہ مستقبل پر استدلال کرتے ہیں اور زائل اوتاد زمانہ ماضی پر استدلال کرتے ہیں۔ یہ قاعدہ حصر جامع میں بہت کام آتا ہے، جہر جامع میں اس قاعدے کے استعمال کے بغیر جاریہ کار نہیں ہے۔ اس تقسیم میں اوتاد کے حصے میں دس حرف آتے ہیں، مائل اوتاد اور زائل اوتاد کے حصے میں آٹھ حروف آتے ہیں۔ منسلکہ کے بعض قوانین میں بھی یہ تقسیم کار گناہت ہوتی ہے۔ اس کتاب میں یافن عملیات کی دوسری کئی کتاب میں اگر آپ یہ پڑھیں کہ حرف الف کو جو اوتاد سے تعلق رکھتا ہے زائل اوتاد سے تبدیل کرو تو الف کی جگہ استعمال کرنا چاہئے یا اگر کہیں لکھا ہو کہ حرف اوتاد زائل حروف مائل اوتاد سے تبدیل کرو تو زائل کی جگہ ضاد کا استعمال کرنا چاہئے۔ ابجد کی اس تقسیم کا جدول درج ذیل ہے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کیوں کہ جہر جامع اور منسلکہ برآمد کرنے میں اس تقسیم کی بعض اوقات شدید ضرورت پڑے گی۔

حروف اوتاد	ا	د	ر	ی	م	ع	ق	ت	ذ	غ	زمانہ حال
حروف مائل اوتاد	ب	ھ	ح	ک	ن	ل	ف	ر	ث	ض	زمانہ مستقبل
حروف زائل اوتاد	ج	د	ط	ل	س	ص	ش	خ	ظ	زمانہ ماضی	

حروف کا تعلق ستاروں سے

- ا ب ج د _____ زحل سے تعلق رکھتے ہیں۔
 ھ د ز ح _____ مشتری سے تعلق رکھتے ہیں۔
 ط ی ک ل _____ مریخ سے تعلق رکھتے ہیں۔
 م ن س ع _____ شمس سے تعلق رکھتے ہیں۔
 ف ص ق ر _____ زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
 ش ت ث خ _____ عطارد سے تعلق رکھتے ہیں۔
 ذ ض ظ غ _____ قمر سے تعلق رکھتے ہیں۔

شادی کے پیغام کثرت سے آئیں!

۷۸۶

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۳	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۳	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق هذا المرأة (لڑکی کا نام مع والدہ)
زوجہ موافقا غیر مخالف

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۳	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۳	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق هذا الرجل (لڑکے کا نام مع والدہ)

زوجہ موافقا غیر مخالف

(۲) یہ آیات نقش بھی دختر نا کھڑا کے تحت خوابیدہ کو بیدار کرنے کے لئے خاص ہے لڑکوں کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔
تعویذ آویزاں ہوجانے کے بعد چلہ پورا نہیں ہوگا کہ غیب سے جوڑوں کا انتظام ہو جائے گا۔

یہ تعویذ بھی ساعت سعد میں زعفران سے لکھنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر زعفران یا مشکل دستیاب نہ ہو تو کسی بھی پاک رشتائی سے لکھ سکتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ۔ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ۔ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ۔

(۱) لڑکا یا لڑکی کی شادی کا پیغام نہیں آتا ہو یا رکاوٹیں پیدا ہوں۔ بار بار رشتہ طے ہونے کے بعد چھوٹ جاتا ہو تو چاہئے کہ وقت سعد میں اس دعا کو زعفران سے لکھ کر اس لڑکا یا لڑکی کے گلے میں لٹکائے۔

انشاء اللہ تعالیٰ رشتہ اور رشک کی پستی کا سامان غیب سے ہو جائے گا۔
تعویذ کو خوب اچھی طرح موم جامہ کر کے یا کئی بار پاک پلاسٹک میں خوب اچھی طرح لیٹ لے تاکہ پیسہ یا کس کا پانی وہاں تک سرایت نہ کرے۔

جب تعویذ کو موم جامہ کر دیا جائے یا پلاسٹک میں خوب اچھی طرح لیٹ دیا جائے تو اس کے ساتھ غسل خانہ یا استنجہ خانہ کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تعویذ اس وقت تک گلے میں پڑا رہے جب تک کہ بخیر و خوبی شادی نہ ہو جائے و نہ ممانی ہو جانے کے بعد تعویذ کو بپتہ پانی میں ڈال دیا جائے اور فقیروں پر چھ صدقہ دیا جائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
يا حليم لا يعجل يا كريم لا يجهل يا ذا الجبروت ويا ذا الجود وال قوة يا ذا الرحمة الواسعة لا اله الا الله محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله محمود كريم موجود وهو الغفور ودود من كل شئ خلقنا زوجين لعلكم تذكرون۔ اللهم بحق آية هذا وبحرمت محمد عليه السلام ان ترزق هذه المرأة (اس جگہ لڑکی اور اس کی ماں کا نام لکھے) زوجا موم افقا غیر مخالف بحرمت محمد وآلہ اجمعین۔

نوٹ: دعا مذکورہ کے لکھتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ جن حروف کی آمکھیں ہوئی ہیں اس کو کھلی ہی دینی چاہئے۔ مثلاً تعویذ مذکور جب کسی غیر مسلم کو دینا ہو تو نقش کی صورت میں دیا جائے۔
لڑکی کے لئے

نماز حاجت

(صلوة المضطر)

☆ اس نماز کے پڑھنے سے ایسی جگہ سے اسباب مہیا ہوتے ہیں جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

پہلی رکعت: یہ نماز دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ نیت کے بعد تکبیر کہہ کر سورہ الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورہ مومن کی یہ درج ذیل آیاتیں پڑھیں۔ اَقْرُضْ اَمْرِيْ اِلٰى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِصِيْرٍ بِالْعَبَادِ

☆ رکوع بعد بجالانے کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔
دوسری رکعت: سورہ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورہ انبیاء کی یہ درج ذیل دو آیتیں پڑھیں: اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ خَشْتُ مِنَ الْعَالَمِیْنَ

☆ اس کے بعد رکوع و سجود بجالا کر تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کر دے۔
پہلی رکعت: نیت کے بعد تکبیر کہہ کر سورہ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھے: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

☆ اس کے بعد رکوع و سجود بجالا کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔
دوسری رکعت: سورہ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ درج ذیل ذکر پڑھے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

☆ رکوع و سجود کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کر دے۔
☆ اس کے بعد پچیس مرتبہ صلوة پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کر لے۔

☆☆☆

☆☆☆

☆☆☆

والفتح وهو اعلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔
(زیر بر لگانے کی ضرورت نہیں)

۱۲۱۱	۱۲۲۳	۱۲۲۷	۱۲۱۳
۱۲۲۶	۱۲۱۴	۱۲۲۰	۱۲۲۵
۱۲۱۵	۱۲۲۹	۱۲۲۲	۱۲۱۹
۱۲۲۳	۱۲۱۸	۱۲۱۶	۱۲۲۸

نوٹ: یہی تعویذ اگر غیر مسلم کو دینی ہو تو بجا آیت مذکورہ کے نقش بالا کے ساتھ یہ نقش دیا جائے۔

۳۳۵۵	۳۳۵۸	۳۳۶۱	۳۳۶۸
۳۳۲۰	۳۳۳۹	۳۳۵۳	۳۳۵۹
۳۳۵۰	۳۳۶۳	۳۳۵۶	۳۳۵۳
۳۳۵۷	۳۳۵۳	۳۳۵۱	۳۳۶۲

پیغام شادی بکثراؤں

بایہا النبی انا ارسلناک سے وکیلا تک (پارہ ۲۲) ہرن کی جھلی یا کانڈ پر لکھ کر ایک ڈبے میں رکھ کر گھر میں رکھیں۔ انشاء اللہ لڑکیوں کے پیغام بکثرت آئے لگیں گے۔
لکھتے وقت زیر بر لگانے کی ضرورت نہیں۔ قرآن حکیم سامنے رکھ کر صرف عبارت نقل کر لیں اور نقل کرنے سے پہلے وضو کر لیں۔

سلک مروارید

☆ زبان کو سوچنے سے پہلے دوڑنے نہ دو۔
☆ انسان تمہاری میں فرشتے سے برتر یا حیوان سے بدتر ہے اور یہ اس کے علم و عقل پر منحصر ہے۔
☆ تمہاری سے زیادہ کسی حال میں امن نہیں اور قبروں کی زیارت سے زیادہ کوئی ناصح نہیں۔
☆ جو شخص کوئی گناہ پردے سے کرتا ہے اس کی ٹوہ لگنا تجھ سے کہلاتا ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔
☆ انکساری یہ ہے کہ آدمی کو غصہ ہی نہ آئے۔
☆ علم دیکھنے بغیر گوشگیری موجب تباہی ہے۔
☆ متکبر کا ادنیٰ نشان یہ ہے کہ غصہ ضبط نہ کر سکے۔

تمام مشکلات کا حل بذریعہ نقوش و ورد و وظائف

استخارہ جو بزرگان دین کا مجرب اور اپنے خاص اثر میں کامل

ہو، بروز چوتھی جمعرات شب اربعہ بعد غسل عطر لگا کر بخور جلا کر ۰۰۲ مرتبہ پڑھے۔ بعد عمل کے ۷۰ مرتبہ آیت کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نُبِّحَانِكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ پڑھے پھر ۵۰ مرتبہ بختیں پاک سے امداد چاہے یا علی ادر کی یا حسن ادر کی یا حسین ادر کی یا فاطمہ ادر کی اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گیارہویں دن یا اکس دن یا حد چالیس دن میں حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا تخت عدالت پر جلوہ افروز نظر آئیں گی اور آپ کی ولی مراد کا فیصلہ صادر ہوگی۔ مراد پوری ہونے پر بچوں کو شیرینی فاتحہ دے کر تقسیم کریں۔

مصیبت یا بے روزگاری کے وقت یہ عمل پڑھے

اَللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يُرْزُقُ مَنْ يُشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ

۱۳۱ مرتبہ روزانہ بعد نماز عشاء پڑھے۔ اول روز گھر میں بیٹھا (شریں) پکا کر فاتحہ حب قاعدہ دیں اور خصوصیت سے اس کا ثواب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بخش دیں اور شروع کریں۔ اگر گھر میں نہ پکا سکیں تو بازار سے خریدیں۔ ۳۱ دن پڑھے۔ کوئی پڑھ نہیں اور نہ وقت کی پابندی ہے۔ حامل بنا ہو تو پھریمزحالی اور جگہ کی پابندی لازم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس دوران آپ کا کام ہو جائے گا۔ کام ہونے پر بھی (۳۱) دن پورے کرنا ضروری ہے۔ اگر ہو سکے تو ۳۱ دن کے بعد نقش لکھ کر باندھ لے۔

اللہ لطیف	۱۸	۲۶۶	عبادہ یزق
۱۹۵			۳۰۱
۲۶۷	۰۰	۱۹۶	۳۱۷
۳۹۹	۲۶	۳۰	۱۹۷
من یشاء وھو	۱۹۸	۳۹۸	القوی العزیز
۳۱۹			۲۶۵

استخارہ جو بزرگان دین کا مجرب اور اپنے خاص اثر میں کامل یہ استخارہ عمل سات دن کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ پہلے دن ہی تمام حال منکشف فرما دے، مگر انتہا سات یوم ہے۔ منکشف خداوندی سات روز میں ضرور صاف صاف حال عیاں ہو جائے گا۔ چھدی رات سے (جمعرات کا دن گزر کر جو رات آئے) عروذ باد اس عمل کو شروع کریں۔

ترکیب یہ ہے کہ پہلے دن بعد نماز عشاء با وضو، ستر پسونے کے قصد سے لیٹ کر سو مرتبہ پڑھو یا علیہم السلام اللہ الصمد اول آخرین تین بار درود شریف پڑھو اور سو جاؤ۔ عمل پڑھنے کے بعد کسی سے نہ بات کرو نہ کچھ کہنا پیتا کرو۔ اسی طرح روزانہ ایک سو کی تعداد پڑھاتے جاؤ۔ یعنی دوسرے دن ۲۰۰ کرو، تیسرے دن ۳۰۰ ساتویں دن سات سو مرتبہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس درمیان میں تمام حال منکشف ہوگا۔ جس معاملہ میں تم پریشان ہو اور انجام کار معلوم کرنا ہو تو اس عمل کو کرو۔ جب خصوصاً تم سفر کرنا چاہتے ہو یا خرید و فروخت کے لئے حال معلوم کرنا ہو تو اس سے کام لو۔ اس اسم اعظم کی برکت سے کبھی نقصان نہ ہوگا اور ہر معاملہ میں صحیح رہنمائی قدرت کی طرف سے ہوگی۔ خلاف شرع شریف بات معلوم نہ کرو، نہ قدرت کے اسرار معلوم کرو اور اپنے دنیوی کاموں کے لئے مشورہ لے سکتے ہو۔ یہ عمل نہایت پرتا شیر ہے اور کبھی ضائع نہیں جاتا۔

عمل جناب فاطمہ زہرہؑ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا فاطمہ نجنی من الافلاس والחסن والחסین والعقاس۔

آپ کو جائز کوئی مشکل کوئی مصیبت پریشانی ہو یا کوئی حاجت

بلیات کا ممکن ہو اس نقش کو لکھ کر معلق لٹکانیں تاکہ ہوا سے ہلتا رہے۔ بلیات دفع ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۴۲	۴۲۵۶	۴۲۵۳	۴۲۴۹
۴۲۵۴	۴۲۴۸	۴۲۴۳	۴۲۵۵
۴۲۴۷	۴۲۵۱	۴۲۵۸	۴۲۴۴
۴۲۵۷	۴۲۴۵	۴۲۴۶	۴۲۵۲

نقش شافعی

برائے جملہ بلیات دفع کرنے و سحر و آسیب وغیرہ کو دور کرنے کے لئے یہ نقش کہہ کر اس نقش کو آب زعفران سے لکھ کر ایک نقش کو تو مریش سے گلے میں (موم جامہ کر کے) پہنادیں اور اس کے بعد بیس روز تک یا کچھ روز تک ایک نقش صبح و شام پانی میں حل کر کے آب تازہ کے ساتھ مریش و پانی لیں۔

۷۸۶

۱۶۵۱۱	۱۶۵۲۵	۱۶۵۲۱	۱۶۵۱۸
۱۶۲۲	۱۶۵۱۷	۱۶۵۱۲	۱۶۵۲۳
۱۶۵۱۶	۱۶۵۱۹	۱۶۵۲۷	۱۶۵۱۳
۱۶۵۲۶	۱۶۵۱۴	۱۶۵۱۵	۱۶۵۲۰

نادعلیٰا مظہر العجائب تجدہ عوننا لک فی التوائب
کلہم و غم سینجلیٰ یسبوتک یا سیدنا محمد و
بولاتیک یا علی یا علی یا علی۔

نیاز حضرت اصحاب کھفؑ

اصحاب کھف جن کا ذکر قرآن مجید میں سورہ کھف میں موجود ہے۔ اگر آپ کسی مشکل میں آجائیں یا کسی نیک خواہش کی تشرار کھتے ہوں تو اصحاب کھفؑ کی نیاز مان لیجئے۔ اللہ نے چاہا تو آپ کی مراد برائے گی اور جب آپ کا مقصد پورا ہو جائے تو نذر و نیاز کی صورت میں توشہ لیجئے۔ نذر و گے تو نقصان اٹھائے گے۔ توشہ میں اچھے دودھ کی کھیر اور حلال کچی میں بکرے کا گوشت اور دروئیاں پاک و صاف ہو کر

پکانا ہوگا۔ سات متقی اور پرہیزگار مردوں کے علاوہ ایک کتے کو دعوت کھلانی ہوگی۔ اگر کتا سیاہ رنگ کا ہو تو مناسب ہے۔ آپ یہ کہہ کر کتے کے سامنے لوگ پھینکیں کہ آپ کو آج مغرب کے بعد حضرت اصحاب

بیوپار بڑھانے کے لئے دعا

اگر کسی تاجر کو بیوپار میں نقصان آ پہنچا ہو اور اس نقصان سے آئندہ مزید نقصان کا خطرہ ہو تو اس سے محفوظ رہنے کے لئے رات کو عشاء کی نماز کے بعد مؤمن المؤمن العزیز الجبار۔ ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ گذشتہ نقصان بھی پورا ہوگا اور آئندہ کا خطرہ بھی جاتا رہے گا۔ اگر حالات بہت زیادہ ناسازگار ہوں تو یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَوةٌ ذَاتِمَآةٍ بِدَوَامِ مِلْکِ اللّٰہِ۔ جو اس درود شریف کو روزانہ ایک ہزار بار پڑھا کرے تو وہ دونوں جہان کے سعادت مندوں میں داخل ہوگا دین و دنیا دونوں میں نفع ملے گا۔

خطرناک جگہ میں پڑھنے کی دعا

اگر کسی جگہ جانا ہو جہاں خطرناک درندوں اور ڈاکوؤں کا خوف ہو یا کسی ظالم و جبار حاکم کے سامنے بیوقوفانہ معاملہ میں قسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں اندر رکھے اور باہر آنے وقت الطاپاؤں باہر رکھے۔ انشاء اللہ بربا سے محفوظ رہے گا اور اس جگہ کسی قسم کا خوف و خطرہ لاحق نہ ہو پڑھنا چاہئے۔ تَکْهَيْتُصَ حَمَّ عَسَقٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

شیر خوار بچوں کے صدمے سے بچنے کے لئے

اکثر عورتوں کو اولاد ہوتی ہے مگر سال دو سال کی ہو کر مر جاتی ہے۔ ایسے کسی بچے کے لئے سورہ منزل شریف ۷۷ مرتبہ پڑھ کر سالانہ پدم کر کے وہ بیماری بچے کے گلے میں اور یہ نقش چاندی کے پتر پر کندہ کر کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ وہ بچے محفوظ رہیں گے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۴	۹	۲

دیوانے کتے کے کاٹنے اور مکان میں جن دفع کرنے کیلئے

یہ نقش طارق پارہ (۳۰) کا ہے۔ صفت سگ دیوانہ کے زہر سے پاک کرتا ہے۔ اس کو لکھ کر پائیں اور باندھیں جس مکان میں جن

مخرف ہو گئے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کا بڑا حصہ زلف میں گھر گیا تھا۔ ایک خاص حصہ تھا جو دین حق پر قائم رہا تھا، یہ بالکل حق ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے وہ مجاہد ہیں جنہوں نے اسلام کی بنیاد تحت الشریعہ تک پہنچادی۔

مجھے اس وقت تاریخی حیثیت سے یہاں بحث مقصود نہیں بلکہ ایک خاص عمل تک یہ واقعہ محدود ہے۔ جب تم کسی کام کا افتتاح کرو مثلاً کوئی نئی دکان کھولو یا کوئی شے تجارت کے طریق پر خریدو یا کوئی مقدمہ دائر کرو، یا سفر کرو یا کسی خاص مقصد کے لئے کسی افسر سے ملاقات کرنے جاؤ غرضیکہ ہر کام کو شروع کرو تو یہ عمل کرو کہ سب سے پہلے شیرینی پر طہارت اور آداب کے ساتھ فاتحہ پڑھو اور اس کا ثواب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روح مقدس پر پہنچا دو اور خدا سے دعا کرو کہ الہی برکت نفس قدسیہ حضرت اسامہ زید علیہ السلام غیب سے میری مدد فرما لیکن شیرینی کا وزن سات پر ہو۔ یعنی سات چھٹانک، سات پاقہ، سات سیر، سات من کم از کم سات تولہ اور زیادہ سے زیادہ سے سات کن تک ہو سکتا ہے۔ بعد فاتحہ یہ شیرینی سات معصوم بچوں کو تقسیم کرو اور خدا توکل کرتے ہوئے اس کام کو شروع کرو اور اسی دن سے سات سو مرتبہ روانہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم پادھو طہارت سے پڑھا کرو۔ یہ عمل صرف سات یوم کرنا چاہئے۔ خدا چاہے تو غیب سے مدد ہوگی اور وہ کام حسب نشاء کا مایابی پر ختم ہوگا۔

تعویذ اختلاج

دل دھڑکنا، اختلاج قلب ہے یا کسی خاص وجہ سے دل بے چین ہے۔ دل پر غم چھایا ہوا ہے، یہ عمل بہت ہی با اثر ہے۔ ہزار مرتبہ آزمایا کم و بیش صحیح پایا۔ یہ نقش یا وضو زعفران یا بلدی کے پانی سے لکھو اور موسم جامہ کر کے اپنے بازو پر باندھو۔ دوسرے دن یہی نقش چھپی کی طشتی پر زعفران یا بلدی کے پانی سے لکھو اور گلاب سے دھو کر لیو۔ پانی صرف تین دن پیو مگر بازو والا نقش بازو پر رہے۔ وہ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

م	ا	ل	ر
ق	و	ن	ح
م	ر	ی	م

کہف رضی اللہ علیہم کے توشہ کی نیاز کھانے کی دعوت ہے۔ اگر کتے نے لوگ کھا لیا تو وقت مقررہ پر نیاز کھانے ضرور آئے گا۔ بشرطیکہ دروازے کھلے ہوں۔ توشہ کے کھانے میں پرہیز گار اشخاص ہڈی کو منہ نہیں لگاتے۔ ان کا بچا ہوا اور کچھ اچھا کھانا کتے کو پیٹ بھر کر نفاست کے ساتھ کھلائے اس لئے کہ کتا اس نیاز کو کھانے کے لئے نہا ہو کر آتا ہے۔ اصحاب کہف رضی اللہ عنہ کا یہ عجیب و غریب کرشمہ ان لوگوں کے لئے ایک تازیانہ ہے جو کہ بزرگان دین کی عظمت و حرمت کے قائل نہیں ہیں۔

دعاء اس طرح مانگئے یا اصحاب کہف! آپ اللہ کے محبوب و مستجاب بندے ہیں۔ لہذا میں آپ سے اللہ اللہ کے رسول کے واسطے عرض کرتا ہوں کہ آپ دعا کیجئے کہ میری (فلاس) مراد پوری ہو جائے۔ اگر میرا یہ کام ہو گیا تو میں نذر اللہ آپ کا توشہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت اصحاب کہف کے متعلق فرماتا ہے۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنْ اُصْحَبَ الْكُفْهَ وَالرَّقِیْمِ کَانُوا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا (پارہ ۱۵، سورہ کہف، رکوع ۱، آیت ۸)

ترجمہ : کیا تم خیال کرتے ہو کہ اناراد کو وہ والے (اصحاب کہف) ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے (اور ہیں)۔ اگر کسی جگہ سے جنت کا اثر نازل کرنا ہو تو اصحاب کہف کے نام لکھ کر لگا دو، کھینٹ کے چاروں کونوں پر اصحاب کہف کا نام لکھ کر دفن کرنا باعث برکت ہے۔ ولادت کے وقت اصحاب کہف کا نام لکھ کر حامل کی دہائی ران میں باندھنے سے مشکل آسان ہو جائے گی۔ واللہ اعلم بحقیقت الحال)

اصحاب کہف کا نام یہ ہیں۔

مَنْ كَسَبَ مِنْهَا فَاَخْلَسْنَا مِنْهَا كَسَفُوْهُ طَعْمًا اَذَوْ قَطِيُوْا نَسْنَ كَسَفَا قَطِيُوْا نَسْنَ يُوْا نَسْنَ يُوْا نَسْنَ وَ كَلْبُهُمْ قَطِيُوْا

ایک خاص راز اور عمل

حضور علیہ السلام نے اپنی وفات مقدس سے قبل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا کر ایک لشکر جبراء کی سمت روانہ کیا تھا۔ اس لشکر میں حضرت عمرؓ بھی بطور ایک سپاہی کے شامل تھے۔ یہ لشکر سات سو صحابہ پر مشتمل تھا۔ اُس وقت اسلام پر ایک زلزلہ طاری تھا۔ اس لئے کہ حضور علیہ السلام کی وفات کی خبر ملتے ہی اکثر قبیلے اسلام سے

کہ اب وہ جواہر مجھے دینے لگا۔ بوڑھے نے پوچھا کہ کس نیکی کے عوض تم یہ جواہر طلب کرتے ہو؟ لڑکے نے کہا کہ ایک شخص نے پانچ ہزار روپے میرے پاس بطور امانت رکھے جس کے متعلق نہ کوئی نوشتہ تھی اور نہ ہی کوئی گواہ شاہ تھا۔ اس شخص کے واپس آنے اور امانت طلب کرنے پر میں نے اس کی پانچ ہزار روپے کی امانت اس کو واپس کر دی۔ حالانکہ اگر میں انکار کر دیتا تو میرا کچھ نہ لگاڑ سکتا تھا۔ اس سے بڑھ کر نیکی کا کام اور کیا ہو سکتا ہے؟ بوڑھے نے ہنس کر کہا کہ نیکی کا یہ ایک معمولی کام ہے جس کو کچھ اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ تم ایک گناہ سے بچ گئے۔ اگر دوسرے دونوں لڑکوں نے میری زندگی میں اس سے زیادہ اچھا کام نہ کیا تو مرتے وقت یہ جواہر تم کو دے دیا جاتے گا۔

چند روز کے بعد دوسرا لڑکا بوڑھے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ جواہر طلب کیا۔ بوڑھے نے پوچھا ”کس نیکی کے عوض“ لڑکے نے جواب دیا کہ دریا نہایت طمانی پڑھا، اتفاقاً ایک لڑکا پل پر سے دریا میں گر گیا۔ اس کے ماں باپ اور دیگر سینکڑوں اشخاص میں سے کسی کو اس کے نکالنے کا حوصلہ نہ ہوا، میں نے اپنی جان کو صریح خطرے میں ڈال کر بڑی مشکل کے ساتھ اس لڑکے کو زندہ نکالا۔ اس سے بڑھ کر نیکی اور قربانی کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔ بوڑھے نے ہنس کر کہا کہ ہمدردی اور انسانیت کا یہ ایک معمولی واقعہ ہے اور اگر تیرے نے اس سے بہتر کوئی کارنامہ نہ دکھایا تو یہ جواہر تم کو دے دیا جائے گا۔

چند روز کے بعد تیسرا لڑکا باپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بخلاف دونوں بھائیوں کے جواہر تو طلب نہ کیا۔ البتہ اپنی کارزاری یوں بیان کی کہ میرا ایک جانی دشمن شراب سے بخور پہاڑ کے ایک غار کے منہ پر اس طریقے سے بے ہوش پڑا تھا کہ ادھر ادھر ذرا سی حرکت کرنے پر وہ اس قدر بلدی سے گر کر ضرور مر جاتا۔ باوجود اپنا دشمن جانی جاننے کے میں نے اس کو اٹھایا اور اپنے منہ کو میں نے کپڑے سے ڈھانپ لیا تاکہ اگر وہ جاگ جائے تو میری صورت پہچان کر شرمندہ نہ ہو۔ اور رات کی تاریکی میں اپنی پشت پر اٹھا کر اس کے گھر چھوڑ آیا۔ بوڑھے نے بلاتامل وہ جواہر اس کے حوالے کیا اور کہا کہ درحقیقت تیرا یہ نیکی قابل صد ہزار ستائش اور حقیقی نیکی ہے اور اس جواہر کا تیرے سے زیادہ مستحق کوئی نہیں ہو سکتا۔ نتیجہ یہ کہ نیکی وہی ہے تو دشمنوں اور برے لوگوں کے ساتھ کی جاتی ہے۔

خدا کے حکم سے دل کی دھڑکن دور ہو گئی۔ اور جو بوجھ غم کی ہے وہ غم بھی خدا نے تعالیٰ دور کر دیں گے۔ حسب ذیل نقش میں بہت سے فوائد پوشید ہیں۔ عروج ماہ میں بعد نماز جمعہ یہ نقش اسی طرح پڑ کریں اور موم جامہ کر کے اپنے گھر کے ہر شخص کو دے دو کہ وہ اپنے پاس رکھے۔ جس کے پاس یہ تعویذ ہے وہ ہر بلا اور وبا سے محفوظ رہے گا۔ باقی حکم خدا سب پر غالب ہے۔

۷۸۶

۸	۳۶۷۴	۳۶۷۸	۱
۳۶۷۷	۲	۷	۳۶۷۵
۳	۳۶۸۰	۳۶۷۲	۶
۳۶۷۳	۵	۴	۳۶۷۹

یہ تعویذ مجرب ہے لکھ کر بازو پر باندھیں اس سے بلا و وبا نہیں آتی ہے اور مقصد کے لئے مفید ہے۔ ایمان کی سلامتی کے لئے سورہ توبہ پارہ ۱۰ میں ہے۔ جو شخص اپنے ایمان کی سلامتی چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ سورہ توبہ ہر روز ایک وقت با وضو وقت مقررہ پڑھے۔ اگر عربی نہ جانتا ہو تو ترجمہ ہی پڑھتا جائے اور عربی جانتا ہو تو ترجمہ سورہ توبہ پڑھے۔ اس کی تلاوت سے بزرگان دین ایسے فوائد حاصل کرتے رہے کہ ظاہری آنکھیں اس کو ناممکن خیال کرتی ہیں۔ اگر کسی شخص کو حاکم یا کسی ظالم کے سامنے جاندار پیش ہو جائے سورہ توبہ تلاوت کرے اور بہت ممکن ہے کہ وہ مہربان ہوگا۔ مال و متاع یا زراعت میں اس کا نقش رکھنا جو جب خیر و برکت ہے۔ میوہ نہ دیے والے درخت پر باندھیں تو وہ موسم میں پھل دے گا۔ یعنی زیادہ پھل آویں گے۔ وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۵۸۹۶	۱۷۵۸۹۰	۱۷۵۹۰۶	۱۷۵۹۰۳
۱۷۵۸۹۷	۱۷۵۸۹۲	۱۷۵۸۹۷	۱۷۵۸۹۹
۱۷۵۸۹۱	۱۷۵۸۹۴	۱۷۵۹۰۴	۱۷۵۸۹۸
۱۷۵۹۱۱	۱۷۵۸۹۹	۱۷۵۹۰۰	۱۷۵۹۰۵

(ماہنامہ طلسمانی دنیا ویو ہند ۱۹۹۶ء)

حکایت

ایک بوڑھے نے اپنے بیٹوں کو رو بردار بلا کر اپنی تمام نقدی جائیداد کو مساوی طور پر تقسیم کر دیا اور ایک بیش قیمت جواہر دکھا کر اس کا مستحق وہ بیٹا ہوگا کہ جو میری زندگی کے بقیہ چند ایام میں سب سے اچھا کوئی نیکی کا کام کرے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک لڑکے نے آکر کہا

مسان ایک مہلک بیماری

انتہائی مجرب عمل ہے۔

طریقہ (۲)

جس بچے کو مسان کی بیماری لاحق ہو اس کو یہ نقش ۴۰ رو دن تک روزانہ ایک نقش کلاب وزعفران سے لکھ کر پلایا جائے۔ نقش یہ ہے۔

بجی باللہ
اعلیٰ العظیم

طریقہ (۳)

جو بچہ دن بہ دن کوسٹھا جا رہا ہو اور کوئی دوا اور غذا کارگر نہ ہو رہی ہو اس کے لئے دو نقش بنائے ایک نقش بیگن پر بنایا جائے اور بیگن کو وہاں لٹکا دیا جائے جہاں بچہ ہوتا ہے، بیگن دن بہ دن کوسٹھا رہے گا اور انشاء اللہ بچہ مونا ہوتا رہے گا۔ دوسرا نقش کاغذ پر بنا کر بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ بیگن والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ط	والا	دی
لا	ہ	ر
مس	ق	ای

کاغذ والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۳	۴۲۶	۴۳۰	۴۱۶
۴۲۹	۴۱۷	۴۲۲	۴۲۷
۴۱۸	۴۳۲	۴۲۳	۴۲۱
۴۲۵	۴۲۰	۴۱۹	۴۳۱

طریقہ (۴)

جن بچوں کو کوسٹھے کا مرض ہو ان کے لئے یہ نقش بھی تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے، نقش تیار کر کے بچے کے گلے میں ڈالوائیں انشاء اللہ

بعض عورتوں اور بعض بچوں کو مسان کی بیماری ہوتی ہے، اس بیماری میں بچے کوسٹھ کر مر جاتے ہیں، بعض عورتوں کے صرف لڑکوں پر یہ بیماری اثر انداز ہوتی ہے۔ لڑکی کا حمل ہوتا ہے تو ساتھ خیر و عافیت کے فراغت ہوتی ہے، لیکن جب بھی لڑکے کا حمل ہوگا یا تو ضائع ہو جائے گا یا بچہ پیدا ہونے کے بعد کوسٹھ کر مر جائے گا۔ اسی طرح بعض عورتوں کے صرف لڑکیوں پر یہ بیماری اثر انداز ہوتی ہے، ان کی لڑکیاں ختم ہو جاتی ہیں اور لڑکے ٹھیک رہتے ہیں، بعض عورتوں کے لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی اس مرض کی پیٹ میں آ جاتے ہیں، بعض عورتوں کو یہ بیماری نہیں ہوتی لیکن ان کے بعض بچے مسان کا شکار ہو جاتے ہیں اور کوسٹھ کوسٹھ کر جان دیتے ہیں، غالباً یہ ایسی بیماری ہے جو اگرچہ جسمانی ہی ہے لیکن اس کا علاج دواؤں اور جزی بوٹیوں میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کا علاج صرف اور صرف روحانیت میں ہے اور یہ مرض تعویذ گنڈوں یا پھر دعاؤں اور وظائف سے رفع ہو جاتا ہے، یوں اللہ جسے زندگی دینا چاہے وہ موت کے چنگل سے بھی نکل آتا ہے۔

”صنم خانہ عملیات“ سے استفادہ کر کے والوں کے لئے ایسی قیمتی فارمولے منتخب کئے ہیں جن کے ذریعہ مہلک بیماری سے نیشنل خداوندی کی آسانی نمٹنا جاسکتا ہے۔

طریقہ (۱)

نیلے رنگ کے سوتی ڈورے کے ۴۱ تار لیں، ان کو یکجا کر کے سورہ طارق (سپارہ: ۳۰) پڑھ کر دے دائرہ میں دم کر کے گرہ لگا دیں، اس طرح ۴۱ گرہ لگائیں۔ پھر یہ ڈورہ حاملہ عورت کے پیٹ یا ناف پر باندھ دیں، ولادت کے بعد بھی گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ مسان رفع ہوگا اور بچہ اس کی پیٹ میں آنے سے محفوظ رہے گا، جب تک بچہ ماں کا دودھ پئے اس وقت تک یہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈالے رکھیں۔

۷۸۶

۱۰۴۴	۱۰۴۸	۱۰۳۱	۱۰۱۷
۱۰۳۰	۱۰۱۸	۱۰۲۳	۱۰۲۹
۱۰۱۹	۱۰۳۳	۱۰۲۶	۱۰۲۲
۱۰۲۷	۱۰۲۱	۱۰۲۰	۱۰۳۲

طریقہ (۷)

دوسو گرام اجوائن لین اور اس پر سورۃ نصر (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ) سپارہ ۳۰ مرتبہ پڑھ کر مع بسم اللہ پڑھ کر دم کریں پھر اس اجوائن کو چھپاس گرام تول کر چاخصوں میں کر کے چار پونٹیاں بنالیں اور زچہ کی چار پانی میں ایک پونٹی چاروں پاؤں میں باندھ دیں، چالیس دن تک پلنگ ایک ہی جگہ رہنے دیں، چالیس دن کے بعد چاروں پونٹیاں کسی تالاب میں ڈال دیں اور مندرجہ ذیل نقش بیچے کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ بچہ مسان کی آفت سے محفوظ رہے گا، یہ عمل خاص طور پر ان عورتوں کے لئے ہے جن کے بچے عام طور سے سوکھے کا شکار ہو کر مر جاتے ہوں۔ گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

بجن جبرائیل ۷۸۶ بجن میکائیل

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

بجن عورائیل یاحی یا قیوم بجن اسرائیل

طریقہ (۸)

اگر کوئی عورت، بچہ یا بڑا سوکھے کا شکار ہو، دن بہ دن سوکھتا جا رہا ہو تو ایسے مریض کے لئے ایک ہزار تیرہ مرتبہ قرآن حکیم کی مندرجہ آیت کو بھی کسی دن عشاء کی نماز کے بعد پڑھ کر چنبیلی یا سرسوں کے تیل پر دم کر رکھ لیں۔ پھر اس تیل سے مریض کے جسم پر رات کو مالش کیا جائے، انشاء اللہ بیمارہ دن میں مریض قوی اور تندرست ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے۔ فَاَنْظُرْ اِلٰی اٰثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ كَيْفَ يُخَيِّصُ الْاَوْضَاعَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَمُخَيِّصُ الْمَوْتِ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

چالیس دن کے اندر مرض رفع ہوگا نقش یہ ہے۔

طریقہ (۵)

بہت ہی سخت قسم کے مسان میں خواہ کسی عورت کو یا بچے کو مندرجہ ذیل نقش اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اس کو سفید رنگ کے سرخ کے خون سے اتوار کے دن ساعت شمس میں بنایا جائے، انشاء اللہ چند دن کے اندر شفاء نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۱	۱۳۴	۱۳۷	۱۳۳
۱۳۶	۱۳۵	۱۳۰	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۹	۱۳۲	۱۳۹
۱۳۳	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۸

طریقہ (۶)

مسان کی بیماری میں نقش اصحاب کہف بہت مجرب ہے اور اس نقش کی برکت سے مسان کی بیماری سے بچنے کو پوری طرح نجات مل جاتی ہے اور بچہ مکمل صحت مند ہو جاتا ہے نقش اصحاب کہف کے دور طریقے اکابرین سے منقول ہیں۔

پہلا طریقہ یہ ہے کہ چار مٹی کی ایسی خمیکریاں حاصل کی جائیں، پکنے کے بعد جن پر کبھی پانی نہ لگے ہو ان پر نقش اصحاب کہف پر کالی روشنائی سے لکھ دیا جائے پھر ان خمیکریوں کو آگ میں ڈال دیا جائے، جب خمیکریاں خوب تپ جائیں تو ان کو نکال کر پلنگ کے چاروں پاؤں کے نیچے دبائیں اور روزانہ بچے کو اسی پلنگ پر چالیس دن تک سلاشیں، چالیس دن کے اندر اندر بچہ انشاء اللہ خوب تندرست ہو جائیگا۔ چالیس دن کے بعد ان خمیکریوں کو کسی تالاب یا کنوئیں میں پھینک دیا جائے۔ نقش اصحاب کہف کا دوسرا طریقہ بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کسی بچے کو مسان کی بیماری ہو وہ بچہ سوکھتا جا رہا ہو یا اس بچے کو مسان کے دور سے پڑتے ہوں، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائے ہوں، آنکھیں چڑھ جاتی ہوں، منہ سے جھاگ آنے لگتے ہوں تو نقش اصحاب کہف کو کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر شفاء اور صحت نصیب ہوگی۔

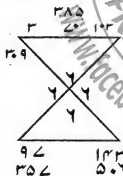
نقش اصحاب کہف یہ ہے۔

طریقہ (۹)

لیں اور پہلے والے نقش کو کھول کر توے کو آگ پر رکھ کر گرم کریں اور اس نقش کو اس پر رکھ کر جلادیں، جلانے سے پہلے نقش مریض کے پورے بدن پر مل لیں، نقش کو توے پر رکھتے ہوئے فاصلے پر چلے جائیں، اس کا دھواں کسی کو نہیں لگنا چاہئے، اگر نقش نہ چلے تو دور سے لکڑی وغیرہ سے اُسے دبا دیں، جب وہ اچھی طرح جل جائے تو فوراً اس کو جھٹے سے پکڑ کر گندی نالی میں پھینک دیں، لگا ہوا چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو شخص اس عمل کو کرنے، ماں باپ میں سے کوئی یا کوئی دوسرا فرد کرے، تو چالیس دن تک وہی شخص کرے۔

درمیان میں بدلنا نہیں چاہئے، نقش کو باندھنے سے پہلے روزانہ لوبان سے دھوئی دینا بھی ضروری اور دوسرا نقش چالیس کی تعداد پینے کے لئے کتاب وزعفران سے بھی لکھ کر دیئے جائیں، شام کو ایک دن پہلے والا نقش جلانے کے بعد دوسرا مریض کو زعفران والا نقش ملا دیا جائے اور اس کو ایک گھنٹے پہلے پینے کے کھول دیا جائے۔ اس طریقے عمل میں احتیاط بہت لازمی ہے کسی بھی جزو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، ورنہ فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔ نقش یہ ہے۔



پلانے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

(ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۱۲ء)

جس بچے پر مسان کا اثر اس قدر ہو کہ اس کے بچنے کی قطعاً توقع نہ ہو، اس کے لئے ایک عمل نقل کیا جا رہا ہے، حد سے زیادہ سریع الاثر ہے۔ عمل یہ ہے کہ گڑ کی سات گولیاں چنے کی برابر بنائیں جائیں اور ہر ایک گولی پر ۱۶۶۲ مرتبہ یہ عمل پڑھ کر دم کریں، اذْعُوْنَ تَذْعُوْنَ ابْ ذَرْمْ حُسْکْ شَوْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَزْ دِیْنَا بَرَوْقَتْ وَنِیْزْ نَاسِیْدَدْ شَوْذْ بَحَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور مندرجہ ذیل سات عدد کا غنہ پگلا ب سے لکھ کر رکھ لیں، گڑ کی گولی روزانہ نہایت مریض کو کھلا دی جائے، عصر اور مغرب کے درمیان ایک نقش گھول کر مریض کے پاؤں پر رکھیں، بعد میں ساتوں کا غنہ آتے میں گولہ بنا کر کسی دریا وغیرہ میں ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۳۸	۱۳۲	۱۳۵	۱۳۱
۱۳۴	۱۳۲	۱۳۷	۱۳۳
۱۳۳	۱۳۷	۱۳۰	۱۳۶
۱۳۱	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۶

طریقہ (۱۰)

جس بچے کو مسان کی شکایت ہو یا جس کو بٹ کے بچے سوکھ کر مر جاتے ہوں ان کے لئے یہ طریقہ بھی کارگر ہے کہ کوئی دیکھ لیاں جو وزن اور سائز میں برابر ہوں، ان دونوں لکڑیوں کے بیچ میں سوراخ کر کے اس طرح کہ لکڑیاں جھنڈے نہ پائیں، سرخ یا نیلے رنگ کے ڈورے میں پورے مریض کے گھٹے میں ڈال دی جائیں اور تین سال تک گھٹے میں پرارہنے دیں، ڈورا خراب ہو جائے تو بدل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، انشاء اللہ مسان کی شکایت دور ہوں گی اور مریض کو کامل صحت انشاء اللہ نصیب ہوگی۔

طریقہ (۱۱)

جس بچے کو مسان کی شکایت ہو اس نقش کو لکھ کر کپڑے میں پٹی میں لپیٹ کر گرہ لگا کر بچے کی بائیں کلائی میں باندھ دیں، نقش لکھ کر رکھ

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے درویش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کہا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی ٹیکنیوں کو دور کر دیتا ہے جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے کیا کسی جگر رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون دلچسپا دیتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔ ہاتھی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تائید اللہ کے فضل سے ہو گئی ہوگی۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں فضائل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت دیتی ہے، جادو ٹوٹنے اور اچھی اثرات سے حفاظت دیتی ہے اور نجات بھی دیتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، جاندار کی شکل کا یا جو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو کون ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گناہ بھی میسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی دہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دورانیہ گنتی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاتھی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

شیطان کی تاریخ

گھمنڈ کا انجام

کے بعد عنقریب اللہ کی نافرمانی کرے گا اور راندہ درگاہ ہو جائے گا۔ یہ پڑھ کر عزرائیل نے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ جو اطاعت خداوندی سے اعراض کر کے لعنت کا مستحق ٹھہرے گا۔ حق تعالیٰ نے عزرائیل سے پوچھا کہ ایسے شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔ اس نے جواب دیا۔ لعنہ اللہ علی من اطاع اللہ۔ جو شخص اللہ کی اطاعت نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

روایت میں آتا ہے کہ جب فرشتوں کو اس بات کا علم ہوا کہ آسمان کی مخلوقات میں سے نافرمانی کے سبب کوئی راندہ درگاہ ہونے والا ہے تو سب کو فکر لاحق ہوئی اور سب نے عزرائیل سے رابطہ قائم کیا کیوں کہ سب اس کو قرب الہی سمجھتے تھے۔ سب نے عزرائیل ہی سے یہ درخواست کی کہ بارگاہ خداوندی میں ہم میں سے ہر ایک کے لئے یہ دعا فرمادیں کہ ہم میں سے کوئی راندہ درگاہ نہ ہو۔ چنانچہ ابلیس نے فردا فردا ہر ایک کے لئے دعا کی۔ لیکن اس نے اپنے لئے دعائے

بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس نے ازراہ بھول اپنے لئے دعائیں کی اور محض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس نے دانستہ اپنے لئے دعائیں کی۔ اسے یہ گھمنڈ تھا کہ وہ ولایت اور مقبولیت کے جس مقام پر فائز ہے وہاں سے اس کا تزلزل ممکن نہیں ہے اور یہی گھمنڈ اسے لے ڈوبا۔ بعد کے سجدہ آدم والے واقعہ سے اس کے غرور اور تکبر کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ جب اس نے اللہ کے حکم دینے پر بھی آدم کو سجدہ نہیں کیا اور صاف صاف یہ کہنے لگا کہ آدم کو تو نے نشتی سے پیدا کیا ہے اور میں آگ کی مخلوق ہوں۔ آگ کا مقام مٹی سے بلند ہے۔ اس لئے میں آدم کو جو ایک مشت خاک ہے۔ سجدہ نہیں کروں گا۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص کتنا بھی بڑا عالم یا عابد کیوں نہ ہو غرور اور تکبر اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ لہذا ہر سہا برس کی نیکی کے باوجود اس کو مقام ابلیس تک پہنچا دیتا ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں تکبر اور گھمنڈ سے محفوظ رکھے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا دسمبر ۱۹۹۷ء)

شیطان (ابلیس) نے ایک ہزار سال تک خدا کی عبادت کی۔ فرشتوں کی خواہش اور فرمائش پر اسے آسمان پر اٹھایا گیا اور اس کا نام متفقہ رائے سے مطہر رکھا گیا۔ یعنی اللہ کی اطاعت کرنے والا۔

آسمان اول پر وہ ایک ہزار برس تک یاد خداوندی میں مشغول رہا تو دوسرے آسمان کے فرشتوں نے اس کی رفاقت کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کی خواہش و فرمائش کا لحاظ کرتے ہوئے اسے دوسرے آسمان پر اٹھایا گیا۔ یہاں متفقہ رائے سے اس کا نام خاشع تجویز ہوا۔ یعنی اللہ سے ڈرنے والا۔

دوسرے آسمان پر وہ ایک ہزار برس تک مقیم رہا۔ اس کے بعد تیسرے آسمان کے فرشتوں کی خواہش و فرمائش کے مطابق اس کو تیسرے آسمان پر اٹھایا گیا۔ یہاں اس کا نام اتفاقی رائے سے عابد رکھا گیا۔ یعنی اللہ کی عبادت کرنے والا۔

تیسرے آسمان پر ایک ہزار سال تک قیام کے بعد چوتھے آسمان کے فرشتوں کی آرزو کا احترام کرتے ہوئے اس کو چوتھے آسمان پر اٹھایا گیا۔ یہاں ملے جملے مشورے کے مطابق اس کا نام دی رکھا گیا۔ یعنی اللہ کا دوست۔ اسی طرح اس کو پانچویں آسمان پر اٹھایا گیا اور وہاں اس کا نام صالح یعنی نیک رکھا گیا۔ پھر اس کو چھٹے آسمان پر اٹھایا گیا وہاں اس کا نام متبع رکھا گیا۔ یعنی اللہ کی اتباع کرنے والا۔ بالآخر وہ ساتویں آسمان پر متمکن ہو گیا اور وہاں اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزائیل کا خطاب عطا ہوا۔

حاصل کام یہ ہے کہ ابلیس کی عبادت، اطاعت، نیکی اور بڑائی کے چرے ساتویں آسمان پر بھی ہونے لگے اور فرشتے اس کی قسمت پر رشک کرنے لگے۔

ایک دن ابلیس نے لوح محفوظ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اللہ نے اس کی اس خواہش کو پورا کر دیا۔ لوح محفوظ پر اس کی نظر ایک عبارت پر پڑی جس میں تحریر تھا کہ ایک شخص ہزاروں سال کی عبادت

وحشی عاملوں کے چند خطرناک اعمال

نالائے دودک سائے (یہاں اس لڑکی کا نام لیتا ہے) بولو چک رہا نونی رادوک سائے (یہاں طالب کا نام لیتا ہے) اس کے بعد اعتقاد کر لیا جاتا ہے کہ وہ لڑکی اب چند دنوں میں ہی طالب کے قبضے میں آنے والی ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا ہے۔

عمل ہلاکت دشمن : اس کے لئے جادوگر ڈاکٹر ایک پتلا تیار کرتا ہے، یہ پتلا یا تو پرانے کپڑوں کا ہوتا ہے جس میں پرانی روٹی بھری ہوتی ہے، یا پھر موم کا پتلا تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ان مقامات پر سوائیاں کاڑ دی جاتی ہیں جو انسان کے جسم میں سوراخ کا مقام رکھتے ہیں، یعنی دواؤں کے دوکان کے، دوناک کے، تنھنے، ایک مندریاک مقعد اور ایک سوراخ کے انتہا تک یعنی کل ان مقامات پر سوائیاں کاڑ جاتی ہیں۔ اس کے بعد اس پتلا کو اس شخص کی گزرگاہ میں جلا دیا جاتا ہے جس کا ہلاک ہونا منظور ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے چند ایام بعد ہی وہ شخص نشانہ تیرفتا ہو جاتا ہے۔

عمل بغض و عداوت : یاد رہے کہ منذر کرۃ العدر ممالک الجزائر میں مارو کشر دم وغیرہ جانور ان ایذا دہندہ کی افراط ہے۔ یہاں ایک بچہ اس قسم کا پیدا ہوتا ہے جو بیش مارے تو بیل بھر میں پھنسی کو جسم کر دے، اس بچہ میں ایک تاثیر یہ بھی ہے، اس کے تیل سے تاناؤ وغیرہ دھاتوں میں روح پیدا کرنے کا کام کیا جاتا ہے اور اسے یہ ایک جزو اعظم مانا جاتا ہے۔

اس بچہ کے جوڑے کو لیکر تنگوں کی ایسی ڈبی میں بند کر دو جہاں سے یہ نکل نہ سکیں۔ ایک ہفتہ ان کو اس ڈبیہ میں بند کرنے کے بعد نکالو اور ان کے مابین ایسے دو شخص کے بال رکھ دو جن کے مابین بغض و عداوت و انا مقصود ہو، اس کے بعد ان بالوں کو باہم ملا کر خوب بٹ لو۔ اور ان سے ایک بچہ کے ڈنک کو باندھ لو، پھر دوسرے سرے سے دوسرے بچہ کا ڈنک باندھو اور پھر اسی ڈبیہ میں بند کر کے زمین میں کاڑ دو جب تک یہ بچہ زمین میں دفن رہیں گے اور باہر نکال کر الگ الگ نہ ہوں گے۔ وہ ہر دو اشخاص جن کے بالوں سے ذہن بدھے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے جانی دشمن رہیں گے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا اپریل، مئی ۱۹۹۷ء)

مادرائے خط استور بحر الکابل کے مونگے کے جزیرے نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، مجمع الجزائر شرق الہند کے جزیرے، جنوبی افریقہ اور جنوبی امریکہ کے ممالک واقع ہیں۔ زمین کے اس حصہ کی اصل آبادی سیاہ فام وحشی ہیں۔ آدم و حوا کی یہ ننگ دھڑنگ تہذیب و تمدن سے عاری اولاد تنوع قبیلوں میں بٹی ہوئی ہے، ہر قبیلہ اپنی خاص صفات کے لئے مشہور ہے۔ ان سیاہ فام انسانے آدم کے ماہرین روحانیت اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ہاں دم جھاڑ کرنے والے نیم نیم ہوتے ہیں اور یہ مقامی طور پر جادوگر حکیم کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔ جادوگر حکیم پیدا کی مرض کا سبب موت پریت، اور ادب وحیث یا دیوتاؤں کی ناراضگی بتایا کرتے تھے۔ چنانچہ بھوکے بھالے عوام کو اسی ڈھنگ سے مرعوب کر کے یہ لوگ سیاسی فوٹ حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی من مانی کاروائیاں کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ان لوگوں کے ہاں سحر کو ایک انفرادی حیثیت بھی حاصل ہے۔ اور منذر کرۃ العدر علاقوں میں اکثر جادوگر ڈاکٹر پیدا کی امراض کا سبب محروم رہتے ہیں، ان کے نزدیک سحر اور جادوگر ان اشخاص پر جس کو تکلیف کا شکار بنانا چاہتے ہیں۔ نہ صرف براہ راست جادو کے الفاظ پر بلکہ ہر چھوٹے بچے اور بڑی نظر کا شکار کر لیتے ہیں۔ بلکہ ان کے خونوں اور بالوں وغیرہ پر بھی جادو کر کے انہیں مبتلا امراض و آلام کر سکتے ہیں، یہ خیال ہندوستان کے بعض قدیم ہندو فرقوں اور صوبہ بجات متوسط و دن وغیرہ میں کسی قدر مختلف صورتوں میں اب بھی پایا جاتا ہے۔ اور دیہات کے علاوہ شہروں میں بھی کم و بیش موجود ہے۔

ذیل میں ان وحشی جادوگر ڈاکٹروں کے چند عمل درج کئے جاتے ہیں۔
عمل حب : جس لڑکی بس میں لانا ہو اس کے سر کے بال یا اس ہاتھ کی انگلیوں کے بیس ناخنوں کو لے کر کسی پھول میں لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس لئے ہوئے پھول کے پتے کو دم میں سکھالیا جاتا ہے اور جب یہ اچھی طرح خشک ہو جائے تو جادوگر ڈاکٹر اس کو پھیر کر سرسہ کر لیتا ہے اب جو بھی کہ ہلال طلوع ہو اس سرسہ کو جلتے ہوئے شعلوں کی نذر کر دیا جاتا ہے اور جادوگر ڈاکٹر ہلال کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ منتر پڑھتا ہے۔ ”ہو لارے زونا عاش کرو

سانپ کے زہر اتارنے کا طریقہ

(۲) پھر محرم الحرام کی چاند رات سے ۱۰ راتوں تک ”اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا“ ۱۸ بار پڑھ یعنی یوم عاشورہ، دور رکعت نماز نفل پڑھ کر ۲۱ بار ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ“ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو بخش دیں۔ پھر کچھ روپے لے چکی ہو۔ اسے بچوں میں تقسیم کر دیں۔ اب آپ مکمل عامل ہو گئے۔

(۱) ہدایت: ہر سال ۱۰ رمضان المبارک تک ۱۸ بار پڑھ لیا کریں۔ اور دور رکعت نماز نفل سے فارغ ہو کر ۲۱ دفعہ پڑھ کر ثواب بخش دیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔ عمل کے بعد جب مریض آپ کے پاس آئے تو پہلے آپ (گمما) (gumma) بہار میں اس پودے کی لوگ اسی نام سے جانتے ہیں چھوٹا چھوٹا ہوتا ہے۔ اس پودے کی سالم جڑ لے آئیں اور جو کرل پر چیں کر ایک گلاس مریض کو پلا دیں۔ اگر قے ہو جائے تو سمجھ لیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔ اگر ہضم ہو جائے تو اس کی زندگی کی ایک پیسہ برابر بھی امید نہیں۔ یہ پودا اس وقت پلائیں جب مریض ہوش میں پینے کے لائق ہو۔ ورنہ اس کا روحانی علاج شروع کر دیں۔

جھاڑی کا طریقہ: مریض کے آنے کے بعد آپ اپنی بھٹی پر چند بار چوکیں اور سر سے پاؤں تک بھٹی سے سہلائیں۔ اگر زہر کا اثر بہت تیز ہے تو ہلکے ہلکے ٹھنڈا استعمال کریں (یعنی ٹھنڈی) اگر مریض ہوش میں ہے تو جہاں تک ٹھنڈا ہے وہاں سے پیچھو نکال پکا ٹھنڈی چلائیں۔ دس بیس بار کے استعمال سے ہی مریض ہوش میں آجائے گا۔ چھڑی پر پڑھ کر بھی اس چھڑی سے جھاڑ سکتے ہیں۔ اس بات کا دھیان رکھیں کہ ہمیشہ اوپر سے نیچے ہی جھاڑیں۔ تنبیہ: مریض کو ۲۳ گھنٹے تک ایک قطرہ پانی کا نہ دیں۔ مریض کو کچھ بھی کھانے کو نہ دیں۔ مریض کو سونے نہ دیں۔

تھوڑی سی چند دفعہ پڑھ کر مریض کو دیدیں کہ وہ پیتا رہے۔ امید ہے کہ قارئین اس عمل کے استعمال کے بعد خلق خدا کی خدمت کر کے اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، اکتوبر ۱۹۹۹ء)

اگر کسی کو قدرتی سانپ نے ڈس لیا ہے، یا آسیب، ڈاکن، جوگن، جادوگر کے ذریعہ ڈسا گیا ہے تو اس عمل کو آزمائیں۔ انشاء اللہ سونے بعد اسے سرج التاثر میں پائیں گے۔ بشرطیکہ اس کی حیات باقی ہے۔

تشخیص و علامت: اب تک ماہرین نے اس کی ایک سو چھتیس قسمیں ہی دریافت کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ جن میں سولہ قسمیں بہت ہی زہریلی ہیں۔ ان میں کی تین قسمیں صوبہ بہار میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔

(۱) cobra (۲) کریت (۳) سکرا۔
(۱) کوبرا کی دو قسمیں ہیں (۱) کالا رب، (۲) گھومنا۔
(۱) اگر ناگ (cobra) کاٹ لے تو جسم میں زہر سرائیت کر جانے کے بعد مریض کی پلک کھٹکتی ہے، بند ہوتی ہے، پلکیں گری رہتی ہیں اور مدہوشی جیسی کیفیت پائی جاتی ہے۔ یہ علامت دونوں قسموں میں پائی جاتی ہے۔

(۲) مریض ہوش میں رہتا ہے مگر پورے جسم میں سوئی جیسے جیسی کیفیت بھلتا ہے۔ یعنی رہ رہ کے سس کا معلوم ہوتا۔

(۳) سکرا۔ اس کے کاٹنے کے بعد دونوں میں سے کوئی بھی کیفیت نہیں پائی جاتی ہے۔ جسم میں زہر کے سرائیت کر جانے کے بعد مکمل بے ہوشی پائی جاتی ہے۔

(۴) جادو کی سانپ کے ذریعہ ڈسے گئے مریض پر بھی زہر چڑھتا ہے اور ہیوش ہو کر مریض موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اب تشخیص و علامت کے بعد جب مریض آئے تو ڈسی ہوئی جگہ کو ہاتھ سے چھو کر دیکھیں۔ جہاں ٹھنڈا معلوم ہو۔ وہاں تک زہر چڑھا ہوا ہے۔ ورنہ کبھی حالت میں تمام اعضا میں گھری رہتی ہے۔ زہر بیلے جسم میں خون کا دوران کمزور پڑ جاتا ہے۔ لہذا ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔

ترکیب عمل: رمضان المبارک کی چاند رات سے عمل شروع کر دیں بعد تمام نماز تراویح و وتر سے فارغ ہو کر تنہا خاموشی سے بیٹھ جائیں اور ”اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا“ ۱۸ بار مسلسل ۳۰ راتوں تک پڑھتا ہے۔

برائے شکست دشمن

یوں بھی اللہ کی مدد نصیب ہوتی ہے۔

ذیل میں دشمنوں کو شکست دینے کے لئے ایک قیمتی نقش تحریر کیا جا رہا ہے، اس کو نقش ساعت سعید میں زرد رنگ کے کپڑے پر لپیٹ کر پڑھ کر اس دوران مقابلہ اپنے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ دشمن کے لشکر میں بھگ و ڈر مچ جائے گی۔ دشمنوں کے ہوش اڑ جائیں گے اور اس نقش کی برکت سے اور اللہ کے فضل و کرم سے آپ کا رعب قائب ہوگا اور فتح مبین حاصل ہوگی۔ یہی نقش مقدس کی کامیابی کے لئے بھی باؤں اللہ بقید اور موثر ثابت ہوگا۔

ہر عامل کو اس نقش کے لکھنے اور دینے کی اجازت ہے لیکن اس نقش کا ہدیہ وصول نہ کریں اور یہ نقش ہمیشہ بطور تحفہ اور برائے مدد دیں اور ان ہی لوگوں کو دیں جو مظلوم ہوں، ظالم نہ ہوں۔ ان کی غلطی خلاف ورزی کرنے والا اللہ کے یہاں جواب دہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

القادر	المتقدر	القوی	القائم
القائم	القوی	المتقدر	القادر
المتقدر	القادر	القائم	القوی
القوی	القائم	المتقدر	القادر

☆☆☆☆

آپ کا پتھر

پتھروں کی اقسام و قیمت

کوئی بھی پتھر ہو یہ ایک بڑا خاندان رکھتا ہے۔ انسانی ذاتوں کی طرح ان کے اندر تقسیم کا عمل ہوتا ہے، انسانی ذاتوں کی طرح پتھروں کی بھی ذاتیں، اقسام ہوتی ہیں۔ درجہ اول کا یا قوت گوہنگا ہوتا ہے۔ تاہم یا قوت ہنسی کی شیلی کے بعض پتھر ایسے مل جاتے ہیں جو عام آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ اس بات سے یہ خیال نہ کریں کہ جس نقلی پتھروں کی بات کر رہا ہوں۔ بات ہے کوئی ایسی جو پتھر جس قدر صاف، پتھر ہوگا اس قدر اعلیٰ قیمت کا حامل لیکن ایک کم صاف اور بالکی کوئی قیمت میں مل سکتا ہے۔ یوں قدرت کی اس نعمت سے امیر غریب دونوں حسبِ منشاء فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یعنی یا قوت آپ کو دو ہزار کا بھی مل جائے گا اور دو سو کا بھی۔ نیلم آپ کو ایک ایک سو کا بھی مل جائے گا اور ایک لاکھ کا بھی۔

نقلی اور اصلی پتھر

پتھر ایسا اصلی لینا چاہئے۔ گو نقلی پتھر ہمیشہ سے ہی بنتے چلے آ رہے ہیں لیکن آج کل جدید سائنس کی بدولت نقل کے کام سے بہت ترقی کر لی ہے۔ اصل سے بہتر نقل دستیاب ہے جو قیمت میں بھی کم ملتا ہے تاہم میرا مشورہ یہ ہے کہ ان نقلی پتھروں کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ سو زیادہ پیسے نہیں ہیں تو سستا پتھر خرید لیں لیکن ہو اصل۔ اگر اصل ہوگا تو اس کا فائدہ ہوگا ورنہ نہیں۔ نقلی پتھر ایسا ہی ہے جیسے آپ نے رنگ دار دوا پیشہ یا لاسٹک چپکن رکھا ہو۔

پتھر معلوم کرنے کے تین طریقے

پچھلا طریقہ۔ ذیل میں جدول نمبر ایک سے کوئی بھی افراد اپنی تاریخ

پتھر اور انسان کا تعلق شاید اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسانی ذہانت کی کہانی اس طویل عرصہ میں پتھر کبھی مادی افادیت کبھی روحانیت کبھی اپنی خوبصورتی کے باعث انسانی تہذیب کا ایک ناقابلِ فراموش حصہ رہے ہیں۔ انسان نے اپنی حفاظت اور شکار کے لئے سب سے پہلے پتھر ہی بنے پتھروں کی ہی کی مدد حاصل کی۔ آگ سے روشناس ہونے کا سہرا بھی پتھروں کے ہاتھ ہی جاتا ہے۔ جہاں پتھر نے انسان کی حفاظت کا فریقہ انجام دیا۔ اس کو اپنے دشمنوں یعنی دیگر جانوروں پر غالب کیا۔ اس کو شکار کرنے کی صلاحیت دی وہاں پتھروں کے ذریعہ آگ جلا کر اس شکار کو پکا کر کھانے کی فراست بھی دی روشنی کو منعکس کر کے لٹے اور پھیلانے کے لئے ایک عرصہ تک غاروں کے اندر پتھر استعمال ہوتے رہے۔

روحانی اور مادی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان نے پتھروں کی مزید خصوصیات کا کھوج لگایا۔ ان کا استعمال انسانی خوبصورتی میں اضافہ، مال و دولت کے حصول، تجارت کے مقاصد اور روحانی اور جسمانی قوتوں کو طاقت دینے کے ساتھ دوسرے انسانوں کی جان لینے کے لئے بھی استعمال ہونے لگا۔

جواہرات

وہ پتھر جو عام پتھروں کی نسبت خاص خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں اور خوش قسمتی یا حصولِ صحت یا روحانی امور میں استعمال ہوتے ہیں عرف عام میں سنگینے یا جواہرات کہلاتے ہیں۔ یہ جواہرت لمباز قیمت بھی منگتے ہوتے ہیں۔ کیا یہ خوبصورت اور خاص کوئی کے جواہرات عام آدمی ہی کیا بعض حالتوں میں اچھے خاصے دولت مندوں کی قوت خرید سے باہر ہوتے ہیں تاہم جواہرات کی ایک بڑی تعداد کی قیمت اتنی ہوتی ہے کہ عام آدمی بھی ان کو خرید سکتا ہے۔

جدول نمبر ۲

منسوبی	بروج
ا، ب، ج، د، هـ	حمل
ب، و	ثور
ک، ق	جوزا
ح، هـ	سرطان
م	اسد
پ، غ	سنبلہ
ر، ت، ط	میزان
ظ، ذ، ض، ز، ن	عقرب
ف	قوس
ج، ب، گ	جدی
س، ش، ص، ث	دلو
د، ج	حوت

جدول نمبر ۳

منسوبی پتھر	عدد
یا قوت	۱
موتی	۲
پتھر اج	۳
ہیرا	۴
زمررد	۵
فیروزہ	۶
جبرالہر	۷
نیلیم	۸

پیدائش کے مطابق اپنا برج معلوم کر سکتا ہے۔ برج معلوم ہونے کے بعد جدول نمبر ۳ سے اپنا منسوبی خوش قسمتی کا پتھر معلوم کر لیں۔

دیوبند پتھر۔ آپ کے نام کا جو پہلا حرف ہے دیکھیں جدول نمبر ۳ اس کے آگے کو نمبر ۱۸۱ تحریر ہے پس اس برج سے منسوب پتھر جدول نمبر ۳ سے معلوم کر کے حسب منشا پتھر کو استعمال میں لا سکتے ہیں۔

تیسرا طریقہ۔ مثلاً کسی فرد کے عدد کے حساب سے پتھر کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ہر عدد سے منسوب پتھر تحریر کیا گیا ہے۔ یعنی آپ کی تاریخ پیدائش کا جو مفرد عدد بننا ہو اس کے مطابق جدول نمبر ۳ سے خوش قسمتی کے پتھر کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ مفرد عدد سے مراد ہے کہ اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۹ سے بڑی ہو۔ بطور مثال دیکھیں ۲۵ ہو تو ان دونوں اعداد کو باہم جمع کر لیں یعنی ۷ = ۲ + ۵ تاریخ کے دونوں اعداد کو جمع کرنے کے بعد خاص ہوگا۔ پس اس سے منسوب پتھر آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

جدول نمبر ایک

نمبر شمار	بروج	عدد حکومت مدت	حاکم کوکب
۱	حمل	۲۱ مارچ سے ۲۱ اپریل	مریخ
۲	ثور	۲۱ اپریل تا ۲۱ مئی	زہرہ
۳	جوزا	۲۱ مئی تا ۲۱ جون	عطارد
۴	سرطان	۲۱ جون تا ۲۱ جولائی	تھر
۵	اسد	۲۱ جولائی تا ۲۱ اگست	مشعل
۶	سنبلہ	۲۱ اگست تا ۲۱ ستمبر	عطارد
۷	میزان	۲۱ ستمبر تا ۲۱ اکتوبر	زہرہ
۸	عقرب	۲۱ اکتوبر تا ۲۱ نومبر	پلوٹو مریخ
۹	قوس	۲۰ نومبر تا ۲۱ دسمبر	مشتری
۱۰	جدی	۲۱ دسمبر سے ۲۰ جنوری	زحل
۱۱	دلو	۲۱ جنوری تا ۱۸ فروری	زحل، پیرا نیس
۱۲	حوت	۱۹ فروری تا ۲۰ مارچ	مشتری، پچون

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل
تعلیم و تربیت کا عظیم الشان مرکز
زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل غیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے
مِنْ أَنْصَارِنِي إِلَى اللَّهِ
کون ہے جو عاصیۃ اللہ کے لئے
میری مدد کرے؟ اور ثواب وارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ
A.C.NO

019101001186

ICICI BANK SAHARANPUR

IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم
کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی
حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے
لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

گارانٹ

۹

جدول نمبر ۴

بروج	منسوبی جوابہر
حمل	مرجان، عقیق، یمنی، اوپل، یا قوت
ثور	ہیرا، درجنف، مرجان سرخ، موتی
جوزا	زمرہ، زبرجد، پتھر اراج
سرطان	موتی، پتھر اراج، زرد، عقیق، زرد، ہسینہ، نیلم
اسد	یا قوت، عقیق، مرجان، نیلم
سنبلہ	لاجورد، عقیق، زرد، زبرجد، اوپل
میزان	ہیرا، سنگ، دودھیا، پتھر اراج، درجنف، ہسینہ، مرجان
عقرب	مرجان، عقیق، سرخ، یا قوت، ہیرا
قوس	پتھر اراج، ہنود، زمرہ، فیروزہ، ہسینہ
جدی	نیلم، گاؤمیدک، عقیق، یمنی، موتی، درجنف
دلو	نیلم، عقیق، یمنی
حوت	پتھر اراج، سفید، درجنف، لاجورد

پتھروں کا عمومی استعمال کا طریقہ

جب بھی کوئی پتھر استعمال میں لائیں یہ یقین کر لیں کہ اصل
ہے۔ اس پتھر کے استعمال سے پہلے اتنا ج یا مرغی بطور صدقہ ضرور
دیں۔ صدقہ اگر اپنے نام یا برج کی مناسبت سے دیں تو بہتر ہے ورنہ
پتھر کی مناسبت سے صدقہ دیں اس سلسلے میں مزید معلومات اور اصلی
پتھروں کے حصول کے لئے آپ ہمارے پتے پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی)

پن کوڈ: ۲۲۵۵۵۴

موبائل نمبر: 99997564404-09897648829

ایسے شہر میں ان تپوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

<p>ROSHAN DARSI KUTUBKHANA Saleem Raza Book Seller New House No. 983, Old 551 Jahangir Rabia Manzil, Motimla Jalapur, 482002 M.P.</p>	<p>KITAB CENTRE Shamshad Market, A.M.U. Aligarh, 202002 U.P.</p>	<p>M.M. KATCHI BOOK STALL Bhandrad Base Hubli, 598020 K.S.</p>	<p>ABDUS SATTAR Panahkoti, P.O. Madhupur Distt. Deoghar 715353</p>
<p>MISKEEN BOOK DEPOT 1526, Ghosia Ka Rasta Ramganga Bazar, Jaipur, 302003 Raj.</p>	<p>ASGHAR MAGAZINE CORNER Jama Masjid, Mominpura Nagpur 440018 M.S.</p>	<p>AKHLAQ AHMAD URF CHHOTI Mokh Quasipura, Nea Masjid Alam Shabeeh Markaz Wali, Bahraich, 271801 U.P.</p>	<p>MOHD. KHURSEED QASMI Maktaba Qasmi, Millat Nagar, Bhussawal 425201 M.S.</p>
<p>S.K. AHMAD New Madina Urdu Book Seller Near Jama Masjid, Station Road Maseehernul, 504208 Distt. Adilabad A.P.</p>	<p>SHOOQEN BOOK DEPOT Bahadurganj, Shahjahanpur U.P.</p>	<p>NEW KITAB MANZIL Tatapur, Bhagalpur 412002, Bihar</p>	<p>SAYED ABID PASHA 684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla P.O. Charanpatti 571501 Distt. Bangalore K.S.</p>
<p>NASEEM BOOK DEPOT 50/229, Dal Mandi Varanasi 221001 U.P.</p>	<p>MOMIN BOOK CENTRE Bhindi Bazar, Belgaum 590002</p>	<p>AKTIYA BOOK SHOP & GENERAL STORE 51, Nayapura, Indore, 452003</p>	<p>J. MOHD. YOUSUF National Book House, 49, Chauraman Bazar Street. P.O. Ambur 635802 Distt. Vellore T.N.</p>
<p>NATIONAL BOOK DEPOT 56, Top Khana Road, Ujjain M.P.</p>	<p>MOIZ BOOK STALL Bus Stand Road, Karimnagar 505002</p>	<p>MOLVI MOHD. AZHAR Husaini Kitab Ghar, P.O. Mantha Distt. Jalna, 431504, M.S.</p>	<p>MOHD. ARIF DANISH RAZVI Near Dr. Farveez Ansari, Bacside Allah Wali Masjid, Zetunpura, Bhandani, Thane 480302</p>
<p>WAQAR BOOK CENTRE Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.</p>	<p>JAVED AZIZI News Paper Agent Mohd. Ali Road, Akola 444001 M.S.</p>	<p>HABEEBUR RAHMAN FAROOQI 122, Barhamanpura Bahraich, 271801 U.P.</p>	<p>MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN Vill. Sahadululhuq Distt. Gopalganj 841428 Bihar</p>
<p>KHALEEL BOOK DEPOT Inamdarpura, Telipura Chowk Akola 444001 M.S.</p>	<p>AZEEM NEWS AGENCY 267, Near Bangali Colony Singar Tala Khandwa 450001 M.P.</p>	<p>AZAD KITAB GHAR Gandhi Bazar Jamshedpur 831001</p>	<p>SAMEER BOOK DEPOT Near R.K. Model School Shubd Sara, Siman 841226 Bihar</p>
<p>VAKEEL BOOK DEPOT Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.</p>	<p>FAIZI KITAB GHAR Mehool Chowk, Umar Road Sistimalli, 843102 Bihar</p>	<p>KHAN BOOK STALL Nizamuddin Chowk, Shah Gury Aurangabad, 431001 M.S.</p>	<p>AB. JUNAID AHMAD Johar News Paper Agency M.M. Johar Ali Road Kalam Bazar, Yavatmal 545001</p>
<p>QARI WAHIDULLAH SIYAMA BOOK DEPOT Panch Bati, Tonk, Raj. 304001</p>	<p>CTV BOOK DEPOT Qasbi Padma Masjid N. Ali Road, Malegaon, M.S.</p>	<p>AL FURKAN BOOK DEPOT Darul Uloom, P.O. Portran Distt. Jamshil, 345021 Raj.</p>	<p>MAOBOOL NOVEL GHAR City Chowk, Aurangabad, 431001 M.S.</p>
<p>MINAR BOOK DEPOT Madina Masjid, Adilabad 504001 A.P.</p>	<p>GOHAR PRESS & BOOK DEPOT 923, Triplicat, High Road Chennai, T.N.</p>	<p>MUNSHI BOOK DEPOT Sardar Nagar, P.O. Kopar Gaon Distt. Ahmednagar, 423601 M.S.</p>	<p>NAEEM BOOK DEPOT Sadat Bazar Muzammat Bhanjan U.P.</p>
<p>SAWERA BOOK DEPOT Abdul Azeem, Kala Tower, Nayapura M. Ali Road, Malegaon, 423303</p>	<p>NAZEER BOOK DEPOT J23, Triplicat, High Road Chennai, T.N.</p>	<p>FIRDOS KITAB GHAR No. 3, Dari Complex Rastopur, Balli Road Dharwad, 590001 K.S.</p>	<p>WISHAL NEWS PAPER AGENT Railway Book Stall Nizamabad, 503001 A.P.</p>
<p>HAFAEZ BOOK CENTRE Behind Police Control Room Kurnool 518001</p>	<p>MOHD. JAWED NAYYAR BOOK SELLER 56, Nalibha Khana, Adilabad U.P.</p>	<p>RASHEED BOOK DEPOT Madani Bazar, P.O. Bodhan, 503131 Distt. Nizamabad A.P.</p>	<p>ABDUL MAJEED SHEKH Ahmed Book Seller, Moh. Path, Near Javed Kirana, Parbhani 431401</p>
<p>NAEEM BOOK DEPOT 77, Colootola Street, Kolkata 700073</p>	<p>AFTAB BOOK DEPOT Subot Bagh, Patna 800004</p>	<p>M. A. QADEER News Agent P.O. Bodhan, 503131 Distt. Nizamabad A.P.</p>	<p>S.I. SHAIKH H.No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road Ambedkar Nagar, P.O. Shirdi Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.</p>
<p>POOJA PUSTAK STORE Subot Mandi, Saranamer. Azamgarh U.P.</p>	<p>MOON TRADERS BOOK SELLER Delhi Gate Road, Nagpur Raj. 441001</p>	<p>JAVED BOOK HOUSE M. Chowk Kehr 502101 K.S.</p>	<p>SHAMS NEWS AGENCY Beside Agra Sweet, Farmnadi Hyderabad 500001 A.P.</p>
<p>NATIONAL BOOK HOUSE Jarnal Colony, Walgaon Road, Amravati M.S.</p>	<p>Haji ABUL QAYYUM NEW HAJI BOOK DEPOT Bashgar Ganj, Bhupi Khimji Road Beed, 431122 M.S.</p>	<p>H. H. HABEEBUR RAHMAN BOOK SELLER P.O. Chindia Gugar Distt. Baran, Raj. 252220</p>	<p>MAGAZINE CENTRE 146, D.N. Road, Mahendra Chambers Ground Floor, Shop No. 2 Mumbai 400001</p>
<p>NOOR NABI BOOK SELLER News Paper Agent Dal Mandi, Varanasi, U.P.</p>	<p>KAMALIA BOOK DEPOT Tatapur, Bhagalpur 812002 Bihar</p>	<p>SHARMA BOOK STALL Sadar Bazar, Nehru, Bijner U.P.</p>	<p>ABDULLAH NEWS AGENCY Lal Chowk, Sri Bridge, Srinagar J & K 190001</p>
<p>MEHBOOB BOOK DEPOT Opp. Russel Market Shinaji Nagar, Bangalore, 560051</p>	<p>MINARA DEENI BOOK DEPOT Masjid Road, Patel Chamber Latur 413512 M.S.</p>	<p>UNIQUE STATIONARY & BOOK SELLER Old Durg Stand, P.O. Nirmal Distt. Adilabad, A.P. 504106</p>	<p>MANZOORUL HASAN Shop No. 6, Paper Market Rail Bazar, Kungur Cant 208001</p>
<p>M.H. MULLAL News Paper Agent C/o Moli Medical Indi Road, Bijnor, 586101</p>	<p>SHABNAM BOOK STALL Machi Bazar Masjid, Shopping Centre, Room No.2 Gali No. 7, Kasab Bada, Dhule 424001 M.S.</p>	<p>RASHEED AHMAD Amdia Wala Near Shaheen Hotel, Kherdvanji Ka Mohalla, Jodhpur 342001 Raj.</p>	<p>SHAIKH AKRAM MANSOORI 20-4/226/8, Mashboob Chowk, Channimar, Hyderabad 500002 T.S.</p>
<p>MADINA BOOK DEPOT Netaji Road, Raichur K.S.</p>	<p>SALEEM BOOK CENTRE 97/1, High Road, Pernambut 635810 T.N.</p>	<p>SIDDIQ BOOK DEPOT 37, Aminabad Road, Lucknow U.P.</p>	<p>MIRZA BOOK DEPOT Kohra Mughal Pura, Nali Sarak Muratbad U.P. 244001</p>
<p>HABIBI KITAB GHAR Madani Masjid Tikore Road, Dharwar 580001 K.S.</p>	<p>SHAIKH MEHBOOB Agent News Paper Basethi Road, Near Mitina Masjid P.O. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.</p>	<p>M. MANZAR ALAM TATYATTA ATTA HOUSE Jama Masjid, Main Road, P.O. Mothian, Distt. East Chapruna, Bihar</p>	<p>INDIA BOOK STALL Laxmi Tikas Road, Near Sarai Jumerati, Bhopal, 462001 M.P.</p>
<p>KALEEM BOOK DEPOT Kha Bazar, Ahmedabad, Guj.</p>	<p>ABDUL WAHID & SONS Main Road, Ranchi. Bihar 834001</p>	<p>SULTAN HYDER KHAN- Indori, Qanauj Sugandhi Bhandar Bus Stand, Manavar Distt. Dhar, 454446 M.P.</p>	<p></p>
<p>GULISTAN BOOK AGENCY Urdu Bazar, 2832, Sawday Road Mysore 570021 K.S.</p>	<p>QARI KITAB GHAR Royal Navab Complex Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.</p>	<p></p>	<p></p>

دستِ غیب کار و حافی فامولہ

یقین محکم کے ساتھ اس کا آزمائیں

سفید کپڑے پر ہری روشنائی سے یا ہری پٹیل سے یہ نقش لکھیں:

۲۲۰	۲۳۱	۱۱۳	۱۲۶	۱۹۱	۱۲۰
۲۳۱	۱۱۳	۱۲۶	۱۹۱	۱۲۰	۲۲۰
۱۱۳	۱۲۶	۱۹۱	۱۲۰	۲۲۰	۲۳۱
۱۲۶	۱۹۱	۱۲۰	۲۲۰	۲۳۱	۱۱۳
۱۹۱	۱۲۰	۲۲۰	۲۳۱	۱۱۳	۱۲۶
۱۲۰	۲۲۰	۲۳۱	۱۱۳	۱۲۶	۱۹۱

طرہ یقینی ہے کہ ہر کس کپڑے کی جس پر نقش بنا ہوا ہو ایک تھیلی بنالیں اور تھیلی اس طرح تیار کریں کہ نقش اندر کی سادہ میں چلا جائے۔ ۱۲۰ ہون تک یہ عمل کریں کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس بار سورۃ اخلاص، دوسری رکعت سورۃ فاتحہ کے بعد ۲۰ بار سورۃ اخلاص، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۳۰ بار سورۃ اخلاص، چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۴۰ بار سورۃ اخلاص۔ نماز سے فراغت کے بعد سو مرتبہ استغفار پڑھیں۔ ایک ہزار مرتبہ دو درخیز اور ایک ہزار مرتبہ

حسنا اللہ ونعم الوکیل پڑھیں۔

یہ نقش سداں کا نقش ہے۔

اس کے بیت اول میں قل ہوا اللہ احد کے ۲۲۰ ہیں۔

بیت ثانی میں اللہ الصمد کے ۲۳۱ ہیں۔

بیت ثالث میں لم یلد کے ۱۱۳ ہیں۔

بیت خامس میں لم یلد کے ۱۹۱ ہیں۔

ایک ضلع کوٹ ل ۱۰۰۲ ہے۔

اس تھیلی کو اپنے پاس رکھیں اور ۱۴ دن کی پابندی کے بعد جو بھی آمدنی ہو اس کو اس تھیلی میں ڈالتے

رہیں اور خرچ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تھیلی کبھی روٹیوں سے خالی نہیں رہے گی، اس تھیلی کے اندر چھانکنے کی

رورویوں کو شمار کرنے کی غلطی نہ کریں۔ انشاء اللہ اس مذاکر کی تیر و درگاہ ہوگی کہ عقلیں حیران رہ جائیں گی۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، جنوری، فروری ۲۰۱۱ء)

دولت مند بننے کا حیرتناک عمل

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

۴۴ عنصر خاکی ہو تو نقش کی رفتار یہ رہے گی۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۲	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

نقش کو اپنے ستارے کی ساعت میں عروج ماہ میں پر کریں اور نقش تیار کرنے کے بعد آیت کریمہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بَعِیْدٌ یَّرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔ سومر تہ پڑھ کر لکھ کے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس نقش پر عمل کریں۔ اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ اس کے بعد روزانہ اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق جو بھی اسم الہی ہو اس کو سومر تہ نماز فجر کے بعد پڑھیں۔ نماز ظہر کے بعد ”یَا اللّٰهُ“ سومر تہ پڑھیں نماز عصر کے بعد ”یَا لَطِیْفُ“ سومر تہ پڑھیں، نماز مغرب کے بعد ”یَا قَوِیُّ“ سومر تہ پڑھیں نماز عشاء کے بعد ”یَا عَزِیْزُ“ سومر تہ پڑھیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد فو حات کا درخشوع ہوگا۔ رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور رزق ایسی جگہ سے بھی ملے گا جہاں سے رزق ملنے کا کوئی گمان بھی نہیں ہوگا۔ حیرتناک عمل ہے یقین کے ساتھ کریں اور اپنے دامن کو مراد سے بھر لیں۔

مثال: اگر سلیم احمد ابن عارفہ بانو کے لئے نقش بنانا ہو تو کاروائی

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی مالی پریشانیاں ختم ہو جائیں اور اس کو جائز راستوں سے مال کثیر حاصل ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکالے اس کے بعد اس میں ۱۲۸ کا اضافہ کرے۔ اور اپنے نام کے پہلے حرف کے جو اعداد ہوں وہ بھی ان میں جمع کرے نیز ۲۰۱ بھی اس میں جمع کرے اور اپنے نام کے پہلے حرف کے جو بھی اعداد ہوں ان کو بھی شامل کرے۔ اور اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق جو بھی اسم الہی ہو اس کے اعداد بھی شامل کرے۔

اس کے بعد اپنے عنصر کے اعتبار سے مربع کا نقش تیار کرے۔ عنصر معلوم کرنے کے لئے اپنے نام کے اعداد کو چار سے تقسیم کرے، تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو عنصر آتش ہے۔ اگر دو باقی رہے تو عنصر بادی ہے۔ اگر تین باقی رہے تو عنصر آبی ہے اور عنصر پتے تو عنصر خاکی ہے۔ اگر عنصر آتش ہے تو نقش کی رفتار یہ رہے گی۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۴	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اگر عنصر بادی ہو تو نقش کی رفتار یہ رہے گی۔

۷۸۶

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

اگر عنصر آبی ہو تو نقش کی رفتار یہ رہے گی۔

عصر ”الطیف“ بعد نماز مغرب ”یاقوی“ اور بعد نماز عشاء ”یساعی“، سومر تہ پڑھنا ہوگا۔ اور نقش بنانے کے بعد مذکورہ آیت سومر تہ پڑھ کر نقش پر دم کر دیں۔
اسے نام کا حرف اول دیکھیں کہ کیا ہے۔

اگر نام کا حرف اول	م	ہو تو نقش عروج ماہ میں اتوار کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	ح، ہ	ہو تو نقش عروج ماہ میں پیر کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	الف، ل، ع، ی، ز، ذ، ظ، ن	ہو تو نقش عروج ماہ میں منگل کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	ج، ی، ہ، ف	ہو تو نقش عروج ماہ میں بدھ کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	ب، و، ف	ہو تو نقش عروج ماہ میں جمعرات کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	ب، و، د	ہو تو نقش عروج ماہ میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	ث، ی، ش، ی، ن، ج، م، ک	ہو تو نقش عروج ماہ میں سنچر کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔

نوٹ: نقش با وضو تیار کریں۔ نقش کھتے وقت اگر بتی جلا لیں۔
اور نقش تیار کرنے کے بعد اس پر مذکورہ آیت سومر تہ پڑھ کر دم کر کے اس کو ۲۲ گھنٹے سو اکھو جوار میں رکھ دیں۔ اس کے بعد استعمال کریں اور جوار جنگلی کبوتر کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے۔ زبردست فتوحات ہوں گی۔ اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھلتے چلے جائیں گے۔ اس نقش کی مذکورہ شرائط کے ساتھ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ہر قاری کو اجازت دی جاتی ہے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، ستمبر ۲۰۰۳ء)

اگر کوئی صاحب از خود اس نقش کو تیار نہ کر سکیں وہ پانچ سو روپے ہدیہ روانہ کر کے ہاشمی روحانی مرکز کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام ضرور لکھیں۔

اس طرح سے ہوگی۔

۱۹۳	اعداد۔ سلیم احمد
۳۱۵	اعداد عارف بانو
۱۲۸۷	اضافہ
۲۰۱	مزید اضافہ
۲۰۹۶	

اعداد حرف اول س

اسم الہی یا مسیح

کل اعداد ۲۳۳۶ ہوئے۔ قاعدے کے مطابق اس میں بیس سے ۳۰ گھٹا دیئے۔ ۳۰۶ باقی رہے۔ ان اعداد کو چار سے تقسیم کر کے مربع کا نقش بنائیں۔

(۵۷۶) ۲۳۰۶ (۳)

۲۰
۳۰
۲۸
۲۶
۲۴
۲۲

دو باقی رہنے کا مطلب ہے کہ خانہ ۹ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔
معلوم کرنے کے لئے ۱۹۳ کو چار سے تقسیم کیا۔

(۱۹۳) ۴ (۴)

۱۶
۳۳
۳۲
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ گویا کہ سلیم احمد عصر اتشی ہے۔ اب اس نقش کو اتشی چال سے اس طرح پر کریں گے۔

۷۸۶

۵۷۳	۵۸۷	۵۹۰	۵۷۶
۵۸۹	۵۷۷	۵۸۲	۵۸۸
۵۷۸	۵۹۲	۵۸۵	۵۸۱
۵۸۶	۵۸۰	۵۷۹	۵۹۱

سلیم احمد کو بعد نماز فجر ”یا سمیع“ بعد نماز ظہر ”یا اللہ“ بعد نماز

دست غیب کا مبارک عمل

طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے ایک قابل قدر یاگاری تحفہ

باصلاحیت قارئین کے لئے ہم دست غیب کا ایک حرب اور مبارک عمل پیش کرتے ہیں جو بے حد زود اثر ہے اور ہمارے کارہ کے معمولات میں سال رہا ہے۔ جو لوگ مانی پریشانوں کا شکار ہیں، جن کی آمدنی کم ہے اور جو بھارت زیادہ ہیں، ان کے لئے یہ عمل قابل قدر تحفہ ہے۔ وہ اس عمل سے فائدہ اٹھائیں اور کامیابی سے پہنچیں اور ان کی روحانی مرکز، دیوبند کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

غروب آفتاب کے بعد چندی اتوار زور کر جو تیر کی شب آئے اس عمل کی شروعات کریں۔

بجے سے پہلے عمل ہو جائے۔

۱۲ بجے تک عمل کا بہترین وقت ہے عمل اس طرح شروع کریں کہ ۱۲ بجے رات میں سات مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ دوسری رات میں چار مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ تیسری رات میں تین مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ چوتھی رات میں چار مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ پانچویں رات میں تین مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ چھٹی رات میں تین مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ ساتویں رات میں ایک ایک مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں سات مرتبہ سورہ فاتحہ اسی طرح تین تینوں تک اس عمل کو جاری رکھیں اور ہر ماہ نو چندی اتوار سے شروع کریں۔ اگر کسی ماہ نو چندی اتوار کو چاند عترت میں ہو تو عمل کی شروعات بعد میں کسی بھی دن سے کر لیں۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر رحمت خداوندی کی بون میں چلتی شروع ہو جائیں گی اھ غیب سے تیر تا تک ذرائع سے روزی کے آثار پیدا ہوں گے اور خیر و برکت کی بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا، جنوری، فروری ۲۰۱۹ء)

اہم مجرب نقوش

خواص سورہ ممتحنہ: جب کسی لڑکی کی شادی نہ ہوئی ہو تو سورہ ممتحنہ پانچ بار پڑھی جائے تو اس کا نکاح کسی نیک بخت مرد سے ہوگا۔ اگر کسی کو طحال ہو تین روز تک چینی کی رکابی پر لکھ کر پیئے طحال دور ہوگا یا اس کا نقش لکھ کر گلے میں ڈالے اس کے کل اعداد ۱۰۱۳۵۰ ہیں۔

۷۸۶

۲۵۳۳۷	۲۵۳۳۰	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۰
۲۵۳۳۲	۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۳۱
۲۵۳۳۲	۲۵۳۳۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵
۲۵۳۳۹	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۳

خواص سورہ عنکبوت: واسطے دفع ہونے غم کے سورہ عنکبوت کو سات بار پڑھے اور اگر لکھنا آتا ہو تو مشک و زعفران سے لکھ کر پیئے اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اس کے کل اعداد ۲۷۵۲۹۷ ہیں۔

۷۸۶

۶۸۸۳۳	۶۸۸۳۷	۶۸۸۳۰	۶۸۸۳۱
۶۸۸۳۹	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۸
۶۸۸۱۸	۶۸۸۳۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۲۲
۶۸۸۲۶	۶۸۸۲۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۳۱

خواص سورہ زلزال: جب کسی کو کوئی مشکل پیش آئے اس سورہ کو ۷۰ بار پڑھے مشکل آسان ہوگی اور اس کا نقش لکھ اپنے پاس رکھے اس کے کل اعداد ۱۹۹۶۶۲ ہیں۔ قیہ ہے۔

۷۸۶

۳۹۹۱	۳۹۹۳	۳۹۹۷	۳۹۸۳
۳۹۹۶	۳۹۸۵	۳۹۹۰	۳۹۹۵
۳۹۸۶	۳۹۹۹	۳۹۹۲	۳۹۸۹
۳۹۹۳	۳۹۸۸	۳۹۸۷	۳۹۹۸

خواص سورہ ناس: واسطے دفع ہونے سحر کے سورہ ناس سو بار پڑھے اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ اس نقش کے کل اعداد ۵۲۹۶ ہیں اور چال خانہ نم میں ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۲۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

خواص سورہ احقاف: جب کسی کو یوپی ستائے سورہ احقاف ۷ بار لکھ کر گلے میں ڈالے اور اگر باطبارت اس سورہ کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے بھوت پریت سے بچا رہے اس کے کل اعداد ۷۳۷۷۷۷ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۴۳۳	۱۸۴۳۶	۱۸۴۳۹	۱۸۴۳۶
۱۸۴۳۸	۱۸۴۳۷	۱۸۴۳۲	۱۸۴۳۷
۱۸۴۳۸	۱۸۴۵۱	۱۸۴۳۳	۱۸۴۳۱
۱۸۴۳۵	۱۸۴۳۰	۱۸۴۳۹	۱۸۴۵۰

خواص سورہ حشر: اگر کوئی حاجت ہو ۷۰ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار سورہ حشر پڑھے حاجت برائے گی، جس کو بہت نسیان ہو اس سورہ کو چینی کی رکابی پر لکھ کر زینہ کے پانی سے دھو کر پیئے، نسیان دور ہوگا اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تو مگر ہو۔ تو اس کے کل اعداد ۱۳۳۳۶۱۳ ہیں۔

۷۸۶

۳۳۳۶۵	۳۳۳۶۸	۳۳۳۷۱	۳۳۳۵۷
۳۳۳۷۰	۳۳۳۵۸	۳۳۳۶۳	۳۳۳۶۹
۳۳۳۵۹	۳۳۳۷۳	۳۳۳۶۶	۳۳۳۶۳
۳۳۳۶۷	۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۰	۳۳۳۷۲

میں درود ہو تو اس سورۃ کو دم کرے اچھا ہو جائے گا اور اس سورۃ کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اس کے کل اعداد ۵۳۲۵۶ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۷۵۳	۱۷۷۴۸	۱۷۷۵۵
۱۷۷۵۴	۱۷۷۵۲	۱۷۷۵۰
۱۷۷۴۹	۱۷۷۵۶	۱۷۷۵۱

خواص سورۃ نبا: جس شخص کو ضعف بصارت ہو وہ سورۃ نبا کو پڑھے روشنی زیادہ ہوگی۔ اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ایک گول کر پڑانے پر اور آنکھوں پر لگائے۔ اس کے کل اعداد ۵۳۲۵۶ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۷۵۳	۱۷۷۴۸	۱۷۷۵۵
۱۷۷۵۴	۱۷۷۵۲	۱۷۷۵۰
۱۷۷۴۹	۱۷۷۵۶	۱۷۷۵۱

(ماہنامہ طلسمانی دنیا جون ۲۰۱۵ء)

☆☆☆

☆☆☆

☆☆☆

☆ علم پڑھو اور اس کا پڑھانا بے فائدہ ہے جب تک کہ اطاعت و خوف بھی ساتھ ساتھ نہ رہیں۔

☆ حضرت مالک بن دینار کے پاس اگر کتا آئینشتا تو اسے نہ دھتکارا نہ اور فرماتے ”برے دوست سے یہ اچھا ہے، اور آدمی کے برا ہونے کو بھی کافی ہے کہ وہ خود نیک نہ ہو اور نیک لوگوں کو برا کہے۔

☆ حضرت حسن بصریؒ کو جو شخص دیکھتا اسے خیال گزرتا کہ گویا ابھی کسی ناگہانی مصیبت میں مبتلا ہوئے ہیں۔ کیونکہ اکثر رخ و خوف ان پر طاری رہتا۔

☆ حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ ”مجھے نزع کے وقت کم تکلیف کا ہونا پسند نہیں کیونکہ یہ آخری مصیبت ہے جس پر مومن کو اجر ملے گا۔“

☆ حضرت ہبل تدریؒ سے عبد اللہ بن مبارکؒ نے دریافت کیا کہ کیا آپ کو پسند ہے کہ آپ کل مر جائیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی مرنے کو پسند کرتا ہوں۔

خواص سورۃ تغابن: جو کوئی سورۃ تغابن کو تین بار پڑھا کرے اس کے مال میں برکت ہو اور مرگ مفاجات سے محفوظ رہے اور اگر نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو جمع آفات سے محفوظ رہے اس کے کل اعداد ۷۸۶ ہیں۔

۷۸۶

۱۹۹۳۵	۱۹۹۳۸	۱۹۹۴۱	۱۹۹۴۷
۱۹۹۴۰	۱۹۹۴۸	۱۹۹۳۴	۱۹۹۳۹
۱۹۹۴۹	۱۹۹۴۳	۱۹۹۳۳	۱۹۹۳۳
۱۹۹۳۷	۱۹۹۳۶	۱۹۹۳۰	۱۹۹۴۲

خواص سورۃ محمد: کوئی سورۃ محمد کو ایک ور عفران اور زمزم سے لکھ کر اپنے رفعت و جاہ حاصل ہو اور اگر تین بار پڑھے پائے اور اس کا نقش لکھ کر گلے میں ڈالے دشمنوں پر فتح پائے اس کے کل اعداد ۸۰۶۵۵ ہیں اور چال خانہ ۱۲ میں ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۱۶۳	۴۵۱۶۶	۴۵۱۷۰	۴۵۱۵۶
۴۵۱۶۹	۴۵۱۵۷	۴۵۱۶۲	۴۵۱۶۷
۴۵۱۵۸	۴۵۱۷۲	۴۵۱۶۳	۴۵۱۶۱
۴۵۱۶۵	۴۵۱۶۰	۴۵۱۵۹	۴۵۱۷۱

خواص سورۃ الجمعہ: جب میان بوی میں باہم مخالفت ہو جو کہ سورۃ جمعہ تین بار پڑھے اور پانی پر دم کر کے دونوں کو پائے اگر اس سورۃ کو صدف پر لکھ کر اپنے مال میں برکت ہو اور نقش لکھ کر واسطے موافقت و زمین موثر ہوگا اور اس کے کل اعداد ۶۱۵۲۵ ہیں اور چال خانہ بیستم میں ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۲	۱۵۳۸۷	۱۵۳۷۳
۱۵۳۸۶	۱۵۳۷۲	۱۵۳۸۰	۱۵۳۸۵
۱۵۳۷۵	۱۵۳۸۹	۱۵۳۸۲	۱۵۳۷۹
۱۵۳۸۳	۱۵۳۷۸	۱۵۳۷۶	۱۵۳۸۸

خواص سورۃ منافقون: اگر کسی شخص کا بہ سبب چغل خور کے نقصان یا ضرر ہوتا ہو ۱۶ مرتبہ سورۃ منافقون پڑھے اگر کسی کی آنکھ

تسخیر سندونی

قارئین کرام آج کی محفل میں سندونی کا مستند عمل حاضر خدمت ہے۔ آج کے دور میں ہر کوئی جنات، مولاکات، دیوی دیوتا، پری، کوٹھ کر نے کا شوق کثرت سے رکھتا ہے، لیکن سندونی کا عمل عملیات کی دنیا میں اپنا مقام رکھتا ہے۔ یہ عمل کچھ عرصہ قبل میں نے کیا تھا اور بفضل خدا کامیابی ہوئی تھی۔ یہ عمل محترم عامل شاہد الیاس علیہ السلام صاحب کا ہے۔ اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ سندونی کا عمل مندرجہ ذیل ترکیب سے ہے۔

جس تو طے کر لیں اگر سونے کی خواہش ہے تو جتنا روز چاہئے طے کر لیں، روزانہ دے گی۔ یہ نہایت خوبصورت حسین و جمیل عورت ہے۔ جس کی مثال آپ کو دنیا میں نہیں ملے گی۔ دوران عمل مضبوط حصار کریں۔ بوقت ضرورت آپ کا ہر کام کرے گی تمام تر دنیاوی امورات سے اس کا عامل فارغ البال ہو جاتا ہے۔

میں سندونی کے لئے ایک کٹھ مالا لکھ رہا ہوں اس کو عمل کرنے سے آج کا کٹھ قبل پڑھ لیں۔ تسخیر سندونی کے لئے اس کٹھ ۱۰۰ بار پڑھ کر پھر سندونی کا عمل کریں۔ روزانہ ایسا ہی کریں۔ اس طریقے سے سندونی بہت جلد تسخیر ہو جائے گی۔ کٹھ یہ ہے۔

”اللہ پاک محمد خاکی توڑ زنجیر تواری آجھی غوث قطب سب تیرے ساتھی ہوئے شہنشاہ دلدل تے سوار دلدل تے قدم تب دھر و مراد میری حاصل کرو۔“

بہر حال سندونی کا موضوع طویل ترین ہے۔ جس پر مکمل کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ اس عمل کی اجازت کسی قابل اعتبار عامل سے لے لیں بغیر اجازت ہرگز عمل نہ کریں ورنہ رجعت کا شکار ہو جائیں گے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، اپریل ۲۰۰۷ء)

وَهَيْسَ نَسْرَيْنَ بَرَيْنِ أَحْمَجْ أَحْمَجْ سُرْ سُنْدُونِي أَوْ مَبْتُ
بَهْتُ سَوَاهَا تُمْ بُدُوْخْ۔ اسے ایک ہزار مرتبہ پڑھیں پھر مندرجہ ذیل کو ایک ہزار اور کریں۔ جو یہ ہے۔

بِحَقِّي يَا غَوْثُ الثَّقَلَيْنِ وَيَا قُطْبُ رَبَّانِي سَيِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ
جِيلَانِي أَخْصِرِي السَّاعَةَ بِإِذْنِ اللَّهِ أَخْصِرِي السَّاعَةَ بِحَقِّي
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَبِحَقِّي سَيِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ
جِيلَانِي يَا مَيِّطُكَوْنِ أَغْشِيَنِي بِإِذْنِ اللَّهِ يَا فَاتِحَ الْوَقَائِدِ
عروج ماہ میں متواتر تین رات تک علیحدہ کمرہ میں عمل کریں۔

دوران عمل کمرہ میں آپ کے علاوہ کوئی نہ جائے۔ کمرہ پاک صاف ہو اگر فرش پکا ہے تو اوپر پریم بچھا لیں۔ سندونی کے لئے کرسی رکھیں کیونکہ وہ زمین پر نہ بیٹھے گی۔ دوران عمل صرف اگر بتی کا بخور روشن کریں۔

منگل کے دن گزرا کر بدھ کی نوچندی رات سے شروع کریں۔ تین رات مسلسل وقت مقررہ پر عمل پڑھیں۔ تعداد میں کمی بیشی نہ ہوئے دیں ورنہ ناکامی ہوگی۔ عمل کے ساتھ ہر بار بسم اللہ لازمی پڑھیں۔ تین رات میں سندونی حاضر ہوگی۔ حاضری ہونے پر معاہدہ کر لیں جتنا عرصہ اپنے پاس رکھنا چاہیں طے کر لیں آپ اگر صرف اپنا کام چاہتے

ایک رات میں ہمزاد تابع کرنے کا عمل

صرف ایک رات میں ہمزاد تابع کرنے کا عمل یہ ہے۔ اس عمل کو صحیح طریقے سے اور مکمل شرائط کے ساتھ کرنے والے لوگ کامیابی سے انشاء اللہ ہمکنار ہوں گے۔ یہ عمل ان لوگوں کے لئے جو ہمزاد تابع کرنے کے شوقین ہیں لیکن ان کے پاس وقت نہیں ہے ایسے لوگ اس عمل کی قدر کریں اور اس کو انجام دینے کی کوشش کریں۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کپڑا جو ترقی پانچ فٹ یعنی ۱۶ انچ کا ہو اور وہ کپڑا کھڈر کا ہو اگر نہ یہ کپڑا کسی ایسی لڑکی نے بنایا ہو جو ابھی بالغ نہیں ہوئی تو اور بھی بہتر ہے۔ پھر سنبھ کے دن ایک مینڈک لے کر اس کو ذبح کریں اور اس کے خون سے اس کھڈر کے کپڑے کو تر کر لیں۔ پورے کپڑے کو خون میں رنکنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس بات کی کوشش کریں کہ کپڑے پر خون زیادہ سے زیادہ لگ جائے پھر ایک چراغ لیں جو مٹی کا ہو۔ تانبے کا ہو یا پھر جست کا ہو لیکن ہو کر۔ اس سے پہلے وہ کسی بھی معاملے میں استعمال نہ ہوا ہو۔ اس چراغ پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کریں اگر چراغ مٹی کا ہو تو کالی روشنائی سے لکھ دیں۔ یہ نقش سورہ کوثر کا ہے۔ چراغ کے سامنے سوا کلو ہاتھ اور مختلف پھل جو پانچ کلو کے قریب ہوں رکھ دیں اور چراغ جلا کر بعد نماز عشاء سورہ کوثر ۲ مرتبہ پڑھیں اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دروان عمل یا عمل کے ختم پر ایک حبشی حاضر ہوگا جو آپ کی ممکنہ خدمت کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ اس کے سامنے اپنا مقصد رکھیں اور آئندہ اس کو حاضر کرنے کے لئے طریقہ اسی سے پوچھیں اس کے بعد اس کو جانے کی اجازت دیں۔ کیونکہ اگر آپ نے چراغ نہیں بجھایا تو وہ بچہ غائب نہیں ہوگا اور اس کو خواہ مخواہ زیادہ دیر تک روکے رکھنا صحیح نہیں ہوگا۔ اگر خدا نہ خواستہ ایک رات میں حبشی بچہ حاضر نہ ہو تو پھر دوسری رات اس عمل کو دہرائیں اور اس رات میں بھی اگر کامیابی نہ ملے تو تیسری رات پھر اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ تیسری رات میں ضرور کامیابی مل جائے گی۔ جو لوگ پہلے سے سورہ کوثر کے عامل ہوں یعنی کسی بھی طرح انہوں نے اس سورہ کی زکوٰۃ نکال رکھی ہے یا جو لوگ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکال چکے ہوں وہ لوگ جلد اس عمل میں کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ سورہ کا اثر کا نقش یہ ہے۔ یہ نقش ایسے شخص سے لکھوائیں جس نے نقش مثلث کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۳	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

تسخیر، ہمزاد کا بے نظیر عمل

ہمزاد کو تسخیر کرنے کے لئے اس عمل کو پورے یقین کے ساتھ کریں، یہ عمل ۴۰ دن کا ہے اور بہت ہی موثر عمل ہے، اس عمل کے لئے ایسے کمرے کا بندوبست کریں جو بالکل تنہائی کا ہوا میں کسی اور کی آمد و رفت دوران عمل ۴۰ روز تک نہ ہو۔

اس کمرے کے اندر کوئی سامان وغیرہ بھی نہ ہو صرف یہ سامان وہاں موجود ہو، جانماز، چراغ، نقش اور عمل کے لئے دو چادریں، جانماز کا رنگ سرخ ہوں، نقش بھی سرخ روشنائی کے پر کریں تو بہتر ہے۔

عمل کے اوقات کے علاوہ اس کمرے میں تالہ ڈالیں اور کسی کو وہاں آمد و رفت کی اجازت نہ دیں، ورنہ عمل بے کار ہو جائے گا۔

دوران عمل پر ہیروز جلائی رکھیں اور کھانے کے لئے ایک ہی طرح کا کھانا مقرر کر لیں، کھانا خود اپنے ہاتھ سے تیار کریں اور نوپندی اتوار

سے اس عمل کی شروعات کریں، دوران عمل تو با وضو رہنا ہی ہے کوشش کریں کہ عام طور پر بھی با وضو ہیں، عمل کے دوران چراغ کو اپنی

پشت پر رکھیں، عمل کی شروعات کے وقت پہلے دن قبلہ رو رہیں، اس کے بعد رجال الغیب کا لحاظ کرتے ہوئے اپنا رخ بدلتے

رہیں۔ مندرجہ ذیل نقش کو کسی بڑے کاغذ پر لال روشنائی سے لکھ کر کسی گتے پر چکالیں اور روزانہ چار ڈالو ہو کر اس نقش کی طرف دیکھتے

ہوئے عمل شروع کریں، ہر روز ۲۱ سو مرتبہ پڑھنا شروع کیا ہوگا اور دوران عمل نقش کی طرف دیکھنا ہے، ۲۱ روز کے بعد کی شبیہ اور

جھلک نقش میں نظر آنے لگے گی دوران چلے ہمزاد اگر بات کرنا چاہے تو اس سے ہرگز ہرگز بات نہ کریں، ۴۰ ویں دن یا ۴۱ ویں دن اس

سے قول و قرار کریں اور اس کو بلانے کا طریقہ اسی سے معلوم کریں۔

یہ ہمزاد اگر تابع ہو گیا تو سمجھ لیں کہ اب آپ بادشاہ ہو گئے، اس ہمزاد سے باجائز کام نہ لیں اور جائز کاموں میں یہ ہمزاد عامل

کی ہر طرح سے مدد کرے گا اور قدموں میں خزانے لاکڑواں دے گا نقش اس طرح بنائیں۔



ضمیمہ

سلور جوہلی نمبر

انشاء اللہ مارچ کا
نمبر سلور جوہلی
نمبر کا ضمیمہ
ہوگا

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے اہم مضامین ”سلور جوہلی
نمبر“ میں نہیں سمیٹے جاسکے۔ اس لئے ادارہ
طلسماتی دنیا نے ”سلور جوہلی نمبر“ کا ضمیمہ نکالنے
کا پروگرام بنایا ہے تاکہ یہ علمی اور معلوماتی
دستاویز ادھوری نہ رہ جائے

جواہر مضامین اس شمارے میں نہیں سمیٹے جاسکے انہیں آپ مارچ کے شمارے میں پڑھ سکیں گے

ضمیمہ اس لحاظ سے بھی ایک یادگار ہوگا کہ اس میں حضرت مولانا حسن الہاشمی کے ان تمام شاگردوں کی تفصیل پیش کی جائیگی جو
روحانی تحریک کے دوران شاگرد بنے، ظاہر ہے کہ یہ تمام شاگرد روحانی تحریک کا ایک بہت بڑا ستون ہیں اور ہاشمی روحانی مرکز کو ان
پر تازہ ہے۔ ان شاگردوں پر ایک نظر ڈال کر آپ کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ روحانی تحریک کس قدر اہتمام اور ذمہ داری کے ساتھ چل
رہی ہے اور ادارہ طلسماتی دنیا اس دور حاضر کو معتبر اور مستند عالمین عطا کرنے کی کس قدر عظیم الشان جدوجہد کرنے میں مصروف ہے۔

”ضمیمہ“ کے بغیر سلور جوہلی نمبر ادھور رہے گا اس لئے اپنے ایجنٹ سے ضمیمہ ضرور حاصل کر لیں، ضمیمہ کا ہدیہ پچاس روپے ہوگا

ابوسفیان عثمانی منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند، ۲۲۷۵۵۴

موبائل نمبر: 9756726786

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

دارالعلوم میں تبلیغی سرگرمیوں سے متعلق مولانا ابوالقاسم نعمانی کا بیان

ایک جرأت مندانہ اقدام

ان کی غلوں و مبالغہ پر شک کیا جاتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس طرح کی مبالغہ آمیزیوں نے دعوت کی ذمہ داریاں ادا کرنے والوں کو تشدد بنادیا ہے اور اسلام عبادات کے معاملہ میں بھی غلو اور تشدد کا قائل نہیں۔ جماعت کے ہر فرد کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اہل علم اہل علم ہی ہوتے ہیں اور دیگر لوگ کتنے بھی کی معاملہ میں جدوجہد کرنے والے ہوں وہ اہل علم کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مولانا نے کہا کہ پاکستانی علماء نے تبلیغی جماعت کے دونوں دھڑوں کو ایک کرنے کے لئے جو فارمولے پیش کئے ہیں وہ اپنی جگہ درست لیکن پاکستان اور ہندوستان کے علماء کو تبلیغی جماعت کی اصلاح کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ دعوت کا کام کرنے والی ایک معتبر اور ایک وسیع ترین جماعت اگر اسی طرح بھٹکتی رہی اور اگر غلط باتوں سے پہلو تہی کی جاتی رہی تو قیامت کے دن تمام علماء سے بھی باز پرس ہوگی۔ مولانا نے کہا کہ اس صورت حال کے پیش نظر امت مسلمہ کو دارالعلوم دیوبند کا ساتھ دینا چاہئے اور دارالعلوم دیوبند سے یہ درخواست کرنی چاہئے کہ دونوں جماعتوں کی اصلاح کے لئے وہ مزید اقدامات کرے اور حق کو ظاہر کرنے کے لئے کسی کے ساتھ بھی کسی بھی طرح کی رعایت نہ کرے، یہی اس جماعت کے ساتھ خیر خواہی ہے جس کی بنیاد اخلاص اور خدا ترسی کے ساتھ حضرت مولانا الیاسؒ نے رکھی تھی۔

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند میں تبلیغی سرگرمیوں سے متعلق جو بیان دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا ابوالقاسم نعمانی نے دیا ہے وہ ایک جرأت مندانہ اقدام ہے اس کی قدر کرنی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند ایک علمی ادارہ ہے جو دینی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے اہل مسلمانوں کے عقائد کی درستگی اور حفاظت کے لئے برسوں سے اپنی ذمہ داری نبھا رہا ہے، اس ادارے میں داخل طلبہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوران تعلیم دوسرے مشاغل سے اجتناب برتیں اور فارغ وقت میں اپنی علمی استعداد بڑھائے کی جدوجہد کریں۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے اکابرین دوران تعلیم طلبہ کو بیعت بھی نہیں کرتے تھے کہ مادہ طلبہ کا دھیان تحصیل علم سے بھٹک نہ جائے۔ مولانا نے کہا جو لوگ یا جو جماعتیں طلبہ کو دوسرے مشاغل کی دعوت دیتی ہیں ان کی نیت خواہ کتنی بھی پاکیزہ کیوں نہ ہو ان کا یہ عمل دینی مدارس کے طلبہ کے لئے ضرر رساں ہے اور یہ عمل علم دین سے کاٹ دینے کے مترادف ہے۔ مولانا نے کہا کہ دین کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن ہر فرض کا اسلام میں ایک وقت تعیین ہے کسی بھی فرض کو ہر وقت ادا کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ مولانا نے کہا کہ یہ بھی غلو ہے کہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد جب تک طلبہ ایک سال جماعت میں نہیں لگاتے، ان کا علم معتبر نہیں مانا جاتا۔ اور

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

حجاب سے تیس 150/-	چونکہ یہ کتاب کا نام ہے غیب میں ہے تیس 50/-	سکھول عملیات 90/-	تجربہ ایسا ملان 150/-	اساتذہ کی کوریجہ جسمانی و روحانی علاج 300/-
پتھر کی خصوصیات 55/-	علم الحروف 70/-	اعداد کا جادو 45/-	کرشمہ اعداد 55/-	علم الاعداد 85/-
سورہ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	سورہ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	سورہ فاتحہ کی عظمت و افادیت 25/-	سورہ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-
علم الاسرار 90/-	پتھر کے کام کرنے کا نام 100/-	اعمال حب علم 20/-	غیب کا علم 20/-	مجموعہ آیات قرآنی 20/-
جادو ٹوٹا نمبر 110/-	اذان بت کردہ 90/-	تعلقات اعداد 40/-	اعداد کی دنیا 55/-	سورہ مزمل کی عظمت 50/-
استحارہ نمبر 90/-	موکات نمبر 90/-	ہمز اذہم 90/-	حاضرات نمبر 90/-	امراض جسمانی نمبر 90/-
خاص نمبر 75/-	شیطان نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	روحانی مسائل نمبر 90/-
دست غیب نمبر 75/-	علم جہر نمبر 80/-	تجربہ عملیات نمبر 80/-	دروود و سلام نمبر 90/-	اعمال شہر نمبر 90/-
عملیات محبت نمبر 110/-	عملیات ہر روز 75/-	دقیقہ نمبر 60/-	بندش نمبر 60/-	روحانی امراض نمبر 75/-